خوشبوئے اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی اسم مبارک 'محمد' کے خصائص و فضائل، فیوض و برکات اور معرفت و معارف پر مبنی ایک شاہکار کتاب جو اپنے اندر علم و عرفان کا ایک خزینہ لیے ہوئے ہے

ترتیب و تحقیق

بسم الله الرحمن الرحیم

خوشبوئے اسم محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''الفاظ مجموعہ حروف ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو حذف کردیا جائے تو بقیہ حروف اپنے معنی کھو بیٹھتے ہیں' مثلاً طاہر ایک بامعنی لفظ ہے اور ط ا ہ ر کا مجموعہ ہے۔ اگر ان حروف میں سے پہلے حرف ط کو حذف کردیا جائے تو بقیہ حروف ''اہر'' بے معنی ہوکر رہ جاتے ہیں۔لیکن اس کلیے سے لفظ ''اللہ'' اور لفظ ''محمد'' مستثنیٰ ہیں۔ اگر لفظ اللہ میں سے پہلا حرف الف کم کردیا جائے تو باقی ''للہ'' رہ جاتا ہے' جس کا مطلب ہے ''اللہ کے لیے۔'' اگر دوسرا حرف یعنی پہلا لام ہٹادیا جائے تو باقی ''الہ'' رہ جاتا ہے' جس کا مطلب ہے ''معبود'' اور اگر الف کو بھی الگ کردیا جائے تو باقی ''لہ'' رہ جاتا ہے' جس کا مطلب ہے ''اللہ کے لیے'' اگر لام کو بھی ہٹادیا جائے تو ''ہ'' (ہو) رہ جاتا ہے۔یعنی وہی (اللہ)۔علیٰ ہذا القیاس لفظ ''محمد'' کا ہر حرف بھی بامقصد اور بامعنی ہے۔ مثلاً اگر شروع کا ''م'' ہٹادیا جائے تو ''حمد'' رہ جاتا ہے' جس کا مفہوم تعریف وتوصیف ہے' اور اگر ''ح'' کو مزید کم کردیا جائے تو ''ممد'' رہ جاتا ہے' یعنی مدد کرنے والا۔اور ابتدائی میم کو اگر حذف کردیا جائے تو باقی ''مد'' رہ جائے گا۔جس کا مفہوم ہے دراز اور بلند۔ یہ حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کی جانب اشارہ ہے اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹالیا جائے تو صرف ''د'' (دال) رہ جاتا ہے' جس کا مفہوم ہے دلالت کرنے والا۔یعنی اسم 'محمد' اللہ کی وحدانیت پر دال ہے''۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی اسم مبارک 'محمد' کے خصائص و فضائل، فیوض و برکات اور معرفت و معارف پر مبنی ایک شاہکار کتاب جو اپنے اندر علم و عرفان کا ایک خزینہ لیے ہوئے ہے

الحمد مارکیٹ، 40- اُردو بازار، لاہور۔
37223584، 37232336، 37352332
www.ilmoirfanpublishers.com
ilmoirfanpublishers@hotmail.com
www.facebook.com/Ilmoirfanpublishers

نام کتاب	خوشبوئے اسمِ محمد ﷺ
مصنف	محمد متین خالد
ناشر	عِلم و عرفان پبلشرز
مطبع	آر۔آر پرنٹرز، لاہور
قانونی مشیر	محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
سرورق	محمد طیب محبوب
کمپوزنگ	طاہر علی، ظفر اقبال
سنِ اشاعت	2021ء
قیمت	-/1000 روپے

الحمد مارکیٹ، 40- اُردو بازار، لاہور۔

37223584 ‘37232336 ‘37352332

www.ilmoirfanpublishers.com

ilmoirfanpublishers@hotmail.com

www.facebook.com/Ilmoirfanpublishers

ترتیبِ عنوانات

خوشبوئے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خولہ اور فاطمہ

کے نام

جن کی آنکھوں میں خاکِ مدینہ و نجف کا سرمہ ہے

حرفِ اِرادت

وہ جس کا شوق سوچوں میں ستارے ٹانکتا ہے
اُسی کے نام ہیں عالٓی مرے اظہار سارے

قرطاس وقلم کے حوالے سے میرا موضوعِ سخن ایک ایسا خوش خصال انسان اور اُس کی روح پرور تالیف ''خوشبوئے اسم محمدﷺ'' ہے جس سے نسبتِ عقیدت کی تصریح کے لیے اشعارِ عرب کا ایک ادب پارہ زیبِ نظر ہے۔

❑ ''میں بستیوں سے پیار ان کے بسنے والوں کی خاطر کیا کرتا ہوں...... میں کوچۂ محبوب سے بار بار گزرتا ہوں...... اِس کی دیواروں اور دہلیزوں کو چومتا ہوں' میرے دل کی بیقراری کا یہی تقاضا ہے......لیکن یہ بات نہیں کہ مجھے اِس کوچے سے محبت ہے بلکہ میں تو اِس کوچے میں رہنے والے محبوب کی زلفِ گرہ گیر کا اسیر ہو چکا ہوں''۔

یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ

سجدے سے انکار کرنے والا، حسن آدمؑ سے بے خبر ابلیس، محروم محبت تھا، اِس لیے راندۂ درگاہ قرار دے دیا گیا۔ ابلیس کا معبود تو تھا، محبوب نہیں تھا اور مردود ہونے کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے......

محبت تعلق کا ریشم بنتی ہے، اِرتباط کے رشتے کو جنم دیتی ہے۔ اگر دل میں کسی کی محبت ہی نہ ہو تو تعلق کے ریشم کا گداز کہاں!......روح میں ہجر کے تیکھے کانٹے کی چبھن کیسے......

محبت تمھیں کچھ نہیں دیتی سوائے محبت کے
اور محبت تم سے کچھ نہیں لیتی سوائے محبت کے

محبت جس محبوب سے ہو اُس سے نسبت رکھنے والی چیز بھی محبوب ہوتی ہے...... اور دیارِ محبت میں اِس کی تکریم لازم...... مجھے اپنے قابل قدر دوست محمد متین خالد صاحب سے محبت اِس لیے ہے کہ:

- وہ محبوبِ انس و جاں کے حسن و جمال کا تزئین کار ہے۔
- اُن ﷺ کی نکہت و رعنائی کا مدح نگار ہے۔
- وہ نقیبِ ناموسِ رسول ﷺ ہے، راجپالوں کے آوارہ قلم کے لیے، اس کی سندر سوچیں غازی علم الدین شہیدؒ کی طرح سربکف حرمتِ رسول ﷺ پہ قربان ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔
- اس کے رشحاتِ قلم کا ہر لفظ **"اکملت لکم دینکم"** کے مخاطبِ اوّل ﷺ کی بوئے دل آرا میں گندھا نظر آتا ہے۔
- وہ قلم کے اُس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے جس کے شب و روز اِس فکر میں گھلتے نظر آتے ہیں کہ کسی کوتاہ نظر کی دریدہ دہنی سے میرے حضور ﷺ کی عزت کے نازک آبگینوں کو کہیں ٹھیس نہ لگ جائے۔
- جس کے بیش قیمت وقت کی انمول گھڑیاں اِس سوچ میں گزرتی دکھائی دیتی ہیں کہ دستارِ رسول ﷺ کے ایک ایک تار کی کس طرح حفاظت کی جائے ؎

بر آں گروہ از عشق مصطفٰے مستند
سلام ما بر سانید ہر کجا ہستند

چہرے پہ محبت کا نور...... بیاں میں بہاروں کا لوچ...... زباں میں شہد کی شیرینی...... دل میں اخلاص کی دولت...... تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کا چلتا پھرتا پیکر...... عشق رسول ﷺ کی دل آویز تصویر...... حضور ﷺ کی محبت جس کی سوچ کا جھومر...... سرورِ دو عالم ﷺ سے گہری وابستگی جس کی شخصیت کی پہچان...... دھیمے لہجے میں جس کی گفتگو...... محبت آمیز برتاؤ میں جس کی پھول آسا شناسائی...... حسن کردار میں جس کی ناز آفریں رعنائی......

کہاں کہاں لیے پھرتی ہے جستجوئے رسول ﷺ

کے سبب ایسے خوش بخت انسان سے میری ملاقات......خدا ساز بات ہے کچھ لوگ پھول میں خوشبو...... آنکھ میں کاجل......لب پہ تبسم اور...... دل میں دھڑکن کی طرح ہوتے ہیں اور اُنہی کا نام ہونٹوں پہ حرفِ دعا کی طرح مچلتا رہتا ہے ؎

شعار جس کا ثنائے رسولِ ﷺ اکرم ہو
اُس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے

اِس خوش جمال انسان کی عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر لکھی ہوئی وجد آفریں تحریریں ایسی ہیں کہ پلکوں کی منڈیروں پہ آنسوؤں کے چراغ جلاتی ہیں......عقیدتوں کے دیپ روشن کرتی ہیں...... اِن کی جھلملاتی لو میں ہمارے محبوب ﷺ کا رخِ انور پھول شبنم کی طرح نکھرتا چلا جاتا ہے...... ان کا راہوارِ قلم نقش پائے محبوب ﷺ پہ جذبوں کے پھول اور ارادت کی کلیاں کچھ اس انداز میں نچھاور کرتا ہے کہ نظریں ادب گاہِ ﷺ محبت میں جھکتی چلی جاتی ہیں......جبین نیاز ہے کہ اُن ﷺ کی بارگاہِ ناز میں خم ہوتی چلی جاتی ہے...... ان کا منزہ قلم الفاظ کے حسن ارتباط سے رنگ و نور کا ایسا سماں پیدا کرتا ہے کہ وجدان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے ؎

جن سے مل کر زندگی سے پیار ہو جائے وہ لوگ
آپ نے دیکھے نہ ہوں گے ہاں مگر ایسے بھی ہیں

محمد متین خالد صاحب ایک صاحبِ طرز ادیب ہیں۔ ان کے نوک قلم سے نکلی ہوئی تحریریں ان کا انداز و اسلوب نہیں بلکہ محبت کے ریشم میں گندھا ہوا کمخواب ہیں...... ان کی قلمی کاوشیں، ان کے فکر کے عطر کا حاصل نہیں بلکہ محبوب ﷺ کی نظر کی عطا کا کمال ہیں...... اِن کے اہم رشحات قلم:

1- جب حضور ﷺ آئے
2- بارگاہِ رسالت ﷺ میں
3- میرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے!
4- تحفظ ختم نبوت، اہمیت اور فضیلت

5- شہیدانِ ناموسِ رسالت ﷺ

6- شہیدوں کے سردار (سید الشہدا حضرت حمزہؓ)

7- قادیانیت سے اسلام تک 8- ثبوت حاضر ہیں

9- کیا امریکہ جیت گیا؟ 10- قادیانیوں کو لاجواب کیجیے!

بالخصوص میری دلی مبارکباد کے مستحق ہیں

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

یہ وہ فرہاد ہیں جنہوں نے اپنی تحقیق کے دلگداز تیشے سے محبت کے ایسے ہیرے تراش دیئے ہیں جن کی جگمگاہٹ سے عشاق کے دلوں میں رنگ و نور کا دریا ہلکورے لے رہا ہے۔ ان کی یہ سب کاوشیں اِن کی متاع ہنر اور سندر سوچوں کا حاصل نہیں بلکہ عقیدت کی آنکھ سے ٹپکے ہوئے وہ آنسو ہیں جو بارگاہِ عشق رسالت مآب ﷺ میں باریاب ہیں۔ بلاشبہ نگاہِ دیدہ ور اِن کے ہر گوہر انتخاب پہ یہ کہہ اٹھتی ہے

تم چاندنی ہو، پھول ہو، نغمہ ہو، شعر ہو
اللہ رے حسن ذوق مرے انتخاب کا

- ''جب حضور ﷺ آئے'' عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی تحریروں کا ایک دلکش مجموعہ ہے جس میں خوبصورت جذبوں کی ایک دنیا آباد ہے۔ محبت کے عطر میں بھیگے ہوئے پھولوں کی مہک ہے جس کی خوشبو عشاق کے مشام جاں کو رہتی دنیا تک معطر کرتی رہے گی......

- ''بارگاہِ رسالت ﷺ میں'' اور ''میرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے'' مجموعی طور پر فاضل مؤلف کی عقیدت کا وہ نذرانہ ہے جو انہوں نے ختمی مرتبت ﷺ کے حضور پیش کیا ہے اور ادب گاہ ﷺ محبت سے ان کے حسن ارادت نے پذیرائی کا شرف پالیا ہے......

- ''تحفظ ختم نبوت، اہمیت اور فضیلت'' محبت رسول ﷺ سے لبریز دینی غیرت وحمیت اور ایمان و یقین کو تازہ کرنے والی ایک فکر انگیز دستاویز ہے

جس کا عمیق مطالعہ اور اس پر عمل کرنے سے آپ کو حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا خاص قرب حاصل ہوگا۔ یہ کتاب قلم کی سیاہی سے نہیں، دلی سوز و گداز اور خونِ جگر سے لکھی گئی ہے۔اس کے مطالعہ سے خون رگوں میں جوش مارتا اور قاری تاریخ کے جھروکوں سے ہر واقعہ اپنی پرنم آنکھوں سے براہ راست دیکھتا ہے۔

- ''شہیدوں کے سردار'' سید الشہدا سیدنا حضرت حمزہؓ کی مستند سیرت وفضائل اور شجاعت وشہادت پر مبنی ایک ایمان پرور اور ایقان افروز تالیف ہے۔ایسے تاجدار اقلیم شہادت کی لازوال اور جگر فگار داستان جنھوں نے حب رسول ﷺ کو تابندہ تر اور ناموس رسالت ﷺ کو پائندہ تر بنا کر ملت بیضا کو ایک نیا اوج کمال بخشا۔

- ''قادیانیوں کو لاجواب کیجیے!'' گفتگو ہو یا مباحثہ، تقریر ہو یا مناظرہ ایک شاہکار کتاب جس کے مطالعے سے آپ قادیانیوں کو ہر موضوع پر آسانی سے شکست دے سکتے ہیں۔ چونکا دینے والے تاریخی حقائق و واقعات سے بھرپور جو عام لوگوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ یہ کتاب کہانیوں سے زیادہ دلچسپ، حقائق سے زیادہ سبق آموز اور دلائل سے زیادہ اثر انگیز ہے۔

- ''شہیدانِ ناموسِ رسالت ﷺ'' اِن کے خلوص و عشق کی وہ دلآویز تصویر ہے جس میں ''کہیں ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو'' کے کئی کہکشاں رنگ ہیں۔ملت اسلامیہ کی حیات عشق رسول ﷺ کے دم سے ہے...... وہ عشق جو حضرت زیدؓ کی زبان سے کہلوائے:۔''خدا کی قسم میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ میری رہائی کے بدلے حضور ﷺ کے پائے مبارک میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے'' وہ عشق جس کے طفیل قدسی صفت انسانوں نے بدر وحنین کے معرکے سر کیے اور قیصر و کسریٰ کے ایوان الٹ دیئے...... وہ عشق جو سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ ایسے خطیب کی شعلہ نوائی سے خرمن فکر میں آگ لگا دے...... وہ

عشق...... جو غازی علم الدین شہیدؒ کے گلاب ایسے شباب کو دار و رسن کی زینت بنادے......

- غازی مرید حسین
- غازی عبدالقیوم
- غازی محمد صدیق
- غازی عبدالمنان
- غازی میاں محمد شہید
- غازی عبدالرشید
- غازی حاجی محمد مانک
- غازی عبدالرحمٰن
- غازی غلام محمد بٹ
- غازی فاروق احمد
- غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ علیہ الرحمہما

شمع رسالت ﷺ کے وہ پروانے ہیں جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس پر اپنی نقد جاں وار دی...... ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے باب میں تاریخ رقم کرنے والی یہی وہ لائق صد تکریم ہستیاں ہیں جو قوم کی رہبری اور اس کی تعمیر حیات کرتی ہیں...... اِن کا کردار مہر و مہ کو شرماتا اور ستاروں کو جگمگاتا ہے...... جب یہ انسانی قافلوں کے دوش بدوش رواں دواں ہوں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے اِس دنیائے آب و گِل میں چاند تارے سرگرم سفر ہوں...... ایسے لوگ یاد رکھے جاتے ہیں شام ابد تک، اِن کی یاد دلوں میں بسائی جاتی ہے زندگی کے آخری سانسوں تک ؎

ہستی مسلم کا ساماں ہے فقط عشق رسول ﷺ
ہاں یہی ہے ہستیِ مسلم کا ساماں آج بھی
حفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کے لیے اہلِ حرم
جاں لُٹا سکتے ہیں اپنی آج بھی ہاں آج بھی

میرے فاضل دوست کا طرزِ نگارش ایک اچھوتا انداز لیے ہوئے ہے۔ وہ دنیائے ادب سے محبت کے بکھرے ہوئے موتیوں اور عقیدت میں بسے پھولوں کو چن کر ایک خوبصورت مالا اور دل آویز گلدستے کی شکل میں اپنے محبوب ﷺ کی نذر کرتے ہیں اور وہیں سے ہی اِس کی داد پاتے ہیں ؎

کچھ پھول چمن کے زینتِ داماں بنا لیے
وہ پھول جن سے لعل بدخشاں ہے شرمسار

انتخاب کا یہ عمل ایک وادیٔ پرخار کی صحرا نوردی ہے جس میں ایک پھول کے حصول کے لیے کئی کانٹوں کو اپنے لہو سے گلرنگ کرنا پڑتا ہے...... انتخاب کرنے والا جب تک تخلیق کے جاں گسل عمل سے نہیں گزرتا' گوہر مقصود نہیں پا سکتا...... تالیف کی دنیا میں ادب پاروں کے انتخاب کا فن' تصنیف کے خارزاروں کے جاں کاہ سفر سے کچھ کم نہیں...... ندرتِ فکر سے کاغذ کے کینوس پر منفرد ادب پاروں کا حسن ابھارنا ہی وہ فن ہے جس سے قلمکار کا انتخاب' نظر کا جمال بنتا ہے' پذیرائی کا حسن' تحسین کے سانچے میں ڈھلتا ہے' ہر نگاہ اٹھتی ہے اور کہتی چلی جاتی ہے ؎

ہر اِک پھول بجائے خود ایک گلشن تھا
میں کس کو ترک کروں کس کا انتخاب کروں

یہ میری زندگی کی معراج ہے کہ میں ایک محبت آشنا شخص قابل قدر جناب محمد متین خالد صاحب کی نظر عنایت سے حضور ختمی مرتبت ﷺ کے نام نامی سے معنون اُن کے حسن انتخاب ''خوشبوئے اسم محمد ﷺ'' میں جگہ پانے کے لیے ''حرفِ ارادت'' لکھنے کی ابدی سعادت حاصل کر رہا ہوں ...... مجھے اپنی قاصر الکلامی اور اندازِ بیاں کی نارسائی کا اعتراف کی حد تک احساس ہے' اسی سبب اپنے فاضل دوست کے محبت آمیز اصرار کے باوجود اِس مرقع حسن وخوبی پہ مجھے قلم اٹھانے میں بہت تامل رہا۔ پھر بھی اسے میں اپنے عرقِ انفعال کے قطروں کا ہی افتخار سمجھتا ہوں جسے موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیا...... کتنا حیات آفریں ہے یہ لمحہ ؎

وہ ایک لمحہ ہے صدیوں کی زندگی پر محیط
وہ ایک لمحہ جو اُن ﷺ کے حضور گزرا ہے

اسی ایک ہی لمحے میں تو میں بھرپور انداز میں جیا ہوں...... کتنی دل افروز ہے یہ گھڑی جو مجھے بلا تاخیر حضور ﷺ کے دامن عفو وکرم میں کھینچ لائی ہے......

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرمِ خانہ خراب کو ترے عفوِ بندہ نواز میں

یہ حسن انتخاب قلمکار کے فکر کی پاکیزگی...... مقصد کی لگن...... جہد مسلسل اور حضور ﷺ کی ذات گرامی سے بے پناہ محبت کا پرخلوص نذرانہ ہے۔ حضور ﷺ کی مدح و ثنا کے عظیم سرمائے کا حرف حرف سرورِ کونین ﷺ سے الفت و ارادت کے ارفع و اعلیٰ جذبوں کا مظہر ہے۔ ان بے لوث جذبوں میں سے حسین جذبوں کا انتخاب جوئے شیر لانے سے کسی طور کم نہیں۔

یہ آرزو ہے کہ بزم رسول ﷺ میں ہوں مقبول
چنے ہیں اِن کی چاہت نے جو چند مدحت کے پھول

قطرے سے گہر ہونے تک میرے فاضل دوست نے نجانے اپنی زیست کے کتنے لمحوں کا سوز اور کتنی شبوں کا گداز صبح کے پرنور اجالوں میں شامل کیا ہوگا...... اپنے شبستاں کے کتنے رتجگوں کا ریاض اس میں سمویا ہوگا...... ہفت افلاک کے کتنے مہر و ماہ کی مانگ سے ستاروں کی افشاں چنی ہوگی...... گلشن مصطفیٰ ﷺ کے کتنے لالہ زاروں سے سرو سمن کا انتخاب کیا ہوگا...... ریاض رسول ﷺ کے کتنے عطر بیز پھولوں سے رنگ و نکہت مانگے ہوں گے...... گلشن مصطفیٰ ﷺ کی کتنی بہاروں سے بانکپن لیا ہوگا...... عشاق مصطفیٰ ﷺ کی گفتار سے کتنے گوہر تابدار اپنے دامن میں سمیٹے ہوں گے...... جب اِن کے انتخاب کی کاوش نظر کا جمال بنتی ہے تو بے ساختہ اِن کے کمال فن اور جمالِ فکر کو داد دینے کو جی چاہتا ہے، جس کے وہ بجا طور پر مستحق ہیں ۔

اے دوست اس چمن سے ایسے گلوں کو چن
کہ ہر شخص داد دے ترے انتخاب کی

سوچ کو عمل کے سانچے میں ڈھلنے کے لیے برسوں کی ریاضت درکار ہوتی ہے ......"خوشبوئے اسم محمد ﷺ" بھی فاضل مؤلف کی عمر کے طویل لمحوں کی فکر کا نتیجہ ہوگی...... جہاں تک حضور ﷺ کی ذات اور اُن کے اسم گرامی سے اِس کتاب کی نسبت

کا تعلق ہے ۔

میری بینائی اور میرے ذہن سے محو ہوتا نہیں
میں نے روئے محمد ﷺ کو سوچا بہت اور چاہا بہت
میرے ہاتھوں اور میرے ہونٹوں سے خوشبوئیں جاتی نہیں
میں نے اسمِ محمد ﷺ کو لکھا بہت اور چوما بہت

''خوشبوئے اسم محمد ﷺ'' عقیدتوں کے عطر میں بھیگے ہوئے پھولوں کا گلدستہ ہے۔ اِس کتاب کا مسودہ نظر نواز ہوا، میری آنکھوں نے اس کے ہر ہر لفظ کو چوما، میرے دل کی دھڑکنوں نے اس کی ہر ہر سطر کو محبت کا خراج ادا کیا، میرے وجدان نے اس صحیفۂ عشق کے ہر باب کو اپنی روح کے رحل میں رکھا...... تو سیارہ ڈائجسٹ کے ''رسول ﷺ نمبر'' نے اِن الفاظ میں درِ دل پہ تلاوت کی ''دستک'' دی:

- ''محمد ﷺ ...... ایک حرفِ شوق ہے...... اس کو زباں سے ادا کیجیے تو لب پیوستہ پیوستہ ہوئے جاتے ہیں...... یوں لگتا ہے جیسے شیرینی کام و دہن میں رچی جارہی ہے...... اور یہ خنک خنک نام سانس کی ٹھنڈک بنا جارہا ہے...... اس کا آہنگ قلب کی دھڑکن...... اور اِس کا سرور آنکھوں کا نور بن کر جھلکتا ہے' یہ نام رگِ مسلم میں خون بن کر دوڑتا ہے...... اس کی آرزو فکر و عمل کے لیے قوتِ محرکہ بن جاتی ہے...... محمد ﷺ ہماری زندگی ہیں...... اس سرچشمہ حیات سے دوری میں ہماری موت ہے۔''

اللہ اللہ نامِ حبیب خدا
کتنا شیریں اور کس قدر جانفزا
پھول سے کھِل گئے لب سے لب مل گئے
جب زباں پر **محمد** ﷺ کا نام آ گیا

ممدوحِ کائنات ﷺ کی عقیدت لب غیر (ایڈیٹر ''خالصہ سماچار'') سے یوں پکار اٹھتی ہے:

- ''تیرہ کروڑ افراد نہیں بلکہ چالیس کروڑ افراد محمد ﷺ سے پیار کرتے ہیں اس

سے سمجھ لو کہ لفظ محمد ﷺ **(فداہ امی و ابی)** ضرور کوئی اثر رکھتا ہے جس سے تیرہ چودہ صدیوں کے بعد بھی کروڑ ہا انسانوں کے قلوب پر اِس لفظ کا قبضہ ہے''۔

عطر آسودہ فضا اور فضاؤں میں درود
خوشبوئے اسم محمد ﷺ کی حدیں لامحدود

''عکس محمد ﷺ قرآن کے آئینے میں'' کے ابتدائیہ میں خواب گاہِ رسول ﷺ کے سائے میں سیّدابوالخیر کشفی کے سینے سے یہ نوا بلند ہوئی جو صدیوں کے سینے میں محفوظ عشق کی جاوداں آوازوں میں شامل ہوگئی:

❑ ''سعودی عرب میں مغرب کے وقت جب بیت اللہ اور مسجد نبوی ﷺ کے مؤذن کے ہونٹوں پر اللہ کے ساتھ محمد ﷺ کا نام دعوتِ صلوٰۃ و فلاح میں آتا ہے تو وقت کی رفتار کا اندازہ کیا جاتا ہے اور گھڑیاں اِس آواز پر اس طرح متحد ہو جاتی ہیں جس طرح کہ توحید و رسالت نے دنیائے اسلام کو متحد کر رکھا ہے۔ یہ آواز صدیوں سے گونج رہی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کائنات میں۔

محمد ﷺ کا اب تک دھڑکتا ہے دل
یہ دل ہمیشہ دھڑکتا رہے گا

یہ نام چودہ سو سال کی مدت اور عہدِ حاضر کے درمیان ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے...... یہ نامِ نامی...... یہ اسم گرامی ﷺ جو ایک زندہ حقیقت ہے' اور سارے کرۂ ارض میں بسنے والے اہل ایمان کے لیے زندگی کی علامت اور عمل کی تحریک ہے...... یہ علامت اور تحریک بیت اللہ سے دنیا کے ہر گوشے تک پھیلی ہوئی ہے...... یہ نام ابرِ کرم کی طرح گنگا سے ٹیکس تک ہر جگہ برسا ہے......قرآن نے ''**سیرو فی الارض**'' کی تعلیم دی ہے۔ اس سے ایک طرف تو ''**عاقبة المكذبين**'' سامنے آجاتی ہے اور دوسری طرف محمد عربی ﷺ کے انفاسِ پاک اور زندگی بخش آثار سے حقائق روشن ہو جاتے ہیں' صبح تاروں کی چھاؤں میں صلوٰۃ و سلام کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے' اور وقت کا کوئی ایسا لمحہ نہیں گزرتا جب نبی کریم ﷺ پر دنیا کے کسی گوشے میں صلوٰۃ و سلام کے ہدیئے نہ پیش

کیے جا رہے ہوں۔ حضور ﷺ کے روضہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر افریقہ، ایشیا اور امریکہ، یورپ اور آسٹریلیا کے ہر ملک اور خطے کے لوگ اپنی روح کے ساز پر یہ نغمہ فرشتوں کی ہمنوائی میں رسولِ کائنات ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، درود وسلام ہوں سیّدالکونین ﷺ پر۔

اے رسولِ کائنات ﷺ! آپ پر اللہ کی برکتیں ہوں۔

اے محبوبِ انس و جاں ﷺ!......آپ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

آپ ہمارے دلوں کا چین اور اللہ کے آخری پیامبر ہیں۔

آپ پر اللہ اور فرشتوں کے سلام میں ہم بھی شریک ہیں۔

اے امام الانبیا ﷺ!......آپ کی عظمت کی قسم ہم اپنی زندگی کے نقشے کو بدلنے کی کوشش کریں گے۔''

کیا اسم گرامی یہ نبی ﷺ صل علیٰ ہے
خوشبو نے ہر اک حرف کا منہ چوم لیا ہے

''آبشارِ حکمت'' کا مصنف پوری دنیا کا ٹائم فریم دینے کے بعد رقمطراز ہے:

- ''کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ کرۂ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جس وقت لاکھوں مؤذن بیک وقت خدائے بزرگ و برتر کی وحدانیت اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اعلان نہ کر رہے ہوں، ان شاء اللہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔''

نفس نفس پہ برکتیں قدم قدم پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

عباس خاں کے کالم ''دن میں چراغ'' کی جھلملاتی لو میں جگمگاتے ہوئے یہ الفاظ نہ صرف لوحِ دل پہ رقم کرنے کے قابل ہیں بلکہ مولائے کل، ختم الرسل ﷺ کی ارض وسما پہ محیط ہمہ گیر رسالت کا اک انمٹ ثبوت بھی......

❑ ''نیل آرم سٹرانگ چاند پر پہلا قدم رکھنے والا انسان مصر گیا۔ کسی مسلمان ملک میں جانے کا اُس کے لیے یہ پہلا موقع تھا۔ وہاں پہلی رات صبح سویرے وہ بستر پر اچانک اٹھ کر بیٹھ گیا پھر وہ کھڑا ہوگیا۔ کچھ دیر کھڑا رہنے کے بعد پریشانی کے عالم میں وہ کمرے سے نکل آیا۔ کمرے سے باہر اُس کی بے چینی اور بڑھ گئی۔ اِس بے چینی کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ لان میں آ گیا۔ جس جگہ وہ ٹھہرا ہوا تھا یہ ایک ہوٹل تھا، ڈیوٹی پر موجود ہوٹل کے سٹاف نے اپنے اس قدر معزز مہمان کو پریشان دیکھا تو اُس کے اردگرد پروانہ وار جمع ہوگیا ''جناب! آپ کیوں پریشان ہیں؟ ہم خدمت کے لیے حاضر ہیں'' اُن میں سے ایک نے کہا ''میں کہاں ہوں؟'' اُس نے الٹا ان پہ سوال کر دیا۔ ''آپ اس وقت مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں ہیں۔'' جواب آیا ''میں قاہرہ میں ہوں تو یہ آوازیں کہاں سے آرہی ہیں'' اُس نے فوراً وہ سوال کیا جو اس کو پریشان کر رہا تھا...... ''جناب یہ قاہرہ کی مسجدوں سے اذانوں کی آوازیں ہیں۔'' سٹاف نے یک زبان ہو کر کہا...... یہ جواب پا کر وہ اتھاہ خاموشی میں ڈوب گیا۔ جب محسوس کیا کہ اُس کی خامشی پہ سٹاف پریشان ہے تو وہ خاموشی کی کیفیت سے باہر نکلا...... ''میں چاند پر تھا تو وہاں بھی میں نے ایسی آوازیں سنی تھیں، یہاں انھیں دوبارہ سن کر میں بدحواس ہوگیا مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں چاند پر ہوں یا زمین پر'' یہ کہہ کر سٹاف کی طرف شکریے کا ہاتھ ہلاتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف چل دیا مگر وہ اب پہلے سے بھی زیادہ مضطرب تھا۔''

پس عطر سخن یہ کہ حسنِ صوت و سماعت کا یہ ایمان افروز واقعہ پیغام رسالت کی آفاقیت کا نہ صرف ایک زندہ معجزہ ہے بلکہ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کی صدف کا اک انمول موتی بھی۔ بلاشبہ میرے حضور ﷺ وقت کے بحر بیکراں کی آغوش میں خوابیدہ اُن زمانوں کے بھی رسول ہیں جو ابھی وجود میں ہی نہیں آئے۔ اس پر اگر اقبالؒ کے عشق کی سرمستی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں یوں شبنم ریز ہو جائے تو بجا ہے ؎

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بو
آن کہ از خاکش بروید آرزو

یا زِ نورِ مصطفےٰ ﷺ اُو را بہا است
یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ ﷺ است

قدسی مقال اقبالؒ سیّدنا حضرت بلالؓ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنی نظم میں اُن کا تقابل سکندر رومی سے کرتے ہیں جس کا شمار دنیا کے عظیم فاتحین میں ہوتا ہے۔ آج سکندر رومی کو تاریخ کے اوراق میں تو دیکھا جاسکتا ہے مگر عام انسانوں کے دلوں سے اس کی یاد اٹھ گئی ہے، آج اُس کی سلطنت باقی ہے اور نہ قصر سلطنت ۔

اقبال کس کے عشق کا یہ فیض عام ہے
رومی فنا ہوا حبشیؓ کو دوام ہے

اِس کے برعکس دوسری شخصیت ایک ادنیٰ سا حبشی زادہؓ دنیا کے سب سے بڑے انسان ﷺ کے فیض نظر سے ایک ایسی صدا بلند کرتا ہے جو صدیوں کا فاصلہ طے کرتی ہوئی محبوب کی چوکھٹ پہ سجے گل تازہ کی صورت ہمیں آج بھی ہر روز سنائی دیتی ہے اور کانوں میں امرت رس گھولتی چلی جاتی ہے۔ اذان اور اس کا پہلا مؤذن دونوں زندہ جاوید ہیں، صرف اس لیے کہ اس صدا کا مقصد تفریق محتاج وغنی اور تمیز بندہ و آقا نہیں بلکہ ''تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے'' کا اعتراف ہے اور عظمتِ کبریائی کا اقرار بھی۔ پس محمد ﷺ ہی وہ سحر آفریں نام ہے جس کی نوبت شاہانہ پوری کائنات میں دن میں پانچ مرتبہ مساجد کے فلک بوس میناروں سے بلند ہوتی ہے اور قیامت تک گونجتی رہے گی ۔

کوئی کرن نہ پھوٹے کہیں روشنی نہ ہو
تیرا ﷺ جو نام اذاں میں نہ ہو صبح ہی نہ ہو
تیرا ﷺ وجودِ پاک ہے معراجِ آدمی
ورنہ ہجوم خلق تو ہو آدمی نہ ہو
دنیائے آب و ِگل میں کبھی ہو نہ رنگ و بو
گر روضے کی جالیوں سے کرن پھوٹتی نہ ہو

سوامی لکشمن پرشاد کی حضور ﷺ سے والہانہ عقیدت کی چاندنی ان کی معراجِ فکر ''عرب کا چاند'' کے پیش لفظ کی مینا میں گھل رہی ہے، وہ ان الفاظ میں سخن سرا ہیں:

❑ ''جب میں مسجد کے سامنے سے گزرتا ہوں تو میری رفتار خود بخود سست پڑ جاتی ہے جیسے کوئی میرا دامن پکڑ رہا ہو، میرے قدم وہیں رک جانا چاہتے ہیں۔ گویا میری روح کے لیے تسکین کا سامان موجود ہو۔ مجھ پر ایک بے خودی سی طاری ہونے لگتی ہے، گویا مسجد کے اندر سے کوئی میری روح کو پیغام مستی دے رہا ہو۔ جب مؤذن کی زباں سے اللہ اکبر کا نعرہ سنتا ہوں تو میرے دل کی دنیا میں ایک ہنگامہ بپا ہو جاتا ہے، گویا کسی خاموش سمندر کو متلاطم کر دیا گیا ہو۔ جب نمازیوں کو خداوندِ قدوس کے حضور سربسجود دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں میں ایک بیداری سی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ میری روح کو ایک متوحش خواب سے جگا دیا گیا ہو۔ لیکن جب مسجد سے چند قدم آگے بڑھ جاتا ہوں تو پھر میری آنکھوں کے سامنے مسلمانوں کی روزمرہ زندگی کا نقشہ آ جاتا ہے۔ رنگ کس قدر پھیکا، خطوط کس قدر غیر متناسب، حدود کس قدر محدود اور ظرف کس قدر تنگ! مگر مسلمانوں کے کردار میں کشش نہ ہونے کے باوجود اسلام اور پیغمبر ﷺ اسلام کی سیرت میں اب بھی اُتنی ہی جاذبیت ہے جتنی کہ پہلے تھی۔'' ؎

اے کہ در مدحت نہ تنہا دوستاں رطب اللساں
دشمناں ہم پیش پائے تو سپہر انداختند

حاصل کلام کوئی محبّ اپنے محبوب ﷺ کی توصیف کرے یا کوئی غلام اپنے آقا ﷺ کی شان میں مدح سرا ہو تو کوئی بڑی بات نہیں لیکن عظمتِ کردار اور رفعتِ اخلاق میں فضیلت اُس گواہی کو ہے جو غیر مسلم سردار بشن سنگھ بیکل دانائے سبل ﷺ کے حضور اِن الفاظ میں اپنی محبت کے موتی نچھاور کرتے ہیں ؎

اے رسولِ ﷺ پاک اے پیغمبر ﷺ عالی وقار
چشم باطن بیں نے دیکھی تجھ ﷺ میں شانِ کردگار

کیوں نہ ہم بھی اِس جہاں کا پیشوا مانیں تجھےﷺ
کیوں نہ راہِ حق میں اپنا رہنما جانیں تجھےﷺ
دیکھنے کو دے خدا آنکھیں تو پہچانیں تجھےﷺ
حق کی ہے بیکل صدا شمس الضحیٰ مانیں تجھےﷺ
گر مسلمانوں کا اِک پیغمبرﷺ اعظم ہے توﷺ
اپنی آنکھوں میں بھی اِک اُوتار سے کب کم ہے توﷺ

گلستانِ ''خوشبوئے اسم محمدﷺ'' کے سب عنادل قدسی مقال ہیں، اور اِن کی جدتِ افکار پہ ساکنانِ عرش کی طرف سے تحسین کے پھولوں کی بارش...... بُستانِ محمدﷺ کا ہر پھول بہار آفریں ہے جس نے سانسوں کی تال پر محبت کا نغمہ گایا ہے...... پھول کلیوں سے مرصع نثر کے پیرائے میں محمدﷺ کے نام کی خوبصورت شاعری کی ہے...... عشاق کے دل ہیں کہ ایک ہی نام کی صدرنگ نکتہ آفرینی پہ جھوم جھوم جاتے ہیں۔ لفظ ہیں کہ مداحوں کی زباں پہ سیپ کے موتیوں کی طرح سجتے چلے جاتے ہیں...... سوچیں ہیں کہ طہارت کے پانی سے وضو کرتی نکھرتی چلی جاتی ہیں...... نظریں ہیں کہ محمدﷺ کے نام کی مٹھاس سے انگبیں انگبیں ہوتی نظر آتی ہیں...... ایسے میں بے ساختہ ذہن کے کسی گوشے میں یہ تخیل سر سراتا ہے ؎

جانے کب تک تجھےؐ **اللہ** نے شاعر بن کر
شعر نازک کی طرح ذہن میں سوچا ہو گا
جب کہیں دہر کے ایوانِ مقدر میں تجھے
گنگناتے ہوئے گاتے ہوئے لکھا ہو گا

محمدﷺ! یہ وہ نام نامی ہے جس کی تاثیر سے مصائب اپنا وجود کھو بیٹھتے ہیں، ان کے اسم گرامی سے منسوب ''خوشبوئے اسم محمدﷺ'' حسن معانی کا ایک دبستاں ہے...... یہ محض حرفوں کا ارتباط نہیں بلکہ محبت کے پاکیزہ جذبوں کی داستاں ہے...... محبوبِ ﷺ انس و جاں کے حضور، مہر و وفا کے عطر بیز پھولوں کا ایک حسین گلدستہ

ہے...... اس میں گلہائے رنگارنگ ہیں...... اس میں احساسات کی ایک دنیا آباد ہے...... جذبوں نے اپنی اپنی زباں میں کمال عقیدت کے پھول کِھلائے ہیں...... ہر ثنا گر نے حضور ﷺ کے اسم گرامی کے نور کو اپنے دامن میں سمیٹا ہے...... ہر مدحت نگار نے حضور ﷺ کے نام کی بہار سے اپنے اپنے قلم کو مشکبو کیا ہے...... اُن کے اسم گرامی کے حسن و جمال کو قرطاس و قلم کی زینت بنایا ہے...... ہر نام لیوا نے بارگاہِ محبوب ﷺ میں نذر کرنے کے لیے چاہت کے پھولوں کو ایک خوبصورت مالا میں پرویا ہے...... اِن محبوب نظر لوگوں نے اِرادت کا ایک ایسا چمن کھلایا ہے جس کی مہک عشاق کے دلوں کو تادم زیست محبتِ رسول ﷺ کی لطافتوں سے آشنا کرتی رہے گی ؎

؎ بہت سے نام لکھے ہیں بڑی محبت سے
سر بیاض ہے سرتاجِ انبیا ﷺ تیرا نام

اے راہِ عشق کے راہی

؎ چل چال ایسی کہ عمر خوشی سے کٹے تیری
کر کام ایسے کہ یاد تجھے سب کیا کریں
جس جا پہ تیرا ذکر ہو، ہو ذکرِ خیر ہی
اور نام لیں تو ادب سے تیرا لیا کریں

مسکین حجازی کے الفاظ میں ”فنکار اپنی تخلیق و تدوین کے حوالے سے ہر دور میں زندہ رہتا ہے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی لوگ آپ کو یاد رکھیں تو کچھ ایسی باتیں لکھ جائیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں یا کوئی ایسا کام کر جائیں جو لکھے جانے کے قابل ہو۔“

اور اگر یہ کام حضور ﷺ کی ذات و نسبت کے حوالے سے ہو تو اس کی عظمت کا کیا ٹھکانہ ؎

فرشتوں میں یہ چرچا ہے کہ حالِ سرورِ عالم ﷺ
دبیر چرخ لکھتا کہ خود روح الامینؑ لکھتے

صدا یہ بارگاہِ عالم فردوس سے آئی
کہ ہے یہ اور ہی کچھ لکھتے تو ہمی لکھتے

اتنے میں ایک سیرت نگار کا ستارہ چمکا اور وہ یوں لب کشا ہوا ۔

عجم کی مدح کی، عباسیوں کی داستاں لکھی
مجھے چندے مقیم آستانِ غیر ہونا تھا
مگر اب لکھ رہا ہوں سیرتِ پیغمبر عالمؐ
خدا کا شکر ہے یوں خاتمہ بالخیر ہونا تھا

(علامہ شبلی نعمانیؒ)

بلاشبہ کسی بھی صاحب ایماں کے لیے اِس سے بڑا اعزاز اور کوئی نہیں کہ اُسے غلامانِ مصطفٰے ﷺ اور ثنا خوانِ محمد ﷺ میں شامل کرلیا جائے......خوش بخت ہیں وہ لوگ جن کے دلوں کے آنگن میں عشق رسول ﷺ کے پھول کھلے ہیں اور اُن کی خوشبو اِن کے رگ و پے میں بس گئی ہے۔ وہ بڑے لوگ ہیں اور اِن سے بڑی دولت پوری کائنات میں نہیں ۔

سرکار ﷺ دو عالم کی محبت ہے جو دل میں
اس زینے سے ہر دل میں اُتر جائیں گے ہم لوگ

میرے فاضل دوست اپنی نگارشات کے حوالے سے اِنہی بیدار بخت لوگوں میں سے ہیں۔ یہ اسی سلسلة الذہب کی ایک کڑی ہیں، یہ اسی سیپ کے اِک موتی ہیں۔ سچ پوچھئے تو ہجر رسول ﷺ میں عمر بھر روتی ہوئی محروم وصال آنکھوں، چشم عقیدت سے بہتے ہوئے آنسوؤں، تڑپتے ہوئے دلوں میں مچلتے ہوئے جذبوں کی قسم، عقیدت ان ہاتھوں کو چومنا چاہتی ہے جو محبوبِ انس و جاں ﷺ کی مدحت کے ہار پروتے ہیں......محبت اُس پیشانی پہ بوسہ دینا چاہتی ہے، عشق مصطفٰے ﷺ جس کی سوچ کا محور ہو......نگاہ اُس رخ روشن کا طواف چاہتی ہے، حفظ ناموسِ رسول ﷺ جس کی بہاروں کا بانکپن ہے...... روح اُن لبوں کے نثار ہوا چاہتی ہے، جن کی مشکبو محرابوں پہ سرورِ

کونین ﷺ کی ثنا کے پھول کھلتے ہیں۔

میری تمنا و آرزو ہے کہ یہ صاحبِ سرورِ عشق رسول ﷺ کی بزم ہمیشہ سجاتے رہیں۔ توصیفِ مصطفےٰ ﷺ کے نام پر لعل و گہر کی تلاش اِن کی منزلِ مراد رہے۔ اِن کی تحریروں سے نمو پاتی ہوئی خوشبوؤں کا قافلہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ہمیشہ باریاب ہوتا رہے۔ حضور ﷺ کا اسم گرامی قلم کی پیشانی سے سینۂ قرطاس پہ منتقل کرنے کی لگن پہ اپنے اِس دوست کے لیے میرے دل سے بے اختیار یہ دُعا نکلتی ہے ؎

قدم قدم پہ ملے اِک نئی خوشی تم کو
اندھیری راہ میں مل جائے روشنی تم کو
مری دعا ہے خدا سے کہ کاش لگ جائے
مری حیات کے لمحوں کی زندگی تم کو

دُعاؤں کا طالب
ملک منیر احمد
مظفر گڑھ

تیرے ﷺ اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

اسم محمد ﷺ...... بہت ہی خوبصورت اور بے حد پیارا نام......

- ایمان سے زیادہ مقدم
- دین سے زیادہ مقدس
- فرشتوں سے زیادہ معصوم
- والدین سے زیادہ محترم
- ماں سے زیادہ مہربان
- باپ سے زیادہ شفیق
- اولاد سے زیادہ عزیز
- زندگی سے زیادہ سجیلا
- دھڑکن سے زیادہ قیمتی
- جان سے زیادہ پیارا
- خون کی گردش سے زیادہ محبوب
- سانس سے زیادہ مطلوب
- شہد سے زیادہ میٹھا
- آب حیات سے زیادہ زندگی بخش
- چشمہ کوثر سے زیادہ شفاف
- موجِ سلسبیل سے زیادہ تروتازہ

- بچپن سے زیادہ معصوم
- جوانی سے زیادہ پر کشش
- کہولت سے زیادہ مدبر
- بڑھاپے سے زیادہ سنجیدہ
- فطرت سے زیادہ کھرا
- شبنم سے زیادہ پاکیزہ
- منظر طلوع صبح سے زیادہ دلکش
- نمودِ شام سے زیادہ سہانا
- موسم بہار سے زیادہ شاداب
- نسیم سحری سے زیادہ لطیف
- کلی سے زیادہ عفیف
- گلاب سے زیادہ شگفتہ
- آسمان سے زیادہ بیکراں
- سورج سے زیادہ تابندہ
- کہکشاں سے زیادہ درخشندہ
- کرن سے زیادہ اجلا
- چاندنی سے زیادہ نظیف
- برق سے زیادہ توانا
- بادل سے زیادہ گہر بار
- سمندر سے زیادہ راز دار
- دریا سے زیادہ سخی

- پہاڑ سے زیادہ بردبار
- چٹان سے زیادہ مضبوط
- محبت سے زیادہ لازوال
- وقت سے زیادہ جاوداں
- لفظ سے زیادہ پائیدار
- سچ سے زیادہ استوار
- موتی سے زیادہ منزہ
- حقیقت سے زیادہ سچا
- عقیدت سے زیادہ سُچا
- ارادت سے زیادہ باکمال
- حسن سے زیادہ من موہنا
- مرہم سے زیادہ آسودگی بخش
- شجر سایہ دار سے زیادہ مسافر نواز
- شاخ ثمر بار سے زیادہ کشادہ دست
- ابر کرم سے زیادہ غریب پرور
- حرارت سے زیادہ توانائی بخش
- مسکراہٹ سے زیادہ بے ساختہ
- اقتدار سے زیادہ محتشم
- فولاد سے زیادہ مضبوط
- فرشتوں سے زیادہ معصوم
- لعل و گوہر سے زیادہ قیمتی

○— معارف وفضائل کے بے پناہ خزینوں سے بھرپور

آیئے! ہم سب اسم محمد ﷺ کی معرفت اور اس کے فیوض و برکات سے مستفید ہوں۔

زندگیاں بیت گئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے (ﷺ) اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

طالب شفاعت محمد ﷺ بروز محشر

لاہور

چند ضروری گزارشات

- اس کتاب کو تیار کرتے وقت بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے۔اس لیے اس کی پروف ریڈنگ کو بہتر بنایا گیا ہے، پھر بھی غلطی کا امکان ہے۔اگر کسی جگہ کسی قاری کو غلطی نظر آئے تو براہِ کرم مصنف کو ضرور مطلع کرے۔ان شاء اللہ آئندہ کے ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جائے گا۔اسی طرح اگر کسی حوالہ کے نقل و اخذ میں سہو ہو گیا ہو تو قارئین کرام ناصحانہ اور ہمدردانہ طور پر نشان دہی فرما دیں تا کہ اس کی تصحیح کر دی جائے۔شکریہ!
- یہ کتاب مختلف مضامین کا مجموعہ ہے۔ ہر مضمون اپنی جگہ پر خاص اور انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ممکن ہے کتاب کے بعض مقامات پر حوالہ جات، تشریحات یا مختلف اقتباسات کی تکرار پڑھنے کو ملے۔قارئین کرام اسے متعلقہ مضمون کا ضروری حصہ سمجھ کر مطالعہ کرلیں کیونکہ اس کے بغیر خدشہ تھا کہ مضمون ادھورا رہ جاتا۔
- اس کتاب میں مضامین کی ترتیب مصنف کے نام کی تہجی وار ترتیب کے مطابق ہے۔ جس سے یقیناً قارئین کرام کو مضمون تلاش کرنے میں آسانی رہے گی۔
- پہلے یہ کتاب 'معرفت اسم محمد ﷺ' کے نام سے 2002ء میں شائع ہوئی تھی۔ بعد ازاں اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔اب اس کتاب کو نئے اضافوں اور خوبصورت تزئین و آرائش کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔اربابِ علم و دانش اور اہل محبت کی وقیع آرا کی روشنی میں اس کا نام تبدیل کر کے 'خوشبوئے اسم محمد ﷺ' رکھا گیا ہے۔اُمید ہے کہ اسے حسب سابق تحسین کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا۔

محمد متین خالد

شکریہ!!!

- سب سے پہلے میں اپنے مالک حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہوں کہ اگر اس کی بے پایاں رحمت وعنایت نہ ہوتی تو یہ کتاب وجود میں آتی اور نہ زیور طبع سے آراستہ ہوتی۔
- اس کے بعد میں شکر گزار ہوں، معروف سیرت نگار اور دانشور جناب ملک منیر احمد کا جنھوں نے گراں قدر اور ایمان افروز تقریظ لکھی جو قاری کو سیرت النبی ﷺ کی متنوع جہات سے روشناس کراتی ہے۔
- علمی و ادبی حلقوں کو خاص بیانیہ عطا کرنے والی نہایت معتبر شخصیات جناب پروفیسر محمد اقبال جاوید، جناب محمد آصف بھلی، جناب حبیب الرحمٰن (وزیر آباد)، جناب حافظ شفیق الرحمٰن، جناب جبار مرزا، جناب محمد الیاس کھوکھر (ایڈووکیٹ)، جناب محمد احمد ترازی، جناب پروفیسر جمیل احمد عدیل، جناب محمد عقیل بھٹی، جناب قاضی محمد اسد اور جناب محمد ریاض (گوجرہ) کا جنھوں نے کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لیے متعدد قیمتی تجاویز سے نوازا۔
- معروف کالم نگار جناب محمد فاروق عزمی اور جناب محمد ریاض قادری کا جنھوں نے نہایت محنت اور ژرف نگاہی سے اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی۔
- علم وعرفان پبلشرز کے مہتمم جناب گل فراز کا جنھوں نے اس کتاب کے ظاہری حسن و جمال کو قوس وقزح کا رنگ دیا۔

خوشبوئے اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابرار حسین
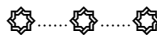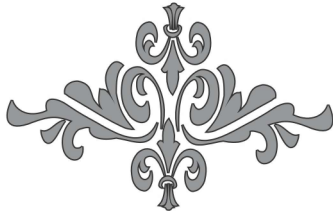
اسم محمد ﷺ ہے تاثیر میں اسم اعظم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو جو بلند مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے، اس تک نہ کسی نبی ورسول کی رسائی ہوئی ہے اور نہ کسی بشر و ملک کی۔ معجزات وکرامات، شرافت ونجابت، حسب ونسب، کتاب وشریعت اور اسما وصفات ہر چیز میں آپ ﷺ بے مثل و بے مثال ہیں۔ 'محمدؐ' وہ مبارک اور پاکیزہ کلمہ ہے جسے عمدہ الہام وتدبیر سے سیدنا حضرت محمد ﷺ کے لیے بطور علم منتخب کیا گیا اور کئی قرون تک زندگی کے ضمیر میں محفوظ رکھا گیا۔ یہ وہ کلمہ ہے جو کلام کا سردار ہے، جیسے سیدنا حضرت محمد ﷺ لوگوں کے سردار ہیں۔ یہ دو عظیم چیزیں (ذات کلمہ اور مسمی اسم) آپس میں مل رہی ہیں۔

لفظ محمد ''**التحمید**'' مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، جس میں مبالغہ کے معنی پائے جاتے ہیں، یعنی بہت زیادہ تعریف کیا ہوا۔ یہ سرکار کا ذاتی نام ہے جیسے لفظ ''**اللّٰہ**'' ہمارے خالق و مالک کا ذاتی نام ہے، باقی سب صفاتی نام ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے اسما ذات دو ہیں: احمد اور محمد۔ آسمان پر احمد ہے اور زمین پر محمد۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام آسمانی الاصل ہیں۔ انھوں نے بنی اسرائیل کو حضور ﷺ کا تعارف احمد نام سے کرایا اور آپ ﷺ کی آمد کی بشارت سنائی (**ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه أحمد**) (الصّف:6) ترجمہ: ''اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے''۔ یعنی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ حمد کرنے والے ہیں اور قیامت کے دن آپ ﷺ اپنے رب کی ان کلمات

سے حمد کریں گے جن کلمات سے اللہ تعالیٰ کی کسی نے حمد نہیں کی ہوگی۔

محمد شریف الحق امجدی لکھتے ہیں:

❑ ''احمد مجرد سے اسم تفضیل ہے۔اس کے معنی ہیں بہت زیادہ تعریف کرنے والا۔ اس کا بھی احتمال ہے کہ معنی مفعول سے اسم تفضیل ہو، جیسے اشہر بمعنی زیادہ مشہور۔اب احمد کے معنی ہوئے زیادہ تعریف کیا ہوا۔اوراس کا بھی احتمال ہے کہ یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہواور اس کے معنی ہوں حمد والا''۔(نزہتہ القاری شرح صحیح بخاری از محمد شریف الحق امجدی)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے چار جگہ اسم محمد اور ایک جگہ اسم احمد کا ذکر فرمایا ہے۔

ایک حدیث مبارکہ میں حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''میرے پانچ نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں، قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا اور باقی سب لوگ میرے بعد اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔(بخاری شریف)

اس حدیث کی شرح میں علامہ محمد بن خلیفہ ابی مالکیؒ لکھتے ہیں:

❑ ''محمد، حمد سے ماخوذ ہے اور مفعل کے وزن پر اسم مفعول کا صیغہ ہے۔اس کے معنی ہیں بہت زیادہ حمد کیا ہوا۔حضور نبی کریم ﷺ اس کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ایسی حمد کی ہے جو کسی اور کی نہیں کی اور آپ ﷺ کو دو محامد عطا کیے ہیں جو کسی اور کو عطا نہیں کیے۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آپ ﷺ کو وہ چیزیں الہام کرے گا جو کسی اور کو الہام نہیں کرے گا۔جس شخص میں خصال محمود کامل ہوں، اس کو محمد کہا جاتا ہے۔ایک قول یہ ہے کہ یہ باب تکثیر کے لیے ہے یعنی جس کی بہت زیادہ حمد کی جائے، وہ محمد ہے''۔(اکمال اکمال المعلم از علامہ محمد بن خلیفہ ابی مالکی)

علی بن سلطان محمد القاریؒ لکھتے ہیں:

❑ ''محمد تحمید کا اسم مفعول ہے۔اس کو وصفیت سے اسمیت کی طرف مبالغہ کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔بکثرت خصال محمودہ کی بنا پر آپ ﷺ کا نام محمد رکھا گیا ہے، یا اس

لیے کہ آپ ﷺ کی بار بار حمد کی جاتی ہے، یا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی بہت حمد کرے گا۔ اسی طرح ملائکہ، انبیا علیہم السلام اور اولیا کرام آپ ﷺ کی حمد کریں گے، یا اس لیے کہ اولین و آخرین آپ کی حمد کریں گے اور قیامت کے دن تمام اولین و آخرین آپ ﷺ کی حمد کے جھنڈے تلے ہوں گے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھر والوں کے دل میں یہ الہام کیا کہ وہ آپ ﷺ کا نام محمد رکھیں"۔ (جمع الوسائل از علی بن سلطان محمد القاری)

حضور نبی اکرم ﷺ احمد الحامدین (حمد کرنے والوں میں سے سب سے آگے) احمد المحمودین (جن کی تعریف کی جاتی ہے، ان میں سے بھی رفیع) ہیں۔ آپ ﷺ کے ساتھ قیامت کے روز لوا الحمد ہوگا اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کر رکھا ہے، جہاں اولین و آخرین آپ ﷺ کی شفاعت طلب کرنے کے لیے آپ ﷺ کی تعریف کریں گے۔ حضرات انبیا علیہم السلام کی کتابوں میں حضور ﷺ کی امت کو حمادین (بہت زیادہ حمد کرنے والا) کہا گیا ہے۔ پس آپ ﷺ اس کے حقدار ہیں کہ آپ ﷺ کو محمد اور احمد کے نام سے سرفراز کر دیا جائے۔

احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ کے اسما کے بیان میں محمد کو احمد پر مقدم کیا گیا ہے، کیونکہ محمد، احمد سے زیادہ مشہور ہے، بلکہ ابونعیم نے روایت کیا ہے کہ مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے آپ ﷺ کا نام محمد رکھا گیا اور کعب بن احبار نے روایت کیا ہے کہ عرش کے پائے پر، سات آسمانوں، جنت کے محلات اور بالا خانوں پر، حوروں کے سینوں پر، جنت کے درختوں کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان محمد لکھا ہوا ہے۔ اس نام کو تمام ناموں پر فضیلت ہے۔ ابونعیم نے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جو شخص تمہارا نام رکھے گا، میں اس کو جہنم میں نہیں ڈالوں گا۔ دیلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ جس دستر خواں پر محمد یا احمد نام کا شخص ہوگا، میں اس گھر کو دن میں دو بار پاک کروں گا۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ متوفی 852ء لکھتے ہیں:

❑ ''اسم محمد آپ ﷺ کے کمال مطلق ہونے کی دلیل ہے۔ پہلے رسول اللہ ﷺ احمد تھے اور اس کے بعد محمد ہوئے، کیونکہ پہلی کتابوں میں آپ ﷺ کا نام احمد تھا اور قرآن مجید میں آپ ﷺ کا نام محمد ہے اور آپ ﷺ نے لوگوں میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔ اسی طرح آپ ﷺ آخرت میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف (حمد) کریں گے اور اس کے بعد شفاعت کریں گے اور آپ ﷺ سے سن کر لوگ اللہ کی حمد کریں گے۔ آپ ﷺ سورۃ الحمد، لوائے حمد اور مقام محمود کے ساتھ مخصوص ہیں۔ کھانے، پینے، دعا اور سفر کے بعد آپ ﷺ کے لیے حمد مشروع کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی امت کا نام حمادین (بہت زیادہ حمد کرنے والا) رکھا گیا ہے اور آپ ﷺ کے لیے حمد کے تمام معانی اور اقسام جمع کیے گئے ہیں۔ پس آپ ﷺ اس کے حقدار ہیں کہ آپ ﷺ کو نام محمد اور احمد کا نام دیا جائے''۔ (فتح الباری از حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانیؒ)

حمد کسی حسن اور کمال پر کی جاتی ہے اور آپ ﷺ علی الاطلاق محمد ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ علی الاطلاق حسن اور کمال ہیں۔ اگر آپ ﷺ میں کسی وجہ یا کسی اعتبار سے کوئی عیب یا نقص ہوتا تو آپ ﷺ علی الاطلاق محمد نہ ہوتے کیونکہ نقص اور عیب کی مذمت ہوتی ہے، حمد نہیں ہوتی۔

غلام رسول سعیدیؒ لکھتے ہیں:

❑ ''آپ ﷺ کو کسی عام آدمی نے محمد نہیں کیا۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محمد کیا ہے۔ اگر آپ ﷺ میں کسی وجہ سے کوئی عیب یا نقص ہوتو اللہ تعالیٰ کا آپ کو مطلقاً محمد کہنا صحیح نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا کلام غلط ہوسکتا ہے نہ آپ ﷺ میں کوئی عیب و نقص ہوسکتا ہے۔ یہ بات مشرکین عرب کو بھی معلوم تھی۔ وہ آپ ﷺ میں عیب نکالتے پھر آپ ﷺ کو محمد کہتے۔ انہیں خیال آیا کہ محمد کہہ دینے سے تو آپ ﷺ سے عیب کی نفی ہو جاتی ہے۔ اس لیے وہ آپ ﷺ کو مذمم (مذمت کیا ہوا) کہنے لگے کہ مذمم میں یہ عیب ہے اور مذمم ایسا ہے۔ حضور ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: وہ مجھ میں عیب نہیں نکالتے، کسی مذمم میں عیب نکالتے ہیں، میں مذمم نہیں بلکہ محمد ﷺ ہوں''۔ (تبیان القرآن از مولانا غلام رسول سعیدی)

ہر نبی کا نام باعث برکت ہے مگر جو خوبیاں اور عظمتیں اسم محمد میں ہیں، کسی میں نہیں۔ یہ وہ نام ہے جو مجسمہ حسن و جمال اور پیکر خوبی و کمال ہے۔ حضرت برا بن عازبؓ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ میت کو دفن کر کے چلے جاتے ہیں تو اس کے پاس دو فرشتے آ کر اس کو بٹھا دیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے، میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے، میرا دین اسلام ہے۔ پھر پوچھتے ہیں یہ شخص کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا ہے؟ وہ کہتا ہے یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پھر آسمان سے ندا کی جائے گی، میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کے لیے جنت سے فرش بچھا دو اور اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو، فرمایا: اس کے پاس ہوا اور پاکیزہ خوشبو آتی ہے۔ (سنن ابی داؤد)

معلوم ہوا کہ جب قبر والا نام محمد ﷺ لیتا ہے تو اس کی قبر منور ہو جاتی ہے اور جنت کی کھڑکی کھل جاتی ہے۔ قبر کو ستر ضرب ستر وسیع کر دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مرتبہ اللہ سے بڑھ جائے۔ اس کے جواب میں صاحب تبیان القرآن لکھتے ہیں کہ "قبر اللہ کے نام سے ہی منور ہوتی ہے لیکن اللہ کے نزدیک اس کا نام لینا اس وقت مقبول ہوتا ہے جب اس کے نام کے ساتھ نام محمد ﷺ لیا جائے۔ اسی طرح انسان **لا الہ الا اللّٰہ** پڑھنے سے جنتی ہوتا ہے لیکن اللہ سبحانہ کے نزدیک **لا الہ الا اللّٰہ** پڑھنا مقبول اس وقت ہوتا ہے جب **لا الہ الا اللّٰہ** کے ساتھ **محمد رسول اللّٰہ** پڑھا جائے"۔ (تبیان القرآن از مولانا غلام رسول سعیدی)

سو اسلام کا دروازہ بھی نام محمد ﷺ سے کھلتا ہے اور اسلام لانے کے بعد اگر کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ کا دروازہ بھی آپ ﷺ کے نام سے کھلتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

- ترجمہ: "اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں اور اے محبوب! تمھارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔" (النساء:64)

علامہ حافظ ابن کثیرؒ

عروج نوع بشر ہے حضور ﷺ آپ کا نام

بیہقی نقل کرتے ہیں کہ قریش کے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا تو دستور تھا کہ اسے صبح تک قریشی عورتوں کے سپرد کر دیتے' وہ اس پر ہانڈی اوندھی ڈال دیتیں' چنانچہ عبدالمطلبؓ نے آپ کو حسب دستور عورتوں کے سپرد کیا اور انہوں نے آپ پر ہانڈی الٹا کر رکھ دی۔ صبح سویرے انہوں نے دیکھا تو ہانڈی دو ٹکڑے ہو چکی تھی اور آپ آنکھیں کھولے آسمان کو دیکھ رہے تھے' چنانچہ انہوں نے عبدالمطلبؓ کو کہا' ہم نے ایسا بچہ کبھی نہیں دیکھا۔ ہم نے صبح دیکھا تو ہانڈی دو نیم تھی اور وہ آسمان کو آنکھیں کھولے دیکھ رہا تھا' تو عبدالمطلبؓ نے کہا اس کی خوب حفاظت کرو' مجھے امید ہے کہ وہ عظیم الشان انسان ہوگا۔ ساتویں روز کچھ جانور ذبح کر کے قریش کی دعوت کی' خور و نوش سے فارغ ہو کر انہوں نے عبدالمطلبؓ سے بچے کا نام پوچھا تو عبدالمطلبؓ نے کہا: ''محمد''۔ اس پر انھوں نے کہا کہ اپنے خاندانی ناموں سے ہٹ کر تم نے یہ نام کیوں تجویز کیا؟ تو انھوں نے کہا: میری خواہش ہے کہ اللہ آسمان پر اس کی تعریف و ستائش کرے اور زمین پر مخلوق۔ بغوی کہتے ہیں کہ اچھی عادات و خصال کے جامع' ہر انسان کو 'محمد' کہتے ہیں' کسی نے کہا۔

الیک أبیت اللّعن اعملت نافتی

الی الماجد القوم الکرِیم المُحَمَّد

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسم محمد، اللہ عزوجل نے ان کو الہام کیا تھا کیونکہ

آپ عمدہ خصال و صفات کے پیکر تھے تاکہ اسم اور مسمّٰی صورت و معنی کے مطابق ہو جائے جیسا کہ حضرت حسانؓ نے کہا ۔

وَشَقَّ لَهٗ مِن اِسْمِهٖ لیجلّه

فذو العَرش مَحْمُود وهذا مُحَمَّد

(اللہ تعالیٰ نے ان ﷺ کی عظمت و جلالت ظاہر کرنے کے لیے' ان ﷺ کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے' سنو! رب عرش محمود ہے اور وہ 'محمدؐ' ہے)

شفا میں قاضی عیاضؒ نے بیان کیا ہے کہ اسم 'احمدؐ' جو آسمانی کتابوں میں مذکور ہے اور انبیائے کرام نے ان کی آمد کا مژدہ سنایا ہے۔ بہ تقاضائے حکمت الٰہی (یا حسن اتفاق سے) کوئی شخص بھی اس نام سے موسوم نہ ہوا اور نہ ہی اس نام سے کسی کو پکارا گیا کہ ضعیف الاعتقاد اور شکی مزاج انسان کو التباس نہ ہو۔ ایسے ہی اسم 'محمدؐ' ﷺ کو بھی عرب و عجم میں کسی نے بطور نام استعمال نہیں کیا' البتہ رسول اکرم ﷺ کی پیدائش سے کچھ عرصہ قبل یہ مشہور ہو گیا تھا کہ محمد ﷺ نامی نبی مبعوث ہوگا، پس نبوت کی امید میں بعض اہل عرب نے اپنے بیٹوں کا یہ نام تجویز کیا تھا **(والله اعلم حیث یجعل رسالته)** اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں رکھے گا' چنانچہ یہ ہیں چھ اشخاص جو اس نام سے موسوم ہوئے۔ (1) محمد بن عقبۃ بن الحیحہ بن الجلاح الاوسی (2) محمد بن مسلمہ الانصاری (3) محمد بن براء یا ''بر'' بن طریف (4) محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک (5) محمد الشویعر بن حمران بن ابی حمران الجعفی اور (6) محمد بن خزاعی بن علقمۃ بن حرابہ سلمی۔ بعض کہتے ہیں سب سے اوّل محمد بن سفیان اس نام سے موسوم ہوا۔ یمنی کہتے ہیں محمد بن یحمد ازدی۔ جو شخص بھی اس نام سے موسوم ہوا' اللہ نے اس کو دعوائے نبوت سے محفوظ رکھا۔

اعجاز احمد فاروقی

اسمِ اعظم

ایک دن معلم شاہ عبداللہ کمرۂ اساتذہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ اور اساتذہ بھی موجود تھے۔ باہمی گفتگو جاری تھی جس کا کوئی مرکزی موضوع نہیں تھا، جو کوئی سخن گفتنی آگے بڑھاتا، کچھ دیر کے لیے باہمی گفتگو کا موضوع بن جاتا۔ عین اس وقت عبداللہ نے مصر کے جنرل نجیب کی خودنوشت سوانح عمری کا ذکر چھیڑ دیا، جس کا نام جنرل نجیب نے ''مصر کی تقدیر'' رکھا تھا۔ شاہ عبداللہ نے چونکہ انھی ایام میں یہ کتاب پڑھی تھی، لہٰذا بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ اس کا تعارف کرانے لگے۔ انھوں نے جنرل نجیب کے زمانۂ طالب علمی کا ایک واقعہ سنایا کہ جنرل نجیب نے لکھا ہے:

''میں جس زمانے میں گورڈن کالج (خرطوم) میں بی۔اے کا طالب علم تھا تو ایک دن انگریزی کے پیریڈ میں انگریزی کے استاد نے اپنے موضوع سے ہٹ کر یہ کہا کہ مصر پر انگریزوں کی حکومت ہے۔ میں یہ تبصرہ سن کر غضب ناک ہوگیا اور کھڑے ہو کر گرج کر کہا پروفیسر صاحب! آپ جھوٹ بولتے ہیں، مصر پر انگریزوں کی حکومت نہیں بلکہ انگریزوں کا قبضہ ہے۔ حاکم اور غاصب کا فرق سن کر پوری جماعت میری ہمنوا ہوگئی لیکن پروفیسر مشتعل ہوگیا اور پنجے جھاڑ کر میرے پیچھے پڑ گیا۔''

عین اس وقت نویں جماعت کا ایک طالب علم سید احمد کسی کام سے کمرے میں آ گیا۔ شاہ عبداللہ نے اسی وقت اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا ''کیا آپ میں سے کسی نے یہ معرکتہ الآرا کتاب پڑھی ہے؟''

''نہیں۔'' سب کا متفقہ جواب تھا۔

اس وقت شاہ جی کو احساسِ برتری کی ایک نامعلوم تیز رَو بہا کر لے گئی، انھوں نے کہا ''بڑی عجیب بات ہے کہ کتاب کو بازار میں آئے ہوئے ایک برس ہو گیا ہے اور آپ میں سے کسی صاحب نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی۔'' سننے والوں کے لیے یہ جملہ خاصا ناگوار اور تکلیف دہ تھا کہ اس میں ان کی تحقیر کا خاصا سامان موجود تھا، تاہم عبداللہ صاحب کو یہ احساس نہیں ہوا۔ وہ جنرل نجیب کے ذہن کا تجزیہ کرنے لگے کہ حکمران اور غاصب کا جو تصور جنرل کے ذہن میں راسخ ہو چکا تھا، وہ کیا نتائج پیدا کر سکتا تھا۔

اس وقت ان کے ساتھی یہ باتیں سننے کے خواہش مند نہیں تھے۔ اتنے میں آواز آئی ''جناب والا۔''

سننے والوں نے دیکھا کہ سید احمد کچھ کہنے کے لیے بے قرار ہو رہا تھا، اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس نے شاہ عبداللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا ''جناب! میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔''

شاہ عبداللہ اپنے طالب علم کی طرف ملتفت ہوئے۔ اس وقت اس کے چہرے پر ایک عجیب وغریب رونق نمایاں تھی۔ ''جناب! کیا آپ نے قرآن مجید اسی انہماک سے پڑھا ہے جیسے جنرل نجیب کی کتاب پڑھی ہے؟''

شاہ عبداللہ کے لیے یہ سوال بجلی کا جھٹکا ثابت ہوا۔ وہ اک دم سکتے میں آ گئے اور چونکہ بات کلام اللہ کی تھی، لہٰذا انھوں نے اعترافاً کہا ''نہیں تو! کیوں کیا بات ہے؟''

''جناب والا! اس کتاب کو زمین پر اُترے کئی صدیاں گزر چکی ہیں اور آپ نے ابھی تک اسے نہیں پڑھا۔''

یہ کہہ کر سید احمد خاموش ہو گیا مگر یہ سن کر شاہ عبداللہ گنگ ہو گئے، بقیہ اساتذہ سید احمد کی ذہانت پر عش عش کر اٹھے۔ اس نے انھیں احساس کمتری کے اس زمین دوز ٹھکانے سے باہر نکال لیا جہاں شاہ عبداللہ نے انھیں نادانستہ طور پر پہنچا دیا تھا۔

سید احمد کا یہی جملہ تھا جو ایک بے پناہ انجام کی خوشگوار ابتدا بیان کر رہا تھا۔

سالانہ امتحانات ہوئے تو مدرسے کا روایتی جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ اس تقریب میں روایت کے مطابق محکمہ تعلیم کے سربراہ کے علاوہ سکول کی انتظامیہ کے ارکان شریک ہوئے، اخباروں کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ اس روز فی الواقعہ سکول میں بڑی گہما گہمی تھی جو ایسی تقریب کے موقع پر ہمیشہ اور ہر جگہ دیکھنے میں آتی ہے۔

تقریب کلام پاک کی تلاوت سے شروع ہوئی، پھر صدر معلم نے مدرسے کی سالانہ رپورٹ پڑھی۔ پھر محکمہ تعلیم کے ناظم تعلیمات نے تقریر کی جس کے بعد انتظامیہ کے صدر نے سکول کو بہتر بنانے کے لیے اپنے آئندہ عزائم کا اعلان کیا۔ مدرسے کے اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو انعامات اور توصیفی اسناد دی گئیں۔ ان کی بڑی تکریم کے ساتھ حوصلہ افزائی ہوئی۔ ان کے والدین بہت مسرور دیکھے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد ایک پروگرام شروع ہوا جس میں بعض طلباء کو مباحثے میں حصہ لینا تھا، بعض کو نظمیں پڑھنی تھیں، بعض نے مضامین سنانے تھے۔ اس پروگرام میں سید احمد نے نعت پڑھنی تھی اور اسی سے آخری پروگرام کا آغاز ہونا تھا۔

سید احمد نے مائیک پر نعت پڑھنی شروع کی۔ بلاشبہ اس کی آواز میں کوئی حلاوت نہ تھی مگر سننے والے محسوس کر رہے تھے کہ کثرتِ مشق نے آواز میں ایک وجد آفرین کیفیت پیدا کر دی تھی اور علامہ اقبالؒ کے ترنم کی طرز اس پر مستزاد تھی۔ پورا مجمع محویت کے ساتھ سن رہا تھا مگر سکول کے صدر معلم پیلے ہو رہے تھے کیوں کہ سید احمد، مولانا الطاف حسین حالی کی مشہور نعت یوں پڑھ رہا تھا ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے
مرادیں غریبوں کی بر لانے والے
غریبوں کے مولا یتیموں کے والی
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والے

معلوم نہیں سید احمد کو کیا سوجھی تھی یا سجھائی گئی تھی کہ تصرفِ لفظی سے کام لیتے ہوئے وہ 'والا' کے بجائے 'والے' پڑھ رہا تھا۔

جونہی سید احمد نے نعت ختم کی، صدر معلم نے اُسے آڑے ہاتھوں لیا اور نہایت غصے میں اس سے پوچھا ''برخوردار! تمھیں اردو کون صاحب پڑھاتے ہیں؟''

''جناب شباہت حسین یوسف زئی صاحب!''

''یوسف زئی صاحب آپ کہاں ہیں؟''

اس پر شباہت حسین یوسف زئی کھڑے ہو گئے۔

''انھیں اُردو آپ پڑھاتے ہیں؟''

''جی ہاں۔''

''آپ پٹھان ہیں؟''

''جی ہاں۔''

''آپ کو اُردو آتی ہے؟''

''جی ہاں! آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟''

''آپ نے اس چھوکرے کو نعت غلط کیوں یاد کرائی؟''

یہ جملہ سن کر نوجوان پٹھان معلم طیش میں آ کر سرخ ہو گیا، اس نے بڑے تیز و تند لہجے میں کہا:

''جناب پہلے تو آپ اپنی اُردو درست کریں۔ آپ میرے انتہائی عزیز طالب علم کے لیے چھوکرے کا لفظ استعمال کر رہے ہیں جو کسی طرح سے مناسب نہیں۔ آخر آپ کو اتنا غصہ کس بات پر آیا ہے؟''

''آپ یہ بتائیں آپ نے اسے نعت غلط کیوں یاد کرائی ہے؟''

''نعت کیسے غلط ہے؟''

''غلط اس طرح ہے کہ مولانا حالی نے لکھا ہے 'وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا' اور یہ پڑھ کر گیا ہے 'وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے۔''

یہ سُن کر پٹھان معلم اس جگہ سے اٹھ کر مائیک پر آ گیا اور اس اعتراض کا جواب اس نے مجمع عام کو یہ دیا:

”صاحبو! میں نے سید احمد کو اسی طرح نعت یاد کرائی جیسے حالی مرحوم نے لکھی ہے مگر سید احمد اسے اس طرح پڑھنے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتا تھا۔ اس کا کہنا یہ تھا کہ میرے والد نے مجھے نعت پہلے ہی سے اسی طرح یاد کرا رکھی ہے جیسی اس نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اور ایسا کرنے کے لیے اس کے پاس دلیل یہ تھی کہ تکریمِ رسولؐ، حب رسولؐ اور ادبِ رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ میں 'والا' کو 'والے' پڑھوں۔ مجھے اس کی دلیل درست معلوم ہوئی، اس کے دل میں تکریمِ رسول ﷺ کے جو جذبات تھے، ان کا پاس کرتے ہوئے میں نے اسے اسی طرح پڑھنے دیا اور مشق کراتا رہا جیسے اس کے والد کی تمنا تھی۔“

”شاباش، شاباش۔“ ہال سے آوازیں اٹھیں۔

اگلے دن کے اخبارات سکول میں بپا ہونے والے ہنگامے کی روئیداد سے بھرے تھے۔ خبر تھی کہ صدر معلم صاحب غیر مسلم تھے لیکن انھوں نے خود کو مسلمان ظاہر کر رکھا تھا۔ قصہ کوتاہ سات دن کے اندر سکول میں نئے صدر معلم آ گئے اور پرانے برطرف ہو گئے۔ ان پر ایک لاکھ اکتالیس ہزار روپے کے غبن کا پرانا مقدمہ از سرِ نو دائر کر دیا گیا۔

سکول سات روز کے بعد کھلا، اب سید احمد جو بلاشبہ ہر ایک کی آنکھ کا تارا بن کر آیا، لڑکوں کا ہیرو تھا اور اساتذہ کا عزیز ترین طالب علم۔ جس طرح ایک بیج درخت بن کر صدہا پھل دیتا ہے، اس تمثیل پر اس واقعہ نے سکول میں نتائج در نتائج پیدا کیے اور یہ سلسلہ ایک زمانے تک چلتا رہا۔ چھ مہینے گزر گئے۔ موسمِ گرما کی تعطیلات کے بعد سکول دوبارہ کھلا۔ ایک دن انگریزی کے استاد نے شاہ عبداللہ سے سید احمد کی بڑی شکایت کی اور خشتِ اوّل ہی یہ جملہ تھا ”صاحب! یہ سید احمد بڑا گستاخ لڑکا ہے، بات نہیں مانتا۔“

”کیوں، کیا ہوا؟“

”ہونا کیا تھا، آج میں نے اسے تختہ سیاہ صاف کرنے کو کہا مگر اس نے صاف انکار کر دیا۔ تختہ سیاہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا، بس صاحبزادے اسی بات پر اڑ گئے کہ میں کلمہ طیبہ پر گندا کپڑا نہیں پھیروں گا۔ بھلا یہ کوئی اڑنے کی بات تھی؟“

”آپ کے بگڑنے کی اس میں کیا بات ہے۔ آپ اس پر توجہ کیوں نہیں دیتے

کہ اس کے دل میں کلمہ طیبہ کی کس قدر تکریم موجود ہے۔ پھر آخر وہ ابھی لڑکا ہی تو ہے۔''

''نہیں صاحب! وہ آپ لوگوں کا لاڈلا ہے اور ہم سے مسخری کرتا ہے۔''

شاہ عبداللہ نے مزید کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا مگر اتنا ضرور کہا ''میں اسے سمجھا دوں گا، آئندہ آپ کو شکایت نہیں ہوگی۔''

ایک دن شاہ عبداللہ کاپیاں دیکھ رہے تھے۔ انھیں ایک عجیب مشاہدہ نصیب ہوا۔ جب وہ سید احمد کی کاپی دیکھ کر اس کی غلطیاں نشان زد کر کے دستخط کرنے کے بعد اسے رکھنے لگے تو کاپی ان کے ہاتھ سے نیچے گر پڑی۔ انھوں نے جب اسے اٹھایا تو کاپی کونے سے پکڑے جانے کے باعث کھل گئی۔ جو صفحہ کھلا اس پر مندرجہ ذیل تحریر رقم تھی مگر خطِ تحریر سید احمد کا نہیں تھا:

حجازی۔ احمد الکبیر......شامی۔ احمد کامل الثابت

اردنی۔ احمد......مصری احمد البنا

مراکشی۔ احمد عبداللہ......ترکی۔ احمد الپتگین

پاکستانی۔ لطیف احمد...... بھارتی۔ رشید احمد

انڈونیشیا۔ احمد سوئیکارنو......الجزائری۔ احمد بوکافی

لبنانی۔ احمد ذوالنون......ایرانی۔ احمد رضا

نائیجریا۔ احمد فولانی......افغانی۔ داؤد احمد رضا

علی ہذا القیاس یہ فہرست کافی طویل تھی، اس کے نیچے لکھا تھا:

اسمِ مشترک، قدرِ مشترک: احمدؐ

شاہ عبداللہ کچھ سمجھ نہ سکے کہ یہ سب کیا ہے، انھوں نے سید احمد کو بلا کر پوچھا

''برخوردار یہ کیا ہے؟''

''جناب! مجھے معلوم نہیں۔''

''یہ کس نے لکھا ہے؟''

''ابا جی نے۔''

''کس مقصد کے لیے؟''

''جناب والا! معلوم نہیں۔ رات ہی انھوں نے یہ لکھا ہے، پھر مجھے کچھ سمجھانے کے لیے بیٹھے ہی تھے کہ ماموں ملنے آ گئے۔ انھوں نے مجھے کہا کہ یہ بات پھر کسی وقت تمھیں سمجھاؤں گا۔'' ''اچھا، مگر خوب اچھی طرح سمجھنا۔''

جیسے جیسے وقت گزرتا چلا گیا، شاہ عبداللہ کو یقین ہوتا چلا گیا کہ کوئی رفیع الشان سندِ کمال سید احمد کا انتظار کر رہی ہے جو ایک زمانے کے لیے مینارۂ نور ثابت ہوگا۔

مگر ایک دن ایسا آیا کہ سب کیے کرائے پر پانی پھر گیا۔ وہ خوش نما ٹاپو غرق ہو گیا جس پر شاہ عبداللہ سند باد جہازی کی طرح خیمہ زن تھا۔ تب حقیقت کھلی کہ وہ ٹاپو نہیں تھا، وہیل مچھلی تھی جس نے سند باد جہازی کو فریب نظر کی ہم رنگ زمین میں مقید کر لیا تھا۔

واقعہ کچھ یوں ہوا: مہینے کا آخری دن تھا اور اس دن اسلامیات کے معلم نہیں آئے تھے۔ نویں جماعت میں ان کا گھنٹہ خالی جا رہا تھا۔ صدر معلم نے شاہ عبداللہ کو وہاں جانے کے لیے کہہ دیا، وہ چلے تو گئے مگر بادل نخواستہ۔ جماعت میں خاصا شور بپا تھا، شاہ عبداللہ جماعت کے اندر داخل ہوئے تو شوروغل تھم گیا اور لڑکے خاموش ہو گئے۔ جماعت کو پُرسکون دیکھ کر شاہ عبداللہ رجسٹر کھول کر بیٹھ گئے اور حاضریوں کا حساب کرنے لگے۔ لڑکوں نے انھیں اپنی طرف سے غافل پایا تو اپنی اپنی کارروائیوں کے لیے ہوشیار ہو گئے اور آہستہ آہستہ پر پُرزے نکالتے چلے گئے تا آنکہ شور کا آہنگ اتنا بلند ہو گیا کہ عبداللہ کے لیے کام پر توجہ مرکوز کرنا دشوار ہو گیا۔ انھوں نے رجسٹر بند کیا اور کھڑے ہوئے تو ایک بار پھر شور بیٹھ گیا، اب انھوں نے بھی بیٹھنے کے بجائے کھڑا رہنا پسند کیا اور پوچھا ''سید احمد یہ کس مضمون کا گھنٹہ ہے؟''

''جناب، اسلامیات کا۔''

''اسلامیات کی کتاب مجھے دو؟''

کتاب انھیں دی گئی۔

''آپ نے کہاں تک پڑھ لیا ہے؟''

معلوم ہوا کہ لڑکے حضور ﷺ کی پیدائش سے لے کر ہجرت تک کا حال پڑھ چکے ہیں۔ اب آگے پڑھنا تھا۔ عبداللہ آگے پڑھانے کے موڈ میں نہیں تھے مگر جماعت کی مجموعی ہئیت اور جناتی قوت کو قابو کرنے کے لیے ضروری تھا کہ لڑکوں کو کام میں مصروف کر دیا جائے۔ لہٰذا انھوں نے بہتر یہی سمجھا اور حصۂ آموختہ سے سوالات کرنے شروع کیے۔ سوالات ان کے منہ سے نکلتے رہے اور جوابات لڑکوں کی زبان سے۔

پھر انھوں نے سید احمد سے ایک سوال کیا۔

سید احمد ہکا بکا کھڑا تھا اور گم سم بھی تھا۔

شاہ عبداللہ قدرے حیران ہوئے کہ اچانک سید احمد کا رنگ فق کیوں ہو گیا ہے۔

''سید احمد تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟''

''جی بالکل ٹھیک ہے۔''

''اچھا بتاؤ بانیٔ اسلام کون تھے؟''

''اللہ کے رسول ؐ''

''کہاں پیدا ہوئے؟''

''مکہ معظّمہ میں۔''

''ان کا روضۂ اطہر کہاں ہے؟''

''ان کا اسم گرامی کیا ہے؟''

یہ سوال سنتے ہی سید احمد ایک دم گنگ، اس کا رنگ متغیر ہو گیا اور اس کے چہرے پر خوف اور ندامت کی کیفیات آگے پیچھے دوڑنے لگیں۔ شاہ عبداللہ نے نہایت ہی گہری نظروں سے اس کا چہرہ دیکھا اور پڑھا، وہاں کوئی مجرمانہ کیفیت نمایاں نہیں تھی، تمسخر اُڑانے کی کسی کیفیت کی غمازی بھی نہیں تھی، البتہ یہ احساس ضرور ہوا کہ وہ اندرونی طور پر ناآسودہ اور زخمی جذبات کی زد میں ہے، پھر اس نے آہستہ سے سر جھکا لیا۔ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے لڑکے اسے نہایت دھیمے لہجے میں نبی آخرالزماں کا اسم مبارک بتا رہے تھے۔ بقیہ جماعت بھی اس کے رویے پر تلملا رہی تھی۔ عبداللہ نے لڑکوں کو خاموش

رہنے کی سختی سے ہدایت کر دی۔ ان کا پارہ چڑھنے لگا، خون گرم ہونے لگا۔ مسلسل خاموشی سے بھڑک کر عبداللہ نے سید احمد کو ڈیسک سے باہر آنے کے لیے کہا۔ وہ بڑی انکساری اور محبت کے ساتھ باہر آ گیا، اس کا یہ منکسر رویہ دیکھ کر شاہ عبداللہ کا بگڑتا ہوا مزاج پھر سے ذرا حلیم ہو گیا۔

''سید احمد! تمھیں اللہ کے رسولوں کے نام آتے ہیں؟''

''جی آتے ہیں۔''

''تمھیں اللہ کے آخری رسول ؐ کا نام بھی آتا ہے؟''

''جی آتا ہے۔''

''ان کا صرف ایک نام یا زیادہ؟''

''جی ذاتی نام تو ایک ہے، صفاتی نام بہت سے ہیں۔''

''تمھیں ان کے سارے نام یاد ہیں؟''

''جی یاد ہیں۔''

''اچھا، پھر ان کا اسم مبارک بتاؤ؟''

اور عین اس مقام پر پھر سے ڈرامے کے المیہ منظر کا آغاز ہو گیا، سید احمد پھر سے عالم گویائی سے شہرِ خموشاں کی طرف ہجرت کر گیا اور شاہ عبداللہ کا باطن حلم اور شفقت سے غضب اور تشدد کی سمت کا مسافر ہو گیا۔ تشدد عملی صورت گری کے قریب پہنچ رہا تھا مگر ابھی تک تشدد کی رَو حیرت اور استفہامیہ حصار ہی میں تھی۔ شاہ عبداللہ نے اپنے آپ پر غالباً آخری بار قابو پا کر پوچھا:

''سید احمد تم عیسائی ہو؟''

''جی نہیں۔''

''ہندو ہو؟''

''جی نہیں۔''

''کمیونسٹ ہو؟''

’’جی نہیں۔‘‘

’’پھر کیا ہو؟‘‘

’’جی میں مسلمان ہوں۔‘‘

’’شاباش! مسلمان ہو تو اپنے نبی ﷺ کا اسم مبارک بتاؤ۔‘‘

جواب میں خاموشی کے سوا کچھ نہ ملا۔ وہ کسی پہلو سے سید احمد کو سمجھ نہیں پا رہے تھے جس نے انھیں تکریمِ رسول ﷺ دی تھی، وہ آج نامِ رسول ﷺ لینے سے گریزاں تھا۔ وہ لڑکا جو رجسٹر اپنے ہم جماعتوں سے لے کر ان کی اصلاح کیا کرتا تھا کہ جہاں بھی Mohd لکھا ہوتا کاٹ کر Muhammad لکھ دیا کرتا تھا، آج وہ اپنے قلم سے ہزاروں بار لکھے ہوئے نام کو زبان سے ادا کرنے سے منکر ہو رہا تھا، جو کلمہ طیبہ پر کپڑا پھیرنے سے گریز کرتا تھا، آج اس نے اس پر خاموشی کا ورق چسپاں کر دیا تھا۔

وہ سید احمد کو گھور رہے تھے۔ انھوں نے زچ ہو کر چیخ کر کہا ’’سید احمد یہ کیا فراڈ ہے، تم بولو گے یا نہیں؟‘‘ اس چیخ کو سن کر بھی سید احمد نے گویائی کی طرف ہجرت نہیں کی۔

اب یہاں طبلِ جنگ بج گیا اور تیمور لنگ کی افواجِ قاہرہ نے دہلی پر حملہ کر دیا، حملہ شدید سے شدید تر ہوتا چلا گیا۔ دہلی کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ سید احمد کا رنگ سرخ ہو گیا، ناک سے خون بھی بہہ نکلا، بال الجھ گئے اور قمیص شکنوں کا پلندہ ہو گئی۔ آخر شاہ عبداللہ کے ہاتھ تھک گئے، بید چر کر بیکار ہو گیا۔ سید احمد کا انگ انگ دکھ رہا تھا، آنکھیں اشکبار تھیں اور سسکیوں کی آواز کافی بلند تھی لیکن اب بھی اس کے چہرے پر جواب دینے کی کیفیت نمودار نہیں ہوئی تھی۔ وہاں تو ایک سرمدی احساس جگمگا رہا تھا اور سید احمد جیسے کہہ رہا تھا، مجھے بے شک مار ڈالو، دفن کر دو، مگر میرا منہ......‘‘

شاہ عبداللہ نے تھک ہار کر جماعت کا جائزہ لیا تو بظاہر تو وہ پہاڑ تھی مگر بباطن اس کے اندر آتش گیر لاوا بھڑک رہا تھا۔ شاید ان کے لیے سید احمد کی شدید پٹائی ناقابل برداشت تھی۔ وہ ایک بار پھر ان کی آنکھ کا تارا بن گیا تھا۔ وہ اس کے لیے سرکشی پر آمادہ ہوتی چلی جا رہی تھی۔

اتنے میں آدھی چھٹی کا گھنٹہ بج گیا۔لڑکے بے تابانہ اٹھ کھڑے ہوئے اور سید احمد کو اپنے حصار میں لے لیا۔شاہ عبداللہ نے گرج کر کہا۔"میں اگلے گھنٹہ میں پھر آؤں گا اور اس کا دماغ درست اور زبان چالو کر کے دم لوں گا۔"

شاہ عبداللہ کا خون کھول رہا تھا۔ وہ کمرے سے باہر نکلے اور کمرۂ اساتذہ میں جانے کے بجائے کینٹین میں چلے گئے اور کڑک قسم کی چائے لانے کو کہا۔ اب جو خیالات ان کے ذہن کی غلام گردشوں میں گشت کر رہے تھے، وہ حقارت، غضب اور احساسِ عزت کی شکست و ریخت نے مہیا کیے تھے۔انھیں یقین ہو رہا تھا کہ وہ لڑکا کوئی نوعمر عبداللہ بن سبا، حسن بن صباح یا کمسن شیخ الجبال ہے۔ یہ اور اس کا باپ دونوں سازشی قرامطی ہیں۔انھیں اُجاڑنے کے لیے چنگیز خاں ہی بننا پڑے گا۔معلوم نہیں یہ کیا کھیل،کھیل رہے ہیں اور آئندہ کیا کر گزریں؟ اب لازم ہے کہ دیہات سے دربار تک ان کا تعاقب کیا جائے۔ جب گھنٹہ بجا تو شاہ عبداللہ پھر سے نئے جوش وخروش کے ساتھ اسی کلاس پر چڑھ دوڑے۔ بعد میں جماعت کے دوسرے استاد آئے تو انھیں عبداللہ نے اپنی جماعت میں جانے کی ہدایت کر دی۔شاہ عبداللہ نے پہلے جماعت کا جائزہ لیا۔

لڑکوں کے موڈ پر ایک خوشگوار فرحت اور سرخوشی چھائی ہوئی تھی، ان کی آنکھوں میں بغاوت کا شرارہ بجھ چکا تھا تاہم انھیں یہ احساس ہو رہا تھا جیسے یہ جماعت بحیثیت مجموعی اپنی فتح اور ان کی شکست کا اعلان کر رہی ہے۔ ہر لڑکا سید احمد کی وکالت کرنے کے لیے بے کل ہو رہا تھا اور سید احمد...... چپ چاپ سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سرخ اور سپید چہرہ دھلا ہوا تھا۔ بالوں پر پانی کے قطرے کہیں کہیں جھلک رہے تھے۔ ناک میں ایک طرف روئی کا پھایا دیا ہوا تھا۔خون بہنا بند ہو گیا تھا۔سید احمد کے مطمئن چہرے پر سکون کے سوا کسی اور احساس کا سراغ لگانا مشکل ہو رہا تھا۔اس تبدیل شدہ فضا نے عبداللہ کے شکوک کی قوت کو دوچند کر کے انھیں ایک نئی کشمکش سے دوچار کر دیا تھا جو ایک طرف حلم اور نرمی کا تقاضا کر رہی تھی اور دوسری طرف سختی اور مار پیٹ کا۔ دو چار منٹ میں آدھی چھٹی کی کیفیت رخصت ہو گئی۔ جماعت مطمئن اور خاموش تھی۔

کشمکش سے دوچار شاہ عبداللہ نے کہا ''سید احمد! کھڑے ہو جاؤ۔''

سید احمد یوں کھڑا ہو گیا جیسے وہ اس حکم نامے اور عتاب نامے کا ادراک کر چکا تھا اور کھڑا ہونے کے لیے بے چین ہو رہا تھا، جیسے اسے اپنی معصومیت کی وکالت کرنی ہو۔

''بتاؤ، تم کس قسم کے فرد ہو؟''

''جی، مسلمان قوم سے۔''

''تمہارے والد مسلمان ہیں یا قرامطی ؟''

''جی، وہ مسلمان ہیں۔''

''اور قرامطی کون ہے؟''

''جی، مجھے معلوم نہیں قرامطی کیا ہوتا ہے۔''

''یہ تمھیں ابھی پتا چل جائے گا۔ تمھیں اپنے رسولؐ کا نام آتا ہے؟''

''جی آتا ہے۔''

''اچھا بتاؤ، نبی آخر الزماں کا اسم مبارک کیا ہے؟''

''جی، آپ کا اسم مبارک ہے محمد مصطفیٰ ﷺ۔''

اس کے بعد شاہ عبداللہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا، انھیں اپنے کانوں پر یقین نہ آ سکا۔ انھوں نے پھر کہا ''نبی آخر الزماں کا اسم مبارک کیا ہے؟''

''جناب! آپ کا اسم مبارک ہے محمد ﷺ۔''

سید احمد نے درود شریف پڑھتے ہوئے کہا اور بعد ازاں اس نے دوبارہ درود شریف پڑھا۔

شاہ عبداللہ اس وقت مفتوح، مفلوج تھے، خاموش تھے، متحیر تھے۔ انھوں نے ایک بار پھر سید احمد کو دیکھا اور پوچھا ''سید احمد یہ نام تمھیں پہلے بھی یاد تھا یا بھول گیا تھا؟''

''جی، بہت اچھی طرح یاد تھا۔''

''پھر پہلے تمھیں کیوں سانپ سونگھ گیا تھا؟''

''جی، میں اس وقت باوضو نہیں تھا۔''

''کیا مطلب، سید احمد؟'' شاہ عبداللہ نے ایک دم پھٹ کر پوچھا۔

''جی، میں اس وقت بے وضو تھا۔''

''یہ کیا بات ہوئی؟''

''جی، یہ میرے والد کا حکم ہے کہ مرتے مر جانا پر کبھی اپنے رسول ﷺ کا نام بے وضو مت لینا۔ الحمد للہ کہ میں نے ایسا ہی کیا۔''

اتنا کہہ کر سید احمد خاموش ہو گیا۔

اللھم صلی علی سیدنا محمد خاتم النبیین و خاتم المرسلین و علیٰ آلہٖ و اصحابہ و بارک وسلم

لفظ محمد ﷺ

قرطاس کے چہرے پر اک لفظ لکھا میں نے
وہ لفظ مکمل ہے
اس لفظ کی خوشبو سے
قرطاس معطر ہے
اس لفظ کی کرنوں سے
ہر چیز منور ہے
یہ لفظ محمد ﷺ ہے
یہ لفظ محمد ﷺ ہے

(غلام جیلانی اصغر)

تفاخر محمود گوندل

ترے ﷺ اسمِ گرامی پہ زمین و آسماں شیدا

جس طرح نازشِ کونین سرکارِ رسالت مآب ﷺ کی ولادتِ با سعادت لامثال و با کمال ہے، اسی طرح حضور سرورِ کائنات ﷺ کا اسمِ گرامی عدیم النظیر اور نادرُالوجود ہے۔ فرزندانِ توحید و فدایانِ سرورِ کونین ﷺ ذرا غور فرمائیں کہ آپ ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلبؓ نے آپ ﷺ کا نام نامی محمد ﷺ اور احمد ﷺ رکھا۔ دونوں اسمائے گرامی کے انتخاب میں اللہ ربّ العزت، ملائکۃ المقربین اور مظاہر کائنات

رنگ و بو کا برابر کا حصہ ہے۔ ایک لحظے کے لیے دونوں ناموں کی نزاکت و لطافت اور بلاغت پر معنوی اعتبار سے غور کیا جائے تو ان کی یکتائی و انفرادیت خود بخود واضح ہونے لگتی ہے۔ دونوں مقدس ناموں کو پکارا جائے تو لبوں کا ایک دوسرے کا بوسہ لینے سے ہی عظمت و ارتفاعِ مصطفیٰ ﷺ جھلکنے لگتی ہے۔ رگ رگ میں برگِ گل کی مہکار اٹکھیلیاں کرتی محسوس ہوتی ہے۔ آپ اس حقیقت کا بھی ادراک و مشاہدہ کر لیں کہ بڑے سے بڑا صاحبِ سطوت و جلال غضب آفرین کیفیت میں بھی حضور ﷺ کا اسمِ گرامی زبان پر لے آئے تو اس کی حلاوت و شیرینی اور طراوت و لطافت سے اس کی مغلوب الغضب ہونے کی کیفیت میں دفعتاً نرمی اور گداز کا احساس پیدا ہونے لگتا ہے۔

جمالِ اسمِ محمد ﷺ سے روح کو بالیدگی اور قلب و نظر کو رخشندگی ملنے لگتی ہے۔ کمالِ اسمِ احمد ﷺ سے کائنات شاداں و فرحاں نظر آنے لگتی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو، یہ اسمِ گرامی ہی وجہِ سکونِ آدمیت ہے۔ خیمۂ افلاک آپ ﷺ کے اسمِ گرامی کے فیوض و برکات سے ایستادہ ہے۔ دنیائے آب و گل کی تمام رعنائیاں اسی اسمِ مسعود سے قائم ہیں۔ طائرانِ گلستان حضور ﷺ کے نام پہ درود کی بارش کرتے ہوئے زمزمہ خواں ہوتے ہیں۔ خالقِ ارض و سما کو اس متبرک نام سے اس قدر ارادت و محبت ہے کہ الحمد سے والناس تک قرآن پڑھنے کی سعادت حاصل کریں، آپ کے سامنے یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی کہ دیگر تمام انبیا و رسل کو مخاطب کرتے وقت خدائے بزرگ و برتر نے ان کے ناموں سے پکارا ہے مثلاً یا عیسیٰ، یا موسیٰ، یا آدم، یا نوح! مگر محبوب ربّ العالمین کی منفرد اور خصوصی شان ملاحظہ فرمائیں، کہیں بھی یا احمد، یا محمد، کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا۔ اس پاسِ ادب و توقیر پر نثار ہونے کو جی چاہتا ہے۔ اہلِ فلک نے آسمان پر احمد ﷺ اور جناب عبدالمطلبؓ نے یوں ہی زمین پر محمد ﷺ نام تجویز نہیں کیا۔ انھیں علم تھا کہ کائنات بھر کی رفعتیں ان دونوں ناموں پر تاابد قربان ہونے کے لیے بے تاب ہوتی رہیں گی۔

اقلیمِ حسن و عشق ان اسمائے گرامی کی رفعتوں کا طواف کرتی رہے گی۔ فصحائے

عرب وعجم اپنی زبان وقلم کو ان ناموں کی مدح وتوصیف کے لیے نہ صرف وقف کر دیں گے بلکہ اس احساسِ تفاخر کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھتے رہیں گے۔ زینتِ بزم کون ومکاں، تیرہ خاکدان، زیب حسنِ کہکشاں، ان ناموں کی خوبصورتی کے سامنے دم بخود روشنی حاصل کرنے کے طلب گار رہیں گے۔ شاعرانِ عظمت مرام اپنے ذوقِ تخیل کے لیے محمد ﷺ واحمد ﷺ کی ثنا خوانی اثاثہ فخر ومباہات قرار دیتے رہیں گے اور یہ سمجھتے رہیں گے کہ ہمارے کلام کی قدر ومنزلت اور پذیرائی انھی دونوں ناموں کی فیض رسانی ہے۔ اہلِ خرد کو خزینہ توانائی، بصیرت وبصارت ان اسمائے گرامی سے حاصل ہوتا رہے گا۔ یہی نام ہی تو ناموسِ ماوطین ہیں اور یہی نام ہی اولادِ آدم کی فتح مبین ہیں۔ ان اسمائے گرامی نے ہی عرب کے بدوؤں کو سلاطین وقت کی حشمت عطا کی تھی۔ ان اسمائے گرامی کی وجہ سے صنم کدہ جہاں توحیدِ ربانی کا مسکن بنا تھا۔ ان ناموں نے ہی خاک نشینانِ صحرا کو شکوہِ خسروی سے ہم کنار کیا تھا۔ ان اسمائے گرامی کی عظمت نے چمنستانِ دہر کو فصلِ گل و لالہ میں دائمی طور پر تبدیل کر دیا تھا۔ ان اسمائے گرامی کی تابندگی سے جبینِ آسمان پر ذوقِ تبسم کا دل فریب مظاہرہ دیکھنے میں آتا ہے۔ آسمان زمین کو اپنی آغوشِ رفعت میں لینے کے لیے تیار رہتا ہے۔ انھی اسمائے گرامی کی بدولت زمین وآسمان دور افق پر ایک دوسرے کا بوسہ لینے کے لیے ہم آغوش ہوتے محسوس ہوتے ہیں۔ قوسِ قزح کی رنگینیاں انھی اسمائے گرامی کی وجہ سے چشمِ آدمیت کو سکون بخشتی ہیں۔ پہاڑوں کا سکوت، شب کی تاریکی اور دن کا اجالا اسمِ محمد ﷺ سے مفیّض ہونے کے لیے بے قرار رہتا ہے۔ آب وگہرتہِ دریا ان اسمائے گرامی کا وظیفہ کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ سچ کہا تھا جناب عبدالمطلبؓ نے کہ یہ وہ نام ہے کہ اہلِ ارض وسما اس کی مہک سے مُعطّر ہوتے رہیں گے۔

اگر نام محمد ﷺ را نیا وُردِ شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجّینا
دو چشمِ نرگسینش را کہ مازاغ البصر خواند

وہ زلفِ عنبرینش را کہ واللیل اذا یغشیٰ

حسنین عباس

کلام اقبال میں اسم محمد ﷺ کی خوشبو

اسم کسی بھی مسمیٰ کی صفات کا اظہار ہوتا ہے۔ اچھے نام کے اثرات بھی اچھے ہوتے ہیں۔ اسی لیے اسلام ہمیں اپنے بچوں کے اچھے اچھے نام رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء کی بدولت ہی فرشتوں پر فضیلت حاصل ہوئی۔ قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے حوالے سے مذکور ہے کہ اللہ نے فرشتوں

سے کچھ چیزوں کے نام پوچھے تو انہوں نے معذرت کا اظہار کیا، جبکہ حضرت آدم علیہ السلام نے ان اشیاء کے نام بتا دیئے۔ علامہ اقبال اس واقعے کا ذکر یوں کرتے ہیں:۔

یہ ہیں سب ایک ہی سالِک کی جُستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے عَلَّم الاسما

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''تم قیامت میں اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔'' حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نام 'حرب' یعنی جنگجو رکھا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے ان کا نام تبدیل کرکے 'حسن' رکھ دیا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا نام بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے 'حرب' رکھنا چاہا، لیکن ان کا نام بھی رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر دیا۔

اکثر والدین اپنے بچوں کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں، یہ نام بچے کے ساتھ ان کے پیار کا اظہار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شان اور ربوبیت کے اظہار کے لیے اپنے آپ کو کئی اسماء سے بیان کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے اسماء کے لیے اسماء الحسنٰی کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

- **وَ لِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا۔ (الاعراف:180)**

ترجمہ: ''اور اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، سو اسے ان ناموں سے پکارا کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء الحسنٰی کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو بھی قرآن مجید میں مختلف اسماء سے پکارا ہے۔ یہ اسماء رسول اللہ ﷺ سے محبت کے مختلف انداز اور آپ ﷺ کی مختلف صفات کا اظہار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو محمد کہا اور کبھی احمد کہا، کبھی رؤف کہا، کبھی رحیم کہا، کبھی شاہد، مبشر، نذیر، داعی الی اللہ اور سراج منیر کہا، کبھی رحمۃ للعالمین کہہ کر پکارا، کبھی نور کہا، الامی، المزمل، المدثر اور کبھی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ کر مخاطب کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے خود بھی اپنے متعدد اسماء کا ذکر کیا ہے۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

- ''میرے پانچ نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں، قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا اور باقی سب لوگ میرے بعد اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔

دوسرے مقام پر آپ ﷺ نے خود کو قاسم کہا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں۔''

حضرت علامہ محمد اقبالؒ ایک سچے اُمتی اور حضور نبی کریم ﷺ سے بے پناہ محبت وعقیدت کرنے والے تھے۔ انہوں نے محبتِ رسول ﷺ کی تعلیم وتربیت اپنے والدین سے حاصل کی۔ علامہ اقبال ''رموز بے خودی'' میں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ''ایک دفعہ کوئی سائل بھیک مانگتا ہوا ان کے گھر کے دروازے پر آ کھڑا ہوا اور باوجود یکہ اسے کئی بار جانے کے لیے کہا گیا، وہ اڑیل فقیر ٹلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ اقبال ابھی عنفوانِ شباب میں تھے۔ اس کے بار بار صدا لگانے پر انھیں طیش آ گیا اور اسے بری طرح جھڑک دیا۔ والد ان کی اس حرکت پر بے حد آزردہ ہوئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ فرمایا: ''قیامت کے دن جب رسول اللہ ﷺ کے گرد غازیانِ اسلام، حکما، شہدا، زہاد، صوفیہ، علما اور عاصیانِ شرمسار جمع ہوں گے تو اس مجمع میں اس مظلوم گدا کی فریاد حضور نبی کریم ﷺ کی نگاہِ مبارک کو اپنی طرف مرتکز کر لے گی اور حضور نبی کریم ﷺ مجھ سے پوچھیں گے کہ تیرے سپرد ایک مسلم نوجوان کیا گیا تھا تاکہ تُو اس کی تربیت ہمارے وضع کردہ اصولوں کے مطابق کرے، لیکن یہ آسان کام بھی تجھ سے نہ ہوسکا کہ اس خاک کے تودے کو انسان بنا دیتا، تو تب میں اپنے آقا و مولا کو کیا جواب دوں گا؟ بیٹا! اس مجمع کا خیال کر اور میری سفید داڑھی دیکھ، اور دیکھ میں خوف اور امید سے کس طرح کانپ رہا ہوں، باپ پر اتنا ظلم نہ کر اور خدارا میرے مولا کے سامنے مجھے یوں ذلیل نہ کر۔ تُو تو چمنِ محمدی کی ایک کلی ہے، اس لیے اسی چمن کی نسیم سے پھول بن کر کھل، اور اسی چمن

کی بہار سے رنگ و بو پکڑ، تا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اخلاق کی خوشبو تجھ سے آسکے۔‘‘

علامہ اقبال نے محبت و عشقِ رسول ﷺ کا اظہار اپنے اشعار میں بہت سے مقامات پر کیا ہے۔ اپنی اردو شاعری میں انہوں نے حضور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو متعدد اسماء سے یاد کر کیا آپ ﷺ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے، جیسا کہ انہوں نے درج ذیل نامِ مبارکہ لکھے ہیں:۔

محمد، احمد، مصطفیٰ، دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل، فرقاں، یٰسین، طٰہٰ، رسول، رسول عربی، نبی مرسل، شہِ لولاک، مولائے یثرب، رحمۃ للعالمین، رسولِ عربی، رسولِ ہاشمی، خدا کا رسول، رسول امیں، رسول مختار، نبی عفت، حضورِ رسالت مآب، حضور سرورِ عالم، صاحبِ مازاغ، صاحبِ یثرب، میر عرب، بدر و حنین کے سردار، رفعت شان ورفعنا لک ذکرک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور بہت سے اسمائے مبارک پر مشتمل اشعار زبان زدِ عام ہیں۔

ان اسماء اور القابِ مبارک کے استعمال سے جہاں علامہ اقبالؒ کی شاعری کے حسن میں اضافہ ہوا ہے، وہاں حضور اکرم ﷺ سے علامہ اقبال کی عقیدت و محبت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک ’’محمد‘‘ کو علامہ اقبال نے جن اشعار میں استعمال کیا، ان میں سے چند اشعار بطور مثال پیش کیے جا رہے ہیں:۔

اس راز کو اب فاش کر اے روحِ محمد ﷺ
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کِدھر جائے!
قوّتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

......۞......

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد ﷺ کا تمھیں پاس نہیں

......۞......

دیں مسلکِ زندگی کی تقویم
دیں سِرِّ محمد ﷺ و براہیم

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

محمد ﷺ بھی ترا، جبریل بھی، قرآن بھی تیرا
مگر یہ حرفِ شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا؟

نہیں وجود حدود و ثغور سے اس کا
محمدِ ﷺ عَربی سے ہے عالمِ عَربی

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد ﷺ کا تمھیں پاس نہیں

علامہ اقبال کا یہ شعر تو آج ہر کسی نے سن رکھا ہے:۔

کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک اسم مبارک ''احمد'' ہے۔ علامہ اقبال نے اس اسم کے ساتھ ملت کا لفظ جوڑ کر استعمال کیا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں:۔

عشق کا دل بھی وہی، حسن کا جادو بھی وہی
امّتِ احمدِ ﷺ مرسل بھی وہی، تُو بھی وہی

کسی یکجائی سے اب عہدِ غلامی کر لو
ملّتِ احمدؐ مرسَل کو مقامی کر لو!

دین کے اتمام کے لیے اسمِ مبارک ''مصطفےٰ'' کو علامہ اقبال نے استعمال کیا ہے۔علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

درِ دل مسلم مقام مصطفےٰؐ است
آبروئے ماز نام مصطفےٰؐ است

......۞......

لا نبی بعدی ز احسانِ خدا ست
پردہ ناموس دیں مصطفےٰؐ ست

......۞......

بمصطفےٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی، تمام بولہبی است

عشق کے بیان میں بھی علامہ اقبال اسم ''مصطفےٰ'' کو ہی استعمال کرتے ہیں:۔

سبق مِلا ہے یہ معراجِ مصطفےٰؐ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں

......۞......

وہ زمیں ہے تو ، مگر اے خواب گاہِ مصطفےٰؐ
دید ہے کعبے کو تیری حج اکبر سے سوا

......۞......

تازہ مرے ضمیر میں معرکہ کہن ہوا
عشق تمام مصطفےٰؐ، عقل تمام بولہب
عشق دمِ جبرئیل، عشق دلِ مصطفےٰؐ
عشق خدا کا رسولؐ، عشق خدا کا کلام

حضور نبی اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر علامہ اقبال نے درج ذیل اشعار میں شہادت دی ہے:۔

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسول ﷺ ما رسالت ختم کرد

لا نبی بعدی ز احسانِ خدا ست
پردہ ناموس دیں مصطفٰے ﷺ ست

اس نئی آگ کا اقوامِ کہن ایندھن ہے
ملّتِ ختمِ رسل شعلہ بہ پیراہن ہے

ان اسماء النبی ﷺ کے لیے علامہ اقبال نے کچھ اور اسماء النبی ﷺ بھی اپنے اشعار میں جا بجا استعمال کیے ہیں۔ چند امثال مزید پیش خدمت ہیں:۔

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

ہے ترکِ وطن سنّتِ محبوبِ الٰہی
دے تُو بھی نبوت کی صداقت پہ گواہی

تجھ میں راحت اس شہنشاہِ معظّم کو ملی
جس کے دامن میں اماں اقوامِ عالم کو ملی

……۞……

ترے صیدِ زبوں افرشتہ و حور
کہ شاہینِ شہِ لولاک ہے تُو!

……۞……

اے بادِ صبا! کملی والےﷺ سے جا کہیو پیغام مرا
قبضے سے اُمّت بیچاری کے دِیں بھی گیا، دنیا بھی گئی

……۞……

کرم اے شہِ عرب و عجمﷺ کہ کھڑے ہیں منتظر کرم
وہ گدا کہ تُو نے عطا کِیا ہے جنھیں دماغِ سکندری

……۞……

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انفاق فی سبیل اللہ کی روایت مشہور ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا سارا سامان راہِ خدا میں نثار کرنے کے لیے لے آئے۔ علامہ اقبال نے اس واقعے کو اشعار کی زبان میں بیان کیا ہے۔ ایک محبِّ رسول اور رفیقِ نبوت رضی اللہ عنہ کی زبان سے اپنے آقا ﷺ کے لیے جو القاب نکلے، انھیں علامہ اقبال یوں بیان کرتے ہیں:۔

اک دن رسولِ پاکﷺ نے اصحاب سے کہا
دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مالدار

……۞……

پروانے کو چراغ ہے، بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسولﷺ بس

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ امت مسلمہ نے جب تک اپنے نبی ﷺ سے

اپنا رشتہ الفت و محبت استوار رکھا، یہ اوجِ ثریا ان کا مقدر رہا۔ جیسے ہی دامنِ مصطفیٰ ﷺ ہاتھ سے گیا، امتِ مسلمہ زوال کا شکار ہوگئی۔ ذاتِ رسالت مآب ﷺ کی ناموس پر ہونے والے حملوں کا جواب فقط اسی صورت میں ممکن ہے کہ امتِ مسلمہ اپنے پیارے نبی ﷺ سے اپنا تعلقِ عشق و محبت بحال کرے۔ ایک حدیثِ مبارکہ کا مفہوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے لیے اُس کے والدین، اُس کی اولاد اور خود اُس کی اپنی جان سے زیادہ اُس کا محبوب نہ بن جاؤں''۔ علامہ اقبالؒ نے اپنی شاعری، تقریروں اور تحریروں میں اسی محبت رسول ﷺ کو دلوں میں بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ علامہ اقبالؒ کے پیغام کو عام کیا جائے اور آئندہ آنے والی نسلوں میں محبت رسول ﷺ کی شمع روشن کریں۔ صرف یہی وہ واحد راستہ ہے جس سے امتِ مرحومہ اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ بحال کرسکتی ہے۔ علامہ اقبال کی خواہش یہ تھی کہ وہ اپنا نورِ بصیرت آئندہ آنے والی نسلوں میں منتقل کر دیں۔

خدایا ! آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے

حفیظ الرحمٰن طاہر

آبروئے ما ز نام مصطفیٰ ﷺ است

محمد ﷺ کا نام بلند ہے۔ پانچوں وقت اذانوں میں نام 'محمد' ﷺ کی منادی

ہوتی ہے۔ یہ مبارک نام ایک تحریک ہے۔ عالم اسلام کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلے جائیے، ہر جگہ ہر مقام پر یہ مبارک نام ایک قدر مشترک نظر آئے گا۔ دنیا بھر میں کسی بھی ملک کسی بھی خطۂ ارض میں بسنے والے مسلمان خواہ وہ یورپ کے سفید فام ہوں' افریقہ کے سیاہ فام' برصغیر ہندوپاک کے گندم گوں یا چین و جاپان کے زرد چہرہ مسلم' سب کے سب اسی ایک نام سے وابستہ ہیں۔ قوم، رنگ و نسل کے گونا گوں اختلافات کے باوجود یہ سب اگر کسی بات پر متفق و متحد ہیں تو بلاشبہ وہ نام 'محمد' ﷺ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک ہم اسے پورے شعور اور خلوص کے ساتھ تھامے رہے، گردش دوراں کی باگ ڈور بھی ہمارے ہی ہاتھ میں رہی اور جب سے ہم نے اطاعت محمد ﷺ کے اس رشتے کو چھوڑا' ہم ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے' ہمارا شیرازہ بکھر گیا' اور زمانے کی ٹھوکروں نے ہمیں غبارِ راہ بنا کر اُڑا دیا۔

محمد ﷺ کا نام ایک قوت ہے ایک عظیم انقلابی قوت۔ اسی قوت نے اس رہتی بستی دنیا میں ملتِ مسلمہ کو ایک ایسا امتیازی وجود بخشا اور ایک ایسا مخصوص شعار عطا کیا کہ اس کی سوچ بچار، اس کے رہن سہن اور اس کی رفتار و گفتار سے ایک اچھوتا اور قابل فخر انسانی تمدن وجود میں آ گیا۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول' تہذیب و تمدن' علم و فکر' حرکت و عمل کے ایک سنہرے دور کے سرآغاز پر کھڑے ہوئے عالم انسانیت کو خیر و فلاح کی طرف بلاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ محمد ﷺ ایک حرف شوق ہے' اس کو زبان سے ادا کیجئے تو لب پیوستہ ہوئے جاتے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے شیرینی کام و دہن میں رچی جارہی ہے۔ اور خنک خنک نام سانس کی ٹھنڈک بنا جارہا ہے' اس کا آہنگ قلب کی دھڑکن اور اس کا سرور آنکھوں کا نور بن کر چھلکتا ہے۔ یہ نام رگ مسلم میں خون بن کر دوڑتا ہے اس کی آرزو فکر و عمل کے لیے قوت محرکہ بن جاتی ہے۔ محمد ﷺ کا نام لازمۂ حیات ہے۔ بات صرف پرستش کی ہوتی تو اللہ کے سامنے جھک جانا کیا مشکل تھا؟ تعظیماً خم ہو جاتے۔ اپنے آپ کو اس کے حضور گرا دیتے۔ زمین بوس ہو جاتے۔ ماتھے خاک پر رکھ

دیتے اور جس طرح بھی بن پڑتا ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اس کی حمد و توصیف بیان کرتے۔ مگر معرفت رب کا تقاضا صرف پرستش تک محدود نہیں بلکہ پوری زندگی میں اطاعت کا مطالبہ بھی کرتا ہے اور یہ زندگی! زندگی بجائے خود ایک آئینہ خانہ ہے کہ ہزار رنگ رکھتا ہے' ہزار جلوے دکھاتی ہے اور ہر جلوے میں کتنے ہی روپ بدلتی ہے' احساسات و جذبات کے لطیف سے لطیف تر ارتعاش سے لے کر مسائل و معاملات کے سنگین و حوصلہ آزما مرحلوں تک اس کی رنگا رنگی اور بوقلمونی حیران و عاجز کیے دیتی ہے۔ گویا ایک طرف زندگی اپنے تمام تر تقاضوں کے ساتھ دست تزئین کی منتظر ہے، دوسری طرف عقل کے ہاتھوں سے شانہ مشاطہ گری چھوٹا جا رہا ہے کہ وہ حسن آرائی کے سلیقے سے نابلد ہے۔ ایسے میں طالبان صدق وصفا کیا کریں؟ کہاں جائیں؟ کس سے پوچھیں کہ ان کا رب ان سے کیا چاہتا ہے؟ کون ہے جو آرزومندان تسلیم و رضا کو راہ بتائے' ان کی راہنمائی کرے' انھیں لغزشوں سے بچائے۔ ان کے حوصلے بڑھائے اور انھیں ساتھ لیے منزل مقصود تک پہنچادے۔ کون؟ وہ کون ہوسکتا ہے؟ کتنا مشکل سوال ہے! مگر کتنا آسان کہ جواب بے اختیار زبان پر آجاتا ہے۔

ذرا ٹھہرو! اس جواب کو نوک زبان پر روک لو' سوچو کہ اتنے مشکل سوال کا جواب بلا تامل بے ساختہ زبان پر کیسے آ گیا؟ صرف اس لیے کہ ہمارے سامنے ایک اسوۂ کامل ہے۔ ایک مکمل شخصیت ہے جس نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور پھر ایک بھرپور اور کامیاب خدا پرستانہ زندگی بسر کر کے حیات انسانی کے ہر شعبے میں ایک بے مثل نمونہ قائم کردیا۔ اب امت رسول کے لیے اس سوال کا جواب کوئی مشکل نہیں رہا کہ اللہ کو اپنا نصب العین الٰہ بنا کر کس طرح زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔ اب تو زندگی کے ہر پہلو میں' ہر معاملے میں اور ہر شعبے میں اسوۂ حسنہ راہنمائی کے لیے موجود ہے۔ اسلام کے نظام فکر و عمل میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی یہی اہمیت ہے۔ رسول ﷺ انسانی زندگی میں اللہ کی پسند و ناپسند سے آگاہی دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ' کو مقصود و مطلوب اور نصب العین بنا کر زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھاتا ہے، خواہ وہ ایک فرد کی نجی زندگی ہو، خواہ ایک

قوم اور معاشرے کی اجتماعی زندگی۔ محمد ﷺ ہماری زندگی ہیں۔ اس سرچشمۂ حیات سے دور رہنے میں ہماری موت ہے۔ امتِ مسلمہ جیسے جیسے اس آب حیات سے دور ہوتی جارہی ہے، عالم اسلام پر ایک نظر ڈال کر دیکھ لو کہ وہ قریب المرگ ہوتی جاتی ہے۔ اس لیے آج محمد ﷺ کے نام کو زندہ رکھنے کے لیے نہیں...... کیونکہ اس کو زندہ تابندہ رکھنے والا تو رب العالمین ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم تذکارِ محمد ﷺ کی تکرار کرتے رہیں۔ اسوۂ محمد ﷺ کی ہر جھلک ہمارے لیے حیاتِ نو کا پیغام بن سکتی ہے، شرط یہ ہے کہ قلبِ مضطر آئینۂ تکرار طلب بن جائے۔

مرحبا سیّدی مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدائیت چہ عجب خوش لقبی
من بے دل بہ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

ڈاکٹر شبیر احمد قادری

غالب کی فارسی نعت میں اسم محمد ﷺ کی تجلیات

اردو کے ممتاز شعرا جنہوں نے اپنے قابل رشک تخلیقی وفور اور فنی پختگی کی بدولت فارسی شاعری میں بھی لائق صد قدر و منزلت نمونے یادگار چھوڑے، مرزا اسد اللہ خاں غالب کا نام ان شعرا میں بہت بلند ہے۔ غالب اپنے رنگ کے خود ہی مبدع و مخترع تھے اور خود ہی اس کے مختتم ٹھہرے۔ مضمون آفرینی اور جدت ادا سمیت ان گنت محاسن و اوصاف کی بدولت ان کا کلام نہایت فصیح اور جامع ہے۔ غالب کو پہلا جدید ذہن قرار دیا جاتا ہے، اور یہ رائے صد فی صد درست اور مبنی بر حقیقت ہے۔ غالب نے جو کچھ لکھا، جس زبان اور صنف میں لکھا، وہ ادب کے سنجیدہ قارئین کی توجہ کا مرکز قرار پایا۔ اسے سو سو طرح سے جانچ پرکھ کر دیکھا گیا اور تشریح و توضیح کے نئے امکانات سامنے آئے۔ اردو کے کسی ایک شاعر پر سب سے زیادہ کتابیں اور مقالات و مضامین لکھے گئے تو وہ بلاشبہ مرزا غالب ہیں۔ ان کا اردو دیوان منتخب ہے۔ اس کی اب تک کلی اور جزوی طور پر ڈیڑھ سو شرحیں لکھی جا چکی ہیں۔ اردو کے ساتھ ساتھ فارسی نظم و نثر کو بھی نقد و جرح کے نازک عمل سے گزارا گیا اور یہ سلسلہ جاری ہے، یہ کہا جائے کہ گزشتہ چند دہائیوں میں اس میں زیادہ تیزی آئی ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

اہل قلم کے نزدیک غالب کی شخصیت اور فکر و فن کا مجموعی تاثر آزادہ روی کا ہے۔ اس کے باوصف ان کے ہاں مدحیہ شاعری کے نادر نمونے موجود ہیں۔ غالب کے شعر کہنے کو اپنے فکر و فن کی نفی خیال کرتے اور ناقص المعیار شعر کی تحسین کرنے والوں کو گوسالہ پرست قرار دیتے ہیں:

بنمای بہ گو سالہ پرستان ید بیضا
غالبؔ بہ سخن صاحب فرتاب کجائی (1)

غالب کے مدحیہ کلام میں ان کی ایک نعتیہ غزل کو بے پناہ قبولیت اور مقبولیت ملی۔ اس کا مطلع ملاحظہ ہو۔

حق جلوہ گرز طرزِ بیان محمد ﷺ ست

آری کلام حق بزبانِ محمد ﷺ ست (2)

یہاں نو اشعار پر مشتمل اس نعت کا مفہوم واضح کیا جاتا ہے:

- حقیقت حقیقی کا علم حضرت محمد ﷺ کے طرز بیان سے حاصل ہوتا ہے۔ ہاں کلامِ حق محمد ﷺ کی زبان سے ادا ہوتا ہے۔
- چاند، چاندنی سورج سے مستعار لیتا ہے۔ چاند، سورج کے عکس کا مظہر ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی شان کا ظہور، حضرت محمد ﷺ کی شان سے ہوتا ہے۔
- موت کا تیر، بہر کیف، حق ہی کے ترکش میں ہے لیکن یہ تیر حضرت محمد ﷺ کی کمان سے چلتا ہے۔
- اگر ''لولاک'' کے معانی پوری طرح جان لے تو تجھ پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے گی کہ جو کچھ خدا کا ہے، وہ حضرت محمد ﷺ ہی کا ہے۔
- ہر وہ شخص اس شے کی قسم کھاتا ہے جو اسے پسند ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ کریم محمد ﷺ کی قسم کھاتا ہے۔
- اے واعظ! تو طوبیٰ کے درخت کے سائے کی بات ترک کر دے کیوں کہ اب حضرت محمد ﷺ کے دراز قد کی بات ہو رہی ہے (اس قد کے سامنے طوبیٰ کا درخت کچھ حیثیت نہیں رکھتا)۔
- تو مکمل چاند کو دو ٹکڑوں میں بٹتا ہوا دیکھ۔ یہ حضرت محمد ﷺ کی انگلیوں کے خفیف سے اشارے کا نتیجہ ہے۔

مولانا حالی لکھتے ہیں: اگر مہر نبوت کے نقش کی بات ہے تو اس پہلو کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ اس نقش کو حضرت محمد ﷺ کی بدولت ہی عظمت ملی۔

غالب! ہم نے حضرت محمد ﷺ کی ثنا کا معاملہ خالق حقیقی پر چھوڑ دیا ہے کیونکہ وہی ذات، حضرت محمد ﷺ کے مقام و مرتبے کو حقیقی طور پر جانتی ہے۔

درج بالا نعت کے اشعار کے مطالعہ سے یہ حقیقت روز روشن کے مانند عیاں ہوتی ہے کہ اس میں ایک لفظ (نام) کو بہر کیف مرکزیت اور فوقیت حاصل ہے۔ اشعار

کے الفاظ کا تانا بانا اسی کے گرد بنا گیا ہے۔ پوری نعت قمری مہینے کی چودھویں رات کی مثل ہے جس میں تمام الفاظ ستاروں اور اسم محمد ﷺ چاند کی صورت چمک رہا ہے۔

ان اشعار میں آیات قرآن حکیم، احادیث کریمہ سے اخذ و اکتساب کی صورتیں بھی دکھائی دیتی ہیں اور معجزات نبوی ﷺ کے بغور مطالعے کا رنگ بھی جھلکتا ہے۔ نبوت اور مہر نبوت کی شان کا بیان اس نعت کی اہمیت کو دو چند کر دینے کا سبب ہے۔ عجز و انکسار کا اظہار جو نعت گو شعرا کے لیے سرمایہ افتخار ہے، اس سے باغ مطلع، پر بہار دکھائی دے رہا ہے۔ شاعر کے نزدیک حضور نبی اکرم ﷺ کی توصیف کسی انسان کے بس میں نہیں۔ اللہ کریم جل شانہٗ ہی آپ ﷺ کے حقیقی مقام و مرتبہ سے آگاہ ہے، حقیقی تعریف بھی اسی ذات کو زیبا ہے۔

اس نعت شریف میں ایک نام کو محوری حیثیت حاصل ہے اور وہ نام نامی ہے، 'محمد ﷺ'۔ شاعر نے اسی نام کو اپنی ثنا کی پرکار کا مرکزی نقطہ قرار دیا ہے۔ وہ نام نامی، اسم گرامی جس کی بدولت خیمۂ افلاک استادہ اور نبض ہستی تپش آمادہ اور متحرک و فعال ہے۔

شاعرِ دربارِ رسالت مآب ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس اسم پاک کے فضائل کے بیان کے لیے جو منظوم پیرایہ اختیار کیا ہے، اس کی جھلک ملاحظہ ہو:

وَضَمَّ الا لَهُ اسمَ النَّبِیّ اِلی اسمِهِ
اذا قَالَ المُؤَذِّنُ فِی الخَمسِ اشهَدُ
وَشَقَّ لَه مِن اسُمِهِ لِیُجِلَّهُ
فَذُو العَرُشِ مَحُمُودٌ وَهَذا مُحَمَّدُ (3)

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کا نام گرامی اپنے نام کے ساتھ ملایا، جسے موذن دن میں پانچ مرتبہ بیان کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت میں اضافہ کرنے کے لیے اپنے نام سے حضور ﷺ کا نام مشتق کیا ہے، پس عرش کا مالک ''محمود'' ہے اور آپ ﷺ ''محمد'' ہیں۔ (4)

یہ رائے درست نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پہلے کسی فرد کا نام 'محمد' نہیں رکھا

گیا۔تواریخ وسیر میں یہ شواہد موجود ہیں کہ مولودِ مصطفیٰ ﷺ سے پہلے عرب اپنے بچوں کا نام محمد رکھتے تھے۔ یہ نام رکھنے کا سبب وہ روایات تھیں کہ ایک نبی آنے والا ہے جس کا نام محمد ہوگا۔مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ لکھتے ہیں:

''قاضی عیاض نے ایسے لوگوں کی تعداد جن کے نام حضور سے پہلے 'محمد' تھے، بتائی ہے۔ ابن خالویہ اور سہیلی نے تین اور عبدان المروزی نے چار۔لیکن حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ میں نے تلاش وجستجو سے 15 ایسے اشخاص کے نام معلوم کیے ہیں۔ پھر اصابہ میں انہوں نے بتایا ہے کہ ان میں سے بعض نے حضور ﷺ کا زمانہ پایا اور اسلام بھی قبول کیا۔محمد بن عدی بن ربیعہ کے حالات میں وہ لکھتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ جاہلیت میں آپ کے والد نے آپ کا نام محمد کیسے رکھ دیا؟ انہوں نے کہا کہ ہم شام میں سفر کر رہے تھے۔ایک دَیر عیسائی خانقاہ، پر پہنچے تو صاحب دیر نے کہا کہ تمہاری قوم میں ایک نبی آنے والا ہے جو آخری نبی ہوگا۔ہم نے پوچھا کہ اس کا نام کیا ہوگا؟ اس نے کہا محمد۔اس کے بعد ہمارے ہاں جو لڑکا پیدا ہوا، اس کا نام محمد رکھا گیا۔''(5)

حضور نبی اکرم ﷺ نے گرد و پیش کے ماحول کو نہ صرف اپنے علم وفضل سے بدلنے کی مساعی کیں بلکہ عمل کے ذریعے بھی اصلاح احوال اور فلاح عامہ ے لیے عدیم النظیر امثال سے دانش مندانِ عالم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

نعیم صدیقی اپنی کتاب ''محسن انسانیت'' میں لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ کا زمانۂ بعثت گویا دو دوروں کے درمیان خط فاصل تھا۔آنے والے وسیع تر اور روشن دور کا افتتاح کرنے کے لیے ضروری ہوا کہ انبیا کی دعوتِ حق کو ایک بار پوری طرح اجاگر کر دیا

جائے۔ دین کی روح کو ابھار دیا جائے۔ خدا پرستانہ تہذیب کی بنیادیں مضبوطی سے جما دی جائیں اور عدل و مساوات کا نظام رحمت کامل شکل میں پیش کردیا جائے تا کہ حضورﷺ کے اس کارنامے کی روشنی سے بعد کے ادوار منور کیے جاسکیں۔'' (6)

محشر بدایونی کا بہت عمدہ شعر ہے:

سمجھیں تو یہ اک لفظ بھی کیا نعت سے کم ہے
خود نام محمدﷺ ہی محمدﷺ کی ثنا ہے

غالب اسم محمدﷺ کی شیرینی اور لطافت کو اک اور انداز میں یوں بیان کرتے ہیں اور شیریں سخنی کا مظاہرہ کرتے ہیں:

ای خاک درت قبلۂ جان و جان و دلِ غالبؔ
کز فیض تو پیرایۂ ہستیت جہان را
تا نام تو شیرینی جان دادہ بہ گفتن
درخویش فرد بردہ دل از مہر زبان را (7)

آپﷺ کا نام مبارک لینے سے زبان میں ایسی شیرینی اور حلاوت پیدا ہوئی کہ دل نے پیار سے اس کو اپنے اندر اتار لیا۔ (8)

اسم محمدﷺ کی تجلیاتِ بے پایاں اور انوار سے نہ صرف غالب کا اپنا کلام ضوریز ہے بلکہ معاصر و مابعد نعتیہ شاعری پر بھی اس کے نقوش و آثار واضح ہیں۔ موضوعات کی وسعت و ہمہ گیری ہو یا افکار کا پھیلاؤ، غالب نے ہر ہر لحاظ سے مستقبل کی شاعری کو متاثر کیا۔ محمد ارشاد نے فارسی شاعری کے تین سلسلوں سبک خراسانی، سبک عراقی اور سبک ہندی کا ذکر کرتے ہوئے غالب کو تیسرے سلسلے کا گُلِ سَر سَبَد قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ غالب محض شاعر ہی نہیں، علم معانی و بیان کا منتہی بھی تھا اور شاعری کا انتہائی قابل اعتماد پارکھ بھی۔ اس کے شواہد اس کی فارسی اور اردو نثر میں موجود ہیں۔ غالب اپنی فارسی نظم و نثر کے ساتھ ہی پورا غالب ہے۔ اس کے بغیر

ادھورا۔(9) خود غالب کو اپنے یکتا اور منفرد شاعر ہونے کا احساس تھا۔اس کا اظہار ان کے فارسی اور اردو کلام کے مقطعوں اور دیگر اشعار کی صورت میں ہوتا رہا، اسی نوعیت کا یہ شعر ملاحظہ ہو:

گر تنزل نبود ابر بہاری غالبؔ

کہ دُرفشانی و زفشاندہ شماری ندہی (10)

اگر اس کہنے میں تیری کسرِ شان نہ ہو تو اے غالب تیری مثال ابر بہاری کی سی ہے کہ موتی برساتا ہے اور ان کی گنتی نہیں بتاتا یعنی بے شمار موتی برساتا ہے۔(11)

غالب کی حب اور چاہت ایسی دلآویز اکائی کو جنم دینے کا ذریعہ ہے جو غزل ایسی صنف سخن کے اشعار کی اکائیوں کو عقیدت کی ایک ہی لڑی میں پرو دیتی ہے۔اس غزلیہ نعت کا مجموعی تاثر بہت متاثر کن ہے اور اپنے قاری کو ان گنت شعری لطافتوں سے ہمکنار کرتا ہے۔

سید احتشام حسین نے فنونِ لطیفہ میں مذہبی موضوعات کی پیش کش اور التزام کے تناظر میں ایک اہم پہلو کی جانب اشارہ کیا ہے:

''مذہب اور فنون لطیفہ میں جو گہرا تعلق ہے، اس کی تاریخ ارتقائے فن کی تاریخ کا سب سے اہم حصہ ہے۔اعلیٰ ادب میں مذہب نہیں، روح مذہب کی کارفرمائی ہوتی ہے اور اسے بھی خیر و برکت، فلاح و درگزر، اخلاق و محبت سے وہی تعلق پیدا ہوتا جاتا ہے جو اعلیٰ فلسفیانہ شاعری میں نظر آتا ہے۔ایک منزل پر مذہبی جذبہ عقیدہ اور نصب العین بن کر تخلیق کا سرچشمہ بن جاتا ہے اور ارتقائی شکل اختیار کر کے فن میں صورت گر ہوتا ہے۔''(12)

غالب کی مذکورہ فارسی نعت اپنے موضوع کی ہمہ گیری اور فکری پھیلاؤ کی بدولت اردو دان طبقے کی خاص توجہ کا مرکز رہی ہے۔اس نعت کی تضمین کے کئی نادر نمونے اردو نعت کا قابل قدر سرمایہ ہیں۔غالب ایسے دراک اور دقیقہ رس شاعر کو اپنے کلام کی بڑائی اور عظمت سے کامل آگاہی تھی، ان کی یہ شاعرانہ تعلّی ایسی نہیں کہ اس کو

جھٹلایا یا نظر انداز کیا جا سکے:

گر تنزل نبود ابر بہاری غالبؔ
کہ دُرفشانی و زفشاندہ شماری ندہی (13)

اگر اس کہنے میں تیری کسرِ شان نہ ہو تو اے غالب تیری مثال ابرِ بہار کی سی ہے کہ موتی برساتا ہے اور ان کی گنتی نہیں بتاتا یعنی بے شمار موتی برساتا ہے۔(14)

حوالہ جات وحواشی

1- غالب، کلیات غالب، غزلیات فارسی، مرتب: سید وزیر الحسن عابدی، لاہور: مکتبہ میری لائبریری، طبع اول 1979ء، صفحہ:205

2- ایضاً، صفحہ:244

مولانا حالی لکھتے ہیں: ”یہ غزل مرزا نے اپنی عام طرز کے خلاف نہایت صاف اور بلیغ لکھی ہے۔ راقم نے مرزا کی زندگی ہی میں اس غزل کی تخمیس کی تھی اور مرزا صاحب کو بھی دکھائی تھی چونکہ وہ تخمیس اب تک شائع نہیں ہوئی، اس لیے مقتضائے مقام یہ ہے کہ اس کو بھی اس غزل کے ساتھ نقل کر دیا جائے:

اعجاز از خواصِ لسان محمد ﷺ است
عین الحیوٰۃ گم بہ دہان محمد ﷺ است
گر نور و گر ہدیٰ کہ ازانِ محمد ﷺ است
حق جلوہ گرز طرزِ بیان محمد ﷺ است
آرے کلام حق بہ زبان محمد ﷺ است
دانی کہ پیش چشم تو برخیز دار حجاب
کز نورِ شمع پردۂ فانوس است تاب
باشد ظہور روشنیِ عارض از نقاب
آئینہ دارِ پرِ تو مہر ست ماہتاب
شان حق آشکار ز شان محمد ﷺ است

لطف خداست گر بسر کس نہا دوست
قہر خداست چوں ز سرکیں بحملہ جست
داند کسیکہ شد زمے مارمیت مست
تیر قضا ہر آئینہ در ترکش حق است
اما کشادِ آن زمکانِ محمدﷺ است

گوئی اگر بعالم ادراک وارسی
بینی اگر بدیدۂ درّاک وارسی
سنجی اگر بمرتبۂ خاک وارسی
دانی اگر بمعنی لولاک وارسی
خود ہر چہ از حق است از آنِ محمدﷺ است

شاہد بقتل عاشق و عاشق بخال و خد
مجنوں بپائے لیلیٰ و لیلیٰ بہ فرق خود
مومن بہ آل احمد و آلش بروحِ جد
ہر کس قسم بدانچہ عزیز ست میخورد
سوگند کردگار بجانِ محمدﷺ است
اے خامہ وصف قامت معشوق کم نگار
اے دل سخن زراست قدان درمیان میار
قمری ز ذکر سر و نفس را نگاہ دار
واعظ! حدیث سایۂ طوبیٰ فروگزار
کاینجا سخن نہ سروِ روانِ محمدﷺ است

حکمش بہر و ماہ روانست چون قضا
دیدی کہ باز گشتن خورشید بر قضا
بودہ است بر اشارۂ ابروی مصطفیٰ
بنگر دونیمہ گشتن ماہِ تمام را
کان نیمہ جنبشے ز بنانِ محمد ﷺ است

آنجا کہ از مناقب عترت سخن رود
وز آل و از صحابۂ امت سخن رَود
وان کا ینہمہ ز ختم رسالت سخن رود
در خود ز نقش مہر نبوت سخن رَود
آن نیز نامور ز نشانِ محمد ﷺ است

ہمت بہ مدح شہ من و حالی گماشتیم
گفتیم و از نگاشتنی با نگاشتیم
چونِ کام و لب فراخور و صفش نداشتیم
غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کان ذات پاک مرتبہ دان محمد ﷺ است

3- حسان بن ثابت، دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، تحقیق و ترجمہ: مولانا محمد اویس سرور، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 2009ء، صفحہ:55-154۔ دوسرا شعر حضرت ابوطالب سے منسوب ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اسے ''مدارج النبوۃ'' میں نقل کیا ہے۔

4- محمد اویس سرور، مولانا، مترجم: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، حوالہ

مذکورہ بالا، صفحہ: 55-154

ابن درید نے لکھا ہے:

''نبی محترم ﷺ کو ڈھانپ دیا گیا تھا تا کہ آپ ﷺ کے جد امجد سے پہلے کوئی اور شخص آپ ﷺ کا دیدار نہ کرے۔ آپ ﷺ کے دادا محترم تشریف لائے اور کپڑا ہٹا کر آپ ﷺ کا رُخِ زیبا دیکھا۔ جب ان سے پوچھا گیا، آپ نے اپنے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا ''محمد'' (ﷺ)۔ لوگوں نے عرض کی ''آپ نے یہ کیسا نام رکھا ہے جو نہ تو آپ کے سابقہ آباء میں سے کسی کا نام ہے اور نہ آپ کی قوم میں سے کسی شخص کا نام ہے۔'' انہوں نے فرمایا ''میں امید کرتا ہوں کہ تمام اہل زمین میرے اس نورِ نظر کی تعریف کریں گے۔''

عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی، ابوالقاسم، شرح سیرت ابن ہشام، جلد اول، ترجمہ الروض الاف، لاہور: ضیا القرآن پبلی کیشنز، 2005ء، صفحہ: 53-352

علی القیروانی نے اپنی تصنیف ''کتاب البستان'' میں تحریر کیا ہے کہ:

''حضرت عبدالمطلبؓ نے خواب میں دیکھا کہ چاندی کی زنجیر ان کی مبارک پشت سے ظاہر ہوئی ہے۔ اس کا ایک حصہ آسمان پر اور دوسرا حصہ زمین پر تھا۔ وہ زنجیر مشرق و مغرب کو محیط تھی۔ پھر وہ زنجیر ایک درخت کی شکل میں تبدیل ہوگئی جس کے ہر ہر پتے پر نور چمک رہا تھا۔ اہل مشرق و مغرب اس درخت کے ساتھ معلق تھے۔''

انہوں نے یہ خواب ایک دانشمند کے سامنے بیان کیا۔ اس نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ان کی پشت سے ایک ایسا مولود مبارک پیدا ہوگا۔ اہل مشرق و مغرب جس کی اتباع کریں گے۔ زمین و آسمان والے اس کی مدح خوانی کریں گے۔ اسی وجہ سے حضرت عبدالمطلبؓ نے اپنے نورِ نظر کا نام ''محمد'' (قابل ستائش) رکھا۔ علاوہ ازیں پیچھے اس خواب کا تذکرہ ہو چکا ہے جو آپ ﷺ کی والدہ معظّمہ نے دیکھا، ان سے کہا گیا:

''آپ کے صدفِ بطن میں اس امت مرحومہ کے سردار قرار پذیر ہیں۔ جب وہ اس کائنات میں جلوہ گر ہوں تو ان کا نام محمد (ﷺ) رکھنا۔'' (حوالہ محولہ بالا، صفحہ: 353)

-5 مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، سیرت سرور عالم، جلد دوم، لاہور: ادارۂ ترجمان القرآن، طبع دوم، 1979ء، صفحہ: 94

-6 نعیم صدیقی، محسن انسانیت، لاہور: اسلامک پبلی کیشنز، طبع چہارم، 1972ء، صفحہ: 26

-7 غالب، کلیاتِ غالب، غزلیات فارسی، مرتب: سید وزیر الحسن عابدی، صفحہ: 4

-8 ترجمہ الطاف حسین حالی، بحوالہ محولہ بالا، صفحہ: 293

-9 محمد ارشاد خط بنام احمد ندیم قاسمی، مشمولہ: فنون، سہ ماہی، لاہور، (مدیر: احمد ندیم قاسمی)، شمارہ نمبر 113، جنوری تا جون 2001ء، صفحہ 97-296

-10 غالب، کلیات غالب، غزلیات فارسی، مرتب: سید وزیر الحسن عابدی، صفحہ: 240

-11 شرح، حالی، حوالہ مذکورہ بالا، صفحہ: 330

-12 احتشام حسین، سید، محسن کاکوروی۔ چند تاثرات، مضمون، مشمولہ: فروغ اردو، لکھنؤ، محسن کاکوروی نمبر، شمارہ 12-1-2، جلد 17، 4 مرتب: محمد حسین شمس علوی، اپریل تا جون 1970ء، صفحہ: 9

-13 غالب، کلیات غالب، غزلیات فارسی، مرتب: سید وزیر الحسن عابدی، صفحہ: 240

-14 ترجمہ کار: مولانا حالی، صفحہ: 330

امام شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانیؒ

میں نے اسم محمد ﷺ کو لکھا بہت اور چوما بہت

حضور سیّد عالم نورِ مجسم ﷺ کا اسمِ گرامی ''محمد'' بھی آپ ﷺ کی طرح اپنے دامن میں بے شمار خصائص و فضائل سموئے ہوئے ہے۔ حضور سیّد دو عالم ﷺ کا ذاتی اسمِ گرامی ''حمد'' کے معنی سے ماخوذ ہے اور آپ ﷺ کے تمام اوصاف کے نام اسی کی طرف راجع ہیں۔ یہ اسم مبارک معنی کے اعتبار سے واحد ہے اور اشتقاق کے اعتبار سے اس کے دو صیغے ہیں۔

1- احمد: یہ اسم مبنی ہے جس کا صیغہ ''افعل'' کے وزن پر آتا ہے' جو انتہائے غایت پر دلالت کرتا ہے یعنی اس سے آگے کوئی اور منتہیٰ نہیں۔ اور یہ آپ ﷺ کا اسمِ گرامی ''احمد'' ہے۔

2- محمد: یہ اسم بھی ''تفعل'' کے صیغے پر مبنی ہے' جو عدد کی اتنی زیادتی اور کثرت پر دلالت کرتا ہے جو شمار سے باہر ہو۔ اور آپ ﷺ کا وہ اسمِ مبارک ''محمد'' ہے۔

علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ ''محمد'' صفت سے منقول ہے اور لغت میں محمد اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے: **اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ** ''وہ ہستی' جس کی تعریف پر تعریف کی جائے'' اور یہ ''مفعل'' کا صیغہ اسی لیے استعمال ہوتا ہے جس کے لیے فعل کا یکے بعد دیگرے تکرار ہو۔ جیسے مضرب (بہت مارا ہوا) اور ممدح (بہت تعریف کیا ہوا)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسمِ مبارک ''احمد'' جو کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر جاری ہوا، یہ بھی اس صفت سے منقول ہے' جس کا معنی تفضیل ہے تو احمد کا معنی یہ ہوا کہ تمام تعریف کرنے والوں سے زیادہ اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والا' اور یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاصا ہے کیونکہ اللہ رب العزت مقامِ محمود میں آپ ﷺ پر ان محامد کا انکشاف فرمائیں گے' جو آپ سے پہلے کسی پر واضح نہ ہوئے اور حضور نبی کریم ﷺ انھی محامد کے ساتھ اپنے پروردگار کی تعریف کریں گے اور اسی وجہ سے ہی لواء الحمد بھی آپ کے دستِ اقدس میں تھمایا جائے گا۔

اسم ''محمد'' بھی صفت سے ہی منقول ہے' اور وہ ''محمود'' کے معنی میں ہے۔ لیکن اس میں مبالغہ اور تکرار پایا جاتا ہے، لہٰذا 'محمد' وہ ہستی ہے جس کی بار بار تعریف کی جائے۔ جیسے مکرم اسے کہتے ہیں جس کی بار بار تعظیم کی جائے اور اسی طرح ممدح وغیرہ۔ لہٰذا اسم محمد بھی اپنے معنی کے مطابق ہوا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سب سے پہلے یہ نام مبارک اپنے حبیب لبیب ﷺ کا رکھا' جو کہ آپ کے نبوت کے ناموں میں سے ایک ہے' کیونکہ یہ نام آپ پر کماحقہ صادق آتا ہے۔ پس حضور سرورِ کائنات ﷺ نورِ ہدایت ہونے اور علم و حکمت کی تعلیم دینے کے سبب دنیا میں محمود ہیں اور آخرت میں شفاعت عظمیٰ کی بدولت۔ لہٰذا احمد کے معنی کا تکرار ہوگیا جیسا کہ لفظ کا تقاضا ہے۔

یہ امر بھی قابل انکشاف ہے کہ محمد اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک احمد نہ ہو اور اپنے رب کی حمد اور شرف و عظمت کا اعلان نہ کرے' یہی وجہ ہے کہ نامِ احمد نامِ محمد پر مقدم ہے' سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی نامِ مبارک کا ذکر کرتے ہوئے یوں گویا ہوئے:

- ❑ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِيْ اسْمُهٗ اَحْمَدُ (الصّف:6)

''اور بشارت سنانے والا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔''

سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ احمد کی امت ہے تو آپ نے بھی اسی نام مبارک کا ذکر کرتے ہوئے یوں عرض کیا:

- ❑ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ

''اے اللہ! مجھے احمد (ﷺ) کا امتی بنادے۔''

تو معلوم ہوا کہ 'محمد' کے ذکر سے 'احمد' نام کا ذکر پہلے کیا گیا' کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی تعریف اس سے پہلے کی کہ لوگ آپ کی تعریف کریں۔ جب آپ ﷺ نے فرشِ زمین کو شرفِ قدم بخشا اور مبعوث ہوئے تو آپ بالفعل 'محمد' ہوگئے اور اسی طرح شفاعت میں بھی' کہ آپ ﷺ اپنے رب کی ان محامد کے ساتھ تعریف کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ہی واضح فرمائے تو آپ تمام تعریف

کرنے والوں سے اپنے رب کی زیادہ تعریف کرنے والے ٹھہریں گے' پھر آپ (ﷺ) شفاعت کریں گے اور اس شفاعت پر آپ کی تعریف کی جائے گی۔

اب غور کیجیے کہ یہ نام مبارک ذکر و وجود اور دنیا و آخرت میں دوسرے نام مبارک سے پہلے کس طرح مرتب ہوا' اور ان دو ناموں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص فرمانے کی حکمت الٰہیہ بھی آپ پر واضح ہوگئی۔''

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں: ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام 'محمد' ہونے سے پہلے 'احمد' ہیں، جیسا کہ وجود میں واقع ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک نام 'احمد' پہلی کتابوں میں موجود ہے اور آپ کا مبارک نام 'محمد' قرآن حکیم میں وارد ہوا۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے رب کی تعریف اس سے پہلے کی کہ لوگ آپ کی تعریف کریں۔''

قاضی عیاض کا موقف علامہ سہیلی کے موافق ہے اور فتح الباری میں بھی یہی مذکور اور مسلّم ہے' جو نامِ احمد کی سبقیت کا تقاضا کرتا ہے۔

ابنِ قیم کا اسم ''احمد'' کے بارے میں یہ موقف ہے کہ ''یہ بمعنی مفعول ہے اور تقدیر عبارت یوں ہوگی: احمد الناس' یعنی لوگوں میں سے افضل اور سب سے زیادہ حقدار کہ اس کی تعریف کی جائے' تو یہ بھی معنی کے اعتبار سے محمد ہی ہوگا' لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ محمد وہ ہے جس کے بیشمار خصائل حمیدہ پر تعریف کی جائے اور احمد وہ ہے جس کی محض ماسوا سے فضیلت کی بنا پر تعریف کی جائے۔ پس محمد کثرت و کمیت میں اور احمد صفت و کیفیت میں ہے اور وہ اپنے غیر سے کہیں زیادہ حمد کا مستحق ہے یعنی اس حمد سے افضل ہے جو کسی بشر نے کی۔ لہٰذا یہ دونوں اسمِ صیغہ مفعول پر واقع ہیں''۔ (زاد المعاد: 93/1)

حضور سرورِ کائنات ﷺ کے مبارک نام ''محمد'' کے کئی خصائص ہیں۔ جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

1- اسم محمد کے چار حروف ہیں اور اسم اللہ کے بھی چار حروف ہیں تا کہ اسم محمد،

اللہ تعالیٰ کے نام کے موافق رہے اور اسمِ جلالت کے حروف کی تعداد محمد کے مطابق ہو۔

-2 ایک خصوصیت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے آدمی کو مخلوق میں جو عزت و عظمت بخشی ہے یعنی اشرف المخلوقات بنایا ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ آدمی کی صورت اس مبارک لفظ (محمد) کی شکل پر ہے۔ یعنی پہلی میم اس کا سرٗ حاء اس کے دونوں بازوٗ دوسری میم اس کی ناف اور دال اس کے دونوں پیر۔ مروی ہے کہ ''دخولِ جہنم کا مستحق بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر اس صورت میں کہ اس کی صورت بگاڑ دی جائے گی کیونکہ اس مقدس لفظ کی صورت کی تعظیم لازم ہے۔''

-3 اس نام مبارک کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اس کو اپنے نام ''محمود'' سے مشتق کیا ہے۔ جس کی دلیل سیّدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام ہے:

اَغَرّ عَلَیْہِ لِلنُّبُوَّۃِ خَاتَمُ

مِنَ اللّٰہِ مِنْ نُّوْرٍ یَّلُوْحُ وَ یَشْھَدُ

''آپ ﷺ پر نورانی مہر چمک رہی ہے جو اس بات کی واضح شہادت دے رہی ہے۔ کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔''

وَضَمَّ الْاِ لَہٗ اِسْمَ النَّبِیَّ اِلٰی اِسْمِہٖ

اِذَا قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْھَدُ

''اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا نام مبارک اپنے اسم گرامی سے ملا دیا ہے جس کا مظاہرہ مؤذن کی پانچوں وقت کی اذانوں میں ہوتا ہے جب وہ اشھد...... کہتا ہے۔''

وَشَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیَجُلَّہٗ

فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّھٰذَا مُحَمَّدُ

''اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام مبارک اپنے اسمِ گرامی سے مشتق کیا تا کہ

آپ ﷺ کی عظمت و بزرگی پر دلیل ہو، پس نتیجہ یہ ہے کہ وہ عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات سے بیس لاکھ سال پہلے یہ مبارک نام اپنے حبیب ﷺ کے لیے منتخب فرمایا۔ یہ روایت ابونعیم کے طریق سے مناجاتِ موسیٰ میں منقول ہے۔

ابن عساکر نے حضرت کعب احبار سے روایت کیا: کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر جمیع انبیا و مرسلین کی تعداد کے مطابق دستاویز نازل فرمائیں۔ پھر آپ نے وہ اپنے بیٹے حضرت شیث (علیہ السلام) کے سپرد کیں اور کہا: اے بیٹے! تم میرے بعد میرے خلیفہ ہو، لہٰذا تقویٰ کو قائم رکھنے اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے کے لیے ان کو پکڑ لو، اور جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ اسم 'محمد' کا بھی ذکر کرو، میں نے یہ مبارک نام عرش کے پائے پر لکھا ہوا دیکھا جبکہ میں روح اور مٹی کے درمیان تھا۔ پھر میں نے آسمانوں کی سیر کی تو میں نے افلاک میں کوئی ایسی جگہ نہیں دیکھی جس پر 'محمد' کا نام نہ لکھا ہو، اور میرے پروردگار نے مجھے جنت میں سکونت بخشی تو میں نے جنت میں کوئی محل اور کوئی کمرہ ایسا نہیں دیکھا جس پر 'محمد' کا نام نہ لکھا ہو، حتیٰ کہ میں نے حورانِ بہشت کی گردنوں پر، گلشن جنت کی ٹہنیوں کے پتوں پر، شجرِ طوبیٰ سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، جنت کے پردوں کے کناروں پر اور ملائکہ کی آنکھوں کے درمیان نام 'محمد' کو لکھا ہوا دیکھا ہے۔ پس اس نام کا ذکر اکثر ہے، فرشتے ہر لمحے اس نام کے ذکر میں مگن رہتے ہیں۔

بدامجده من قبل نشأة آدم فأسمائه فی العرش من قبل تکتب

''آپ ﷺ کی بزرگی و برتری تخلیق آدم سے پہلے کی ظاہر ہے اور آپ کے اسمائے مبارکہ عرش میں اس سے پہلے کے لکھے جا چکے ہیں۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

- **لَمَّا عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ مَامَرَرْتُ بِسَمَآءٍ اِلَّا وَجَدْتُّ اَیْ عَلِمْتُ اِسْمِیْ فِیْهَا مَکْتُوْبًا: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَبُوْبَکْرٍ خَلْفِیْ** (رواہ ابویعلی والطبرانی والبزار)

''جب مجھے آسمانوں کی معراج ہوئی تو میں جس آسمان سے بھی گزرا، وہاں میں نے دیکھا کہ میرا نام لکھا ہوا ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ابوبکر میرا خلیفہ ہے۔''

ابنِ قتیبہ کہتے ہیں: کہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے ناموں میں سے ہے اور آپ ﷺ سے پہلے یہ نام ''محمد'' کسی کا نہیں رکھا گیا۔ یہ اس مبارک نام کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت ہے۔ جس طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نام کی حفاظت کی گئی کہ آپ سے پہلے یہ نام ''یحییٰ'' کسی کا نام نہ رکھا گیا۔ جب آپ ﷺ کا زمانہ قریب ہوا اور اہل کتاب نے آپ کی قربِ ولادت اور نام کی بشارتیں دیں' تو لوگوں نے اپنی اولاد کا یہ نام رکھنا شروع کر دیا' اس امید پر کہ شاید یہ وہی ہو' جس کے نام کی خوشخبریاں مل رہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھنا ہے:

ماکل من زارالحمی سمع الندا من اهله اهلا بذاک الزائر

قاضی عیاض نے ان افراد کی تعداد چھ بتائی ہے۔ ابوعبداللہ بن خالویہ (متوفی 370) نے اپنی کتاب ''لیس'' میں' اور علامہ سہیلی نے ''الروض'' میں ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پہلے عرب میں محمد نام تین افراد کے علاوہ کسی کا نہ تھا۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: کہ ''میں نے اس نام کے لوگوں کو ایک الگ رسالہ میں جمع کیا تو ان کی تعداد بیس تک پہنچ گئی۔ باوجویکہ بعض میں تکرار اور بعض میں وہم تھا۔ پھر ان سے تلخیص (چھانٹی) کی' تو مندرجہ ذیل افراد رہ گئے۔ جن کے اسما مندرجہ ذیل ہیں۔

1- محمد بن عدی بن ربیعہ بن سواۃ بن جشم بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم السعدی۔
2- محمد بن عقبۃ بن الحیحہ بن الجلاح الاوسی۔
3- محمد بن اسامہ بن مالک بن حبیب بن العنبر۔
4- محمد بن براء یا ''بر'' بن طریف بن عتوارۃ بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ۔
5- محمد بن الحارث بن حدیج۔
6- محمد بن الحرماز بن مالک بن عمرو بن تمیم۔
7- محمد الشویعر بن حمران بن ابی حمران الجعفی۔

-8 محمد بن خزاعی بن علقمۃ بن حرابہ سلمی، جس کا تعلق بنو ذکوان سے ہے۔

-9 محمد بن خولی ہمدانی۔

-10 محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک۔

-11 محمد بن الیحمد ازدی۔

-12 محمد بن یزید بن عمرو بن ربیعہ۔

-13 محمد بن الاسدی۔

-14 محمد الفقیمی۔

-15 محمد بن عمر بن مغفل۔ (المواہب الدینہ بحوالہ فتح الباری: 556/6)

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے ایک ''حمید'' ہے جس کا معنی ہے ''محمود'' کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی خود بھی تعریف کرتا ہے اور اس کے بندے بھی اس کی ستائش کرتے ہیں، اور اس کا معنی ''حامد'' بھی صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کا اور نیک اعمال کا حامد ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کا نام نامی اسمِ گرامی ''محمد اور احمد'' رکھا اور ''محمد'' بمعنی ''محمود'' ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور میں آپ ﷺ کا اسم گرامی اسی طرح واقع ہے۔

وہ تمام احادیث جن میں حضور پرنور ﷺ نے اپنے اسما کا تذکرہ فرمایا، ان سب میں اس اسمِ مبارک یعنی محمد (ﷺ) کا ذکر سرفہرست ہے اور یہ آپ ﷺ کے اسمائے گرامی میں سے سب سے زیادہ مشہور اور عظمت والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درج ذیل امور میں اسی اسمِ گرامی کو ہی مختص کیا گیا ہے۔

-1 کافر کا اسلام صحیح نہیں جب تک وہ اس اسمِ گرامی کا تلفظ نہ کرے یعنی یوں نہ کہہ لے کہ محمد رسول اللہ، اور یہاں محمد کے بجائے احمد کا تلفظ کافی نہیں ہے۔

-2 تشہد میں اسی اسمِ گرامی کا تلفظ متعین ہے، کسی اور اسمِ گرامی کا ذکر کافی نہیں ہوگا اور نہ ''احمد'' کا تلفظ کافی ہے، جیسا کہ شرح المہذب میں ہے اور خطبہ میں بھی اسی طرح ہی ہے۔

-3 اس اسمِ گرامی (محمد ﷺ) کو لے کر بیت الخلاء میں جانا مکروہ ہے اور اگر کسی نے انگوٹھی میں اپنا نام ''محمد'' نقش کروا رکھا ہو تو پھر بھی استنجا کے وقت اسے ہاتھ سے اتارنا واجب ہے۔

-4 اس اسمِ گرامی یعنی محمد (ﷺ) سے جمیع مرسلین (علیہم السلام) کی تعداد بھی واضح ہو جاتی ہے' جو کسر و بسط کے ساتھ ضرب سے حاصل ہوتی ہے اور مرسلین کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔ اور اس نام مبارک (محمد) سے اس کی تخریج کا طریقہ یہ ہے کہ اس نام مبارک میں ایک پہلی میم ہے اور ایک دوسری جو کہ مشددہ ہے اور یہ دو حروف کے قائم مقام ہے، لہٰذا نامِ مبارک میں میم کا حرف تین بار آیا' اور ہر میم اپنی تکسیر کے ساتھ حساب میں نوے (90) کا عدد رکھتی ہے۔ یعنی ایک میم کی تکسیر سے تین حروف سامنے آئے: ''میم' ی اور میم'' جبکہ میم کے عدد چالیس (40) ہیں اور یاء کے دس (10)' ایک میم کی تکسیر میں دو دفعہ ''م'' آئی، لہٰذا ان کا مجموعہ اسی (80) ہوا اور دس عدد یاء کے جمع کیے تو کل اعداد نوے (90) ہوئے۔ یہ ایک میم کی تکسیر ہے۔ اسی طرح اسم ''محمد'' میں تین دفعہ میم آئی ہے اور ہر ایک اپنی تکسیر سے نوے (90) کا عدد رکھتی ہے اور نوے (90) کو تین سے ضرب دینے سے دو صد ستر (270) کا عدد حاصل ہوا۔ پھر دال کے تکسیر کریں تو ''د' ا اور ل'' حاصل ہے جبکہ دال کے عدد چار (4)' الف کا ایک اور لام کے تیس (30) ہیں' جن کا مجموعہ پینتیس (35) ہوا۔ اور حاء کے عدد آٹھ (8) ہوتے ہیں اس حرف میں تکسیر نہیں ہے۔

اب ان سب کے اعداد یعنی دو صد ستر (270)' پینتیس (35) اور آٹھ (8) کو جمع کرنے سے تین صد تیرہ (313) کا عدد حاصل ہوا' جو کہ بعینہ مرسلین (علیہم السلام) کی تعداد ہے۔

پس ''محمد'' علم ہے' اور صحاح میں ہے کہ حمد ذم کی نقیض ہے اور اگر کوئی کہے کہ

حَمِدْتُّ الرَّجُلَ اَحْمَدُهٗ حَمْدًا اور **مَحْمِدَةً** ''میں نے اس آدمی کی بہت زیادہ تعریف کی۔'' تو وہ شخص حمید اور محمود ہوا' اور تحمید حمد سے ابلغ ہے یعنی اس میں تعریف کا مادہ بہت ہی زیادہ ہے' پس محمد وہ ہستی ہوئی جس کی خصالِ محمودہ بیشمار ہوں۔

امام بخاری اور امام ترمذی نے نافع کے طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: کہ

❑ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنَقَّشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَنَهٰى اَنْ يُّنْقَّشَ اَحْمَدُ عَلَيْهِ**

''رسول اللہ ﷺ نے اپنی چاندی کی انگوٹھی میں ''محمد رسول اللہ'' کندہ کرایا' اور اس پر ''احمد'' کندہ کرنے سے منع فرمایا۔''

حافظ بیہقی ''دلائل النبوۃ'' میں کہتے ہیں کہ ہمیں لوگوں نے عبدالمطلب سے پوچھا:

❑ **اَرَاَيْتَ ابْنَكَ مَا سَمَّيْتَهٗ؟ قَالَ سَمَّيْتُهٗ مُحَمَّدًا**

''تم اپنے بیٹے کا نام کیا رکھنا چاہتے ہو تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے۔''

تو لوگوں نے کہا کہ تم اپنے خاندان کے ناموں سے کیوں اعراض کر رہے ہو تو انہوں نے کہا کہ:

❑ **اَرَدْتُّ اَنْ يَّحْمِدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى السَّمَآءِ وَخَلْقُهٗ فِى الْاَرْضِ**

''میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی آسمانوں میں تعریف کرے اور اس کی مخلوق زمین پر۔''

اور ایک سند سے منقول ہے کہ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سیدہ آمنہؓ بنت وہب رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں حاملہ ہوئی تو کسی نے مجھے آ کر کہا کہ تو اس امت کے سردار سے حاملہ ہوئی ہے' لٰہذا جب یہ نور روئے زمین کی طرف منتقل ہو تو تم یوں کہو کہ ہر نیکی اور عبادت کے کام میں، ہر حسد کرنے والے کے شر سے، میں اسے اللہ وحدہ لاشریک کی پناہ میں دیتی ہوں' یقیناً یہ تیرا نومولود عبدالحمید اور

بزرگ و برتر ہے نیز:

- **تَحۡمَدُهٗ اَهۡلُ السَّمَآءِ وَاَهۡلُ الۡاَرۡضِ وَاِسۡمُهٗ فِیۡ الۡاِنۡجِیۡلِ اَحۡمَدُ یَحۡمَدُهٗ اَهۡلُ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ وَاِسۡمُهٗ فِی الۡفُرۡقَانِ مُحَمَّدٌ فَسَمَّتۡهُ بِذٰلِکَ**

''عرش و فرش والے اس کی حمد و ستائش کریں گے اور اس کا نام انجیل میں طاب طاب یعنی احمد ہے' عرش و فرش والے اس کی تعریف و توصیف کریں گے اور اس کا نام قرآن میں محمد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدہ آمنہ نے آپ ﷺ کا نام محمد رکھا۔''

(مذکورہ بالا دونوں روایات کو حافظ بیہقی نے بھی ''دلائل النبوۃ: 92/93/1'' میں نقل کیا ہے)

ابو ربیع بن سالم اپنی سیرت میں رقمطراز ہیں' مروی ہے کہ حضرت عبدالمطلبؓ نے جو آپ ﷺ کا نام محمد رکھا، وہ اس خواب کی وجہ سے تھا جو انہوں نے دیکھا کہ ''ان کی پشت سے ایک چاندی کا زنجیر نکلا ہے' جس کا ایک کنارہ آسمان میں ہے اور دوسرا زمین میں' اور اس کا ایک کنارہ مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں' پھر وہ ایک درخت کی صورت اختیار کر گیا جس کے ہر پتے پر ایک نہر ہے۔ پس اچانک مشرق و مغرب والے اس درخت سے چمٹ جاتے ہیں۔''

جب انہوں نے یہ خواب بیان کیا تو اس کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ ان کی پشت سے ایک ایسا عظیم المرتبت بیٹا ہوگا' مشرق و مغرب والے جس کی پیروی کریں گے اور عرش و فرش پر اس کی حمد و ستائش کے پرچم لہرائیں گے۔ لہٰذا ایک یہ سبب بنا اور دوسرا وہ جو آپ ﷺ کی والدہ نے بیان کیا' کہ عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام محمد رکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

- **لَمَّا عُرِجَ بِیۡ اِلَی السَّمَآءِ مَامَرَرۡتُ بِسَمَآءِ اِلَّا وَجَدۡتُّ اِسۡمِیۡ مَکۡتُوۡبًا فِیۡهَا مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ**

جب مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میں جس آسمان سے بھی گزرا' اپنا نام اس میں یوں لکھا ہوا پایا' محمد رسول اللہ۔''

امام طبرانی ''الصغیر'' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❑ **لَمَّا اَذْنَبَ اٰدَمُ الذَّنْبَ الَّذِیْ اَذْنَبَهٗ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَی الْعَرْشِ فَقَالَ: اَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلَّا غُفِرَتْ لِیْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ: وَمَنْ مُّحَمَّدٌ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ رَفَعْتُ رَأْسِیْ اِلٰی عَرْشِکَ فَاِذَا فِیْهِ مَکْتُوْبٌ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ اَعْظَمُ عِنْدَکَ قَدْرًا مِّمَّا جَعَلْتَ اِسْمَهٗ مَعَ اسْمِکَ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ: یَا اٰدَمُ اَنَّهٗ اٰخِرُالنَّبِیِّیْنَ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ (وَاَنَّ اُمَّتَهٗ اٰخِرُالْاُمَمِ) مِنْ ذُرِّیَّتِکَ وَلَوْلاَهُ یَا اٰدَمُ مَاخَلَقْتُکَ**

''جب حضرت آدم علیہ السلام سے بظاہر لغزش ہوئی تو انھوں نے اپنا سر عرش کی طرف اٹھایا اور کہا کہ (اے اللہ) میں تجھ سے محمد کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی فرمائی کہ کون محمد؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ تیرا نام برکت والا ہے، جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس میں یہ لکھا پایا ''**لا اله الا الله محمد رسول الله**'' تو میں نے جان لیا کہ اس سے بڑھ کر تیرے نزدیک کوئی قدر و منزلت والا نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی فرمائی کہ اے آدم! بیشک یہ تیری اولاد سے آخری نبی ہے (اور ان کی امت آخری امت ہے) اگر یہ نہ ہوتے تو اے آدم میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❑ **مَافِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ عَلَیْهَا وَرَقَةٌ اِلَّا مَکْتُوْبًا عَلَیْهَا: لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**

''جنت میں ہر درخت کے ہر پتے پر یہ لکھا ہوا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

- كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

''حضرت سلیمان بن داوٗد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' تھا۔''

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

- كَانَ فَصُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ سَمَاوِيًّا فَاُلْقِيَ اِلَيْهِ فَوَضَعَهٗ فِيْ خَاتَمِهٖ اَنَا لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ عَبْدِيْ وَ رَسُوْلِيْ

''سلیمان بن داوٗد (علیہما السلام) کا نگینہ آسمانی تھا جو ان کی طرف پہنچایا گیا اور انہوں نے اسے اپنی انگوٹھی میں رکھ لیا (یہ عبارت اس پر مرقوم تھی) میں وہ اللہ ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔''

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

- مَنْ وُّلِدَ لَهٗ مَوْلُوْدٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدٌ اَحَبُّ لِيْ وَتَبَرّكًا بِاِسْمِيْ كَانَ هُوَ وَمَوْلُوْدُهٗ فِي الْجَنَّةِ

''جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا' اور اس نے محض مجھ سے محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کی خاطر اس کا نام محمد رکھا' تو وہ خود اور اس کا بیٹا جنتی ہے۔''

دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کردے

نام کا اثر ذات پر پڑتا ہے۔ اچھا نام اچھی طبیعت کا حسن بتاتا ہے۔ اس اکثری قاعدے کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ کے معظم ومحترم نام سے آپ کی لازوال شخصیت کا کتبہ دکھائی دیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے اسمائے گرامی ہیں۔ ہرایک اسم آپ ﷺ کی شخصیت کے محاسن کی خبر دیتا ہے۔

امام نوویؒ نے ''تہذیب'' اور قاضی ابوبکر ابن العربی نے ''الاحوذی'' میں لکھا ہے کہ ''اللہ جل شانہ کے ہزاروں اسما ہیں اور اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے اسما بھی ایک ہزار ہیں۔'' قسطلانی کہتے ہیں: ''ایک ہزار اسما مبارکہ سے مراد آپ کے اوصاف حمیدہ ہیں۔ تمام اسما آپ کی صفات اور کمالات ہیں۔ اس طرح آپ ﷺ کی ہر صفت کے لیے ایک نام ہوگیا۔'' ''تہذیب'' میں ابن عباس سے مروی ہے: حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے ارشاد فرمایا ''میرا نام قرآن میں محمدؐ انجیل میں احمد اور تورات میں احید ہے۔ آخرالذکر نام اس لیے رکھا گیا کہ میں اپنی امت کو دوزخ سے ہٹانے والا ہوں۔''

قسطلانیؒ ''مواہب'' میں اور باجوریؒ ''حاشیہ الشمائل'' میں کعب الاخبار سے نقل کرتے ہیں کہ اہل جنت کے نزدیک آپ ﷺ کا نام عبدالکریم، اہل دوزخ کے نزدیک عبدالجبار اور اہل عرش کے نزدیک عبدالحمید ہے۔ جمیع ملائکہ میں آپ عبدالمجید ہیں۔ انبیا کے حلقے میں عبدالوہاب ہیں۔ شیاطین کے خیال میں عبدالقہار ہیں۔ آپ سمندروں میں عبدالمہیمن ہیں۔ حشرات الارض میں عبدالغیبات ہیں۔ درندوں میں ''علیہ السلام'' ہیں، جنگلی جانوروں میں عبدالرزاق، چوپایوں میں عبدالمومن اور پرندوں میں عبدالغفار ہیں۔ تورات میں آپ ﷺ کا نام ''ماذ ماذ'' ہے (سہیلیؒ فرماتے ہیں یہ لفظ علما بنی اسرائیل سے سنا گیا، اس کے معنی ہیں طیب طیب)۔ انجیل میں طاب طاب، دوسرے صحیفوں میں عاقب اور زبور میں آپ کو فاروق کہا گیا ہے۔

مواہب میں ہے: ''اللہ کے نزدیک آپ طٰہٰ اور یٰسین بھی ہیں۔ انسانوں میں آپ کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے کیونکہ آپ ﷺ جنت کے منعمین پر نعمتیں بھی تقسیم فرمائیں گے''۔ علامہ جلال الدین سیوطی اسما النبویہ میں رقمطراز ہیں: ''حضور نبی کریم ﷺ کے پانچ سو صفاتی نام ہیں۔'' علامہ سخاوی نے ''القول البدیع''، قاضی عیاضؒ نے شفا میں اور ابن عربی نے القبس والاحکام میں آپ کے چار سو نام ذکر کیے ہیں۔ یہ اسما ان کی کتابوں میں حروف تہجی کے اعتبار سے مرقوم ہیں۔ مندرجہ بالا اسما میں **201** اسما کو امام جزولی نے دلائل الخیرات میں بھی نقل کیا۔ امام نوویؒ کا بیان ہے: ''جبرائیل نے آپؐ کو ابراہیم کی کنیت سے پکارا۔ حضرت انسؓ کی ایک روایت کے مطابق تخلیق کائنات سے دو ہزار سال قبل آپ کا نام محمد ﷺ رکھا گیا۔''

(شمائل الرسول علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبھانیؒ طبع مصری)

ابن عامرؒ نے کعب الاحبار کے حوالے سے بیان کیا۔

- ''آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث کو وصیت فرمائی اے بیٹے تو میرے بعد میرا نائب و خلیفہ ہے۔ تقویٰ اور پرہیز گاری کو اپنا شعار بنا لے اور جب بھی خدا کے ذکر کی توفیق ہو، اس کے ساتھ محمد نام ضرور لینا' میں نے ان کا نام عرش الٰہی کے پایہ پر لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے تمام آسمانوں کی سیر کی۔ وہاں کوئی جگہ ایسی نہ پائی جس پر محمد کا نام نہ لکھا ہوا ہو۔ میرے پروردگار آقا نے مجھے جنت میں رکھا، وہاں میں نے کوئی محل' کوئی جھروکا ایسا نہ دیکھا جس پر محمد نام نہ درج ہو۔'' (شمائل الرسول علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبھانیؒ طبع مصری)

ابن عامر کی اس روایت میں حضرت آدم مزید کہتے ہیں:

- ''میں نے محمد کا نام حوروں کے سینوں پر، جنت کے درختوں کے پتوں پر، شجر طوبیٰ کے پتوں پر، پردوں کے کونوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا دیکھا۔ تم ان کا ذکر کثرت سے کرنا اس لیے کہ فرشتے کثرت سے ان کا ذکر کرتے ہیں''۔

قرآن میں جہاں محمد کا ذکر ہے، وہاں پر رسول اللہ بھی فرمایا گیا یعنی وہ محمد (ﷺ) صرف خدا کا فرستادہ ہے...... پس عبداللہ کے لخت جگر، مکی، المدنی، امی الہاشمی، القریشی الکنانی، العدنانی، فخر اسمٰعیل، دعائے ابراہیم، نوید مسیحا ہی ایسی ذات ہے جس کے ایک ہی نام سے، ساری کائنات سے زیادہ کمالات پھوٹ رہے ہیں۔

صلی اللہ علیہ النبی الامی۔ اس کے علاوہ بھی آخر وہ کیا نہیں...... وہ سب کچھ ہے...... ہاں وہ خدا نہیں، سب کچھ ہے۔

- وہ مطلوب ﷺ ہے...... کہ ساری دنیا اسی کی طالب ہے۔
- وہ متبوع ﷺ ہے...... کہ ساری کائنات اسی کے تابع ہے۔
- وہ عبد ﷺ ہے...... کہ عبادت سب عابدوں کی اسی کے صدقے پایۂ قبولیت کو پہنچتی ہے۔
- وہ معلم ﷺ ہے...... کہ دنیائے انسانیت کو زندگی کا ہر سبق سکھاتا ہے۔
- وہ امین ﷺ ہے...... کہ دشمن بھی اس کے پاس امانتیں رکھتا اور دین اسلام کی سب سے بڑی امانت کا حامل ہے۔
- وہ برہان ﷺ ہے...... اور اس سے بڑی برہان وجود باری کی کیا ہوسکتی ہے جس کو خود بھیجنے والے نے برہان کہا۔ **(قد جائکم برھان من ربکم)**
- وہ امی ﷺ ہے...... کیسا امی ایسا کہ علم کے بڑے بڑے ستون اس کے دریوزہ گر ہیں اور ساری انسانیت کے علوم اس کی صفت علم کا پرتو ہیں۔
- وہ حبیب ﷺ ہے...... ساری دنیا کا۔
- وہ محسن ﷺ ہے...... جہانوں کا۔
- وہ حلیم ﷺ ہے...... کہ وفور دانش اور کمال عقل اسی کا خاصہ ہے۔
- وہ خازن ﷺ ہے...... خزینہ ربانی کا، گنجور رحمانی کا، عطیات سبحانی کا، کمالات یزدانی کا۔
- وہ بینہ ﷺ ہے...... واضح بینہ، علامات واضح کا مجموعہ، کون و مکان کے خالق

کے وجود کی بینہ۔

- وہ رشید ﷺ ہے...... رشد و ہدایت کا تاجدار' سراپائے رحمت اور مجسمہ ہدایت۔
- وہ خلیل رحمٰن ﷺ ہے...... ہاں وہی خلیل جو اپنے خالق کے لیے خود زخموں کا گہوارہ تھا اور نعتیہ توحید سے ایسا مخمور کہ لہو چپک گیا' زخم کھل گئے' ہوش قربان ہوئی مگر وہ جام عشق کا سزاوار تھا۔
- وہ خطیب الانبیا ﷺ ہے...... کمال خطابت اسی سے پیدا ہوا اور آج سارے خطبا اس کی عکاسی کر رہے ہیں۔
- وہ افصح العرب ﷺ ہے...... کہ کوئی ادیب اس کے جامع اور متوازن کلام کی مثل نہیں لاسکتا۔
- وہ جوامع الکلم ﷺ ہے...... ایک لفظ میں سمندر کا سمندر بند کرتا ہے۔ ایک جملے میں لاکھوں اصولوں کو پنہاں رکھتا ہے۔
- وہ واعظ ﷺ ہے...... پند و موعظت کا امام ہے' امر و نواہی اسی کے لائق ہیں۔
- وہ خافض ﷺ (نظر جھکانے والا) ہے...... شرم و حیاء کا پیکر ہے۔
- خیرت اللہ ﷺ ہے...... ساری دنیا سے بہتر اوّلین سے بہتر' آخرین سے بہتر۔
- وہ سراج منیر ﷺ ہے...... سورج جیسا نہیں چاند جیسا نہیں بلکہ دن اور رات کا سراج' مکانوں کے حجابات کا سراج' بیابانوں کے سناٹوں کا سراج۔
- وہ داعی الی اللہ ﷺ ہے...... تاکہ جحیم (جہنم کا ایک درجہ) اور سقر کے گرداب میں گرنے والے باغاتِ جنت میں آجائیں۔
- وہ بشیر ﷺ ہے...... اچھوں کو اچھے ٹھکانے کا۔
- وہ نذیر ﷺ ہے...... بروں کو برے ٹھکانے کا۔
- وہ رحمت ﷺ ہے...... کیوں نہیں اس کا بنانے والا جہانوں کی رحمت کی خبر دے رہا ہے ہاں وہی رحمت جس کا ظرف وسیع ہے **(ان رحمتی وسعت کل شئی)**۔ وسعت تو آپ ہی ہوگئی، جب فرمایا گیا اہل خسران اس سے فیض

پا گئے، اہل ایقان نفع اٹھا گئے۔ عورتوں نے' بچوں نے' یتیموں نے' مسافروں نے' اسیروں نے' غلاموں نے' لونڈیوں نے' امراء نے' غرباء نے' حکماء نے' حکمرانوں نے' علما نے' فلسفیوں نے' مدبروں نے' ہر ایک نے' ہر جگ نے' ہر کسی نے' ہر زمانے نے فیض اٹھایا...... تعلیم سیکھی...... اصول سمجھے...... نصیحت پائی...... دستور دیکھا...... قوانین پڑھے...... ہدایت اور رشد کا لباس پہنا۔

- وہ سیّد ﷺ ہے...... کہ سیادت کا تمغہ اور کسی کو نہیں' اسی کو دیا گیا...... وہ تو کیا جو اس کے ساتھ ملے، وہ بھی سیّد ہو گئے' سیادت اس کے گھر کی لونڈی ہے...... پر وہ سیّد کہلانے کا محتاج نہیں...... وہ سیّد ولد آدم ہے......
- وہ روح الحق ﷺ ہے...... اس خطاب سے آپ کو مسیح نے پکارا۔
- وہ صادق ﷺ ہے...... کہ اپنوں کو اور غیروں کو حق کی بات واشگاف کہہ رہا ہے۔
- وہ شاہد ﷺ ہے...... قدرت خدائے لم یزل پہ شاہد ہے۔
- وہ صاحب ﷺ ہے...... یعنی تمام امتوں کا صاحب اور حشر کے دور کا صاحب۔
- وہ صادق ﷺ ہے...... **(انه كان صادقاً الوعد)** صدق کا معیار اوّلین ہے، صداقت کا مہر و ماہ ہے، سچائی کا تاجدار ہے۔
- وہ طٰہٰ ﷺ ہے...... کہ دنیائے دوں جس کے قدموں میں تھی مگر وہ پیغام حق میں محو تھا۔
- وہ یٰسین ﷺ ہے...... جسے سیّد الناس کہا گیا اور جسے سیّد البشر کا فخر ہے۔
- وہ طیب ﷺ ہے...... جو طہارت و پاکیزگی کا مینار ہے' عیوب ونقائص سے وہ طیب ہے، وہ فانوس عفان ہے۔
- وہ عبداللہ ﷺ ہے...... یعنی انسانیت کے سب سے بڑے مقام پر فائز ہے۔ معبود کی عبودیت اس کا سرمایۂ افتخار ہے۔
- وہ عفو ﷺ ہے...... چچا کے قاتل کو معاف کرنے والا ہے۔
- بیر رومہ کے 68 قاریوں کے قاتلوں کا انتقام چھوڑنے والا ہے۔

- بیت اللہ سے نکالنے والوں کوامن دینے والا ہے۔
- قاتلانہ حملہ کرنے والوں سے درگزر کرنے والا ہے۔
- درگزر راس کا شیوہ ہے۔
- وہ مخالفوں کو دعائیں دیتا ہے۔
- غزوہ حنین کے چھ ہزار قیدیوں کوایک ہی درخواست پر چھوڑ دینے والا ہے۔

❁ وہ فاتح ﷺ ہے...... ہاں! وہ فاتح ہے مگر ظالم نہیں ہے۔
ہاں! وہ فاتح ہے مگر انسانیت کا قاتل نہیں ہے۔
ہاں! وہ فاتح ہے مگر مخالفوں کو تہہ تیغ کرنے والانہیں ہے۔
ہاں! وہ فاتح ہے مگر ہزیمت خوردوں کی بستیاں اجاڑنے والانہیں ہے۔
ہاں! وہ فاتح ہے مگر بچوں' بوڑھوں اور عورتوں پر ظلم کرنے والانہیں ہے۔
ہاں! وہ فاتح ہے مگر عیش پرست نہیں ہے۔
ہاں! وہ فاتح ہے مگر انانیت واستکبار کا خوگر نہیں ہے۔
ہاں! وہ فاتح ہے مگر عاجزی وانکساری کا کوہ گراں ہے۔
ہاں! وہ فاتح ہے مگر بے چاروں کے لیے چارہ گر' بے رحموں کے لیے رحیم اور معتوبوں کے لیے رحمت ہے۔

ایسا کوئی فاتح دنیا نے نہ دیکھا ہوگا جو مکہ کی سلطنت کا ولی ہے جہاں سے اسے تنگ کر کے نکالا گیا...... اس کے رفقا کو تپتی ریت پر گھسیٹا گیا تھا' آگ کے انگاروں پر جلایا گیا تھا......مگر وہ کشور کشا فاتح بن کر اس شہر میں آیا، کوئی قہر زبان نہ تھا، معافی کا عام اعلان کر رہا تھا اور عاجزی و نیاز کے ساتھ اپنے رب کے آگے سر بسجود تھا۔

❁ وہ مصطفےٰ ﷺ ہے......یعنی ساری خدائی سے چنا گیا ہے۔

❁ وہ قاسم ﷺ ہے...... جو علوم الٰہیہ کا قاسم ہے کیونکہ

- آج ساری دنیا زلہ خوار کرم مصطفےٰ ﷺ ہے
- آج سارا عالم نمک خوار مصطفےٰ ﷺ ہے

- وہ قاسم ہے ہمدردیوں کا
- وہ قاسم ہے دانائیوں کا
- وہ قاسم ہے مہمان نوازیوں کا
- وہ قاسم ہے اُلفتوں کا
- وہ قاسم ہے دانش وآ گہی کا
- وہ قاسم ہے درس اصلاح وعمل کا
- وہ قاسم ہے ساری کائنات کے لیے اسوۂ حسنہ کا

❋ وہ مطاع ﷺ...... کہ قرآن کی اطاعت کی تاکید کرتا ہے۔ **وان تطیعوہ تھتدو** (النور:54)، **من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** (النسا:80)

❋ وہ ماحی ﷺ (مٹانے والا) ہے ......کفر و ضلالت کا، ظلمت وغوایت کا، کفران کا، طغیان وعصیاں کا، فسق وفجور کا، تکبر وغرور کا۔

❋ وہ عاقب ﷺ ہے...... کہ سب سے بعد میں آیا ہے۔

❋ وہ حاشر ﷺ ہے...... کہ ساری خدائی روزِمحشر آپ کے قدموں میں جمع ہوگی۔

❋ وہ نور ﷺ ہے...... کیوں نہیں جس نے سارے جگ کو منور کردیا۔

- جس نے بتوں کی وادی میں توحید کا چراغ روشن کردیا۔
- قرآن جس کو صفت میں نور بتلا رہا ہے۔
- اور مجیب الدعوات کے روبرو اسی عالی رسول ﷺ نے دعا فرمائی تھی۔

الٰہی میرے قلب میں نور ہو
الٰہی میری آنکھوں میں نور ہو
الٰہی میرے کانوں میں نور ہو
الٰہی میرے دائیں بائیں اور آگے پیچھے نور ہو
الٰہی میرے خون میں نور ہو

الٰہی میرے بالوں میں نور ہو

الٰہی میرے چہرے میں نور ہو

الٰہی میرے پٹھوں میں نور ہو

الٰہی مجھے نور عطا فرما (رحمۃ للعالمین ج 3 ص 626)

تو پھر وہ نور کیوں نہ تھے ہاں بشریت کا جامہ تھا۔ نہیں ذات بشر اور صفت نور تھی۔

- وہ مدثر ﷺ ہے...... کہ ساری دنیا کے بگڑے احوال کو اپنی ہدایت کے جامع اصولوں سے درست کرتا ہے۔
- وہ مزکی ﷺ ہے...... کہ اس کی آنکھیں دنیائے تیرہ و تاریک کے بدنما چہرہ کو دیکھ نہیں پاتیں مگر وہ ایسا خلوت گزیں ہے کہ رہبانیت کو چھوڑتا، تبتل سے منہ موڑتا ہے۔ غار حرا کے سناٹوں میں شب بیداری کر کے واپس لوٹتا ہے، دین ہدایت کی گتھی سلجھاتا ہے' معاملات کی اچھائی کا درس دیتا ہے، انسانیت کو راہ پہ ٹوکتا ہے' ہلاکت و تباہی کی موڑ پر تنبیہ کرتا ہے...... ہاں وہ ایوب کا صبر ہے، فرعونیوں کے لیے موسیٰ کا شکوہ اور اہل ایمان کے لیے عیسیٰ کا یقین ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص 227)
- وہ مشہود ﷺ ہے...... امام قرطبی کا بیان ہے اور انبیا شاہدین، آپ ﷺ مشہود ہیں۔
- وہ رؤف الرحیم ﷺ ہے...... خدا کی رحمتوں کا پرتو ہے اور اللہ کی عظمتوں کا مہر منیر ہے۔
- وہ مذکر ﷺ ہے...... یہ وحی مبارک کی نصیحت کرنے والا جس کی نصیحت سے بے ہدایتوں کو شعور آدمیت میسر آیا۔
- وہ مبارک ﷺ ہے...... کہ برکتیں اسی کے دم خم سے وجود میں آئی ہیں۔
- وہ ہادی ﷺ ہے...... چراغ ہدایت اور مشعل وحدت ہے۔

- وہ خاتم النبیین ﷺ ہے...... اب اس کے بعد کوئی ہدایت والا نہ آئے گا، بس اسی کی سنت کا گلدستہ قیامت تک نشان راہ رہے گا۔
- وہ مہاجر ﷺ ہے...... خدا کے حکم سے اپنا مولد و وطن چھوڑنے والا ہے۔
- وہ مصدوق ﷺ ہے...... کہ صداقت کی مہر اس کے مخالفوں نے بھی ثبت کی ہے۔
- وہ شافع ﷺ ہے...... اس وقت کا جب کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔
- وہ جامع ﷺ ہے...... ہر کمال کا، ہدایت کا اور مقام ہدایت رکھتا ہے۔

اُن ﷺ کا اسم ہی اسمِ اعظم

میرے چاروں اور اندھیرا
اُن کی کملی بیچ سویرا

لاکھ بُرا ہوں اُن کو ہی چاہوں
اُن کا تصّور سب کچھ میرا

میری روح پہ اُن کا سایہ
اُن کا ذکر مرا سرمایہ

اُن کا اسم ہی اسمِ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

(مظفر وارثی)

صاحبزادہ طارق محمود

شامِ ابد کی آنکھ کا تارا ہے ان ﷺ کا نام

حضرت عبدالمطلبؓ نے اپنی بہو سیدہ آمنہؓ سے فخر کائنات ﷺ کا نام رکھنے کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس بچے کے انوارات و برکات دیکھ کر محسوس کرتی ہوں کہ میرے دل پر میرا اختیار نہیں۔ مائیں اپنے ہونے والے لاڈلوں کے بے شمار نام سوچتی ہیں لیکن میری عجیب حالت ہے، آکاش ذہن پر صرف نام محمد ﷺ ہی آتا ہے۔ حضرت عبدالمطلبؓ نے کہا ہاں بیٹی! جب بچہ منفرد ہے تو اس کا نام بھی منفرد ہی ہونا چاہیے۔ بزرگوں کی روائتوں کے مطابق حضرت عبدالمطلبؓ اور اماں آمنہؓ دونوں کو رویائے صالحہ کے ذریعہ نام احمد اور محمد ﷺ رکھنے کا اشارہ کیا گیا۔

مقدمہ مشکوٰۃ کی شرح میں ملاعلی قاریؒ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ **اَلاَسْمَاءُ تَنزِلُ مِنَ السَّماء** نام آسمانوں سے اترتے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب کا اپنے تمام بیٹوں میں سے صرف آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تجویز کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا۔ یہ القا ربانی تھا۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی محمد اور احمد ﷺ رکھنا بھی بلاشبہ الہام ربانی تھا، جیسا کہ علامہ انور نووی نے ابن فارس سے نقل کیا ہے۔ یہی دو نام اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمائے ہیں۔ مثلاً **"مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ"** محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ **وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَأتِی مِنْ بَعْدِی اِسْمُہٗ اَحْمَد**۔ یعنی میں (عیسیٰ) اس پیغمبر کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام احمد ہوگا۔ (شرح مسلم)

محمد کا اصل مادہ حمد ہے۔ حمد کے معنی تعریف کے ہیں۔ کسی کے اخلاقِ حمیدہ، اوصاف پسندیدہ، محاسن و کمالات اور فضائل و مناقب کو محبت و عقیدت کے ساتھ بیان کرنا حمد کہلاتا ہے۔ لفظ محمدؐ جو تحمید کا اسم مفعول ہے، اس کے معانی بزرگوں نے یہ بیان کیے ہیں کہ وہ ذاتِ اقدس جس کے حقیقی فضائل و خصائل کو کثرت کے ساتھ بار بار بیان

کیا جائے۔ پس محمد ﷺ ہی وہ ذات گرامی ہیں جن کی سب سے زیادہ تعریف بیان کی گئی ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ روایت ہے کہ ابوطالب یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

وَشَقَّ لَهٗ مِن اِسۡمِهٖ لِيَجِلَّهٗ

فَذُو العَرۡش مَحۡمُود و هٰذا مُحَمَّد

''خداوند تعالیٰ نے آپ کی عزت افزائی کے لیے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا۔ پس عرش والا محمود اور آپ محمد ﷺ ہیں۔''

قاموس میں ہے کہ محمد ﷺ وہ ہیں' جن کی تعریف بار بار ہو اور کبھی ختم نہ ہو۔

الَّذِیۡ یَحۡمُد مَّرۃً بعد مَرَّۃٍ

مالک کائنات خالق کائنات نے خود اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف فرمائی ہے جو اکرام خداوندی کا عظیم شاہکار ہے۔ لطف و کرم یہ کہ ایسی تعریف اور کوئی نہیں کر سکا' فرمایا۔ **ورفعنا لک ذکرک** ''میرے محبوب! ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔ ہم نے آپ کا نام بلند کیا۔ آج بحرالکاہل کے مغربی کنارے سے لے کر دریائے ہوانگ ہو کے مشرقی کنارے تک ایک ہی نام کی صدائیں ہیں۔ مشرق و مغرب' شمال و جنوب اور کرہ ارض کے کونے کونے میں یہ نام مبارک سربلند ہے، اسی کے چرچے ہیں۔ یہ **وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَک** کی عملی تفسیر ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے دنیا میں رب العزت کی حمد و ثنا بیان کرنے کا جو اعزاز حاصل کیا، وہ پہلے انبیا میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ قیامت کے روز حضور سرور کونین ﷺ کو آپ کی عظمت و رفعت کے پیش نظر مقام محمود اور لوائے حمد عطا ہوگا۔ خدا تعالیٰ اور آقائے نامدار ﷺ کا رشتہ عابد و معبود' ساجد و مسجود اور حامد و محمود کا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت نے بھی اپنے نبی مکرم کی پیروی کرتے ہوئے باقی امتوں کی نسبت سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور ستائش بیان کی' ہر دعا کے بعد رسول اکرم ﷺ اور آپ کی امت کو حمد و ثنا پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

لغت کی مشہور کتاب منتہی الادب میں حمد کے معانی حق ادا کرنے کے بھی لکھے

ہیں۔حمد کا ایک معنی قضا الحق بھی ہے جس کا مطلب کمال کی انتہا تک پہنچنا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ نام محمد ﷺ میں ختم نبوت کا تصور بھی موجود ہے۔جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔(بخاری ومسلم)

1- میں محمد ہوں۔

2- احمد ہوں۔

3- میں ماحی (کفر کو مٹانے والا) ہوں۔

4- میں حاشر ہوں۔(یعنی لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا) بزرگوں نے تفسیر یوں کی ہے کہ آقائے رحمت ﷺ قیامت کے روز سب سے پہلے اپنی قبر اطہر سے اٹھیں گے اور آپ ہی اس دن سب کے امام اور پیشوا ہوں گے۔

5- میں عاقب ہوں۔(یعنی تمام انبیا کے بعد آنے والا) بخاری وترمذی میں یہ الفاظ: **"اَنَا العَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِی نَبِیٌّ."** میں عاقب ہوں۔میرے بعد کوئی نبی نہیں۔امام مالک نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: **الذی ختم اللہ بہ الانبیا** جس پر اللہ تعالیٰ نے انبیا کا سلسلہ ختم فرمایا۔

قاضی عیاض شفا میں اور فتح الباری میں حافظ سیّد الناس عیون الاثر فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے عرب وعجم کے دلوں اور زبانوں پر ایسی مہر لگادی کہ کسی کو محمد اور احمد نام رکھنے کا خیال تک نہیں آیا۔اسی بنا پر تو قریش نے متعجب ہو کر سردار مکہ حضرت عبدالمطلب سے سوال کیا تھا کہ یہ منفرد نام آپ نے کیوں منتخب کیا ہے؟ اسم محمد واحمد کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ تعریف و مدحت کے لائق اور مستحق ہیں۔اس صورت میں حمد اور محمد کا معنی ایک ہو جائے گا۔دونوں ناموں کا مجموعی مطلب یہ ہے کہ سب سے زیادہ اور سب سے اچھی ستائش وعقیدت اور تعریف کے حق دار آپ ﷺ ہی ہیں۔

علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ

نام احمد ﷺ، نام جملہ انبیا است

سنت ابراہیمیؑ کے مطابق عربوں‘ بالخصوص قریش مکہ میں عقیقہ کرنے کا دستور تھا۔ چنانچہ حضرت عبدالمطلبؓ نے ساتویں دن اپنے لاڈلے پوتے کا عقیقہ کیا۔ اس موقع پر جانور ذبح کر کے قریش کو کھانے کی دعوت بھی دی۔ کھانے کے بعد قریش نے پوچھا: اے عبدالمطلب! آپ نے اپنے جس بیٹے کے لیے ہماری ضیافت کی ہے، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے اس کا نام ’محمد‘ رکھا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آسمان میں اللہ اور زمین میں اس کی مخلوق آپؐ کی تعریف کرے۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کا مفہوم ہے، تمام صفات خیر اور اوصاف حمیدہ کا جامع۔ یہ بھی روایات ہیں کہ آپ ﷺ کا اسم گرامی ’محمد‘ الہامی ہے‘ نیز آپؐ کی والدہ ماجدہ نے خالق حقیقی کی طرف سے اشارہ پا کر آپؐ کا نام احمد رکھا۔

(ابن سعد: طبقات، 1:104 ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ، 1:206-210، عیون الاثر 1:30)

حضور نبی کریم ﷺ کے اسمائے گرامی محمد ﷺ اور احمد ﷺ کا مادہ حمد ہے اور حمد کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کے اخلاق حسنہ‘ اوصاف حمیدہ‘ کمالات جمیلہ اور فضائل و محاسن کو محبت‘ عقیدت اور عظمت کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اسم پاک محمدؐ مصدر تحمید (باب تفعیل) سے مشتق ہے اور اس باب کی خصوصیت مبالغہ اور تکرار ہے۔ لفظ ’محمد‘ اسی مصدر سے اسم مفعول ہے اور اسی سے مقصود وہ ذات بابرکات ہے جس کے حقیقی کمالات‘ ذاتی صفات اور اصلی محامد کو عقیدت و محبت کے ساتھ بکثرت اور بار بار بیان کیا جائے۔ لفظ ’محمد‘ میں یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ وہ ذات ستودہ صفات جس میں خصال محمودہ اور اوصاف حمیدہ بدرجہ کمال اور بکثرت موجود ہوں۔ اسی طرح احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ بعض اہل علم

کے نزدیک یہ اسم فاعل کے معنی میں ہے اور بعض کے نزدیک اسم مفعول کے معنی میں۔ اسم فاعل کی صورت میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کرنے والا اور مفعول کی صورت میں سب سے زیادہ تعریف کیا گیا اور سراہا گیا۔

(الروض الانف 106:1' فتح الباری 403:6' لسان العرب اور تاج العروس' بذیل مادہ)

رسول اللہ ﷺ سے پہلے زمانہ جاہلیت میں صرف چند اشخاص ایسے ملتے ہیں جن کا نام محمد تھا۔ لسان العرب اور تاج العروس میں سات آدمیوں کے نام تحریر کیے گئے ہیں اور بعض نے زیادہ بھی نقل کیے ہیں۔ ان لوگوں کے والدین نے اہل کتاب سے یہ سن کر کہ جزیرۃ العرب میں ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے جس کا نام محمد ہوگا' اس شرف کو حاصل کرنے کے لیے یہ نام رکھ لیا۔ البتہ کسی نے احمد نام نہیں رکھا۔ مشیت الٰہی دیکھئے کہ محمد نام کے ان لوگوں میں سے کسی نے بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔

(فتح الباری 404:7-405)

حضور نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی احمد قرآن مجید میں صرف ایک مرتبہ مذکور ہے اور وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کے طور پر:

- **وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَد (الصّف:6)**

یعنی میں (عیسیٰ) اس پیغمبر کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام احمد ہوگا۔

آپ ﷺ کا اسم گرامی محمدؐ چار مرتبہ قرآن مجید میں آیا ہے اور ہر مرتبہ آپ ﷺ کے منصب رسالت کے سیاق وسباق میں:

- **وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ (آل عمران:144)**

یعنی محمد ﷺ تو اللہ کے رسول ہیں۔

- **مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖن (الاحزاب:40)**

یعنی محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں' بلکہ اللہ کے رسول

اور انبیاؑ (کی نبوت) کی مہر یعنی (سلسلہ نبوت) اس کو ختم کر دینے والے ہیں۔

- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد:2)

یعنی اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو (کتاب) محمد ﷺ پر نازل ہوئی اسے مانتے رہے اور وہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے، ان سے ان کے گناہ معاف کر دیئے اور ان کی حالت سنوار دی۔

- مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (الفتح:29)

یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں۔

ان چاروں آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کا نام لے کر آپ ﷺ کی رسالت ونبوت کے منصب کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے تا کہ کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔

اسی مناسبت کی بنا پر حضور نبی کریم ﷺ نے اور آپ ﷺ کی امت نے دنیا کی تمام قوموں اور امتوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وستائش کی اور قیامت تک کرتی رہے گی۔ ہر کام کے آغاز واختتام پر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد کا حکم دیا گیا اور امت کا ہر فرد یہ فریضہ انجام دے رہا ہے۔ بالکل اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے محامد ومحاسن اور خصال محمودہ، اوصاف حمیدہ اور فضائل وکمالات کا بیان اور ذکر جس کثرت سے کیا گیا ہے اور ابد تک کیا جاتا رہے گا، اس کی مثال بھی دنیا میں نہیں مل سکتی۔

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے بنی آدم کو مکرم مخلوق بنایا **وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ** اور اس کی کرامت یہ ہے کہ وہ نام محمد ﷺ کی شکل پر پیدا ہوا ہے، چنانچہ اس کا گول سر محمد ﷺ کی میم ہے اور اس کے ہاتھ حا کے مانند ہیں اور جوف دار شکم میم ثانی اور اس کے پاؤں دال کی طرح ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جس کافر کو بھی دوزخ میں ڈالیں گے، اس کی انسانی شکل کو مسخ کر دیں گے اور شیطانی ہیئت پر پھیر دیں گے کیونکہ انسانی شکل میرے نام کی شکل پر ہے جو کہ محمد ﷺ

ہے۔حق تعالیٰ اس بات کو میرے نام کی صورت پر عذاب نہیں کرتا۔ وہ بندہ جو میرا ہم نام، فرمانبردار اور محبّ ہو، اس کو کیسے عذاب دے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کے روز تمام اوّلین و آخرین مخلوق سے ان کے برے اعمال کا مواخذہ ہوگا تو خدا تعالیٰ دو بندوں کو سامنے کھڑا کریں گے۔حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے ان دونوں بندوں کو جنت میں لے جاؤ' وہ بندے انتہائی مسرت و خوشی سے واجب العطایا کے حضور مناجات کریں گے اور عرض کریں گے کہ یا اللہ! ہم اپنی ذات میں جنت میں داخل ہونے کی کوئی صلاحیت اور استحقاق نہیں رکھتے اور ہمارے نامہ اعمال میں جنتیوں کا سا کوئی بھی عمل نہیں ہے۔ہم اپنے متعلق اس عزت و اکرام کا سبب معلوم کرنا چاہتے ہیں۔حکم ہوگا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میرے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ احمد اور محمد جس کا نام ہو، اسے دوزخ میں ڈالوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس گھر میں ان تین ناموں احمد' محمد' عبداللہ میں سے کسی نام والا شخص ہو، اس گھر میں فقر نہیں آتا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ہر وہ بندۂ مومن جو اپنے فرزند کا نام میرے ساتھ دوستی و محبت کی بنا پر میرے نام پر رکھتا ہے، وہ اور اس کا فرزند' میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔فرمایا: جب بندۂ مومن اپنے بیٹے کا نام محمد رکھتا ہے اور جب وہ لڑکا خود کو محمد پکارتا ہے اور کہتا ہے۔ یا محمد۔تمام حاملین لبیک یا ولی اللہ سے جواب دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں اے ولی! تجھے بشارت ہو کہ تو ہماری مزدوری میں شریک ہے یعنی ہماری طاعات و عبادات میں ہمارے ساتھ شریک ہے اور اس کا اجر تجھے دیا جائے گا اور حق تعالیٰ اسے قیامت کے روز حاملین عرش کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبابہ' رشدہ بنت سعید، سے وہ ام کلثوم بنت عتبہ سے اور وہ اپنی مادر جلیلہ بنت عبدالجلیل سے نقل کرتا ہے، اس نے کہا ایک روز میں نے پیارے مصطفٰےﷺ سے عرض کیا۔ یارسول اللہﷺ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے مگر بچپن ہی میں فوت ہو جاتا ہے۔ مجھے آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔فرمایا اس دفعہ جب تجھے حمل ہو جائے تو تہیہ کرلینا کہ اپنے فرزند کا نام محمد رکھے گی۔ مجھے امید ہے کہ وہ لڑکا لمبی عمر پائے گا اوراس کی نسل میں برکت ہوگی۔ وہ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا۔ میرا وہ بچہ زندہ رہا اور بحرین میں جو ایک جگہ ہے اس کی اولاد سے زیادہ کسی قبیلہ کے افراد نہیں ہیں۔**وَاللّٰہُ الْھَادِیُ۔**

مولانا عبدالرحمٰن ندوی

تیری لو دل میں بڑھا لوں تو ترا ﷺ نام لکھوں

حضور ﷺ کا نام نامی آپ کے دادا ''عبدالمطلبؓ'' نے رکھا تھا۔ عام طور پر اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ **رجاء ان یحمد** عبدالمطلب نے آثار نیک دیکھ کر محمد نام رکھا کہ مستقبل میں یہ مولود سعید آقائے نامدار ﷺ مجموعہ محامد اور مرجع خلائق بنے۔ ارباب تصوف موشگافی کی انتہا کردیتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ یہ لفظ ''محمد'' خدا کے نام ''واحد'' سے مشتق ہے۔

اگرچہ عام طور پر نام کی صرف اس قدر ضرورت سمجھی جاتی ہے کہ چند چیزوں میں باہم امتیاز قائم رہے لیکن نام کی صحیح اور حقیقی غرض یہ نہیں۔ اسم کو اپنے مسمّٰی کے صفات، خواص اور حالات کا آئینہ ہونا چاہیے۔ افراد کے نام رکھنے میں تو اس کا کم لحاظ کیا جاتا ہے۔ لیکن عموماً انواع و اجناس کے نام اسی مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ مثلاً انسان، مسلم، قوم، شاذ و نادر طریقہ پر افراد و اشخاص کے ناموں میں بھی اس کا لحاظ کرلیا جاتا ہے جیسے ''مسیح'' اور ''بُدھ'' یہ دونوں نام اپنے مسمّٰی کے اوصاف اور خواص کو بتلاتے ہیں۔

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جیسا کہ تاریخی طور پر ثابت ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے عرب میں کہیں اس نام کا پتا نہیں چلتا۔ مورخین اکثر لکھتے ہیں **وَلَم یَکُن شَائعًا بَینَ العَرب ھٰذا الاسم** اس حالت کو تسلیم کرتے ہوئے دیکھا جائے تو اتفاقی طور سے ''نام مبارک'' کا ''عبدالمطلب'' کے ذہن میں آنا منشاء خداوندی معلوم ہوتا ہے کہ جب اس نام کا محل کامل دنیا کو اپنے وجود گرامی سے مشرف کرچکا تو پھر اسم بھی فطری طور سے نام رکھنے والے کے ذہن میں وارد ہوا۔

نام مبارک کا عام اور سادہ ترجمہ یہی کیا جاتا ہے کہ ''وہ ذات جس کی

تعریف کی گئی'' اس ترجمہ کی صحت میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن اس جامعیت کبریٰ' برزخ کامل اور مقصود آفرینش کے فضائل و کمالات کے سامنے ترجمہ ہیچ ہے۔ خدا کے تمام نبی اس کے نزدیک موجب توصیف ہیں۔ دنیا کے تمام حکیم' فاتح عام انسانوں کی نظروں میں لائق مدح وستائش' ہیں اس لیے اس ترجمہ کی صحت کو پورے طور پر تسلیم کرتے ہوئے تفحص کو اور زیادہ وسعت دیں۔ صاحب مفردات ''محمدؐ'' کے معنی لکھتے ہیں **الذی اجمعت فیه الخصال المحمودة** یعنی مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ لفظ محمد کے معنیٰ' مجموعہ خوبی کے ہیں ۔

اے کہ تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم

کارسازِ قدرت کی وسعت لامحدود' اس کے کرشمے ناقابل شمار' اس کی خلقت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے وا ہے۔ غور کرنے سے ہم اپنی عقل کے مطابق اس فیصلہ پر پہنچتے ہیں کہ قدرت نے تخلیق انواع کے لیے ایک معیار مقرر کیا ہے۔ مخلوقات کی ہر نوع کا ایک درجہ کمال ہے کہ جس کے آگے اس کا قدم نہیں بڑھتا۔ ''حیوانات'' ''نباتات'' اور ''جمادات'' تک میں اس کے شواہد مل سکتے ہیں' صورتیں ایک ہیں، شکلیں متحد ہیں' اوصاف مختلف ہیں' لیکن ان مختلف اوصاف کی ایک انتہا ہے جسے جنس اعلیٰ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ جس کے آگے کوئی درجہ نہیں۔ ہر نوع میں جنسِ اعلیٰ کو جس پر اوصاف جامعیت کے ساتھ جا کر ختم ہوتے ہیں، ہم مقصودِ فطرت اور نقطہ تخلیق کہہ سکتے ہیں۔ اس نقطہ تخلیق کی اصطلاح کو پوری تشریح کے ساتھ ذہن میں رکھنا چاہیے۔ دوسرے تمام انواع کی طرح اس مقصود فطرت کو انسانوں کی جماعت میں بھی تلاش کرنا ضروری ہے۔ دوسری مخلوقات اور انسانوں میں ایک عام اور بین فرق یہ ہے کہ وہاں نوع کے سینکڑوں افراد ہیں اور یہاں اوصاف و خصوصیات کے اعتبار ہر ہر فرد اپنے مقام پر نوع مستقل ہے۔ آفرینش انسان کی مجمل یا مفصل تاریخ پر ایک اجمالی نظر بتلاسکتی ہے کہ آج بھی انسان کی شکل و شباہت، اس کے اعضا و جوارح، اس کا ڈھانچہ، جسمانی ساخت ٹھیک وہی ہے' سب چیزیں وہی ہیں جو دنیا کے پہلے انسان کی تھیں۔ لیکن دماغی کیفیتوں کا

حال ان سے جداگانہ ہے۔ان میں برابر ارتقا و اختلاف جاری ہے۔اب اگر انسان کی اس ارتقائے دماغی پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ماقبل و مابعد ادبوں' زبانوں کی تاریخ میں ارتقائے دماغی کی آخر ترین سرحد اگر کوئی معلوم ہوسکتی ہے تو وہ ذات قدسی صفات آقائے نامدار رسول خدا ﷺ کی ہے۔لغات قاموس نے لفظ ''حمد'' کے ایک معنی قضا الحق کے بھی بتلائے ہیں، پس لفظ ''محمد'' کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ جس کا حق پورا کردیا گیا ہو یعنی قدرت کی جانب سے نوع انسان کو جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا اور انسان کا اپنے خالق پر جو حقِ تخلیق مقرر تھا، وہ محمد ﷺ پر پورا کردیا گیا۔علم و عمل' خَلق و خُلق' دماغ و کیرکٹر ارتقائے ذہنی و ارتقائے عملی یہی دو چیزیں انسان کا خلاصہ اور اس کی کائنات تخلیق کا لب لباب ہیں۔اوّل ثانی کے لیے بنیاد ہے عمل علم پر' کیرکٹر دماغ پر' خُلق خلق پر قائم ہے' یہ ایک عجیب نکتہ ہے جس کی تشریح کسی دوسرے مقام پر آئے گی کہ جتنی ہی کسی انسان کی حالت مکمل ہوگی۔ اسی قدر اس کی خلقی کیفیت راسخ و مستحکم ہوگی۔ ایک کا کمال دوسرے کے کمال کی علامت اور ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کی نشانی ہے۔تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے کہ کیرکٹر اور اخلاق کی جملہ شاخوں کی پختگی اور تکمیل کا جو نمونہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک نے پیش کیا' عالم انسانی اس کی نظیر سے عاجز ہے حتیٰ کہ خود دشمنوں کے اقرار سے اس کو فرمادیا گیا **انک لعلیٰ خُلُق عظیم**۔محاورات عرب سے حمد کے یہ بھی معنی معلوم ہوتے ہیں کہ کسی کام کو اپنی قدرت کے مطابق انجام دینا۔حماسیات میں نیزہ کے بھرپور پڑنے کے وقت **حَمِدتُّ بلاءَ ہٗ** (میں نے وار پورا کیا) کا محاورہ بہت مشہور ہے۔ اس معنی کو سامنے رکھتے ہوئے اور اوپر کے مضمون کو پیش نظر رکھ کر بے تامل کہا جاسکتا ہے کہ لفظ محمد ﷺ کے معنیٰ مخلوق کامل کے بھی ہیں۔

منجملہ دیگر کمالات نبوت و معجزات رسالت کے ایک معجزہ گرامی' حضور اقدس کا نام نامی بھی ہے۔ یہ زندۂ جاوید معجزہ بعثت کے وقت سے تاہنوز اپنے فضائل کی شہادتیں پیش کر رہا ہے۔صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ **مُحَمَّدُ الَّذِی یِحَمُدِ مَرَّۃً**

بَعدَ مرۃٍ جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے۔ زمانہ جوں جوں بڑھتا جاتا ہے اور انسان اپنی سعی و کوشش کے مطابق جس درجہ ترقی کرتا جاتا ہے محض اعتقاداً نہیں بلکہ واقعۃً رسالت مآب روحی فداہ ﷺ کے کمالات سے پردہ اٹھتا جاتا ہے۔ علما و فضلا یورپ کی اکثریت تاریخ اسلام کے ماتحت اپنا مطالعہ جس قدر گہرا کرتی جاتی ہے، دنیا کی مختلف پریشانیوں اور بے قراریوں کو معدوم کرنے کی ضرورت جتنی ہی ان کے نزدیک بڑھتی جاتی ہے' بادلِ ناخواستہ انھیں اسی راہ کی طرف آنا پڑتا ہے اور زبان اعتراف کھولنا پڑتا ہے کہ بلاشبہ پیغمبرؐ عرب کے قانون دنیا کی ضرورتوں کے کفیل اور ان کی زندگی عالم انسان کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔ اہل ایشیا کا رجحانِ طبعی جتنا روحانیت اور سادگی کی طرف بڑھ رہا ہے' اسی قدر وہ پیغمبر عالم حضرت محمد ﷺ سے قریب تر ہوتا جاتا ہے۔'' یہ دنیا کا صرف واحد معجزہ ہے کہ نام مبارک تیرہ (چودہ) سو برس پہلے سے اس آنے والی حالت کا پتا دے رہا ہے۔ مستقبل میں دنیا کی عمر جس قدر دراز ہوگی خواہ وہ اپنی موجودہ حالت میں ترقی کرے، جس کی بظاہر امید نہیں اور خواہ اپنے پچھلے سبق دہرائے' دونوں حالتوں میں اسے کمالات نبوت کے اعتراف سے چارہ نہ ہوگا، اس حیثیت سے نام مبارک محمد ﷺ کا ترجمہ سلسلہ اوصاف ومحامد ہوگا۔

جیسا اوپر کہا گیا ہے عام طور سے اشخاص کے نام اور اوصاف باہم کوئی نسبت نہیں رکھتے۔ شاذ و نادر اتفاقی حیثیت سے تناسب بھی مل جاتا ہے اور ایسا تو کبھی نہیں ہوا کہ کسی انسان کا وہ نام رکھا گیا ہو جو اس کی تمام زندگی کا آئینہ اور اس کے شعبہ ہائے حیات کی تفصیل ہو۔ مگر نامِ نامی آقائے نامدار اس سے مستثنیٰ ہے۔ اسی مطابقت سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس خاص نام کے رکھنے کے متعلق ضرور عبدالمطلب کو ایک غیبی تحریک ہوئی۔ اب غور کیا جائے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی کا خلاصہ دوست و دشمن کی یکساں تنقید حاضر و غائب کی رائے زنی کا ماحصل اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ علم وعمل، ظاہر و باطن' خَلق وخُلق ہر حیثیت سے حضور ﷺ کی زندگی قابل تعریف تھی اور اسی

خلاصۂ حیات کا ترجمہ ہے محمد ﷺ۔

اس سے بھی زیادہ عجیب امر یہ ہے کہ نام مبارک حضور کے نہ صرف نبی بلکہ خاتم النبیین ہونے کی دلیل بھی ہے۔ کمال و کمالِ اخلاق بھی انبیا علیہم السلام کی مخصوص اور ممتاز صفات میں سے ہیں۔ دوسرے انبیا علیہم السلام کا کمال علمی و عملی کسی ایک خاص صفت میں مخصوص تھا لیکن حضور کی جامعیت آپؐ کی سوانح و تعلیمات سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ لفظ ''محمد'' کے معنی مجموعہ خوبی اور ''مخلوقِ کامل'' کے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں، اس کے آگے کوئی نکتہ ہی نہیں ہے۔ اسی حالت پر کمالِ کلی کی انتہا اور معارف کا اختتام ہے جس کے بعد نہ کسی نبی کی حاجت نہ کسی نبی کا وجود ممکن ہے۔ مستشرقین یورپ میں سے جن لوگوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک کا مطالعہ کیا ہے، وہ باوجود ہزار سعی تنقیص، اعترافِ کمال پر مجبور ہوئے ہیں۔ سر ولیم مُیور اور مارگولیٹ جیسے سخت لوگوں کو بھی کھلے اور چھپے لفظوں میں اس کا اقرار کرنا پڑا کہ پیغمبر اسلام کی تعلیم انتہائی سچائی اور حقیقی صداقت پر مبنی نظر آتی ہے۔ عہد نبوت میں بھی اسی قسم کے واقعات آچکے ہیں کہ بعض سخت ترین منکر ایک توجہ نظر اقدس کی تاب نہ لاسکے۔ عبداللہ بن سلام جو نامور علما یہود میں سے تھے، وہ جس طرح اسلام لائے معلوم ہے۔ بعثت کے حالات، سیرتِ طیبہ، تعلیم و تلقین اپنے اندر کچھ ایسی کشش رکھتی ہے کہ مخالف سے مخالف اور سخت سے سخت حریف اعتراف پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی خاصیت اور بے اختیارانہ کشش کو نام مبارک میں بیان کیا گیا۔ لفظ ''محمد'' عربی زبان میں تحمید سے مشتق ہے جو باب تفعیل کا مصدر ہے۔ اس باب کے معنی کے خواص میں سے ہے کہ کسی کام کا وجود میں آنا اس طور پر مانا جائے کہ گویا کسی مخفی یا ظاہر طاقت نے اس کو وجود میں آنے کے لیے مجبور کیا جیسے **صَرَف** (پھیر دیا) یعنی کسی طاقت نے بے اختیار کر کے پھیر دیا، اسی طرح ''محمد'' کے معنی ہیں وہ جس کی تعریف بے اختیار کی گئی ہو۔ اس معنی سے اسی قوت جاذبہ اور کشش اصلی کی طرف اشارہ ہے۔ عبداللہ بن سلام کے متعلق مروی ہے کہ وہ چہرۂ اقدس کو دیکھتے ہی پکار اٹھے **هٰذا لَيسَ بِوَجه كذّاب**۔ یورپ میں بڑی ہوشیارانہ تدبیر سے محمد

رسول اللہ ﷺ کو بدترین پیرایوں میں دکھلانے کی کوششیں کی گئی ہیں لیکن اب آج کل بعض جماعتوں اور خدا ترس بندوں کی طرف سے جو مساعی جمیلہ کی جارہی ہیں، انہوں نے تجربہ کرادیا کہ جب کبھی اصل صورت ان کے سامنے پیش کی گئی ہے تو انہوں نے یہی کہا کہ یہی تو ہمارا کعبۂ مقصود ہے۔

اس باب کی دوسری خاصیت یہ بھی ہے کہ وہ کسی کام کے اس طور پر ہونے کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے تمام پہلوؤں کا استقصاء کیے ہوئے ہے۔ کوئی جزو اس سے چھوٹا ہو، انھیں استعمال میں آتا ہے **قَتَلَهٗ تقتیلا** یعنی خوب خوب قتل کیا۔ اس خاصیت کا لحاظ رکھتے ہوئے نام مبارک کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ ''محمد'' یعنی جس کا جز جز قابل تعریف ہے۔ ''اصلاحِ نفس'' تدبیر منزل اور تدبیر مدن کی وہ کونسی شاخ ہے جس کا عملی نمونہ ذات قدسی صفات محمد رسول اللہ ﷺ نے پیش نہیں کر دیا۔ انبیا علیہم السلام کا تمام تر سلسلہ عالم میں ایک خاص ترتیب و نظام کے ساتھ آیا اور ہر ایک اپنے اندر کوئی نہ کوئی کمال اخلاقی یا عرفانی یا انتظامی لایا۔ یہ بابرکت سلسلہ جب اپنی حدو نہایت کو پہنچا تو ضرورت ہوئی کہ عالم انسان کے سامنے ایک ایسا نمونۂ کامل پیش کیا جائے جو ان تمام صفات کا مجمع اور فضائل کا آئینہ ہو۔ جس کی زندگی کو سامنے رکھنے سے موسویانہ مستی' مسیحانہ اخلاق' ابراہیمی محبت بیک وقت نظر کے سامنے آجائے۔ اور پھر ان تمام اوصاف میں وہ اپنے متقدمین سے بالاتر ہو۔ وہ ہستی' جامع اور برزخ کامل ذات پاک حضرت محمد ﷺ ہے، اسی لیے حضرت مسیح نے اپنی بشارت میں لفظ ''احمد'' فرمایا۔ یعنی وہ آئے گا جو اپنے تمام پہلے آنے والوں کا سردار اور سب پر فائق ہوگا۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب نے اپنی کامل نشو ونما جب ہی پائی ہے جب وہ معرفت و روحانیت کی آغوش سے نکل کر سلطنت اور حکومت کی گود میں چلے گئے ہیں۔ مسیحی مذہب کی ترقی' رومی بادشاہوں کی رہین احسان ہے۔ بُدھ نے بہت کچھ تبلیغ کی لیکن اس کا عالمگیر مذہب بھی اسی وقت اپنی تکمیل کرسکا جب وہ اشوک خاندان کی سرپرستی میں آگیا۔ لیکن اسلام اپنی تاریخ میں بالکل علیحدہ ہے۔ وہ جن جن ملکوں میں گیا اور جن جماعتوں میں پھیلا،

اخلاق و روحانیت سے گیا۔ غریب تلوار، اسلام میں روحانیت اور مذہب کے داخلہ کے بعد گئی ہے۔ افریقہ اور ہندوستان کی نظیریں اس بارے میں بہت صاف ہیں۔ اس خاص نعمت تبلیغ کو بھی نام مبارک میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ **فَقطع دبر القَوم الذین ظَلمُوا والحَمد لِلّٰه رَبِّ العَالَمِین**، بظاہر اسباب ان مفاسد کے مٹنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی لیکن فطرت کی تدبیریں اندر اندر جاری رہتی ہیں اور ایک وقت معین پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ فطرت کی رفتار ہوا کی طرح تیز اور سیلاب کی طرح نرم ہوتی ہے۔ خوش تدبیری اور حسن اسلوب کے موقع پر بھی حمد کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ پس لفظ ''محمد'' کے ایک یہ بھی معنی قرار دیئے جاسکتے ہیں کہ وہ جس کے ساتھ خوش تدبیری نے ترقی کی۔ آپ ﷺ کی تعلیم کا مقصد، آپ ﷺ کا لایا ہوا دین، خدا کی خاص مرضی اور خاص تدبیر سے عالم میں پھیل گیا جس کی سرعت اور بغیر جدوجہد رفتار ترقی سے اس وقت بھی دنیا متحیر ہے۔

الغرض اسلام کی تمام معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ کا نام مبارک بھی اپنے معانی کے لحاظ سے مختلف خوبیوں کا مرقع اور بے شمار فضائل کا خلاصہ ہے۔ ایک طرف وہ اپنے مسمّٰی کے کام اور کام کے انجام کی پیشین گوئی ہے، دوسری طرف اس کے کاموں کی تاریخ اور اس کی تعلیم کا لب لباب ہے۔

پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے نبی کا ایسا پاک نام رکھا اور پاکیزہ ہے وہ نبی ﷺ جسے اس کے معبود نے ایسی فضیلتوں سے آراستہ کیا۔

وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ابو محمد عبد المالک

تیرا ﷺ اسم ہے لوح جہاں کی اساس

محمد ﷺ...... ایک پیارا، حسین، قابل فخر، ہر دل عزیز، باعث خیر و برکت، پسندیدہ، دل ربا، ذخیرۂ حسن دو جہاں، عطر ریز، عنبر بار، دل کش، مقبول و پر کشش نام...... ایک ایسا نام جو کسی کو نہ سوجھا، کسی پہ نہ جچا، کوئی اس کے قابل نہ تھا۔ سیدہ آمنہؓ کے حسین و خوبصورت، صاحب جمال و کمال بیٹے کی وجہ سے انسانیت تک اس نام کی رسائی ہوئی...... اس نام کے نغموں کی کائنات میں گونج ہے۔ افق عالم میں اس کا چرچا و شہرت ہے...... اس نام میں رحمت و اپنائیت ہے۔ عرب جو بدنظمی اور پراگندی کے عادی تھے، اسم محمد ﷺ نے ان سب کو ایک دائرہ میں لا کر ایک سلسلہ میں منضبط کر دیا، ایک ہی لڑی میں پرو دیا، پوری دنیا کے باشندوں کو رنگ و نسل، قوم و قبائل کے امتیاز کے بغیر یک راہ و یک جا کر دیا۔ عالم اسلام کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہر جگہ ہر مقام پہ یہ نام ایک قدر مشترک ہے۔ ہر کلمہ گو نام محمد ﷺ سے وابستہ ہے۔ قوم ولسانیت کے اختلافات کے باوجود سب کے سب مسلمان اگر کسی بات پر متفق ہیں تو وہ نام محمد ﷺ ہے۔

یہ نام عظیم قوت ہے...... اس نام سے دشمنوں پر ہیبت و رعب ہے...... یہ نام روشنی ہے۔ ایک ایسی روشنی جس نے جہالت و تاریکیوں کے سارے پردے چاک کر کے کائنات کو منور کر دیا...... یہ نام، نام عظمت ہے جس نے اپنے چاہنے والوں کو عظیم کر دیا...... یہ نام بہت ہی ارفع و بلند ہے...... یہ نام پاکیزہ و مقدس ہے جس کے دم سے دھرتی کفر و شرک سے پاک ہوگئی...... سورج، چاند، ستارے، آسمان و زمین، فرشتے، جنات اور انسان سب اس نام کے گن گاتے ہیں...... اس نام سے کلیوں کا تبسم، پھولوں کا ترنم، دھرتی کی بقا و جگمگاہٹ، ہر شے کی نقل و حرکت...... گویا کہ کائنات کا حسن،

رنگ، رونق، خوشبو، تازگی سب کچھ اسی نام سے ہے۔ اسی عقیدت و محبت کا اظہار علامہ محمد اقبالؒ اشعار کی دنیا میں یوں کرتے ہیں۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کر دے
ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اِسی نام سے ہے

جس طرح ہزار کفر و شرک کے باوجود بھی ''اللہ'' کا نام ذات خداوندی کے لیے مخصوص رہا، بعینہٖ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نام محمد و احمد کو بھی چھپائے رکھا۔ کسی کو بھی نہ سوجھا کہ یہ نام بھی رکھا جائے۔ جب آپ ﷺ کی ولادت کا زمانہ قریب آیا تو کاہنوں، نجومیوں اور اہل کتاب نے نام و صفات کی وضاحت کے ساتھ آمد کی بشارتیں دیں تو پھر لوگوں کی توجہ اس نام کی طرف گئی اور اُمید نبوت پر محمد و احمد نام رکھنا شروع کیے۔ چند گنے چنے ایسے اشخاص ملتے ہیں جن کا یہ نام رکھا گیا، لیکن مشیت الٰہی دیکھئے کہ اُن میں سے کسی نے بھی دعوائے نبوت نہ کیا۔ اُن میں سے چند کے نام یہ ہیں، محمد بن عدی بن ربیعہ بن سواۃ بن جشم بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم السعدی۔ محمد بن عقبۃ بن الحیحہ بن الجلاح الاوسی۔ محمد بن اسامہ بن مالک بن حبیب بن العنبر ۔ محمد بن براء یا ''بر'' بن طریف بن عتوارۃ بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ۔ محمد بن الحارث بن حدیج۔ محمد بن الحرماز بن مالک بن عمرو بن تمیم۔ محمد الشویعر بن حمران بن ابی حمران الجعفی ۔ محمد بن خزاعی بن علقمۃ بن حرابہ سلمیٰ، جس کا تعلق بنو ذکوان سے ہے۔ محمد بن خولی ہمدانی۔ محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک۔ محمد بن الیحمد ازدی۔ محمد بن یزید بن عمرو بن ربیعہ۔ محمد بن الاسدی۔

محمد الفقیمی ۔محمد بن عمر بن مغفل ۔

زصد هزار محمد که درجهان آید

یکے بمنزلت و فضل مصطفی نرسد

اس دنیا میں لاکھوں محمد (کے نام سے) آئے لیکن ان میں سے
کوئی بھی مصطفیٰ ﷺ کے بلند مقام کو نہ چھو سکا۔

محمد بن عدی سے پوچھا گیا کہ آپ کا نام جاہلیت میں کیسے محمد رکھا گیا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے بھی ایک دن جب اپنے والد سے یہی پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں، سفیان بن مجاشع، یزید بن عمرو اور اسامہ بن مالک شام گئے۔ وہاں ایک راہب نے آخری نبی کی آمد کا بتایا، ہم نے پوچھا، اُس کا نام کیا ہوگا؟ کہا: محمد (ﷺ)، پھر ہم واپس آئے، ہم میں سے ہر ایک کے ہاں لڑکا ہوا، سب نے اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھا۔
(کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ از قاضی القضا قاری عیاض بن موسیٰؒ: 441)

دادا حضرت عبدالمطلبؓ ایک عجیب خواب دیکھتے ہیں، ان کی کمر سے نور کا ایک سلسلہ نکل رہا ہے، جس کا ایک سرا زمین میں ہے اور دوسرا آسمان میں، ایک مشرق میں ہے تو دوسرا مغرب میں۔ پھر اُس نور نے ایک درخت کی صورت اختیار کی جس کے ہر پتے پر نور چمک رہا تھا، اور مشرق و مغرب کے لوگ اس درخت سے لگے ہوئے ہیں۔ معبّرین نے خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ آپ کی نسل سے ایک بچہ پیدا ہوگا، مشرق و مغرب کے لوگ اس کی پیروی کریں گے، زمین و آسمان والے اس کی حمد و ثنا کریں گے۔ پوتا پیدا ہوا تو عبدالمطلب نے اس کا نام 'محمد' (ﷺ) رکھا۔ مروجہ تمام ناموں سے مختلف، لہجے اور معنی میں الگ تھلگ، ایک خاص شان لیے یہ نام...... جس نے بھی سنا متعجب و حیران ہوا کہ کعبہ کے متولی عبدالمطلب نے کعبہ میں رکھے ہوئے 360 خداؤں میں سے کسی کے ساتھ نسبت دینے کے بجائے اپنے پوتے کا انوکھا و عجیب نام ''محمد'' رکھا ہے۔ کسی نے وجہ پوچھی:

اے ابوالحرث! تم نے اس بچے کا نام محمد رکھا ہے، حالانکہ یہ نام تمہارے

باپ دادا میں سے کسی کا ہے اور نہ تمہاری قوم میں کسی کا؟ عبدالمطلبؓ نے جواب میں کہا: **اردت ان یحمده الله فی السماء و تحمده الناس فی الارض**...... میں چاہتا ہوں کہ خالق کائنات آسمان پر ان کی تعریف کریں اور خلق خدا زمین پر ان کی مدح و ستائش کرے۔ وقت نے ثابت کر دیا کہ یہ نام واقعی اس ہستی کے لیے ہی موزوں و مناسب تھا کیونکہ پھر ستائش و تعریف کرنے والوں میں تعجب کرنے والے بھی شامل تھے۔ والدہ ماجدہ سیدہ آمنہؓ کو بھی بتایا گیا کہ تمہارے شکم اطہر میں سید الامم ہیں، اس نومولود کا نام 'محمدؐ' رکھنا۔ دوسری روایت میں ہے کہ 'احمدؐ' رکھنا۔ﷺ۔ گویا کہ محبوب کل ﷺ (فداہ روحی و نفسی وابی وامی) کا نام کسی فرد یا بشر نے نہیں رکھا بلکہ اس خلاصۂ حیات کا نام مبارک خود خالق کائنات نے رکھا ہے۔ پھر اِس خالق کل سے بشارت پا کر خویش و اقارب، اصفیا و احبا نے آپ ﷺ کا نام محمد واحمد رکھ کر اپنے اذہان وقلوب کو مفرح کیا۔

ولادت رسول ﷺ کے کچھ عرصہ بعد شاہ یمن جو کہ یہود کے بڑے علما میں سے تھے، فاتح حبشہ بنے۔عرب کے رؤسا و اشرف انھیں مبارک باد دینے کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔عبدالمطلبؓ کی قیادت میں قریش کا وفد بھی پہنچا۔شاہ یمن سیف بن ذی یزن، جناب عبدالمطلبؓ کی شخصیت اور ان کی فصاحت و بلاغت سے بڑا متأثر ہوا اور حکم جاری کیا کہ ایک ماہ تک ان کا خصوصی اکرام و مہمان نوازی کی جائے۔اسی دوران ایک دن شاہ یمن نے جناب عبدالمطلبؓ کو خلوت میں ایک خصوصی مجلس میں بلا کر کہا:

- ''کوئی اور ہوتا تو میں اس سے اس معاملے میں بات نہ کرتا، لیکن چونکہ مجھے آپ راز دار لگتے ہیں، اس لیے ایک راز کی بات بتاتا ہوں، جب تک اللہ تعالیٰ اسے ظاہر نہ کریں، آپ بھی اسے افشا نہ کریں، وہ خبر ساری انسانیت کے لیے شرف وفضیلت والی ہے۔آپ کے لیے اس میں بے انتہا عزت وشرافت ہے۔**ھذا حینه الذی یولد فیه او قد ولد اسمه محمد بین کتفیه شامة یموت ابوه. و امه یکفله جده وعمه**......اب وقت آ گیا ہے کہ (مکہ میں) ایک بچہ پیدا ہوگا، اس کا نام محمد ﷺ ہوگا۔

اس کے دونوں کندھوں کے درمیان علامت نبوت ہوگی، اس کے ماں باپ فوت ہو جائیں گے، دادا اور چچا اس کی کفالت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسی نبوت عطا فرمائے گا جو سب انبیا کی نبوت پر غالب ہوگی۔ اس کے مددگار ہم میں سے (یعنی انصار مدینہ) ہوں گے۔ اس کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ عزت اور اس کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ وہ زمین پر جہاد کرے گا۔ پاکیزہ اشیاء اس کے لیے حلال ہوں گی۔ وہ رحمٰن کی عبادت کرے گا، شیطان کو ذلیل کرے گا، بتوں کو توڑے گا، آتش کدوں کو بجھائے گا۔ اس کا قول مستحکم اور فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہوگا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا شعار ہوگا"۔

عبدالمطلب یہ ساری گفتگو سن کر سجدے میں گر گئے۔ بادشاہ نے کہا: سر اٹھایئے! آپ کا سینہ ٹھنڈا ہو اور آپ کا کعبہ بلند ہو۔ مجھے بتاؤ کہ آخر ہوا کیا؟

عبدالمطلب کہنے لگے:

"بادشاہ! میرا ایک بہت محبوب بیٹا تھا۔ میں نے اس کی شادی ایک شریف خاندان کی بہت ہی معزز و شریف خاتون (سیدہ) آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ سے کی۔ **فجاء ت بغلام سمیته محمدا مات ابوه و امه و کفلته انا و عمه، بین کتفیه شامة و فیه کل ماذکرت من علامة**۔ اس نیک سیرت خاتون سے ایک بچہ پیدا ہوا، جس کا نام میں نے "محمد" رکھا۔ اس کے ماں باپ واقعی رخصت ہو چکے ہیں۔ اب میں اور اس کا چچا اس کی کفالت کرتے ہیں۔ کندھوں کے درمیان مہر نبوت کے ساتھ ساتھ اس کے اندر وہ ساری علامات موجود ہیں جو آپ نے بیان کی ہیں"۔

شاہ یمن کہنے لگا: تم واقعی اس کے دادا ہو، لہٰذا یہودیوں سے اس بچے کی حفاظت کرو، کیونکہ وہ اس سے دشمنی کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کریں گے۔

(اثمار التکمیل جلد 2 صفحہ 13)

نبی مکرم ﷺ کی آمد کی سابقہ انبیا نے بشارتیں دیں۔ لوگ منتظر تھے۔ عرب کے اشراف و رؤسا بھی انتظار کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ ﷺ کے ایک جد امجد کعب بن لوئے، کہ ان کے اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان 560 اور ایک روایت

کے مطابق 520 سال کا فاصلہ ہے، قریش کے لوگ ان کے پاس جمع ہوتے تھے۔ وہ انھیں نصیحت کرتے۔ آپ ﷺ کے ظہور کے متعلق باتیں بتاتے۔ وہ کہتے تھے کہ وہ نبی آخر الزمان میری اولاد میں سے ہوں گے، کعب ان کو حکم دیتے کہ (آپ ﷺ کی بعثت وظہور کے بعد) ان کی پیروی کرنا۔ وہ کہتے تھے کہ تمہارے لیے ایک عظیم خبر آئے گی اور ایک کریم نبی ﷺ ظاہر ہوں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی مدح اور توصیف میں حضرت کعبؓ کے اشعار میں سے دو شعر حاضر خدمت ہیں۔

علی غفلة یأتی النبی محمد
فیخبر اخبارا صدوق خبیرها
یا لیتنی شاهد فحواء دعوته
حین الشیرة تبغی الحق خذلانا

جہالت اور بے خبری کے دور میں ایک نبی آئے گا، جس کا نام محمد (ﷺ) ہوگا اور وہ اس طرح خبریں بتلائے گا جس طرح ایک جاننے والا بتلایا کرتا ہے۔ کاش میں اس وقت زندہ رہوں جب وہ لوگوں کو حق کی دعوت دے گا اور ان کے قبیلے والے اس حق کی مخالفت کرنے کے درپے ہوں گے۔ (سیرت حلبیہ)

نام سے کسی شخصیت کا تعارف مقصود ہوتا ہے خواہ اس نام کی کوئی حقیقت اور اثر اس میں نہ پایا جاتا ہو، جیسے مشفق ماں ایک سیاہ فام بچے کا نام کافور، چاند اور غبی و کند ذہن کا نام ذکی و ذہین رکھ دیتی ہے مگر یہ سب کچھ بے حقیقت ہوتا ہے۔ لیکن انبیا کرام کے اسما مبارکہ سے محض اُن کی ذات کا تعارف ہی مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ ان تمام اوصاف کے ترجمان ہوتے ہیں جو دست قدرت نے ازل سے ان میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ اس لیے حضور ﷺ کا ہر نام کسی نہ کسی صفت کا جلوہ گاہ ہے۔

اسمائے مبارکہ، آپ ﷺ کی صفات پسندیدہ کا وہ آئینہ ہیں جس سے آپ ﷺ کی خوبیوں کی تصاویر اور اخلاق عظیمہ کا نقشہ پورا پورا سامنے آجاتا ہے اور

کمالات محمد ﷺ کی رنگین چلمنیں ہیں جن میں چھن چھن کر آپ ﷺ کے کمالات نظر آتے رہتے ہیں۔ لہٰذا جس طرح آپ ﷺ کی ذات بے نظیر و بے مثال ہے، اسی طرح آپ ﷺ کے اسما مبارکہ بھی بے مثال و بے مثل ہیں۔

آپ ﷺ کے ذاتی و صفاتی اسمائے مبارکہ کی کل تعداد کیا ہے؟ اس بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ قاضی ابوبکر بن العربی المالکی نے ''الاحوذی فی شرح الترمذی'' میں بعض صوفیا کا قول نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ایک ہزار نام ہیں۔ علما اور سیرت نگاروں نے اپنی سعادت کے مطابق نام گنوائے ہیں۔ شیخ ابوالخطاب بن دحیہ نے اس پر کتاب لکھی ''المستوفی فی اسما المصطفیٰ ﷺ''۔ شیخ ابوالحسن علی بن احمد المعروف بالحوالی نے ''اسما النبی ﷺ'' میں 99 نام بتائے۔ ابو الفرج بن الجوزی نے 23 اور ابوعبداللہ محمد بن علی بن عساکر نے 20 نام بتائے۔ علامہ سیوطیؒ نے **"البهجة السوية فی الاسما النبوية"** میں پانچ سو نام جبکہ علامہ سخاوی نے ''القول البدیع''، قاضی ابوالفضل عیاض نے ''کتاب الشفا'' اور امام ابن العربی نے ''القبس والاحکام'' میں چار سو نام گنوائے ہیں۔ امام غزالیؒ نے ''دلائل الخیرات'' میں 201 نام گنوائے ہیں۔ حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ نے ایک قصیدے میں حضور فخر دو عالم ﷺ کے 521 اسمائے گرامی نظم کی شکل میں پیش فرمائے ہیں۔ اس قصیدے کا نام ہے **"قصيدة الحسنى فی اسما النبی العظمی"**۔ مشکلات اور مصائب سے نجات کے لیے اس کا پڑھنا بہت مجرب ہے۔ انہوں نے ایک اور تصنیف ''البرکات المکیۃ'' میں رسول اللہ ﷺ کے آٹھ سو سے زائد اسما کو جمع کیا ہے۔ محدث جلیل و محقق کبیر مولانا مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھویؒ نے محبوب دو جہاں ﷺ کے گیارہ سو 1100 سے زائد اسما بیان کیے، جو اس وقت تک ہمارے علم کے مطابق اسما النبی ﷺ پر سب سے زیادہ تحقیق ہے۔

حضرت کعب احبارؓ سے منقول ہے، حسین بن محمد الدامغانیؒ نے کہا کہ اہل جنت کے نزدیک حضور اقدس ﷺ کا نام عبدالکریم ہے۔ اہل نار کے لیے عبدالجبار، اہل عرش کے نزدیک عبدالحمید، تمام ملائکہ کے ہاں عبدالمجید، تمام انبیا کرام کے ہاں عبدالوہاب،

شیاطین کے لیے عبدالقہار، جنات کے ہاں عبدالرحیم، پہاڑوں میں عبدالخالق، خشکی میں عبدالقادر، سمندر میں عبدالمھیمن، مچھلوں میں عبدالقدوس، حشرات الارض میں عبدالغیاث، وحشی جانوروں میں عبدالرزاق، درندوں میں عبدالسلام، چوپاؤں میں عبدالمؤمن، پرندوں میں عبدالغفار، تورات میں 'ماذ ماذ'، انجیل میں 'طاب طاب'، صحائف میں عاقب، زبور میں فاروق، حق تعالیٰ کے ہاں طٰہٰ، یسین، مؤمنین کے ہاں محمد ﷺ اور کنیت ابو القاسم ہے کیونکہ (بامر الٰہی) اہل جنت کو ان کے درجات تقسیم فرماتے ہیں۔ (القول البدیع)

پیغمبروں کے اسمائے گرامی خوبصورتی کے ساتھ لوح پر جڑ دیئے گئے ہیں جن سے ایک چوکھٹا تیار ہو گیا ہے اور اس کے وسط میں اسم محمد ﷺ طغریٰ ہے۔ اللہ کا نام بے نظیر حروف تہجی میں اس لوح کا ''الف'' ہے تو رسول اللہ ﷺ کا نام ''طہٰ'' اس تختی میں ''ب'' ہے۔ (الف کے بعد ''ب'' آتی ہے شاعر کہنا چاہتا ہے کہ اللہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کا نام وہاں درج ہے، یہ ''بعد از خدا بزرگ توئی'' کا مفہوم ہے۔)

''محمدؐ''...... وہ نام ہے جو شیریں بھی ہے، مترنم بھی ہے اور مقدس بھی۔ اس نام کو زبان سے ادا کیا جائے تو ایک ایمان افروز اور دلنواز صدا بلند ہوتی ہے اور اس آواز سے فضا میں ایک ایسی حرکت پیدا ہو جاتی ہے جس پر قلب وضمیر جھومتے اور ذوق وجدان وجد کرتے ہیں۔ اس نام میں جو نغمگی ہے اس کی کوئی حد نہیں۔ یہ نام ہی خود بتا رہا ہے کہ میں اس عظیم ترین انسان کا نام ہوں جس کی نعت وستائش اور توصیف ارض وسما پر واجب قرار دی گئی ہے۔

حافظ سہیلیؒ کی رائے یہ ہے کہ تورات میں آپ ﷺ کا جو اسم مبارک مذکور ہے، وہ احمد ہے، ﷺ۔ حافظ ابن قیمؒ اس رائے سے متفق نہیں ہیں، وہ اس پر اصرار کر رہے ہیں کہ تورات میں آپ ﷺ کی آمد کی پیشگوئی اسم محمد کے ساتھ بھی صاف موجود ہے۔ اس کے بعد حافظ ابن قیمؒ اسم ''محمدؐ'' کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''محمدؐ'' وہ ہے جس میں بکثرت تعریف کے اوصاف پائے جائیں۔ محمود بھی اسم مفعول کا صیغہ ہے، لیکن جو مبالغہ باب تفعیل، مزید میں ہوتا ہے وہ ثلاثی مجرد میں نہیں ہوتا۔ اس لیے

''محمد'' (ﷺ) محمود سے زیادہ بلیغ ہے۔

محمد (ﷺ) وہ ہے کہ جس کی اتنی تعریف کی جائے جتنی کسی اور بشر کی نہ کی جائے۔ اس لیے تورات میں آپ کا نام محمد ﷺ ہی ذکر کیا گیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ، آپ کی امت اور آپ کے دین کے فضائل و کمالات کا اتنی کثرت سے اس میں ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم رسول کو بھی آپ ﷺ کی امت میں ہونے کی آرزو ہونے لگی۔ خود خالق دو جہاں نے آپ ﷺ کی تعریف کی ہے۔ انبیا کرام سے لے کر جن و ملک تک، حیوانات سے لے کر جمادات تک، ہر ذی روح اور غیر ذی روح، شجر و حجر، سب آپ ﷺ کے ثنا خواں ہیں۔ ہر ایک کی تعریف کا انداز نرالا اور انوکھا ہے۔ بے شمار زبانیں آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کے لیے متحرک و مصروف ہیں۔

ہمارے نبی ﷺ کا نام محمد رکھا گیا کیونکہ آپ ﷺ کے خصال حمیدہ اور عادات شریفہ کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب ﷺ کی خصال حمیدہ کا علم تھا، اس لیے اہل خانہ کو غیبی اشارہ کیا کہ ان کا نام محمد (ﷺ) رکھا جائے۔ اہل لغت کہتے ہیں محمد یا محمود وہ ہے جس میں خصال حمیدہ کثرت سے پائی جائیں۔ (تہذیب الاسما، علامہ أبی زکریا محیی الدین بن شرف النووی، مکتبۃ الشاملۃ)

لغات قاموس نے لفظ ''حمد'' کے ایک معنی قضا الحق کے بھی بتلائے ہیں۔ پس لفظ ''محمد'' کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ جس کا حق پورا کر دیا گیا ہو، یعنی قدرت کی جانب سے نوع انسان کو جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا اور انسان کا اپنے خالق پر جو حق تخلیق مقرر تھا، وہ محمد ﷺ پر پورا کر دیا گیا۔

ایک عجیب نکتہ ہے کہ جتنی ہی کسی انسان کی حالت مکمل ہو گی، اسی قدر اس کی خلقی کیفیت راسخ و مستحکم ہو گی۔ ایک کا کمال دوسرے کے کمال کی علامت اور ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کی نشانی ہے۔ تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے کہ کیرکٹر اور اخلاق کی جملہ شاخوں کی پختگی اور تکمیل کا جو نمونہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک نے پیش کیا، عالم انسانی اس کی نظیر سے عاجز ہے حتیٰ کہ خود دشمنوں کے اقرار سے اس کو

فرما دیا۔ **انک لعلی خلق عظیم.**

محاورات عرب سے ''حمد'' کے یہ بھی معنی معلوم ہوتے ہیں کہ کسی کام کو اپنی قدرت کے مطابق انجام دینا۔ اس معنی کو سامنے رکھتے ہوئے بے تامل کہا جا سکتا ہے کہ لفظ محمد ﷺ کے معنی مخلوق کامل کے بھی ہیں۔ (تفسیر ماجدی: ضمیمہ سورہ آل عمران)

شیخ اکبرؒ یہاں ایک اور عجیب نکتہ لکھ گئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے، جب ہم کھا پی کر فارغ ہو لیتے ہیں تو خدا کی حمد کرتے ہیں۔ جب سفر ختم کر کے گھر پہنچتے ہیں تو خدا کی حمد کرتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کا طویل و عریض سفر ختم کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو خدا کی حمد کریں گے۔ **و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔**

اس دستور کے مطابق مناسب یہ ہے کہ جب سلسلہ رسالت ختم ہوا تو یہاں بھی آخر میں خدا کی حمد ہو۔ اس لیے جو نبی سب سے آخر میں آئے، ان کا نام ''محمد'' ﷺ رکھا گیا۔ بے شک جو ذات پاک کہ حسن و خوبی کی تمام رعنائیاں اور زیبائشوں کا مجموعہ ہو، اس کے اسما بھی اسمائی حسن و خوبی کا مجموعہ ہونے چاہئیں۔

سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
الٹ دیتے ہیں تخت قیصریت، اوج دارائی
سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکرا سرفروشی کے فسانے میں
سلام اس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے
درود اس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
درود اس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی
درود اس پر کہ جس کے تذکرے ہیں پاکبازوں میں
درود اس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں

''احمد'' اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اسم فاعل و مفعول دونوں میں مستعمل ہو سکتا

ہے، پہلی صورت میں معنی ہوں گے **"احمد الحامدین لربه"** تمام تعریف کرنے والوں میں اپنے پروردگار کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا (اتنی تعریف کہ کسی انسان سے اس کا احتمال ہی نہ ہو)۔

علامہ قرطبیؒ نے لکھا کہ انبیا کرام علیہم السلام سب اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا کرنے والے ہیں اور ہمارے نبی ﷺ ان تمام میں سب سے زیادہ حمد و ثنا کرنے والے ہیں۔ دوسری صورت میں معنی ہوں گے" تمام لوگوں میں سب سے زیادہ تعریف کے قابل اور ثنا کے مستحق"...... پس جس اعتبار سے بھی دیکھا جائے"حمد" کے تعلق میں آپ ﷺ سب سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ کیونکہ جتنی خدا تعالیٰ کی تعریف آپ ﷺ کے ذریعے سے گونجی، کیا کبھی کسی اور کے ذریعے گونجی؟ اور جتنی کثرت کے ساتھ خود خالق کائنات اور اس کی غیر متناہی مخلوق نے آپ ﷺ کی تعریف وثنا کی، اتنی کسی اور شخصیت کی، کی ہے؟

اس لیے احمد و محمد ﷺ نام کے شایان شان صرف اور صرف آپ ﷺ کی ذات گرامی ہی ہوسکتی ہے۔ اور جتنی حقیقت و جتنی صداقت کے ساتھ یہ اسما آپ ﷺ کی ذات پر چسپاں ہیں کسی اور پر نہیں۔

اُن کے دربار اقدس میں جب بھی کوئی
غمزدہ آ گیا، تشنہ کام آ گیا
غم غلط ہو گئے، معصیت ڈھل گئی
مغفرت، عافیت کا پیام آ گیا
دل کو لذت ملی، چشم پرنم ہوئی
جب زباں پر محمد(ﷺ) کا نام آ گیا

صوفیا کرام کا کہنا ہے کہ احمد ﷺ و محمد ﷺ ایک ہی ہستی کی دو جدا جدا حقیقتیں ہیں۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں: احمد ﷺ رسول اللہ کا پہلا نام ہے۔

آپ ﷺ آسمان والوں میں اسی نام سے معروف ہیں۔ آپ ﷺ کے اس نام مبارک کو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص تقرب حاصل ہے اور یہ آپ ﷺ کے دوسرے نام محمد ﷺ سے ایک منزل زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور قریب ہے۔ (مکتوبات دفتر سوم)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں: آپ ﷺ کے دونوں اسمائے مبارک حقیقت میں ایک اسم ہیں جو حمد سے مشتق اور مبالغہ کے معنی میں مفید ہیں۔ پہلا نام باعتبار کیفیت ہے جبکہ دوسرا نام باعتبار کمیت ہے۔ آپ ﷺ حق تعالیٰ کی حمد افضل محامد سے کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں کثرت محامد سے آپ ﷺ کی حمد و ستائش کی گئی۔ آپ ﷺ احمد الحامدین، حامدین میں سب سے بڑے حامد اور سب سے زیادہ تعریف کرنے والے۔ **احمد المحمودین**، تمام تعریف کیے جانے والوں میں سب سے زیادہ تعریف کیے گئے۔ **وافضل من حمد**، تمام تعریف کرنے والوں میں سب سے برتر و افضل تعریف کرنے والے ہیں۔ (مدارج النبوۃ جلد اول باب ہفتم) (جب احمد کو اسم مفعول کے معنی میں استعمال کیا جائے تو) اس بنا پر محمد اور احمد میں فرق یہ ہے کہ محمد وہ ہے کہ جس کی تعریف اپنے اوصاف جمیلہ کی وجہ سے سب سے زیادہ کی جائے اور احمد وہ ہے جس کی تعریف سب سے بہتر اور عمدہ کی جائے۔ پس محمد بلحاظ کمیت ہے اور احمد بلحاظ کیفیت۔ دونوں ناموں کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ اپنے خلق و فضائل کی وجہ سے اس کے مستحق ہیں کہ سب سے زیادہ اور سب سے کامل تعریف آپ کی ہو۔

آپ ﷺ کے اسما میں محمد و احمد بہت مشہور ہیں۔ یہ دونوں اسما واقع کے مطابق ہیں۔ آپ پہلے احمد ہیں۔ پھر محمد ﷺ، یعنی وجود کے حساب سے بھی آپ پہلے احمد ﷺ ہیں پھر محمد ﷺ، بلکہ احمد ﷺ ہونے کی وجہ سے ہی آپ محمد ﷺ ہوئے۔ انبیا سابقہ نے نام احمد کے ساتھ آمد کی بشارت دی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: "**یاتی من بعدی اسمه احمد**"۔ پھر عالم وجود میں آنے کے بعد محمد ﷺ کے نام سے پکارے گئے۔

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف کی تو احمد ہوئے، پھر مخلوق نے آپ ﷺ کی خوب تعریف کی تو محمد ہوئے۔ محشر میں پہلے آپ خدا تعالیٰ کی ایسی تعریف

کریں گے کہ آج تک کسی کو بھی ایسی تعریف القانہ ہوئی، تو احمد ہوں گے، پھر "شافع و مشفع" (شفاعت و سفارش کرنے والا اور جس کی سفارش قبول بھی کی گئی) کے بعد مخلوق خدا خوب آپ کی تعریف کرے گی تو محمد ہوں گے تو شان احمدیت پہلے ہے اور شان محمدیت بعد میں ہے۔

جہاں کی زبان پر ہے نام محمد ﷺ
ہر اک دل میں ہے احترام محمد ﷺ
بلا اذن خالق کہا کچھ نہ منہ سے
کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ

محمد ﷺ ...... ایک حرف محبت ہے ...... نغمگی بھی اس نام کو سن کر وجد کرتی ہے...... چاند ستارے سن کر مسکراتے ہیں...... ندامت میں بھی اس اسم گرامی نے لذت گھول دی...... دل میں بھی نشاط آ گیا یہ نام سن کر...... اس نام میں ملاپ ہے جدائی نہیں...... اپنائیت ہے اجنبیت نہیں...... محبت ہے نفرت نہیں...... لذت و امید ہے مایوسی نہیں...... رحم و مہربانی ہے قطع و فساد نہیں...... کیف ہے، سرور و شعور ہے...... کائنات کی رنگینیوں، دلنشینیوں، حور و غلمان کی رعنائیوں، جنت کی حسین پہنائیوں اور شہنائیوں کو یکجا کیا جائے تو نام محمد ﷺ بن جاتا ہے۔

کائنات حسن جب پھیلی، تو لامحدود تھی
جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی

اللہ کا نام لیں تو دونوں ہونٹ علیحدہ ہو جاتے ہیں جس میں اشارہ ہے کہ اللہ کی ذات سب سے اونچی ہے، خالق اور مخلوق میں فاصلے ہی فاصلے ہیں اور وہاں تک پہنچنا ہمارے لیے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ لیکن جب محمد ﷺ کا نام لیتے ہیں تو دونوں ہونٹ آپس میں مل جاتے ہیں، جس میں اشارہ ہے کہ حضور ﷺ کی ذات والا، صفات و برکات ہی ہم حقیر بندوں کو اُس اونچی ذات سے ملانے کا ذریعہ ہے۔

اللہ اللہ نام حبیب اللہ

کتنا شیریں اور کس قدر جانفزا
پھول سے کھل گئے، لب سے لب مل گئے
جب زباں پر محمد ﷺ کا نام آ گیا

خالق کائنات کا اسم ذاتی ''اللہ'' ہے جس میں کوئی نقطہ نہیں ہے۔ اسی طرح خداوند قدوس کو اپنے محبوب ﷺ کے نام میں بھی نقطہ گوارا نہیں ہے، وہ نام بھی بے نقط ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نقطہ سے پاک اس نام سے اشارہ ہے کہ اس کی ذات بھی ہمہ قسم کے نقائص، عیوب اور شرک و شریک سے پاک ہے۔ کفار و مشرکین نے جو کچھ اس کی طرف منسوب کیا ہے، وہ ان تمام سے مبرا ہے۔ اسی طرح محمد ﷺ کے بے نقط نام سے بھی اشارہ ہے کہ دشمنان اسلام جس قسم کے مکروہ القاب، گستاخانہ و نازیبا کلمات اور عیوب، محبوب ﷺ کی شان میں گنواتے ہیں، بے نقط نام کا مسمیٰ بھی ان تمام سے محفوظ و سالم ہے۔ جس طرح خالق کائنات، کبریائی و تمام صفات کمال میں یکتا و لاشریک ہے، اسی طرح اس کا محبوب ﷺ بھی اپنے کمالات، محاسن و محامد میں واحد و بے مثل ہے۔

علامہ آلوسی روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ ذاتی اور صفاتی ناموں میں یہ فرق ہے کہ اللہ کے کسی صفاتی نام سے کوئی حرف نکال دیا جائے تو معنی، مطلب و مفہوم ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً رحمٰن مہربان کو کہتے ہیں، حرف (ر) کو نکال دو تو کوئی معنی نہیں۔ رحیم، رحم کرنے والے کو کہتے ہیں، (ر) کو نکال دیں تو کوئی مفہوم نہیں۔ یہ اصول تمام اسما صفاتی میں ہے، مگر ذاتی نام اللہ ہے، ایک الف دو لام اور ایک ہا، قرآن کریم میں ہے **اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم**، اب الف نکال دو تو **للہ** رہ جاتا ہے، قرآن مجید میں ہے **للہ ما فی السمٰوٰت** مفہوم برقرار ہے...... ایک لام جدا کر و **لہ** بچے گا، قرآن میں ہے **لہ ما فی السمٰوٰت** ...... دوسرا لام بھی جدا کر دو فقط (ہٗ) بچے گا...... **اللہ لا الہ الا ھو**، مطلب باقی ہے۔

اسی طرح محمد ﷺ کے اسم گرامی میں بھی یہی خوبی ہے۔ انبیا سابقہ کے اسما میں سے ایک حرف نکال دیں تو مفہوم ختم، صرف اسم محمد ﷺ ہی وہ حسین نام ہے جو

آخری حرف تک اپنے مطلب پر باقی رہتا ہے...... محمد میں دو میم، ایک حا اور ایک دال۔ محمد کے معنی ہیں تعریفوں والا۔ میم جدا کریں تو حمد رہتا ہے جس کے معنی ہیں مجسمہ تعریف...... حا، جدا کریں تو ''مد'' بچتا ہے، جس کے معنی ہیں جنت کی طرف کھینچنے والا...... دوسرا میم بھی نکالیں تو بچتا ہے ''دا'' اور الدال علی الخیر یعنی اچھے کاموں کی دلالت کرنے والا۔

خالق کائنات نے اپنے محبوب ﷺ کے اسم ''محمد'' کے چار حرفوں میں عجیب اسرار و رموز رکھے ہیں۔ یہ نام محامد کا بحر عمیق و بحر بیکراں ہے۔ معانی و عبارات کی لامتناہی دنیا ہے۔ عاشقوں اور یاران نکتہ داں نے ہر حرف کا انوکھا پس منظر بتایا ہے۔ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا: میم کے معنی ہیں امین و مامون...... ح سے حبیب و محبوب مراد ہے...... میم ثانی میمون کی ترجمان اور دال دین کی علامت ہے۔

کچھ عاشق یوں کہتے ہیں: میم: موت للکفر، یعنی آپ ﷺ کا ورود سعود، کفر کے لیے موت ہے...... ح: حیات القلب للمؤمن، مومن کے قلب کی روحانی زندگی کا باعث...... میم ثانی: موج المواہب، بخشش و مہربانی کی لہر...... دال: خیر دال آپ ہی خیر و خوبی اور بہتری کے بہترین راہنما ہیں۔

نزہۃ المجالس میں ہے کہ میم اولی میم منت (احسان) ہے، گویا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنی امت پر انھیں دوزخ سے رہائی دلا کر احسان کیجیے...... حا محبت سے ہے، اپنی امت کے دل میں میری محبت پیدا کیجیے...... میم ثانیہ مغفرت ہے اپنی امت کو بخشش دیجیے اور دال دوام دین سے ہے کہ دین اسلام ان سے کبھی نہ نکلے۔

غلام رسول قاسمی قادری

گونج ہیں زمانے میں ترا ﷺ اسم گرامی

حضور نبی کریم ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ''محمد'' ہے۔ محمد کا معنی ہے ''بہت زیادہ تعریف کیا گیا۔'' لغت کی کتاب مفرداتِ راغب میں لکھا ہے: **مُحَمَّد اِذَا کَثُرَت خِصَالُه المَحمُودَةُ** یعنی محمد وہ ہے جس کی اچھی خصلتیں بے شمار ہوں۔ (مفرداتِ راغب صفحہ 130) عیسائی لغت نویس ''لوئس معلوف'' اپنی کتاب المنجد میں لکھتا ہے **اَلمُحَمَّد** بہت عمدہ خصلتوں والا۔ (المنجد صفحہ 237)

دنیا کے تمام پیغمبروں کے نام خوبصورت ہیں ماشاء اللہ۔ ہم ہر ایک کے نام کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔ مگر ''محمد ﷺ'' کے نام جیسا حسن، معنویت اور عظمت کسی دوسرے نام میں موجود نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا نام قرآن میں چار مقامات پر استعمال ہوا ہے:

- **وَمَا مُحَمَّدَ اِلَّا رَسُولَ** یعنی محمد ایک رسول ہیں۔ (آل عمران: 144)
- **مَا کَانَ مُحَمَّدً اَبَآ اَحَدٍ مَن رِجَالِکُم** یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے بھی باپ نہیں۔ (الاحزاب: 40)
- **نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ** یعنی قرآن محمد ﷺ پر نازل کیا گیا۔ (محمد: 2)
- **مُحَمَّدُ رَّسُولُ اللهِ** یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (الفتح: 29)
- ایک مقام پر آپ ﷺ کا نام احمد استعمال ہوا۔ یہ نام سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لیا تھا۔ فرمایا: **وَ مُبَشِّرًا بِرَسُولِ یَاتِی مِن بَعدِی اسمُه اَحمَدُ۔** (الصّف: 6)

ترجمہ: ''میں تمھیں اس رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہوگا۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ترجمہ) ''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں الماحی

ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹا دے گا' میں الحاشر ہوں لوگ حشر کے دن میرے قدموں پر جمع ہوں گے' میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' (بخاری: 3532، مسلم: 6105)

مزید فرمایا: (ترجمہ) ''میں محمد ہوں، احمد ہوں، آخری ہوں، حاشر ہوں، نبی التوبہ ہوں اور نبی الرحمۃ ہوں۔'' (مسلم: 6101، مشکوٰۃ: 5777)

مزید فرمایا: (ترجمہ) ''جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو آدم کے سامنے ان کی اولاد کے مراتب ظاہر فرمائے، تو وہ بعض کے بعض پر فضائل دیکھنے لگے، فرمایا: انہوں نے مجھے ان کے نیچے چھائے ہوئے نور کی حالت میں دیکھا، تو عرض کیا، اے میرے رب، یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے، یہی اول ہے یہی آخر ہے، یہی پہلا شفیع ہے۔'' (دلائل النبوۃ للبیہقی 483/5، الخصائص الکبریٰ 67/1)

آپ ﷺ کے اسم گرامی ''محمد'' کا معنی اتنا خوبصورت ہے کہ اب اس نام سے پکارنے کے بعد آپ ﷺ کا کوئی عیب بیان کرنا ممکن نہیں۔ ''محمد'' کے ساتھ عیب جمع ہو ہی نہیں سکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جب مخالفین نے آپ ﷺ کو محمد کے بجائے مذمم کہا تو جواباً آپ ﷺ نے اسی انداز میں جواب دینے کے بجائے ایک عظیم اخلاقی اور پیغمبرانہ جملہ ارشاد فرمایا:

- **اَلَّا تَعجَبُونَ کَیفَ یَصرِفُ اللہُ عَنِّی شَتمَ قُرَیشٍ وَلَعنَھُم یَشتِمُونَ مُذَمَّمًا وَیَلعَنُونَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ** (بخاری حدیث: 3533)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کیسے بہترین طریقے سے قریشیوں کی گالیوں کا میری طرف سے جواب دیتا ہے، یہ لوگ کسی مذمم کو گالیاں دیتے ہیں حالانکہ میں تو محمد ہوں۔''

موجودہ انجیل میں اس کی تائید اور تصدیق موجود ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

- میں باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمھیں دوسرا وکیل بخشے گا کہ ابدالآباد تک تمہارے ساتھ رہے گا۔ (یوحنا: 14-13)

اس آیت میں وکیل سے مراد ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں۔ 1890ء کے

ترجمے اور دوسرے قدیم ترجموں میں وکیل کی جگہ فارقلیط کا لفظ موجود ہے۔ آج کل کے ترجموں میں وکیل، شفیع اور مددگار کے الفاظ موجود ہیں۔ یونانی زبان میں ایک لفظ فرقلیطس بھی موجود ہے۔ اس کا معنی ہے تعریف کیا گیا اور یہ صاف لفظ 'محمدؐ' کا ترجمہ ہے۔ مذکورہ بالا بشارت میں ''ابدالآباد تک ساتھ رہے گا'' کے الفاظ میں نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کی صراحت موجود ہے۔

آپ ﷺ کا یہی نام ''محمدؐ'' برناباس میں بھی موجود ہے۔ فرمایا:

Muhammad is His blessed name محمد اس کا عطائی نام ہے۔

(برناباس باب: 97)

آپ ﷺ سے پہلے یہ نام دنیا بھر میں کسی کا نہ تھا۔ چنانچہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس نام کی کسی اہم اور مشہور شخصیت سے تاریخ کے صفحات خالی ہیں۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ قرآن شریف میں فرمایا: **اَلحَمدُ لِلّٰہِ** یعنی سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اسی لیے اللہ کریم کا ایک نام محمود بھی ہے یعنی حمد کیا گیا۔ اسی لحاظ سے ہمارے نبی کریم ﷺ کا ایک نام حامد بھی ہے یعنی اللہ کی حمد کرنے والا اور اسی لحاظ سے نبی کریم ﷺ کا ایک نام ''احمدؐ'' بھی ہے یعنی بہت زیادہ حمد کرنے والا۔

دوسری طرف ہمارے نبی کریم ﷺ کا ذاتی نام محمد ﷺ ہے۔ یعنی بہت زیادہ تعریف کیا گیا۔ اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کریم جل شانہ نے آپ ﷺ کو ہر خوبی سے نوازا ہے۔ علم...... عمل...... اخلاق...... حسن...... خاندان...... ملک...... تعلیمات...... اولاد...... ازواج...... اصحاب...... امت...... کامیابیاں...... معجزات...... قرآن...... ہر لحاظ سے دنیا میں آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہا کیا کیا کہوں تجھے

ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی حمد کرتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کی تعریف کرتا ہے۔ اس لیے محمد کا نام نبی اکرم ﷺ کو دیا گیا۔ اسی لیے

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مرتبہ الوہیت کے علاوہ ہر وصفِ کمال کو آپ ﷺ کی طرف منسوب کر دینا درست اور جائز ہے۔ حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ میں لکھتے ہیں:

دَع مَا ادَّعَتہُ النَّصارىٰ فِی نَبِیِّھِم

وَاحکُم بِمَا شئتَ مَدحاً وَّاحتَکِمِ

وَانسُب اِلیٰ ذَاتِہٖ مَا شِئتَ مِن شَرفٍ

وَانسُب اِلیٰ قَدرِہٖ مَا شِئتَ مِن عِظَمٖ

فَاِنَّ فَضلَ رَسُولِ اللہِ لَیسَ لَہ

حَدَّ فَیُعرِبَ عَنہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

ترجمہ: ”جو بات عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں کہی، اسے چھوڑ کر باقی ہر طرح اپنے حبیب ﷺ کی مدح کر۔ آپ کی ذات کی طرف ہر شرف اور ہر عظمت کو بے دریغ منسوب کر دے۔ آپ ﷺ کی فضیلت اور شان کی کوئی حد ہی نہیں، پھر آپ کی تعریف کا حق کوئی کس طرح ادا کر سکتا ہے۔“

قرآن مجید سے اس کی مزید تائید اس طرح ہوتی ہے۔ **اِنَّا اَعطَینَاکَ الکَوثَرَ** ”اے محبوب! ہم نے آپ کو ہر کمال عطا کر دیا ہے“ اور **وَرَفَعنَالَکَ ذِکرَکَ** ”اے محبوب! ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔“

دنیا کے مشرق سے شروع کریں اور مغرب کی طرف چلتے جائیں تو سورج کے ساتھ ساتھ ہر لمحہ اور ہر گھڑی اذانوں میں **اَشھَدُاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللہِ** کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ چوبیس گھنٹے میں کوئی سیکنڈ ایسا نہیں جس میں **مُحَمَّدُرَّسُولُ اللہِ** کا اعلان لاؤڈ سپیکر پر نہ ہو رہا ہو۔ یہ ہے وہ راز کہ اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کا نام ”محمدؐ“ رکھا (ﷺ)۔ آج دنیا میں ”محمدؐ“ نام پر سب سے زیادہ لوگوں کے نام رکھے جا رہے ہیں۔ یہ ایک عظیم ریکارڈ ہے۔

وَشَقَّ لَه مِن اِسمِہٖ لِیُجِلَّه
فَذُو العَرشِ مَحمُودٌ وَ هٰذَا مُحَمَّدٌ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی شان بڑھانے کے لیے آپ ﷺ کے نام کو اپنے نام میں سے بنایا۔ پس عرش والا محمود اور یہ محمد ہیں۔''

لفظ ''محمد'' اپنے حروف کے لحاظ سے مختلف وجوہ سے لفظ ''اللہ'' کے مشابہ ہے۔ محمد میں چار حروف ہیں تو اللہ میں بھی چار ہی حروف ہیں۔ محمد میں ایک تشدید ہے تو اللہ میں بھی ایک ہی تشدید ہے۔ محمد کا تیسرا حرف مشدد ہے تو اللہ کا بھی تیسرا حرف مشدد ہے۔ محمد پر کوئی نقطہ نہیں تو اللہ پر بھی کوئی نقطہ نہیں۔ محمد کے کسی حرف پر زیر نہیں تو اللہ کے کسی حرف پر بھی زیر نہیں۔ دراصل زیر میں اتار اور جھکاؤ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے حبیب کے نام میں رفعت ہی رفعت رکھی ہے، جھکاؤ نہیں آنے دیا۔

لفظ اللہ کے تمام حروف بامعنی ہیں۔ الف ہٹا دو تو للہ رہ جائے گا۔ اس کے معنی ہیں ''اللہ کے لیے''۔ پہلا لام ہٹا دو تو ''لہٗ'' رہ جائے گا۔ اس کے معنی ہیں ''اسی کے لیے''۔ دوسرا لام بھی ہٹا دو تو ''ہو'' رہ جائے گا، اس کے معنی ہیں ''وہی ذات''۔ اسی طرح محمد کے بھی تمام حروف بامعنی ہیں۔ پہلا میم ہٹا دو تو باقی ''حمد'' رہ جائے گا۔ اس کے معنی ہیں تعریف۔ ح بھی ہٹا دو تو ''مد'' رہ جائے گا۔ اس کے معنی ہیں ''لمبا کرنا اور دوام بخشنا''۔ دوسرا میم بھی ہٹا دو تو ''دال'' رہ جائے گا۔ اس کے معنی ہیں ''دلیل بننا اور ثبوت دینا''۔

گویا اسمِ محمد اپنے لفظی حسن کے اعتبار سے اسم اللہ کا عکسِ کمال ہے۔ باقی باتوں کو بالائے طاق رکھ کر اگر صرف اسمِ محمد کو ہی لے لیا جائے تو یہ اسلام کی صداقت و حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور دنیا کا کوئی مذہب اس نام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ

ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد ﷺ

ہمارے آقا ﷺ کا اسم گرامی زمین پر محمد اور آسمان پر احمد ہے۔ یہ دونوں حمد سے مشتق ہیں۔ آپ ﷺ کو حمد سے خاص مناسبت ہے۔ آپ ﷺ کو قرآن کریم کی صورت میں جو دائمی معجزہ عطا کیا گیا، اس کا آغاز ''**الحمد**'' سے ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کے مقام شفاعت کا نام ''مقام محمود''، امت کا نام ''حمادون'' اور جھنڈے کا نام ''لواء الحمد'' ہے۔ آپ ﷺ کی دعاؤں میں حمد کا مضمون سب سے نمایاں ہے۔ آپ ﷺ کے خطبات کا آغاز حمد سے اور اختتام بھی حمد پر ہوتا تھا۔ دنیا میں کوئی (معاذ اللہ) ''خدا کے بیٹے'' کی حمد کرتا ہے، کوئی دیویوں اور دیوتاؤں کی، کوئی خدا تک پہنچانے والے وسائل اور ذرائع کی لیکن امت محمدیہ سب سے زیادہ اللہ ہی کی تعریف کرتی ہے۔ یہی اس کی پہچان، یہی اس کا شیوہ، یہی اس کی روح کی غذا اور یہی اس کا مقصد حیات ہے۔

اہل علم نے ''محمد'' کے کئی معانی لکھے ہیں۔ محمد کا پہلا معنی ہے ''وہ شخصیت جس کی بار بار تعریف کی جائے'' اس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ آپ نے جس ماحول میں جوانی کی حدود میں قدم رکھا، وہ ماحول شراب نوشی، عصمت فروشی، شہوت پرستی اور قتل وقتال کا ماحول تھا، سر پر نہ والدین کا سایہ تھا نہ کسی دوسرے کا مگر آپ ﷺ کا دامن شباب اس قدر اُجلا، منزہ اور شفاف تھا کہ جس نے دیکھا، وہ ''صدیق'' اور ''امین'' کہنے پر مجبور ہوا۔ اپنے اور پرائے ہر کسی نے آپ ﷺ کی تعریف کی۔ دعوائے نبوت کے بعد جن لوگوں نے تکذیب وانکار کا راستہ اختیار کیا، ان کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ ان میں سے کوئی آپ ﷺ کی عفت وعصمت اور صداقت وامانت پر انگلی نہ اُٹھا سکا۔ انھیں اگر ضد تھی تو وہ محض کلام اللہ سے تھی۔ رفعتوں کے مالک کی جانب سے آپ کو بلندی ذکر کی جو

بشارت سنائی گئی تھی، اس کے مظاہرہ کی ایک ہلکی سی جھلک یہ ہے کہ عیسائی مؤلف سو بڑی شخصیات میں سب سے پہلے آپ ﷺ کا تذکرہ کرنے پر مجبور ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ انسان کا مشاہدہ، مطالعہ، علم اور تجربہ جس قدر ترقی کرتا جائے گا، وہ اپنے آپ کو حضور اقدس ﷺ کی تعریف و توصیف پر مجبور پائے گا۔ جن لوگوں نے آپ ﷺ کے خاکے بنا کر آج اپنے لیے روسیاہی اور تباہی کا سامان فراہم کیا ہے، آنے والے کل میں ان کی نسلیں آپ ﷺ کی غلامی میں فخر محسوس کریں گی۔ آپ ﷺ کا نام مبارک نہ صرف اسلام کے روشن مستقبل کی گواہی دے رہا ہے بلکہ یہ بھی بتا رہا ہے کہ یہ جہاں ختم نہ ہوگا جب تک کہ یہاں سانس لینے والا ایک ایک فرد آپ کے کمالاتِ نبوت کا اعتراف نہ کرلے۔ ضد اور عناد کی بنا پر اٹھائے گئے طوفان کا گرد وغبار جب بیٹھ جائے گا تو ہر فرد اور بشر کی زبان آپ ﷺ کی تعریف سے معطر ہوگی۔

صاحب قاموس نے ''محمدؐ'' کا دوسرا معنی بتایا ہے ''جس کا حق پورا کردیا گیا ہو''۔

انسانیت کے سفر کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھا۔ کروڑوں افراد دنیا میں پیدا ہوتے رہے۔ ہر فرد کو کسی نہ کسی خصوصیت اور صفت سے نوازا جاتا رہا۔ علم وعمل، خَلق اور خُلق کے اعتبار سے سب سے زیادہ انبیا کرام علیہم السلام کو نوازا گیا۔ پھر جتنے بھی اوصاف واخلاق تمام انبیا کو دیئے گئے، وہ سب آپ ﷺ کی ذات اقدس میں جمع کر دیئے گئے۔ دیگر انبیا کے ساتھ آپ ﷺ کی سیرت کا موازنہ کرنے والا غیر متعصب انسان یہ گواہی ضرور دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات میں آدم علیہ السلام کا خلق، شیث علیہ السلام کی معرفت، نوح علیہ السلام کا جوشِ تبلیغ، ابراہیم علیہ السلام کا ولولۂ توحید، اسماعیل علیہ السلام کا ایثار، اسحاق علیہ السلام کی رضا، صالح علیہ السلام کی فصاحت، لوط علیہ السلام کی حکمت، موسیٰ علیہ السلام کا جلال، ہارون علیہ السلام کا جمال، یعقوب علیہ السلام کی تسلیم ورضا، داؤد علیہ السلام کی آواز، ایوب علیہ السلام کا صبر، یونس علیہ السلام کی اطاعت، یوشع علیہ السلام کا جہاد، دانیال علیہ السلام کی محبت، الیاس علیہ السلام کا وقار، یوسف علیہ السلام کا حسن، یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد جیسے اوصاف جمع فرما دیئے تھے۔

مذکورہ معنی کے اعتبار سے ''اسم محمد'' انسانی کمالات کی انتہا کی خبر دیتا ہے، یعنی قدرت کی جانب سے نوع انسانی کو جس حد کمال تک پہنچانا مقصود تھا، وہاں تک پہنچا دیا اور پھر پورے عالم انسانی میں اعلان فرما دیا کہ ''تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات کامل نمونہ ہے''۔ اگر تم اللہ کو راضی کرنا اور دنیا کو امن وسکون کا گہوارہ بنانا چاہتے ہو تو آپ ﷺ کی اتباع کرو۔ جن مبارک حضرات وخواتین نے سرور دو عالم ﷺ کو بہت قریب سے دیکھا، انہوں نے ببانگِ دہل آپ ﷺ کے ظاہری اور باطنی کمالات کا اعتراف کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ ﷺ کے حسن و جمال کا یوں تذکرہ کرتے ہیں ''جو کوئی اچانک حضور ﷺ کو دیکھ لیتا، وہ بہت ہیبت زدہ رہ جاتا، جو قریب ہو کر بیٹھتا، وہ والا وشیدا ہو جاتا، دیکھنے والا کہا کرتا تھا کہ میں نے حضور ﷺ جیسا نہ کوئی اس سے پہلے دیکھا نہ بعد میں''۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے تو آپ کا چہرۂ مبارک ایسا منور ہو جاتا کہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا''۔

یہ تو صورت کا حال تھا۔ آپ ﷺ کی سیرت واخلاق کا کمال دیکھنا ہو تو اخلاق حسنہ کی ایک فہرست بنایئے اور سیرت طیبہ کا مطالعہ فرمایئے، آپ کو اخلاق کی طویل فہرست میں کوئی ایک خلق بھی ایسا نہیں ملے گا جو سرور دو عالم ﷺ کی سیرت میں موجود نہ ہو، حیا اور تواضع ہو یا جرأت وشجاعت، محبت وشفقت ہو یا صدق و وفا، ایثار واحسان ہو یا صبر وشکر، زہد واتقا ہو یا اعتماد ویقین، ہر خلق میں آپ ﷺ نمایاں تھے، اس لیے آپ ﷺ کو جامع الاخلاق کہا جاتا ہے۔

صرف صورت وسیرت اور اخلاق وکردار ہی نہیں بلکہ علم وحکمت، نبوت و رسالت، نظم معیشت، حسن معاشرت اور اقدار انسانی کے کمال سمیت ہر کمال کی انتہا آپ ﷺ کی ذات پر ہوتی ہے۔ تکمیل دین کی بشارت صرف آپ ﷺ کو دی گئی۔ انفس وآفاق کی وسعتوں میں پھیلا ہوا جہانِ رنگ وبو اپنے دائرہ میں سمٹ کر آپ ﷺ کی ذات کے انتہائی اور آخری نکتہ پر مرتکز ہو گیا۔

دور جدید کے بعض مفکرین اور فلاسفہ ''انسان کامل'' کا نظریہ پیش کرتے رہے

ہیں، ان فلاسفہ میں ''نطشے'' کا نام بہت نمایاں ہے۔ اس نے اپنے سارے فلسفے کی بنیاد ارتقا کی اسی آخری تقویم پر رکھ کر ''سپر مین'' یعنی انسان اعلیٰ کا نظریہ پیش کیا ہے کہ آج تک وہ اسی کی تلاش میں ہے۔ کاش کہ وہ عقل کی حدوں سے آگے نکل کر نورِ ایمان کی منزل پر جا پہنچتا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں اپنے ''سپر مین'' کو پا لینے میں کامیاب ہو جاتا، کیونکہ آپ ﷺ ہی تو وہ مرکزی نقطہ ہیں جس کی اُسے تلاش تھی۔

علامہ اقبالؒ نے بھی انسان کامل کا نظریہ پیش کیا اور اسے وہ ''عبدہٗ'' کا لقب دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک عبد اور عبدہ سے مراد حضور سرور کائنات ﷺ کی ذاتِ مبارک مراد ہے، جیسا کہ وہ جاوید نامہ میں کہتے ہیں:

عبد دیگر عبدہ چیزے دگر
ما سراپا انتظار، او منتظر

عبدہ دہر است و دہر از عبدہ ست
ما ہمہ رنگیم او بے رنگ و بو ست

عبد اور چیز ہے عبدہ دوسری چیز ہے، ہم سب سراپا انتظار ہیں اور عبدہ کا انتظار کیا جاتا ہے، عبدہ زمانہ ہے اور زمانہ عبدہ سے آباد ہے، ہم سب رنگ ہیں اور وہ رنگ و بو کے بغیر ہے۔

شاعر مشرق نے قرآن پاک کو اپنے تصورِ انسان کامل کی بنیاد قرار دے کر محمد عبدہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کاملہ کو ان اشعار میں پیش فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے آپ صرف سلسلۂ نبوت ہی کے خاتم نہ تھے بلکہ انسانی بلندیوں، علمی، عملی اور اخلاقی کمالات کے خاتم بھی تھے۔ جب ہم ایک طرف آپ کے کمالات کو دیکھتے ہیں اور دوسری جانب ''اسم محمدؐ'' کی معنویت کو دیکھتے ہیں تو عقل اور دل گواہی دیتے ہیں کہ آپ کی تخلیق سے نوع انسان کی تخلیق کا حق ادا کر دیا گیا اور جس کمال تک اسے پہنچانا تھا، پہنچا دیا گیا۔ اب آپ کو سامنے رکھ کر تقلید تو کی جا سکتی ہے مگر سرحد کمال میں آپ سے آگے نہیں نکلا جا سکتا۔

''اسم محمدؐ'' کا تیسرا معنی کیا گیا ہے ''وہ جس کی تعریف بے اختیار کی گئی ہو''۔

گویا آپ ﷺ کی ذات میں ایک ایسی کشش اور قوت جاذبہ پائی جاتی ہے جو ہر سلیم القلب کو بے اختیار اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور وہ اعتراف حق پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ بے اختیار کشش حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے اس قول میں دکھائی دیتی ہے جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے، جس میں وہ فرماتے ہیں ''میں نے چہرہ دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں''۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ قریش کے پیغامبر بن کر آئے، وہ فرماتے ہیں: ''جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کا چراغ روشن ہوگیا''۔

آج اہل مغرب دلیل و برہان کے میدان میں شکست کھانے کے بعد اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں اور وہ آپ کو بدنما پیرائے میں دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر دن کا سورج ''غلامان محمدؐ'' میں اضافہ کی خبر لے کر طلوع ہوتا ہے۔ یہی وہ بے اختیارانہ کشش ہے جو اسم محمد کے مسمّٰی میں قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی ہے اور جسے سلب کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں ہے۔

''اسم محمدؐ'' کا چوتھا معنی کیا گیا ہے ''وہ جس کا ہر جز قابل تعریف ہو''۔ فکری نظری گتھیاں سلجھانے سے لے کر اصلاح فرد، اصلاح معاشرہ اور اصلاح معیشت و سیاست تک وہ کون سا شعبہ ہے جس کے لیے قابل عمل پروگرام کے علاوہ عملی نمونہ ہمارے آقا ﷺ نے پیش نہیں فرما دیا۔ اس میں شک نہیں کہ سلسلہ نبوت کا ہر فرد انمول ہیرا اور درِ نایاب ہے۔ لیکن اتنی بات یقینی ہے کہ مذہبی تعلیمات کا مکمل نمونہ حضور اقدس ﷺ کے سوا کسی نبی نے اپنے پیروکاروں کے سامنے پیش نہیں کیا۔ یہ امتیاز صرف ہمارے آقا کو حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں معلم اور متعلم، حکمراں اور رعایا، تاجر اور ملازم، باپ اور شوہر، غریب اور مظلوم، فاتح اور مفتوح، واعظ اور امام، یتیم اور جوان، منصف اور قاضی، غرضیکہ زندگی کے مختلف اور متضاد شعبوں سے تعلق رکھنے والے اپنے لیے رہنمائی کا نور حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کی یہی وہ جامعیت اور کاملیت، محبوبیت اور مقبولیت ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ کی ذات والا صفات پر ''اسم محمدؐ'' ایسا جچتا ہے کہ دل کہتا

ہے کہ یہ نام صرف آپ ﷺ کے لیے وضع کیا گیا تھا اور یہ کہ آپ ﷺ کو عطا کرنے والے نے کمالات پہلے عطا کر دیئے اور نام بعد میں عطا کیا۔

اس نام کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی کہ بلا خوف وتر دید اسے ایسا نام قرار دیا جا سکتا ہے جسے سب سے زیادہ اپنایا اور پسند کیا گیا۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی انسان آباد ہیں، وہاں یہ نام بھی ہے، صحابہ میں سے متعدد کا نام یہی تھا، چنانچہ ''**المحمدون من الصحابة**'' کے نام سے مستقل عنوان اسمار جال کی کتابوں میں موجود ہیں۔ سمرقند و بخارا میں ایک ایسا مبارک قبرستان ہے جس کا نام ''محمدی قبرستان'' ہے، اس قبرستان میں اپنے وقت کے ایسے چار سو نامور محدثین ومفسرین آسودہ خاک ہیں جن میں سے ہر ایک کا نام محمد تھا۔ کتب حدیث میں ایک ایسی حدیث بھی ملتی ہے جس کی روایت نقل کرنے والے یکے بعد دیگرے مسلسل پندرہ ایسے راوی جمع ہو گئے ہیں کہ ان سب کا نام محمد ہے۔

اسم 'محمد' جو کہ محبت واخوت، امن وسلامتی، درد انسانیت اور اندازِ جہانبانی کا پیارا عنوان ہے، اسے بغض و حسد اور شہوت و درندگی میں ڈوبے ہوئے کچھ لوگ معاذ اللہ دہشت گردی اور خوف کا نشان بنا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ کوششیں کل کے ابولہب بھی کرتے رہے اور ناکامی کے سوا انھیں کچھ نہ ملا۔ آج کے ابولہبوں کی کاوشیں بھی ان شاء اللہ نقش برآب ثابت ہوں گی اور یہ مبارک نام صفحۂ ہستی اور جبین انسانی پر تاابد چمکتا دمکتا رہے گا۔

پروفیسر محمد اقبال جاوید

اسمِ محمد ﷺ......نعت کے آئینے میں

جہاں تک حضور نبی کریم ﷺ کے اسم گرامی محمد ﷺ کا تعلق ہے، اس کے فیوض و برکات کے بارے میں اہل دل نے بہت کچھ محسوس کیا، ڈھونڈنے والوں نے بہت کچھ پایا اور اہل قلم نے بہت کچھ لکھا اور یہ ایک ایسی لذیذ حکایت ہے کہ روز بروز طویل تر ہوتی جا رہی ہے۔ ایک ایسا سلسلۃ الذہب ہے کہ لمحہ بہ لمحہ سوچوں میں ستارے ٹانکتا چلا جا رہا ہے اور ایک ایسی تہ در تہ حقیقت ہے کہ نئے نئے رنگوں کے ساتھ، کھُلتی، کِھلتی، پھلتی، پھولتی اور پھیلتی چلی جا رہی ہے:

نیا ہے لیجیے جب نام اس کا
بہت وسعت ہے میری داستاں میں

رنگوں اور خوشبوؤں کی اس کائنات کو لفظوں میں سمیٹنا، کسی قلم کے بس کی بات نہیں ہے کہ حرف، موجِ نور کو زنجیر نہیں کر سکتے:

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
''ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لیے''

پہلے تین مصرعے ناصرؔ کاظمی اور آخری دو غالبؔ کے ہیں۔

اور اقبالؔ نے اسی اسمِ گرامی کو باعثِ تکوینِ کائنات یوں قرار دیا تھا:

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

اقبال نے اسمِ محمد (ﷺ) سے نہ صرف خود کو سنوارا بلکہ اپنی شاعری کو بھی نکھارا اور درماندہ و پس ماندہ امتِ محمدیہ ﷺ کے لیے اس نام کو بطور ایک قوت اور وحدت کے استعمال کیا۔ اسی نام سے دلوں کو دھڑکنیں، نگاہوں کو وسعتیں اور ولولوں کو رفعتیں دیں۔ اس نام کی بدولت اس نے غزل ایسی بدنام صنفِ سخن کو نئی جہتیں اور نئے جہان بخش کر کعبہ آثار اور عرفات اساس بنا دیا۔ یہی وہ نام ہے جس کے فیض سے ہر دور کے شعور کو شائستگی، ہر عہد کی شاعری کو شگفتگی اور زندگی کے ہر شعار کو تابندگی ملتی رہی ہے۔ اقبال کا یہ شعر جہت نما بھی ہے اور منزل نشاں بھی کہ:

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد(ﷺ) سے اُجالا کر دے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے محمد، عبدالمطلبؓ کا مجوزہ نام ہے۔ سنت ابراہیمی کے مطابق ساتویں دن جب انہوں نے عقیقے کی دعوت کی تو مدعوئین نے جب وجۂ تسمیہ دریافت کی تو عبدالمطلب نے کہا کہ ''میں چاہتا ہوں کہ آسمان میں اللہ اور زمین میں اس کی مخلوق نومولود کی تعریف کرے۔'' آپ ﷺ کی والدہ نے کسی غیبی اشارے کے تحت آپ ﷺ کا نام احمد رکھا۔ قبل ازیں، تاریخ میں کسی شخص کا نام ''احمد'' منقول نہیں ہے۔ البتہ دورِ جاہلیت میں ''محمد'' نام کے چند لوگ ضرور ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اہلِ کتاب سے سن رکھا تھا کہ اس نام کے ایک نبی عرب میں مبعوث ہونے والے ہیں۔ اس لیے انہوں نے از راہِ سعادت اپنے بچوں کے یہ نام رکھ لیے۔ مگر ان میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ یوں لگتا ہے کہ جناب عبدالمطلب کا ''محمد'' نام رکھنا، صرف لغوی اعتبار سے تھا کہ یہ بچہ ستودہ صفات اور حمیدہ خصائل ہو۔ گو یہ سب اہتمام فطرت ہی کی جانب سے ہو رہا تھا۔ کہیں بعد میں ابوطالب کو یہ احساس ہوا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ محمود ہیں اور آپ محمد۔ اُن کے ایک نعتیہ شعر کا ترجمہ یوں ہے:

''اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ سو صاحبِ عرش محمود اور محمد آپ ہیں۔''

ایسے ہی جیسے صدیوں بعد استاد قمر جلالوی کو احساس ہوا کہ:

کیا ہو اللہ و محمد (ﷺ) میں تمیزِ حسن و عشق

کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ ان کے نام پر

یہ دونوں غیر منقوط ایک دوسرے سے وابستہ بھی ہیں اور پیوستہ بھی۔ کلمہ طیبہ پر غور کر لیں، اللہ تعالیٰ کو واوٴ عاطفہ کا فاصلہ اور بُعد بھی پسند نہیں ہے۔

قرآنِ پاک میں آپ ﷺ کے مقامِ رسالت کے سیاق و سباق میں ایک مرتبہ احمد اور چار بار محمد ﷺ کا لفظ بطور اسمِ گرامی آیا ہے۔ ''احمدؐ'' تو سورۃ الصّف کی چھٹی آیت میں ''نوید مسیحا'' کے طور پر آیا ہے۔ کہ ''میں اس پیغمبر کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام احمد ہوگا''۔ جب یہودیوں نے حضرت مسیحؑ کو بار بار جھٹلایا اور انہوں نے ہر بار انھیں یقین دلایا کہ وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے بلکہ تورات ہی کے مصدق ہیں، تب انہوں نے اس عظیم صداقت کا اعلان فرمایا کہ ''میرے بعد ایک نبی احمد آئے گا جو حمد و ثنا کے نغموں کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچائے گا۔'' مگر 'احمدؐ' کی شخصیت ظاہر ہوئی تو انہوں نے اسے تسلیم کرنے سے اس لیے انکار کر دیا کہ بنو اسماعیل کا یہ شرف انھیں پسند نہ تھا۔ یہ واضح رہے کہ تورات و انجیل میں واضح طور پر 'احمدؐ' کے اسم پاک کے ساتھ یہ بشارت مذکور تھی اور تحریفات کے باوجود آج بھی منسوخ صحائف میں ایسے الفاظ بطور بشارت موجود ہیں جو احمد اور محمد کے ہم معنی ہیں۔ ''محمدؐ'' کا لفظ آلِ عمران کی آیت 144 میں، سورہ احزاب کی آیت 40، سورۂ محمد کی آیت 2 اور سورہ فتح کی آیت 29 میں حضور ﷺ کی عظمت اور ختم المرسلین کی توثیق کے طور پر آیا ہے تا کہ یہ صداقت، بے غبار اور روشن رہے۔

محمد اور احمد، دونوں کا مادہ ''حمدؐ'' ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کے اخلاقِ حسنہ، اوصافِ حمیدہ، کمالاتِ جلیلہ اور فضائل و محاسن کو محبت، عقیدت اور عظمت کے

ساتھ بیان کیا جائے۔ اسمِ پاک محمد مصدر تحمید (بابِ تفعیل) سے مشتق ہے۔ لفظ محمد اسی مصدر سے اسم مفعول ہے اور اس سے مقصود وہ ذات بابرکات ہے جس کے حقیقی کمالات، ذاتی صفات اور اصلی محامد کو عقیدت و محبت کے ساتھ بہ کثرت اور بار بار بیان کیا جائے۔ لفظ محمد میں یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ وہ ذات ستودہ صفات جس میں خصائلِ محمودہ اور اوصافِ حمیدہ بدرجۂ کمال اور بہ کثرت موجود ہوں۔ اسی طرح ''احمد'' اسمِ تفضیل کا صیغہ ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ اسم فاعل کے معنی میں ہے اور بعض کے نزدیک اسمِ مفعول کے معنی میں۔ اسم فاعل کی صورت میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کرنے والا اور مفعول کی صورت میں سب سے زیادہ تعریف کیا گیا اور سراہا گیا...... گویا آپ وہ عظیم الشان انسان ہیں جن سے زیادہ کسی کی تعریف نہیں کی گئی اور جن سے زیادہ کسی نے اپنے خالق کی تعریف نہیں کی۔ اور حق یہ ہے کہ اوقاتِ عالم کا ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا کہ جب کہیں نہ کہیں نماز کا وقت نہ ہو اور کوئی نہ کوئی مسلمان نماز نہ پڑھ رہا ہو اور اپنے آقا اور محسن جناب محمد ﷺ پر درود نہ بھیج رہا ہو۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ آپ ہی کو سورہ ''الحمد'' عطا ہوئی۔ آپ ہی کو روزِ حشر 'لواء الحمد' دیا جائے گا۔ آپ ہی کو مقامِ محمود سے نوازا گیا اور آپ ہی کی اُمت کے مومنین کو ''حامدون'' کہا گیا۔ گویا آپ کو ہر وہ ہیئت حاصل ہے جو سراپا وجہ ستائش و نیائش ہے۔

حضور ﷺ کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں مگر یہ دو ذاتی نام بھی لغوی اعتبار سے انتہائی بامعنی ہیں، ذات کے ساتھ صفات کی مکمل ہم آہنگی نظر آتی ہے۔ یہ ہم آہنگی بے مثال بھی ہے اور عدیم النظیر بھی۔ ان ناموں کی معنوی بلاغت اپنے اندر اعجاز آفرین صفاتی فصاحت سمیٹے ہوئے ہے اور اس نوع کی معجزانہ کیفیت اور کسی نبی کے نام کو نصیب نہیں ہے۔ خود آپ نے اپنے نام احمد کو سماوی اور محمد کو ارضی قرار دیا۔ گویا معلوم ہوا کہ آسمان پر یہ نام تھا اور زمین پر یہ نام ہے... گویا آپ تب بھی نبی تھے جب کوئی نبی آیا نہ تھا۔ نگاہِ عشق و مستی ہی میں نہیں، اربابِ عقل و شعور کے نزدیک بھی وہی اوّل ہیں، وہی آخر۔ اور وہ حدیث پاک اس خیال کی مؤید ہے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ

قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سیّد و سردار ہوں گا، میں پہلا شخص ہوں گا جس سے قبور کے شق ہونے کا آغاز ہوگا، میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میں وہ پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول ہوگی۔'' گویا بروزِ حشر ہر دور محمد ﷺ میں سمٹا ہوا ملے گا کہ وہی نور میں سب سے اوّل اور ظہور میں سب سے آخر ہیں۔ وہی باعثِ تکوینِ عالم ہیں۔ اسی لیے آغازِ قیامت بھی اسی وجودِ اوّل سے ہوگا اور حیاتِ ابدی کی ابتدا بھی اُسی سے ہوگی۔

حضور ﷺ کے اسم مبارک کے اسرار و رموز اور سعادات و برکات پر علم والوں اور دل والوں نے ایسے ایسے زاویوں سے روشنی ڈالی ہے کہ ان کے اجمالی تذکرے کا احاطہ بھی مشکل ہے۔ حال ہی میں جناب محمد متین خالد نے اس نوع کے بہت سے نادر اور بکھرے ہوئے مضامین یک جا کیے ہیں اور انھیں ''خوشبوئے اسم محمد ﷺ'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع بھی کر دیا ہے۔ یہ کاوش جہاں اسم محمد ﷺ کی بے شمار فضیلتوں کا ایک دل آویز مرقع ہے، وہاں مرتب کی اپنی فکری صالحیتوں، علمی صلاحیتوں، قلبی نظافتوں اور روحانی لطافتوں کا ایک واضح اظہار بھی ہے کہ اس میدان میں توفیقِ تدوین و ترتیب اور حوصلہ، تحریر و تسوید، رضائے ربانی اور تائید گنبدِ خضریٰ کے بغیر نصیب نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ قلم بعد میں اٹھتا، زبان بعد میں حرکت کرتی اور منظوری پہلے ہو جایا کرتی ہے اور اب اسی خوب صورت تالیف سے ایک اقتباس کہ جناب طاہر القادری کے قلم سے ہے:

''الفاظ مجموعہ حروف ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف اپنے معنی کھو بیٹھتے ہیں لیکن اس کلیے سے لفظ ''اللہ'' اور لفظ ''محمد ﷺ'' مستثنیٰ ہیں۔ اگر لفظ اللہ میں سے پہلا حرف ''الف'' کم کر دیا جائے تو باقی ''للہ'' رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے اللہ کے لیے۔ اگر ''لام'' کو بھی ہٹا دیا جائے تو باقی ''لہٗ'' رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے معبود اور اگر ''الف'' کو بھی الگ کر دیا جائے تو باقی ''لہٗ'' رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے اللہ کے لیے۔ اگر ''لام'' کو بھی ہٹا دیا جائے تو ''ہوٗ'' باقی رہ جاتا ہے یعنی وہی۔ (اللہ) علیٰ ہذا القیاس، لفظ محمد کا حرف بھی با مقصد اور با معنی ہے، مثلاً اگر شروع کا ''م'' ہٹا دیا جائے تو ''حمد'' رہ جاتا ہے یعنی مدد کرنے والا یا تعریف۔

اور ابتدائی میم کے بعد اگر ''ح'' کو بھی حذف کر دیا جائے تو باقی ''مد'' رہ جائے گا جس کا مفہوم ہے، دراز اور بلند۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رفعت کی جانب اشارہ ہے اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹا لیا جائے تو صرف دال رہ جاتا ہے۔ جس کا مفہوم ہے۔ دلالت کرنے والا۔ یعنی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی وحدانیت پر دال ہے۔''

بہر نوع اللہ بھی ایک مکمل لفظ ہے اور محمد ﷺ بھی...... اور یہ ایک واضح صداقت ہے کہ نقشِ ناتمام، نقاش کی اپنی رسوائی کا سبب اور نقشِ بہترین، نقاش کی اپنی عظمت کا اظہار ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرکزِ حسن ہیں، حسن اپنی دل آویزیوں کا نظارہ کرنے کے لیے ایک ایسے شفاف اور بے غبار آئینے کا آرزومند رہتا ہے جو اس کی جملہ ادائیں سمیٹنے کی صلاحیت رکھتا ہو، اور حسن ایسے آئینے کو بھی بچا بچا کر رکھتا ہے اور اس کی عکس برداری کی خوبیوں کو بھی کہ وہ آئینہ اس کی ذات اور صفات کا مظہر ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نقاشِ ازل کا ایک ایسا نقش بھی ہیں جو بہر اعتبار اجمل و اکمل ہے اور ایک ایسا آئینہ بھی جو حسنِ حق کا عکاس ہے۔ اس نقش احسن کو دیکھ کر، نقاش کے جمال کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ گویا اب ذاتِ محمد ﷺ ہی، ذاتِ حق کا بہترین تعارف ہے اور اس سے لو لگائے بغیر، عرفانِ حق ایک بے مفہوم لفظ اور بے سود تمنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ''طور پر تجلّیوں کی بارش اسی وقت تک کے لیے تھی، جب تک قدرت کے فن کو اوجِ کمال نہ ملا تھا، یہ فن ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ظاہر ہو گیا اور تخلیق کو معراجِ کمال نصیب ہو گئی، تو اب فن کار کی بے حجابی کی ضرورت باقی نہ رہی، تخلیق بے حجاب ہو گئی اور خالق چھپ گیا کیوں کہ اب تخلیق، خالق کی معرفت کے لیے کافی تھی۔''

اک شخص سراپا رحمت ہے، اک ذات ہے یکسر نورِ خدا
ہم ارض و سما کو دیکھ چکے لیکن کوئی اس جیسا نہ ملا
اس ذات پہ حجت ختم ہوئی، نبیوں کی شہادت ختم ہوئی
یعنی کہ نبوت ختم ہوئی، پھر کوئی نہ اس کے بعد آیا
اس نور مجسم سے پہلے، اس ذاتِ مکرم سے ہٹ کر

تاریخ کے ظلمت زاروں میں جو عقدہ تھا عقدہ ہی رہا
سورج نے ضیا اس چشم سے لی، اس نطق سے غنچے پھول بنے
اٹھا تو ستارے فرش پہ تھے، بیٹھا تو زمیں کو عرش کیا
بطحا کے مسافر دیکھ کے چل، یہ اس کے نقوش پا ہی تو ہیں
تاریخ کے لالہ زاروں میں از غارِ حرا تا کرب و بلا
اُس نام کی عظمت عرش پہ ہے، اس شخص کا چرچا فرش پہ ہے
وہ ذات نہیں تو کچھ بھی نہیں، قرآن کی ہر آیت سے کھلا

اُس نام (محمد ﷺ) کے ایک ایک حرف کو مفہوم و مطالب کی ندرتوں اور وسعتوں سے آراستہ کرنے کے بعد فطرت نے اُس ذات پاک (ﷺ) کو بھی اسم بامسمیٰ بنا دیا۔ نتیجہ معلوم کہ اس نام سے نئی نئی سعادتیں، نئی نئی حکمتیں اور نئی نئی نوازشیں پیہم ظاہر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ یہ اسمِ گرامی، زاہدوں کی شب زندہ داریوں کا کیف، عالموں کی فکری عظمتوں کا ارتقا، شاعروں کی خیال آفرینیوں کا کمال، انشاپردازوں کے علوِ فکر کا جمال اور آبلہ پاؤں کی دشت نوردیوں کا حاصل ہے:

ہستی کی تمازت میں کیا نام نے تیرے
جو کام کہ ویرانے میں دیوار کرے ہے

الغرض اسم محمد ﷺ:

- ایک ایسی حقیقت ہے جس نے باطل کی دھجیاں فضائے عالم میں بکھیر دیں اور نقش توحید، جریدۂ عالم پر ثبت کر دیا۔
- ایک ایسی سیرت ہے کہ جس سے ہدایت و بصیرت کے قدیم چراغ بجھ گئے اور جس کا طلوع ہر غروب سے ناآشنا ہے۔
- ایک ایسی سیادت ہے کہ ہر دور کی ہر قیادت کے لیے راستے کی مشعل اور سراج منیر کی حیثیت رکھتی ہے۔
- ایک ایسی امامت ہے کہ اس کا ہر رخ، روح کے لیے تابندگی، دل کے لیے

زندگی اور دماغ کے لیے رخشندگی کا باعث ہے۔

- ❑ ایک ایسی عظمت ہے جو غلاموں، مظلوموں، یتیموں اور بیواؤں کے چہروں پر دمک اُٹھی اور جس نے گدائے راہ کو شکوۂ خسروی عطا کیا۔
- ❑ ایک ایسی سطوت ہے جو شاہوں کو سر پائے استحقار سے ٹھکراتی اور خود اپنے فقر کو فخر سمجھتی رہی۔
- ❑ ایک ایسی بصیرت ہے جس سے رشد و ہدایت کے ایوان اور قلب و نظر کی وادیاں بہ یک وقت جگمگا اُٹھیں۔
- ❑ ایک ایسی فضیلت ہے جس نے ہر دور کے انسان کو احساس دلایا کہ وہی اعتبارِ کائنات بھی ہے اور افتخارِ عبودیت بھی۔
- ❑ ایک ایسی رفعت ہے جس نے ذرّوں کو آفتاب، قطروں کو قلزم اور خارزاروں کو گلستاں بنا دیا۔
- ❑ ایک ایسی تربیت ہے جس نے علم کو وسعت، خیال کو ندرت اور عمل کو نظافت عطا کی۔
- ❑ ایک ایسی رحمت ہے جس نے تمازتوں کو ٹھنڈک، عداوتوں کو محبت اور نفرتوں کو اخوت میں بدل دیا۔
- ❑ ایک ایسی شجاعت ہے کہ شہادت ہی جس کا مقصودِ نظر ہو اور جس کے نزدیک جنت تلواروں کی چھاؤں میں ہو۔
- ❑ ایک ایسی طلعت ہے کہ اُس کے جلووں کی بہار دل نوازیوں کا مرقع اور بے خزاں گلستانوں کا فخر ہے۔
- ❑ ایک ایسی فصاحت ہے کہ لفظ لفظ صدہا صداقتوں کا صدف اور بات بات، باتوں کی پیغمبر ہے۔
- ❑ ایک ایسی بلاغت ہے کہ خطیبوں کے ولولۂ خطابت کی آبرو اور ادیبوں کے افکارِ عالیہ کا حسن ہے۔

- ایک ایسی مدحت ہے کہ اس کے طفیل خود شعر کو تقدس، بیان کو تاثر، ذہن کو عرفان اور جذبوں کو بقا ملی۔
- ایک ایسی محبوبیت ہے کہ تب چاند اس کے رُخ انور پر نگاہوں کا تار باندھتا تھا اور اب ہوا کی ہر موج اس کے آستانے کو بوسہ دے کر گزرتی ہے۔
- ایک ایسی استقامت کہ سنگ وخشت کے سینوں میں گداز بن کر اتر گئی اور ہر جبر کو صبر سے برداشت کرنے کے اسلوب سکھاتی رہی۔
- ایک ایسی لطافت ہے کہ اس سے راستے مہک اُٹھتے اور ذروں میں ستاروں کی چمک آجاتی تھی۔
- ایک ایسی موعظت ہے کہ اس کا انداز عالموں کا وقار، مبلغوں کا نکھار اور صوفیوں کا اعتبار ہے۔
- ایک ایسی مؤدّت ہے کہ الطافِ حق کا قاسم بن کر، جانی دشمنوں کے گھروں کو دارالامان قرار دے گئی۔
- ایک ایسی اکملیت ہے کہ شر کو خیر، تخریب کو تہذیب، گمراہوں کو نشانِ منزل اور بت پرستوں کو باخدا بنا گئی۔
- ایک ایسی شفاعت ہے کہ حرص کی حد تک گنہ گاروں کے لیے بے چین اور اُمت مسلمہ کا واحد اُخروی سہارا ہے۔
- ایک ایسی جامعیت ہے کہ جس میں حسنِ فطرت کی ہر آرائش اور انبیائے کرام کے جملہ انور منتہائے کمال پر پہنچ کر ہم آہنگ ہیں۔
- ایک ایسی مرکزیت ہے کہ جس کے گرد صبحِ ازل کی تابانیاں اور شامِ ابد کی تجلیاں گھومتی ہیں۔
- ایک ایسی رسالت ہے کہ جس کا تسلسل ایک تاریخی حقیقت بن کے رہا اور جس کے بعد ہر دعوے دارِ نبوت غبارِ معصیت بن کر اُڑ گیا۔

حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیا بھی ہیں اور اشرف الانبیا بھی۔ تمام انبیائے کرام

کا جمال و کمال اس ایک وجودِ اعظم و اطہر میں سمٹ گیا ہے۔ شمعِ محفل کا ذکر آتے ہی محفل کی جملہ رعنائیاں قلب ونظر کا احاطہ کر لیا کرتی ہیں۔ شاہِ خوباں کا نام آ جائے تو ہر محبوب، حسن کی تمام اداؤں کے ساتھ تصور کو مہکا جایا کرتا ہے۔ دل میں شمعیں جھلملاتی اور نظر میں پھول مسکرانے لگ جاتے ہیں۔ سو (۱۰۰) کہہ دیں تو اس میں ایک بھی آ جاتا ہے اور ننانوے بھی، اسی لیے عارفِ رومؒ نے کہا تھا:

نامِ احمدﷺ، نامِ جملہ انبیا است
چونکہ صد آمد، نود ہم پیش ماست

راستہ راستہ چراغاں ہے، اُسی ایک نقشِ قدم سے، آئینہ آئینہ فروزاں ہے، اُسی ایک رُخِ تاباں سے، غنچہ غنچہ شگفتہ ہے، اسی ایک تبسمِ دل کشا سے اور سانس سانس آبرومند ہے اُسی ایک درِّ یتیم کے فیض سے۔

افسوس کہ اقبال کا یہ شعر مساجد کی زینت تو بن گیا ہے مگر ہمارے دل کی انگشتری کا نگینہ نہیں بن سکا:

آبروئے ماز نام مصطفیٰ ﷺ است
در دل مسلم مقام مصطفیٰ ﷺ است

دیکھنا یہ ہے کہ جس نام پاک سے ہماری آبرو، ہر دوسرا میں قائم ہے، ہم خود اس نام کی آبرو کو کہاں تک قائم رکھے ہوئے ہیں اور ہمارے دلوں میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی حیثیت و نوعیت کیا ہے؟ حضورﷺ کی ذات اقدس اور آپﷺ کے اسم گرامی کی تعظیم کے آداب تو خود خدا نے ہمیں سکھائے ہیں۔ یہ انھی کا محبت بھرا تذکرہ ہے جس نے قرآن کو کتابِ نعت بنا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن پانچ مقامات پر حضورﷺ کو نام لے کر پکارا ہے، وہ حقائقِ نبوت کی تفہیم سے متعلق ہیں۔ باقی ہر مقام پر، تخاطب کے لیے حضورﷺ کی اداؤں ہی کو پیشِ نظر رکھا گیا کہ آپ تو تھے ہی ہر لمحہ، اُن کی نگاہوں میں... یاد رہے کہ تخاطب کے پس منظر میں روابط کے غرور اور تعلقات کے فخر ہوا کرتے ہیں۔ اللہ واقعات کے تسلسل کو سمجھانے کے لیے، ان وادیوں اور

راستوں کی قسم کھاتے ہیں جہاں محبوب کا خرامِ ناز، چاند ابھارتا، ستارے بکھیرتا اور پھول برساتا رہا ہے۔ وہ تو اپنا کلام بھی زبانِ محبوب ہی سے سننے کے شائق ہیں اور تاریخ شاہد ہے کہ جب کلام اللہ، زبان محمدی (ﷺ) سے ادا ہوا تو فصیحان تمرد خو، انگشت بدنداں رہ گئے اور سخن سنجان حجاز بے ساختہ پکار اٹھے کہ ''یہ زمین تو آسمان سے آئی معلوم ہوتی ہے''۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب عرب کے اس عظیم الشان قاری کے لب حرکت میں آئے تو:

دریا کا جوش رک گیا، طوفان تھم گیا
جو تھا جہاں لرز کے، اُسی جا پہ جم گیا

اللہ تعالیٰ کو یہ بھی پسند نہیں کہ اُن کے حبیب (ﷺ) کو عام انداز سے پکارا جائے اور انھیں چار دیواری کے باہر سے آوازیں دی جائیں، اسی لیے یہ واضح کر دیا گیا کہ اُن کے رو بہ رو آواز کو اونچا کرنے سے حسنِ عمل کے سارے گلاب مٹی ہو جائیں گے جب کہ اُن کے حضور میں، آواز کی پستی کو دلیلِ تقویٰ قرار دیتے ہوئے، مغفرت اور اجرِ عظیم کی سند بنا دیا۔ مواجہ شریف پر سورہ الحجرات کی یہی آیت تحریر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں اہل دل، نفس گم کردہ آتے ہیں کہ:

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا

آج حضرت محمد ﷺ کی مبارک آواز، اُن کی سنت کے ایوانوں میں گونج رہی ہے اور وہ شخص انتہائی بدنصیب ہے جو اپنی رائے کو حضور ﷺ کے قول اور اپنے عمل کو سنتِ رسول ﷺ پر ترجیح دیتا ہے۔ مسلمان، اپنی آواز کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے پست رکھنے کے سلسلے میں کل بھی مکلّف تھے اور آج بھی:

درِ دل پر صدائے اسم احمد ﷺ
مرا دامان تر ہے اور میں ہوں
سکوت و صوت کی منزل سے آگے

تقاضائے دگر ہے اور میں ہوں

مستثنیات ہر مقام پر ہوتی ہیں مگر حکم ہمیشہ اکثریت پر لگایا جاتا ہے۔ کیا آج ہم اس مقام تک نہیں پہنچ گئے جس کو قرآن کی بلیغ زبان **من کفر بعد ذالک فاولئک هم الفسقون** سے تعبیر کرتی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم مسلمان نہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ ہم صرف دل رکھتے، دل کے اندر محبوب نہیں رکھتے۔ اسی امر نے ہمیں سانس لینے والے مردے بنا رکھا ہے، ہمارا ایمان زناری اور ہماری دانش افرنگی ہے۔ زبان پر حب رسول ﷺ کے دعوے ہیں مگر روز و شب میں سنتِ رسول ﷺ کا نہ کوئی رنگ ہے نہ آہنگ۔ اقبال مقامِ رسالت مآب ﷺ کی نزاکتوں سے کس قدر باخبر تھا کہ درود شریف پڑھتے ہوئے، ندامت میں ڈوب ڈوب جاتا ہے:

چوں بنامِ مصطفیٰ ﷺ خوانم درود
از خجالت آب می گردد وجود
تا نداری از محمد ﷺ رنگ و بو
از درود خود میالا نام او ﷺ

اللہ تعالیٰ سے ہماری محبت کو شدید ترین ہو کر، مبالغہ کی حدوں کو چھونا چاہیے اور اُن کے ذکر کو بھی بہرنوع باوقار ہونا چاہیے کہ یہی فرمانِ قرآنی ہے مگر ''طغیانِ ناز'' کا انداز دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے گھر میں ہر ''دیوانہ'' منظور ہے، چیخ پکار کی ہر بلندی مطلوب ہے، گھومنے بھاگنے، لپٹنے چمٹنے اور ٹکرانے کا ہر پہلو پسندیدہ ہے مگر اپنے محبوب کے آستانے پر کسی آواز کا ہلکا سا اونچا ہو جانا بھی قبول نہیں ہے:

اے زائر درگاہ نبی ﷺ جائے ادب ہے
آئے نہ ترے دل کے دھڑکنے کی صدا بھی

قدسیؒ نے حضور ﷺ کا اسم گرامی زبان پر لانے سے پہلے دہن کو ہزار بار مشک و گلاب سے دھونے کی تلقین بھی کی مگر پھر بھی اسے سوء ادب سمجھا، مگر ہم حضور ﷺ کا نام لینے اور نعت کہنے سے قبل سادہ پانی سے وضو کرنے کا تکلف بھی نہیں کرتے، فریب نفس

اور شوکت نفس کی انتہا سمجھئے کہ ہم نعت گوئی کی محفلیں آراستہ کرتے ہیں، قریبی مساجد میں اذانیں بلند ہوتی رہتی ہیں مگر ہم محفل نعت کے تسلسل میں خلل نہیں آنے دیتے اور تصویر کشی کے بغیر محفل نعت کا حسن تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ المیہ یہ ہے کہ ہم آئینہ رو بہ رو رکھ کر، سنت رسول ﷺ کو اپنے ہاتھوں ذبح کرنے کے بعد، اُس روئے رسول اکرم ﷺ کی مدحت کرتے ہیں جو فی الواقع رخِ جمال الٰہی کا آئینہ تھا اور جس کی کیفیت کے اظہار کے لیے کوئی سی تشبیہ بھی کام نہیں دیتی کہ مشبہ بہ کا مشبہ سے برتر ہونا ضروری ہے۔ مگر یہاں ہر مشبہ بہ فروتر ہے بلکہ خود وقارِ جمال کا آرزومند ہے:

تشبیہ دے کے قامتِ جاناں کو سرو سے
اونچا ہر ایک سرو کا قد ہم نے کر دیا

تعلیانہ خود نمائیوں کی انتہا ہے کہ ہم گنبدِ خضریٰ کو پس منظر میں رکھ کر اپنے وجود کی تصویریں کھنچواتے ہیں، نہیں معلوم کہ حب رسول ﷺ اور اتباع سنت کا یہ کون سا رُخ ہے جب کہ تصویر اور تصویر سازی کے بارے میں حضور ﷺ کی ناراضی واضح ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ زبان اور دل کے اسی بُعد کا نتیجہ ہے کہ ہماری ہر بات بے تاثیر، ہر عمل بے ثمر، ہر محفل بے کیف، ہر آرزو خام، ہر خاکہ بے رنگ اور ہر تعمیر نامکمل ہے اور ہمارے الفاظ کی خوش نمائی، ہمارے اعمال کی سیہ دلی کا ماتم کر رہی ہے۔ الغرض جلوت ہی کی وہ ہوس ہے جس نے آئینۂ دل مکدر کر رکھا ہے۔

بے چہرہ لوگ چہرہ دکھانے کے شوق میں
آئینے مانگ لائے ہیں حیرت کہاں سے لائیں

اللہ تعالیٰ نے بھی اسم محمد ﷺ کی تعظیم کا حکم دیا ہے اور خود حضرت محمد ﷺ نے بھی کہ محمد جس کا بھی نام رکھا جائے، اس کے لیے عزت و عظمت وقف رہے، اس اسم گرامی قدر کی توقیر و تعظیم صحابۂ کرامؓ بھی کرتے رہے اور اُن کے بعد آنے والے اہل اللہ بھی۔ نعت گوئی اُن کا بھی شعار تھا اور محافل نعت گوئی کا انعقاد اُن کا بھی دستور، ہمارے اسلاف کے یہ آداب بھی تاریخ میں محفوظ ہیں، ہمیں اُن کی روشنی میں اپنے

اشعار کو شعور عطا کرنا چاہیے...... دنیا بھر میں ہر سال نہیں بلکہ ہر روز محافل میلاد منعقد ہوتی رہتی ہیں اور بہ مصداق ذکر حبیب ﷺ کم نہیں، وصل حبیب ﷺ سے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تذکار سے مومنین دل و جان کے اطمینان کا سامان کرتے رہتے ہیں، لاکھوں شعرا، ہزاروں ادبا، سیکڑوں حکما اور فضلا شب و روز اپنی اپنی بساط کے مطابق حسن و جمال کے اس پیکر اتم، عرصۂ محشر کے اس شافعِ اُمم، ختم المرسلین، محبوب رب العالمین ﷺ کی بارگاہِ ناز میں ہدیہ نیاز پیش کرتے رہتے ہیں، اس کی داستان حسین، دنیائے باطن کے لیے باعث تسکین اور عالم ظاہر کے لیے وجہ تزئین ہے:

بہار عالم حسنش دل و جاں زندہ می دارد
برنگ ارباب صورت را، بہ بو ارباب معنی را

عالم شریعت میں ان کی اطاعت، عالم طریقت میں ان کی محبت اور عالم معرفت میں ان کی کیفیت مقصود مومن ہے۔ یہ ایک ہی حقیقت کی مختلف کیفیات ہیں اور ایک ہی صداقت کے مختلف نام ہیں، کچھ کہہ لیجیے بات ایک ہی ہے...... کہ اُن کی محبت ہی جان ایمان اور دین حق کی شرطِ اول ہے۔

- **لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین.** (مسلم شریف)

اس حقیقت کو جان لینے اور اس حکم کو مان لینے والوں کا اسلوب محبت، تاریخ میں محفوظ ہے۔ اس لیے عشق نبوی ﷺ کا اندازہ ان سے سیکھیں جن کے عشق کی تادیب خود حسن نے فرمائی۔ جہاں تکمیل حسن، ذاتِ پاک سرور کائنات ﷺ پر ہوئی، وہاں تکمیل عشق کا مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذات بابرکت کو نصیب ہوا:

تو انتہائے حسن ہے یہ انتہائے عشق
دیکھے تجھے کہ ان کا تماشا کرے کوئی

یاد رکھنا چاہیے کہ محبت ہی ادب و توقیر سکھاتی ہے اور محبت ہی محبوب کی رضا کو ذاتی رضا پر غالب کر کے، کمال اطاعت تک لے جاتی ہے۔ محبت بغیر ادب و احترام

کے ناتمام اور اطاعت بغیر محبت وعقیدت کے جسم بے جان سے زیادہ نہیں......

یہ کیسے لازم ہوگیا کہ چوں کہ دور نعت کا ہے اس لیے نعت کہنا چاہیے، حالانکہ کسی دور کو نعت کے دور سے تعبیر کرنا ہی غلط ہے کہ ہر دور ہی نعت کا دور ہے کہ یہ صنفِ سخن ''ازل انوار'' بھی ہے اور ''ابد آثار'' بھی، غزل کو نعت اور بے کیفیوں کو کیف بنانے سے کہیں بہتر ہے کہ صلوٰۃ و درود میں دل لگا کر، حضور ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے روح القدس کی تائید مانگی جائے کہ:

نالہ ہے بلبل شوریدہ ترا خام ابھی
اپنے سینے میں اسے اور ذرا تھام ابھی

عرفؔی جیسا صاحب قلم اور صاحب دل شاعر کہتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی نعت کہتے ہوئے ذرا دیکھ کر اور سنبھل کر چلو کہ تلوار کی دھار پر چل رہے ہو اور بیدلؔ بھی حق آ گاہ تھا کہ ہدایت کر گیا:

ز لافِ حمد و نعت اولیٰ است بر خاکِ اَدب خفتن
سجودے می تواں کردن، درودے می تواں گفتن

آج کتنے ثنا خوان محمد ﷺ ہیں جو ذکر رسول ﷺ سے پہلے فرمودات رسول ﷺ کو اپنے وجود اور اپنے متعلقین پر نافذ کرنے کی عملی سعی کرتے ہیں اور جنہیں علم ہے کہ ممدوحِ عظیم وجلیل ہم سے محض خراج عقیدت نہیں بلکہ خراج اطاعت لینے کے لیے تشریف لائے تھے، کتنے ہیں جو اپنی کہی ہوئی نعت انھیں سنانے کی سعی کرتے ہیں، جن ﷺ کے لیے وہ کہی گئی ہے، اس سعی کے قبول ہو جانے کے بعد، ''بیاض در بغل'' ہو کر محفلیں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ سننے والے اور جاننے والے، زنجیر در خود ہلایا کرتے ہیں:

ربطِ خاطر کی نزاکت کو سمجھ سکتا ہے کون
آرزو کی آپ نے، محوِ تجسّس ہم رہے

کاش! ہم جناب سید محمد ابوالخیر کشفی کی طرح ''اسم محمد ﷺ'' رقم کرنے سے قبل

اس توفیق کے آرزومند ہوں کہ:

ذہن کو اپنے سجا لوں تو ترا ﷺ نام لکھوں
اپنے لمحوں کو اجا لوں تو ترا ﷺ نام لکھوں
شہر طیبہ میں گزاری ہوئی ہر ساعت کی
یاد کو دل میں بسا لوں تو ترا ﷺ نام لکھوں
گنبد سبز کے سائے میں وہ صدیوں کا خرام
اس کی تصویر بنا لوں تو ترا ﷺ نام لکھوں
روضۂ پاک کے نظارے کو نغمے کی طرح
روح کے ساز پہ گا لوں تو ترا ﷺ نام لکھوں
میرے مولا ﷺ! تری کملی سے ابھرتا سورج
اس کو آئینہ بنا لوں تو ترا ﷺ نام لکھوں
حضرت سیّد اکبرؓ کی وفا کا نغمہ
آج دنیا کو سنا لوں تو ترا ﷺ نام لکھوں
صاحب عدل کہ فاروقؓ بنایا حق نے
ان کو الفاظ میں ڈھالوں تو ترا ﷺ نام لکھوں
جامع حرفِ الٰہی پہ درود اور سلام
اپنے آنسو کو سنبھالوں تو ترا ﷺ نام لکھوں
خواجۂ وسعت افلاک و زمیں تجھ پہ سلام
تیری لو دل میں بڑھا لوں تو ترا ﷺ نام لکھوں

اب ایک نظر دیکھئے کہ اسم محمد (ﷺ) اردو نعت کو کس کس انداز سے مہکا رہا ہے۔ (مقصد محض ایک جھلک دکھانا ہے، مکمل احاطہ کرنا نہیں)

اللہ اللہ نام حبیب خدا

کتنا شیریں اور کس قدر جاں افزا
پھول سے کھل گئے، لب سے لب مل گئے
جب زباں پر محمد ﷺ کا نام آ گیا

✿

میری بینائی اور میرے ذہن سے محو ہوتا نہیں
میں نے روئے محمد ﷺ کو سوچا بہت اور چاہا بہت
میرے ہاتھوں سے اور میرے ہونٹوں سے خوشبوئیں جاتی نہیں
میں نے اسم محمد ﷺ کو لکھا بہت اور چوما بہت

✿

شاید کسی نے نام لیا ہے حضور ﷺ کا
ہر پنکھڑی گلاب کی خوش بو لٹائے ہے

✿

گلاب اسم احمد ﷺ کیا کھلا شاخ دل و جاں پر
چمن میں تذکرہ رہنے لگا ہے روز و شب میرا

✿

کوئی کرن نہ پھوٹے، کہیں روشنی نہ ہو
تیرا جو نام اذاں میں نہ ہو، صبح ہی نہ ہو
تیرا وجود پاک ہے معراج آدمی
ورنہ ہجومِ خلق تو ہو، آدمی نہ ہو
دنیائے آب و گل میں کبھی ہو نہ رنگ و بو
گر روضے کی جالیوں سے کرن پھوٹتی نہ ہو

✿

مرغوب ہے کیا صل علیٰ نام محمد (ﷺ)

آنکھوں کی ضیا، دل کی جلا نام محمد(ﷺ)
اللہ رے، رفعت کہ سر عرش خدا نے
اپنے ید قدرت سے لکھا نام محمد(ﷺ)
اوراق پہ طوبیٰ کے فرشتوں کی نگہ میں
کس شان سے منقوش ہوا نام محمد(ﷺ)
تکبیر میں، کلموں میں، نمازوں میں، اذاں میں
ہے نام الٰہی سے ملا، نام محمد(ﷺ)
دن حشر کے جنت میں وہ جائے گا بلاریب
تعظیم سے یاں جس نے لیا نام محمد(ﷺ)

(ریاض حسین چودھری)

بلاؤں سے بچے جو نام لے دل سے محمدﷺ کا
اثر میم مشدد میں ہے ذوالقرنین کی سد کا

(امیر مینائی)

دل کے سکوں کا راز ہے اتنا، جو پوچھے اس سے کہہ دینا
لیتے رہو بس نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے بس نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(بہزاد لکھنوی)

زباں کو پاک جب تک کر نہ لیں اشک محبت سے
نبیﷺ کا نام لب پر اہل دل لایا نہیں کرتے

(قمر انجم)

۞

تعظیم جس نے کی ہے محمدﷺ کے نام کی

اللہ نے اس پر آتش دوزخ حرام کی

✡

جملہ صفات حق کا یہ آئینہ دار ہے
اس نام سے خدا کا جلال آشکار ہے

✡

قائم اسی سے اہل رضا کا وقار ہے
یہ رازدار قدرت پروردگار ہے

✡

اٹھتا ہے شور اس پہ درود و سلام کا
یہ نام اک بہانہ ہے الطاف عام کا

✡

سب کو ہے شان اسم محمدﷺ کا اعتراف
کرتی ہیں ساری عظمتیں اس نام کا طواف

✡

لیتے نہیں یہ نام، ہو جب تک زباں نہ صاف
یہ نام لو تو کرتی قدرت خطائیں معاف

✡

یہ اسم پاک چشمۂ فیضان عام ہے
نام خدا کے ساتھ یہی ایک نام ہے

(مولانا احمد رضا خاں)

اس نام سے لرزتے ہیں شاہانِ ذی حشم
اس نام سے فرشتے بھی ہوتے ہیں سر بہ خم

(محشر رسول نگری)

اسم حضورﷺ، طلعت نوع بشر کی روشنی

ذکر جمیل آپ کا قلب و نظر کی روشنی

✡

بنام احمدﷺ ہم اہل ایمان ہیں اہل ایماں
مٹیں گے سب اپنے تفرقے بھی بنام احمدﷺ

(جعفر بلوچ)

کیف و سرمستی کا ایک پیغام رنگیں ترا نام
انبساط روح کی دعوت ترا ذکر جمیل

✡

اُس نام کی عظمت پہ سو جان سے قرباں
وہ نام کہ جو شامل تکبیر و اذاں ہے

✡

ترا نطق وحیِ یزداں، تری بات شرحِ قرآں
ترا نام دل کی تسکیں، ترا ذکر راحتِ جاں

(ماہر القادری)

ہر دائرہ آواز کا لفظ محمدﷺ بن گیا
میرے لیے تو قبلۂ صوت و صدا بھی آپ ہیں

✡

صرف ایک تیرا نام ہے وردِ زباں مدام
میری دعا بھی تو ہے، مرا مدعا بھی تو

✡

مجھ کو تو اپنی جاں سے بھی پیارا ہے انﷺ کا نام
شب ہے اگر حیات، ستارا ہے ان کا نام
تنہائی کس طرح مجھے محصور کر سکے

جب میرے دل میں انجمن آرا ہے ان کا نام
ہر شخص کے دکھوں کا مداوا ہے ان کی ذات
سب پاشکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام
بے یاروں، بے کسوں کا اثاثہ ہے ان کی یاد
بے چارگانِ دہر کا چارہ ہے ان کا نام
لب وا رہیں تو اسم محمد ﷺ ادا نہ ہو
اظہارِ مدعا کا اشارہ ہے ان کا نام
لفظ محمد ﷺ اصل میں ہے نطق کا جمال
لحن خدا نے خود ہی سنوارا ہے ان کا نام
قرآنِ پاک اُن پہ اتارا گیا ندیمؔ
اور میں نے اپنے دل میں اتارا ہے ان کا نام

۞

باعث کون و مکاں زینت قرآں یہ نام
ابر رحمت ہے جو کونین پہ چھا جاتا ہے
دردمندوں کے لیے درد کا درماں یہ نام
لوح جاں پر بھی یہی نقش نظر آتا ہے

۞

اک یہی نام تو ہے وجہ سکوں، وجہ قرار
اک یہی نام کہ جلتے ہوئے موسم میں اماں
ہے اسی نام کی تسبیح، فرشتوں کا شعار
فخر کرتی ہے اسی نام پہ نسل انساں

۞

ہے یہی نام تو میری شب یلدا کی سحر
جسم و جاں میں جو چراغاں ہے اسی نام کا ہے
بس اسی نام کی خوشبو ہے مرے ہونٹوں پر
بس یہی نام دو عالم میں بڑے کام کا ہے

(احمد ندیم قاسمی)

تمنا ہے کہ وہ ہو نام نامی آپ ﷺ کا آقا
میں جو لفظ آخری بولوں، میں جو لفظ آخری لکھوں

✡

عطر آسودہ فضا اور فضاؤں میں درود
خوشبوئے اسم محمد ﷺ کی حدیں لامحدود

✡

میں اپنی روح میں پہلے انھیں تصویر کرتا ہوں
پھر اس کے بعد، ان کے نام کو تحریر کرتا ہوں
میرے سینے میں تابانی ہے اسمائے محمد ﷺ کی
چراغوں سے نہیں ممکن چراغاں جو میں رکھتا ہوں

✡

جب بھی تیرا نام لیتا ہوں سر شام سخن
رقص کرتے ہیں مرے دل میں اجالے چمپئی

✡

ترا ہی نام دعائے خلیلؑ کی خوشبو
ترے ہی نور سے پرنور ماہِ کنعانی

(صبیح رحمانی)

نبض دوراں اس کے اسم پاک سے چلنے لگی

پھول مہکے، باغ مہکے، زندگی ہنسنے لگی
مری روح پر پھول برسا دیے
خیالوں کے گلزار مہکا دیے
کہ اسم محمد ﷺ نے بکھرا دیے
نفس تا نفس، عنبر و مشک و عود
بنام محمد ﷺ سلام و درود

(صہبا اختر)

اسم محمد ﷺ سے اندھیروں میں جلائی قندیل
برق تابندہ ہے کشفی کی زباں تو دیکھو

۞

ہر مطلع انوار اسی نام سے روشن
خورشید کو خیرات ملی اس کی جبیں سے
ہاں اسم محمد ﷺ ہے مرے نطق کی توقیر
الفاظ کو مفہوم ملا سرور دیں ﷺ سے

۞

مرا وجود محمد ﷺ کے نام سے قائم
چراغ کعبہ سے روشن ہیں سب شجر میرے
جہاں مسافتیں منزل، غبار نور سحر
خیال و خواب میں بستے ہیں وہ نگر میرے

۞

اب گنبد خضریٰ کے سوا عکس نہ منظر
آنکھوں میں محبت کا بیاں لے کے چلا ہوں
نام ان ﷺ کا مرے واسطے ہے محضر برأت

میں صاحب کوثر سے اماں لے کے چلا ہوں
طیبہ کی ہر اک رہ مری راہ نما ہے
سرکارﷺ کے قدموں کے نشاں لے کے چلا ہوں

۞

آپﷺ کے نام میں ہر لفظ کا مفہوم ملے
میرے سرکارﷺ ہیں ہر دور کی زندہ فرہنگ

۞

نام سے ان کے بدل جاتا ہے انساں کا وجود
ربِ کعبہ کا کرم ان کی عطا میں شامل

۞

ظلمت نے چراغ اپنے بجھائے تو ہیں لیکن
اک اسم محمدﷺ تو اجالے کے لیے ہے

۞

یہ سلسلۂ صدق و صفا کس سے ملا ہے
افکار کو اندازِ حیا کس سے ملا ہے
کس نام سے ملتی ہے شفا اہل جہاں کو
کونین کو یہ حرفِ دعا کس سے ملا ہے

۞

وہ ایک نام جو آبِ حیات ہے لوگو
مرے لہو میں، مری آرزو میں زندہ ہے

۞

اُس نام سے وابستہ ہوں، نسبت پہ نظر ہے
عاصی ہوں مگر اُن کی شفاعت پہ نظر ہے

۞

آباد رہوں اسم محمد ﷺ کی فضا میں
ہو نام ترا، میرا نگر سیّد عالم (ﷺ)

(سیّد محمد ابوالخیر کشفی)

۞

یہ لوح و قلم، ارض و سما سب ترے ممنون
یہ سرو و سمن، کشت و چمن سب ترے دم سے
اے روحِ ازل، تیرے قدم بوس کی خاطر
گزری ہوئی صدیاں پلٹ آئی ہیں عدم سے
اے جانِ ابد، تیرے تلطف کی طلب میں
آئندہ زمانے لگے بیٹھے ہیں قدم سے
تحریر کیا پہلے ترا اسمِ گرامی
جب کام مشیت نے لیا لوح و قلم سے

(عاصی کرنالی)

۞

نہیں غافل ہے ان ﷺ کی یاد سے کوئی غلام ان ﷺ کا
کسی کے لب پہ نام ان ﷺ کا، کسی کے دل میں نام ان ﷺ کا

(فیروز نظامی)

۞

قربان جان و مال محمد ﷺ کے نام پر
میرے لیے یہ نام ہے سرمایۂ حیات
جب تک جہاں ہے نام محمد ﷺ رہے بلند
جب تک خدا ہے باقی و کافی ہے ان کی ذات

(احمد شجاع ساحر)

ہے میری چشم شوق ترے حسن پر فدا
ہے میری جان زار ترے نام پر نثار

(نظیر لدھیانوی)

جس میں ہو ترا ذکر وہی بزم ہے رنگیں
جس میں ہو ترا نام وہی بات حسیں ہے

(صوفی غلام مصطفیٰ تبسم)

کبھی تھے دار کے قابل، کبھی سر مقتل
سروں کو نام محمد ﷺ پہ وارنے والے

(ساغر صدیقی)

پیمبروں کے بیانوں میں گونجنے والا
وہ نام سارے زمانوں میں گونجنے والا
بس ایک نام انہی ﷺ کا، خدا کے نام کے بعد
مؤذنوں کی اذانوں میں گونجنے والا
ہے اسم سیّد و سالار و سرور عالم ﷺ
دلوں میں، ذہنوں میں، جانوں میں گونجنے والا
بہ شکل مدحت و نعت و قصیدہ و توصیف
وہ نام ساری زبانوں میں گونجنے والا

(انور مسعود)

دلوں پہ زنگ فرنگ اور لبوں پہ نام ترا
اس انتشار میں تیرا نظام بھول گئے

۞

وہ نام اپنی حمد پہ خود ہی ہوا گواہ
وہ ذات اپنے وصف میں بھی بے حدود ہے

۞

نام نامی کا ہر اک حرف تسلی بن کر
روح میں جذب ہوا، قلب و نظر تک پہنچا
وہ نام مرے ورد زباں تھا کہ نظر آئے
انوار مدینہ بھی در و بام حرم پر

(انجم رومانی)

مرتبہ ہے یہ خیرالانام آپ ﷺ کا
ہے کلامِ الٰہی، کلام آپ کا
ذکر کرتے ہیں سب خاص و عام آپ ﷺ کا
ورد کرتا ہوں میں صبح و شام آپ ﷺ کا
واقعی اسم اعظم ہے نام آپ ﷺ کا

خیر ہیں، خیر کی آخری حد بھی ہیں
باعث کُن بھی ہیں، کُن کا مقصد بھی ہیں
خود بھی حامد ہیں، ممدوح سرمد بھی ہیں
آپ ﷺ احمد بھی ہیں اور محمد ﷺ بھی ہیں
حمد ہے لازمی جزو نام آپ ﷺ کا

بے قرارِی قلب و نظر کے لیے
درد دل کے لیے چشم تر کے لیے
عاصیوں کی دعا میں اثر کے لیے
دفع شر اور دفاع بشر کے لیے
نام کافی ہے خیرالانام آپ ﷺ کا

(حنیف اسعدی)

۞

رسالت و بشریت کی آخری حد پر
نثار کون و مکاں، ایک لفظ احمد پر

۞

ابھی جو اسم محمد ﷺ زبان پر آیا
تو میرے دل میں اجالا سا اک اتر آیا
وہ ہر مقام مری جنت نگاہ بنا
جہاں جہاں بھی ترا نقش پا نظر آیا

۞

یہ گرفت ہے مری سوچ کی کہ مرے گمان کی دسترس
ترا نام آیا زبان پر تو مہک اٹھا ہے نفس نفس
جو حریم جاں میں خزاں بھی ہو تو مرے لیے وہ بہار ہے
جو کبھی چلے ترا ذکر تو مجھے سبزہ سبزہ ہے خار و خس
یہی آرزو ہے کہ دہر میں ترا نام رنگ بکھیر دے
ترے در پہ جان بھی وار دیں، ترے حکم پہ کسے پیش و پس

(ریاض مجید)

اسی کے نام کی برکت سے رحمتوں کا جواز
وہی خلوص مجسم، وہی سحاب کرم
نقیب صدق و صفا، آبروئے نوع بشر
اسی کے نام سے قائم ہے عظمت آدم

(سمیع اللہ قریشی)

زباں پر نام احمد ﷺ جب بھی آئے، پھول کھلتے ہیں
ہوا نغمے جو بطحا کے سنائے، پھول کھلتے ہیں

خدا کے بعد ان کی ذات ہے وجہ سکون دل
کہ ان کی یاد دل میں جب بھی آئے، پھول کھلتے ہیں
دریچے دل کے کھلتے ہیں بنام مصطفیٰ ﷺ خالدؔ
صبا طیبہ سے جب پیغام لائے، پھول کھلتے ہیں

(خالد شفیق)

لطف اسم مصطفیٰ ﷺ آتا رہا
صحن جاں میں چاند لہراتا رہا
یاد طیبہ اس طرح آتی رہی
دل تڑپ کر بھی سکوں پاتا رہا
رازؔ تنہائی میں ان کا ذکر خیر
رنگ، خوشبو، نور برساتا رہا

(راز کاشمیری)

نام رسول ﷺ سے ہے نمود کمال فن
اس نقش نے نکھار دیا ہے جمال فن

۞

مری تسکیں، مری بخشش، مری توقیر کے ضامن
محمد ﷺ ہیں محمد ﷺ، برملا کہیے، بجا کہیے
سر تسلیم خم کیجیے نبی ﷺ کے حکم پر تائبؔ
نبی ﷺ کے نام پر صل علیٰ کہیے بجا کہیے

(حفیظ تائب)

وہ ایک نام ﷺ کہ تسکینِ جان و تن ٹھہرا
اسی کے فیض سے گلشن میں عطر بیزی ہے

کبھی گلاب کبھی سرو و یا سمن ٹھہرا
ہوا کے دوش پہ یوسفؑ کا پیرہن ٹھہرا
وہ ایک نامﷺ کہ تسکینِ جان و تن ٹھہرا
وہ ایک نام کہ جس سے سکون ملتا ہے
غموں کی دھوپ میں سایہ گھنے شجر کا ہے
شفیق و مونس و غم خوار ہر بشر کا ہے
وہی دعائے مسیحا، وہی دوائے الم
اُسی کے ذکر سے بزمِ حیات زندہ ہے
وہ ایک نامﷺ کہ تسکینِ جان و تن ٹھہرا

(سعید وارثی)

اسم احمدﷺ، باغ دل میں تازگی آثار ہے
دشت دنیا میں یہی گلریز و گلبہار ہے

(لالہ صحرائی)

اس دلربا کے نام میں کتنی مٹھاس ہے
بعد خدا جو درخور حمد و سپاس ہے

(عبدالعزیز خالد)

اے صل علیٰ نام ترا کتنا حسیں ہے
سیرت ہے کہ خود بولتا قرآن مبیں ہے

(عبدالغنی تائب)

نام پر آقاﷺ کے تحریک ثنا دیتے رہے
ہم قلم کو چوم کر داد وفا دیتے رہے

(سجاد سخن)

بس ایک رسم ہے جس کو نباہنے کے لیے
تکلّفات سے بزم سخن سجانی ہے
ہمارا شعر کہاں، دولت خلوص کہاں
سخن فروش ہیں، داد ہنر کمانی ہے
نہ سوز ہے دل میں، نہ آنکھ میں آنسو
کھلے ہوئے ہیں عقیدت کے پھول بے خوشبو
حضورﷺ! پھر بھی یہ اشعار پیش خدمت ہیں
اگرچہ ہدیۂ ناچیز کم عیار سہی
برائے نام سی نسبت تو تم سے باقی ہے
ہزار دامن ایماں تار تار سہی
تمہارا نام ہے تسکین روح و جاں اب بھی
تمہاری یاد سے ہوتا ہے دل جواں اب بھی

(عامر عثمانی)

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
نقوش ہستی ابھر نہ سکتے وجود لوح و قلم نہ ہوتا

(اقبال سہیل)

محمدﷺ ایک لفظ مختصر ہے
مگر پھیلاؤ اس کا کس قدر ہے

(سرفراز ابد)

گزریں گے پل صراط سے لے کر نبی کا نام
ہوگا ہمارا مونس و یاور نبی کا نام
آتی ہے جب بھی گردش ایام سامنے
آتا ہے بے محابا لبوں پر نبی کا نام

محشر میں نعت پاک کریمی سناؤں گا
لوں گا میں پیش داور محشر نبی کا نام

(آفتاب کریمی)

زباں پر جب محمد ﷺ مصطفیٰ کا نام آتا ہے
بڑی تسکین ہوتی ہے بڑا آرام آتا ہے
محمد ﷺ مصطفیٰ کے نام کو ورد زبان کر لو
مصیبت میں یہی اک نام ہے جو کام آتا ہے

۞

میں جہاں جہاں ہوا ہوں ترے نام سے سوالی
تیری رحمتوں نے بڑھ کر میری آبرو بچا لی
جو کام نہ کر سکیں گی جہاں کی تدبیریں
وہ ورد نام رسالت مآب کر دے گا

(ساحر صدیقی)

۞

میں فدا، جب بھی ترا نام لیا ہے میں نے
دل بھی تڑپا ہے مری آنکھ بھی بھر آئی ہے

۞

جز نام مصطفیٰ ﷺ نہیں کوئی علاج غم
جز ذکر خیر، کوئی مداوائے غم نہیں

۞

وہ تھے رسول بھی محمود بھی، محمد ﷺ بھی
ابھی وجود جہاں پردہ عدم میں تھا

۞

آیا ہے لب پہ جب بھی حبیبﷺ خدا کا نام
میری جبیں نیاز سے خم ہو کے رہ گئی

(حافظ مظہرالدین)

خدا کے بعد نکلتا ہے منہ سے نام ترا
وظیفہ پڑھتی ہے مخلوق صبح و شام ترا
جو تجھ سے پہلے کوئی نام ہے تو نام خدا
خدا کے بعد کوئی نام ہے تو نام ترا
یہ قرب خاص کہ خالق نے اپنے نام کے ساتھ
در قبول پہ لکھا ہے صرف نام ترا

۞

ناز کرتی ہے ترے نام پہ والا حسبی
فخر کرتی ہے تری ذات پہ عالی نسبی

۞

وہ تو کہیے وقت مردن لب پہ ان کا نام تھا
موت کا ہنگام ورنہ موت کا ہنگام تھا

(منور بدایونی)

زبان و لب پہ مرے جب سے انﷺ کا نام آیا
مرا کلام ہوا تب سے رشک قند و نبات

۞

مجھ سے ہو یہ کرم بیش بہا کیسے رقم
کہ لب خامہ پہ ہے نام رسولﷺ اکرم
رحمت عالمیاں جس کا وجود اقدس
غایت کن فیکوں، اصل ظہور آدم

✡

جاں فدائے احمد ﷺ ہے، کیا حسیں ہے نام اس کا
آنکھ میں قیام اس کا، دل میں احترام اس کا

✡

اسم احمد ﷺ ہے تاثیر میں اسم اعظم
باب رحمت فقیرؔ اس کی برکت سے وا ہے

(حافظ محمد افضل فقیرؔ)

رحمت کا ابر ذہن پہ چھاتا چلا گیا
ہونٹوں پہ نام آپ ﷺ کا آتا چلا گیا
کیسا سرور اسم محمد ﷺ میں ہے نہاں
ہم کو مئے الست پلاتا چلا گیا
سجادؔ جب بھی اسم محمد ﷺ رقم کیا
اک شمع نور دل میں جلاتا چلا گیا

✡

ہے صبح و شام میرا وظیفہ اسی کا نام
لب پہ برنگ حرف دعا ہے حرا کا چاند

✡

قرطاس دل پر نام نبی ﷺ جب رقم کریں
تخت شہی کے سامنے کیوں سر کو خم کریں

(سجاد مرزا)

✡

فضا صل علیٰ سے گونج گونج اٹھی
مرے ہونٹوں پہ جب بھی سرور ﷺ دوراں کا نام آیا

۞

جب بھی پوچھا کسی نے ہو کس کے غلام؟
آ گیا میرے ہونٹوں پہ نام آپ ﷺ کا

(رفیع الدین ذکی قریشی)

نشاط روح کا ساماں ترا نام
علاج تلخی دوراں ترا نام
کتاب حسن کا تو حرف آغاز
حدیث عشق کا عنواں ترا نام
دوائے درد مہجوراں ترا ذکر
انیس جان مشتاقاں ترا نام
حریم دل میں ضو افگن تری یاد
سواد جاں میں مشک افشاں ترا نام
رہا محفوظ وہ ہر ابتلا سے
بنایا جس نے حرز جاں ترا نام
نہ سمجھیں ہم اسے کیوں اسم اعظم
کرے سب مشکلیں آساں ترا نام
رکھیں ورد زباں اس کو نہ کیوں ہم
کہ ہے ہر درد کا درماں ترا نام
رہے گا تا ابد روشن جہاں میں
مثال نیر تاباں ترا نام

۞

اُترتی جا رہی ہے اک حلاوت سی رگ و پے میں
ضیاؔ کس کا مبارک نام لب پر بار بار آیا

۞

تاریخ کے ماتھے پہ رقم ہے تری عظمت
تعظیم ترے نام کی ہوگی نہ کبھی کم
پاتا ہے دل زار تری یاد سے تسکیں
لیتا ہوں ترا نام تو مٹ جاتے ہیں غم
وہ ہے محمد ﷺ اور ہے حامد، کس سے بیاں ہوں اس کے محامد
اس پہ درود اور اس پہ تحیّت صلی اللہ علیہ وسلم

۞

سیّد و سرور ﷺ انام
تو ہے مطاع خاص و عام
راحت دل ہے ترا ذکر
مونس جاں ہے تیرا نام
تجھ پہ ہزارہا درود
تجھ پہ ہزارہا سلام

(ضیا محمد ضیا)

کلیم آئے زمانے میں اور کلام آیا
سکوت چھا گیا لب پر جب ان ﷺ کا نام آیا

۞

حسن مخلوق جو سمٹا تو بنا آپ ﷺ کا نام
حمد رب پھیل گئی جب بھی لیا آپ ﷺ کا نام
بلبلیں نغمہ سرا ہوں گی چمن پھولیں گے
لے کے جائے گی جہاں جب بھی صبا آپ ﷺ کا نام

✡

عالم شوق میں جب لب پہ وہ نام آتا ہے
سرمدی کیف لیے وجد میں جام آتا ہے

(سید حمید الدین احمد حمید)

نبی ﷺ کے نام سے مہکی کرن کرن خوشبو
رچی ہے آپ ﷺ کے دم سے زمن زمن خوشبو
انھی کے اسم معنبر کے فیض کے باعث
فضا فضا میں اُجالا، دمن دمن خوشبو
بہار اسم محمد ﷺ کا ہے اثر نازشؔ
روش روش پر طراوت چمن چمن خوشبو

(محمد حنیف نازشؔ قادری)

کلی کلی کی زباں پر یہ نام کس کا ہے
نسیم صبح! بتا ذکر عام کس کا ہے

(نذر صابری)

✡

پڑھتا ہوا درود پاک اٹھوں بروز محشر میں
نام نبی ﷺ لبوں پہ ہو ٹوٹے جو دم کا سلسلہ

✡

اسم سرکار ﷺ ہونٹوں پہ آیا مرے
آنکھ پُرنم ہوئی سر بھی خم ہوگیا
سیل اشک ندامت میں وہ زور تھا
دفتر معصیت کالعدم ہو گیا

(حفیظ تائب)

۞

لبوں پہ آئے تو تحسین سے رہے مشروط
تمام ناموں کا حاصل ہے ایک نام ترا

۞

تو رنگ ہے، خوشبو ہے، حلاوت ہے، نمو ہے
تو حسن چمن بن کے مری آنکھ میں لہرائے

(عارف عبدالمتین)

سارے کمال اس کے سبب سے ہیں ضوفگن
سارے جمال اسم محمد ﷺ کا نور ہیں
کیا نام ہے، جس نام کا ہر چاہنے والا
بن جاتا ہے اک عکس جمال شہ والا
اعزاز دیکھنا یہ محمد ﷺ کے نام کا
اللہ کو ہے شوق درود و سلام کا

۞

نہیں ہے نام یہ اک معجزہ ہے
محمد ﷺ اسم اعظم برملا ہے

۞

نام نامی لیا جب کبھی آپ ﷺ کا
زندگی کو نئی آگہی مل گئی

۞

خالدؔ اسی کے نام سے نکلی وہ آبشار
جس نے ضمیر ذات کو سرشار کر دیا

✪

یہ کائنات مہر محمد ﷺ کی میم ہے
ہر کن یہاں برائے رسول ﷺ کریم ہے

✪

کتنا عجیب میرے محمد ﷺ کا نام ہے
لکھا بغیر میم کے تو حمد ہوگیا

✪

ہیں جذب شش جہات محمد ﷺ کی میم میں
یہ میم لامکان و مکاں کو محیط ہے

✪

جسے دنیا سمجھتی ہے جہان رنگ و بو خالدؔ
اسے حرف محمد ﷺ ہی کی ہم تفسیر کہتے ہیں

✪

احمد جو ہیں فلک پہ محمد ﷺ زمین پر
حجت ہیں وہ خدا کی تمام عالمین پر

✪

مہتاب ڈھل رہے تھے جہاں میں نئے نئے
اعلان ہو رہا تھا محمد ﷺ کے نام کا

✪

میں غور کر رہا ہوں شفاعت کے باب میں
تصویر بن رہی ہے محمد ﷺ کے نام کی

✪

محمد ﷺ کی فضاؤں میں ہمیں تو
ازل بھی گم ابد بھی گم ملا ہے

✡

محمد اک سمندر ہے کہ جس میں
زمین و آسماں ڈوبے ہوئے ہیں

✡

عجب تحقیق ہے علم جفر کی
ہے ہر اک نام میں، نام محمدﷺ

✡

شجر ایسا ہے یہ نام محمدﷺ
کہ جس کے سائے کی حد ہی نہیں ہے

✡

زمین و آسماں کی وسعتوں میں
وہ اسم پاک ہی لکھا ہوا ہے

✡

یہی اسم محمدﷺ ہے وہ جس کو
بنایا تھا وسیلہ انبیا نے

✡

میم ہے جو مرے محمدﷺ کی
وہی بنیاد ہے محبت کی

(پروفیسر سیّد منصور احمد خالد)

تیری چاہت کا معجزہ دیکھوں
سانس ٹوٹے تو میرے ہونٹوں پر
نام تیرا ہو، جام تیرا ہو

✡

نام تیرا ازل کا سکہ ہے

تا قیامت اسی نے چلنا ہے
فیض اسی سے سبھی نے پایا ہے

۞

میری بخشش کا اک حوالہ ہے
کہ دعا میں اثر کی صورت ہے
نام تیرا ہی اسم اعظم ہے

۞

جب بھی آقا ﷺ کی نعت ہوتی ہے
میں قلم سے یہ بات کہتا ہوں
تم محمد ﷺ کو چوم کر لکھنا
آپ ﷺ کا نام کتنا پیارا ہے
یہ محبت کا استعارہ ہے
ہر سفینے کا یہ سہارا ہے

۞

آپ ﷺ کے نام سے مرے آقا ﷺ
دل دھڑکتا ہے نبض چلتی ہے
زندہ ہونے کی یہ علامت ہے

(محمد اقبال نجمی)

رحمت حق کا استعارا ہے
آپ ﷺ کا نام کتنا پیارا ہے

(ستار وارثیؒ)

جو نام اقدس حضور کا ہے وہی دوا ہے، وہی دعا ہے
میں اس کی نسبت سے معتبر ہوں کرم یہ میرے حضور ﷺ کا ہے

(سعید وارثی)

یہ ساری کائنات خدا کی ثنا کے بعد
تسبیح پڑھ رہی ہے محمدﷺ کے نام کی

(رشید وارثی)

تصویر کی تعریف مصور کی ثنا ہے
یوں نام محمدﷺ سے عیاں حمد خدا ہے
بس نام محمدﷺ ہے مرا مونس و یاور
بس نام محمدﷺ ہی مرے دکھ کی دوا ہے

(رئیس وارثی)

میں نے اوراق دعا پر لکھ لیا اسم رسولﷺ
میری سانسوں سے درودوں کی مہک آنے لگی
جب سر محشر حسابِ نیک و بد ہونے لگا
یا محمدﷺ، یا محمدﷺ کی صدا آنے لگی

۞

رعنائی سحر کو سپردِ قلم کریں
قرطاس جاں پہ اسم محمدﷺ رقم کریں
اسم حضورﷺ شاخ قلم پہ کھلا رہے
یارب ہر بھری مری کشت دعا رہے

۞

لب پہ مہکے ہوں مرے، اسم گرامی کے گلاب
جب لحد سے مجھے محشر میں اٹھایا جائے

۞

فصیل شام و سحر پر چراغ جلتے ہیں
یہ کس کا اسم منور نفس نفس میں ہے

۞

شاخ صدا پہ پھول کھلا ان ﷺ کے نام کا
تاحشر جس کے واسطے کوئی خزاں نہیں

۞

ریاضؔ اسم محمد ﷺ تو خود اک نعت مسلسل ہے
ترے الفاظ کیا، تیرا قلم، تیری زباں کیا ہے

۞

شاید کسی نے نام لیا ہے حضور ﷺ کا
ہر پنکھڑی گلاب کی خوشبو لٹائے ہے
ہر لفظ باوضو ہے مری نعت کا ریاضؔ
ہر لفظ لب پہ اسم محمد ﷺ سجائے ہے

(ریاضؔ)

۞

خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدیؔ کس محبت سے
زباں پر میرے جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا

(کرامت علی شہیدیؔ)

شروع دفتر امکاں میں بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمد ﷺ کا
ہوئے ہیں جمع امکان و قدم ذات مقدس میں
محمد ﷺ میں یہی مطلب تو ہے میم مشدد کا

(امیر مینائی)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

۞

ظہور پاک سے پہلے بھی صدقے تھے نبی تم پر
تمہارے نام ہی کی روشنی تھی بزم امکاں میں

(حسن رضا خاں بریلویؒ)

درود لکھتا ہوں پیہم سلام لکھتا ہوں
ہر اک نبی کا رسول و امام لکھتا ہوں
کسی کو بھی کسی قیمت پہ بھی نہ دوں گا کبھی
میں جس قلم سے محمد ﷺ کا نام لکھتا ہوں

(محمد ہارون الرشید ارشد)

صد شکر مرے حافظہ و ذہن میں اب تک
رہتا نہیں کچھ نام محمد ﷺ کے سوا یاد

۞

ہوتی ہے مجھے نام محمد ﷺ سے تسلی
اب سانس کی رفتار زیادہ ہے نہ کم ہے

(احسان دانش)

محمد ﷺ سید الکونین محبوب خدا مقصود دو عالم
انھی کا اسم پاکیزہ وقار انجمن دیکھا

۞

دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالے کے لیے
شمع تذکارِ شہِ دین جلائی جائے

۞

جاں بڑی چیز ہے عشاق نبی ﷺ نے لیکن
حب احمد ﷺ کے مقابل میں یہ سستی دیکھی

روح غمگیں کو ملا اسم محمد ﷺ سے قرار
دل کی دنیا بھی اسی نام سے بستی دیکھی

۞

نعت کہنے میں رضاؔ وہ بھی مقام آتا ہے
مجھ پہ ہر آن فرشتوں کا سلام آتا ہے
ہونٹ کو ہونٹ لگے چومنے بہر تعظیم
میرے ہونٹوں پہ محمد ﷺ کا جو نام آتا ہے

۞

تھی چشم آرزو کو مری حاجت وضو
اسم حضور ﷺ دے گیا آنکھوں کا نم مجھے

۞

مری ناکام حسرت نے لیا نام محمد ﷺ جب
تو لطف زندگی مجھ کو ملا آہستہ آہستہ

۞

قلب میں اسم محمد ﷺ سے اجالا جو کرے
قبر میں اس کی بھلا کیسے اندھیرا ہوگا

۞

جب میں مروں تو لب پہ محمد ﷺ کا نام ہو
زندہ رہوں تو آپ ﷺ کا ارماں لیے ہوئے

(محمد اکرم رضا)

اردو نعت میں اسم محمد ﷺ کے اجالوں کا یہ پرلطف (مگر غیر مرتب، کہ موتی بکھرے بھی بھلے معلوم ہوتے ہیں) تذکرہ طویل ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اقلیم نعت میں قلب ونظر کے لیے جو کشش ہے، وہ اسم محمد ﷺ ہی کی دین ہے۔ یہی

وہ مبارک نام ہے جس کی بدولت قرطاس وقلم کی ظلمتیں جگمگا اٹھیں اور شعر و ادب میں فکری اعتبار سے لطف و لطافت اور فنی نقطۂ نظر سے وزن و وقار آ گیا اور اسی نام کے فیض سے شاعر بے نام وادیوں میں بھٹکنے سے بچ گیا اور اسے ایک واضح اور روشن منزل کا سراغ ملا۔ اسم محمد ﷺ فیض اور فیضان کا ایک غیر مختتم سلسلہ ہے جس کے خنک سائے میدانِ حشر کی جاں گداز تمازتوں تک پھیلے ہوئے ہیں، مرزا غالبؔ کے شاگرد ہرگوپال تفتہ کا ایک شعر نوک قلم پر مچلنے کے لیے بے چین ہے:

چوں دم محشر، ز محشر، برخود عرصہ تنگ دید
تفتہؔ گریاں آمد و دامان پیغمبر ﷺ گرفت

گویا اسم محمد ﷺ، دنیاوی شرف اور اخروی سرخ روئی کی واحد ضمانت ہے اور خود رسالت مآب ﷺ کی زبان صدق اظہار نے اس ضمانت کی یوں تصدیق فرمائی ہے:

❑ حدیث پاک **الحمدللّٰہ فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی**۔ ''تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے جملہ انبیا پر فضیلت بخشی حتیٰ کہ میرے نام اور صفت میں۔'' (شرح الشفا، القاری)

۞

❑ حضرت انس بن مالکؓ سے مرفوعاً روایت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: **استحی ان عذب بالنار من اسمہ اسم حبیبی**۔ یعنی ''اللہ شرم فرماتا ہے اس سے کہ اسے عذاب دے جس کا نام میرے حبیب ﷺ کے نام پر ہو۔''

❑ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرا نام قرآن میں محمد، انجیل میں احمد اور تورات میں احید ہے۔ موخرالذکر نام اس لیے رکھا گیا کہ میں اپنی امت کو دوزخ سے ہٹانے والا ہوں۔'' (روایت، ابن عباسؓ)

۞

حضور ﷺ کے اسم مبارک کے لفظی اعجاز اور اس کی معنوی تاثیر کے بارے میں اہلِ دل نے بہت کچھ لکھا ہے۔ آخر میں ان شخصیات کے چند اقتباس دیکھیے جو

خاصانِ بارگاہ میں سے تھیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے ممدوح عظیم و جلیل ﷺ کی ذات وصفات کا سچا عرفان بھی نصیب تھا اور دل کا وہ پکا ایمان بھی میسر تھا جو اُس عقیدت کا حاصل تھا جو سراسر اطاعت کے گرد گھومتی تھی۔

❑ آپ ﷺ کے دونوں اسمائے مبارک یعنی محمد ﷺ اور احمد ﷺ حقیقت میں ایک اسم ہے جو حمد سے مشتق اور مبالغہ کے معنی میں مقید ہے۔ پہلا نام بہ اعتبار کیفیت ہے جب کہ دوسرا نام بہ اعتبار کمیت ہے۔ آپ ﷺ حق تعالیٰ کی حمد، افضل محامد سے کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں کثرت محامد سے آپ ﷺ کی حمد و ستائش کی گئی۔
(شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

۞

❑ محشر میں آپ ﷺ اللہ جل شانہ کی تعریف کریں گے اس لیے احمد ﷺ پہلے ہوں گے، پھر شفاعت کے بعد مخلوق آپ کی تعریف کرے گی اس لیے بعد محمد ﷺ ہوں گے...وجود کے اعتبار سے پہلے احمد ﷺ ہیں اور بعد میں محمد ﷺ بلکہ احمد ﷺ ہونے کی وجہ سے ہی آپ ﷺ محمد ﷺ ہوئے......غرض ازل سے ابد تک کی تاریخ بتاتی ہے کہ شانِ احمدی ﷺ، شان محمد ﷺ پر مقدم ہے۔ (مولانا بدر عالم مہاجر مدنیؒ)

۞

❑ حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے جب کام ختم ہو جاتا ہے تو حمد کرتے ہیں، جب سفر ختم کر کے واپس آتے ہیں تو حمد کرتے ہیں، اسی طرح جب دنیا کا طویل و عریض سفر ختم کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، اسی دستور کے مطابق مناسب تھا کہ جب سلسلہ رسالت ختم ہو تو یہاں بھی آخر میں اللہ جل شانہ کی حمد ہو، اس لیے جو نبی سب سے آخر میں آئے ان کا نام محمد ﷺ رکھا گیا۔ (شیخ اکبرؒ)

۞

❑ وہ کون ہے جس کا مقدس نام آج کروڑوں انسانوں کی زبان پر جاری اور قلوب پر ساری ہے۔

- وہ کون ہے جس کے مقدس نام کی نوبت شاہانہ مساجد کے بلند ترین میناروں سے سامعہ نواز ہے۔
- وہ کون ہے جس کی سیرت پاک انسانی زندگی کے ہر لمحہ و ہر ساعت میں اور ہر درجہ اور ہر مقام پر رہنما ہے۔
- وہ کون ہے جو اپنے افعال میں محمود ہے۔
- وہ کون ہے جس کی رفعت فرش سے عرش تک ملی ہوئی ہے۔
- وہ کون ہے جس کی تعلیم کی وسعت بحر و بر پر چھائی ہوئی ہے۔

بے شک وہ محمد ﷺ ہیں۔ اسم بھی محمد ﷺ ہے اور مسمّٰی بھی محمد ﷺ ہے۔

(قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ)

۞

- سکھ مذہب کے بانی گرونانک کے مطابق از رہ حساب نور محمدی ﷺ کائنات کی ہر شے میں جھلکتا ہے اور دنیا کی کوئی بھی شے اسم محمد ﷺ کے انوار سے خالی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں:

نام لیو جس پکش کا، کرو چوگنا تا (ہر عدد کو چار گنا کر لو پھر اس میں دو بڑھا دو)

دو ملاؤ پنج گن کرو کاٹو بیس بنا (پورے جوڑ کر پانچ گنا کر لو، بیس سے تقسیم کر دو)

نانک جو بچے سو نو گنے دو اس میں ملا (جو باقی بچت ہے اسے نو گنا کر لو، اس میں پھر در بڑھا دو اس بدھر کے نام سے نام محمد ﷺ)

۞

- ہر نبی علیہ السلام مشکل اوقات میں اسم محمد ﷺ کے توسل سے پناہ مانگتا رہا۔

(محدث ابن جوزیؒ)

۞

- محمد ﷺ کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ جس کا حق پورا کر دیا گیا ہو یعنی قدرت کی جانب سے نوع انسان کو جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا اور انسان کا اپنے خالق

پر جو حق تخلیق مقرر تھا، وہ محمد ﷺ پر پورا کر دیا گیا۔ (مولانا عبدالرحمٰن ندوی)

❁

❑ اسم محمد ﷺ بار بار بیان ہوتا رہا، پہلے پہل یہ نام حضرت سلیمانؑ کی تسبیحات میں آیا ہے جنہوں نے آپ ﷺ کی آمد کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: ''خلو محمدیم زہ دودی زہ رعی۔'' وہ ٹھیک محمد ﷺ ہیں وہ میرے محبوب اور میری جان ہیں۔'' (مناظر احسن گیلانیؒ)

مولانا عبدالرحمٰن ندوی نے ''نقوش'' رسول ﷺ نمبر جلد سوم میں اسم پاک محمد ﷺ کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں وہ اس مبارک نام کے اسرار و رموز اور فضائل و برکات کی وسعتوں کو سمیٹنے کی یوں کوشش کرتے ہیں۔ ''اسلام کی تمام معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ کا نام مبارک بھی اپنے معانی کے لحاظ سے مختلف خوبیوں کا مرقع، بے شمار فضائل کا خلاصہ ہے۔ ایک طرف وہ اپنے مسمّٰی کے کام اور کام کے انجام کی پیش گوئی ہے۔ دوسری طرف اس کے کاموں کی تاریخ اور اس کی تعلیم کا لب لباب ہے۔''

محمد ﷺ ہی ایک ایسا لفظ ہے جس کے فیض نے اللہ، ملائکہ اور بندوں کو ہم زبان کر رکھا ہے کہ تینوں اس مبارک نام پر درود و سلام بھیجنے میں پیہم مصروف ہیں، ورنہ تینوں کے اپنے اپنے مقام اور اپنے اپنے مدارج ہیں، گویا یہی وہ حسن مجسم ہے جس کے انوار پر:

ہے شمع بھی پروانہ، پروانے کو کیا کہیے

اسم محمد (ﷺ) پر درود کا حکم، تعظیم و تکریم کی انتہا بھی ہے اور نقاشِ ازل کے نقشِ بہترین کی داد بھی... فن کار کا فن جب کمال کو پہنچ جاتا ہے تو دل سے قیمت وصول کرنے کی طلب مٹ جاتی ہے، اس وقت وہ داد چاہتا ہے، داد مل جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ قیمت وصول ہوگئی۔ داد نہ ملے تو قیمت پانے کے بعد بھی ذوق کی سیرابی نہیں ہوتی، ذوق سیرابی صرف داد کر سکتی ہے اور اسی سے تسکین ملتی ہے۔ صحیح داد دینے والا مل جائے تو مصور یہ کہہ کر تصویر پیش کر دیتا ہے کہ آپ کو پسند ہے تو آپ کی نذر ہے۔ بسا اوقات

جہاں لعل و جواہر کام نہیں دیتے، وہاں داد کام دے جاتی ہے۔ مصور کے فن کی قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو تو داد کا فن سیکھنا چاہیے، داد دینے کی صلاحیت پیدا ہو جائے تو شاہکار جھولی میں آ کر رہتا ہے...... داد، اندھا کیا دے گا، وہی دے سکے گا جو سمجھنے والا دل اور پہچاننے والی آنکھ رکھتا ہے اور اسم محمد (ﷺ) کے اسرار و رموز اور فیوض و برکات بھی نصیب والوں پر کھلا کرتے ہیں، ان پر نہیں جو دل کی باتوں کو ذہن کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری بصارت کو بصیرت، ہمارے ذوق کو سلامتی اور ہمارے شوق کو راستی عطا کرے تاکہ ہم زبان و دل سے اسم محمد (ﷺ) کے تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ حافظؔ نے کہا تھا:

خوشا نماز نیاز کسے کے از سر صدق
بآب دیدہ و خون جگر طہارت کرد

اسم محمد ﷺ ہو یا ذکر محمد ﷺ، ''نمازِ نیاز ہی'' تو ہے جس کے لیے صدقِ دل، آب دیدہ اور خونِ جگر کی ضرورت ہے۔ اہلِ نظر اور اہلِ دل نے انھیں کس کس انداز سے چاہا ہے، میں چاہوں بھی تو اُس چاہت کو بیان نہیں کر سکتا، عجز بیان ہی کو بیان سمجھ لیجیے:

اُن ﷺ کے، میرے درمیاں، حرفِ سخن کچھ اور ہے
اے زمانے، میرے اُن ﷺ کے درمیاں آہستہ بول

شہزادہ محمد امین جاوید

کرتی ہیں ساری عظمتیں اس نام کا طواف

حضرت کعب احبارؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی رحلت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے صاحبزادہ حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت کی کہ اے جان پدر! تم میرے بعد میرے نائب ہوگے۔ جب خدائے برتر کا تم ذکر کرو تو ساتھ حضرت محمد ﷺ کا نام بھی لیا کرو۔ کیونکہ میں نے اس نام مبارک کو ساقِ عرش پر لکھا دیکھا ہے۔ جب کہ میں ابھی روح اور مٹی کے درمیان تھا۔ پھر میں نے گھومنا شروع کیا اور تمام جہانوں کی سیر کی تو ساتوں آسمانوں پر میں نے کوئی ایسی جگہ نہ دیکھی، جہاں حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کا نام مبارک نہ ہو۔ میرے رب نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو میں نے جنت کا کوئی محل اور دریچہ ایسا نہ دیکھا جس پر اسم محمد ﷺ نہ لکھا ہو اور میں نے اسم محمد جنت کے ہر مکان و منزل پر ہی نہیں بلکہ جنت کی حوروں کی پیشانیوں پر' جنت کے درختوں کے پتوں پر' ان کی شاخوں پر' سدرۃ المنتہٰی کے ہر پتے پر' فرشتوں کی آنکھوں پر اور ان کے ذاتی چہروں پر ہر طرف یہ نام مبارک محمد ﷺ لکھا دیکھا۔

(ابن عساکر مواہب المدینہ)

میرے مرشد حضرت سخی سلطان محمد باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی فارسی کتاب ''رسالہ روحی شریف'' میں درست ہی تو فرمایا کہ ''نور احدی نے تنہائی وحدت کی ڈولی سے نکل کر عالم کثرت میں ظہور فرمایا اور بعد نقاب میم محمدیؐ اوڑھ کر صورت محمدی اختیار کی'' جس طرح پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ کی کوئی مثال نہیں' اسی طرح حضرت محمد ﷺ بھی بے مثال ہیں۔

مزید فرماتے ہیں: ''جو شخص اسم محمد ﷺ کا تصور کرتا ہے۔تو فوراً نبی کریم ﷺ کی روح پاک تشریف لا کر اسے تعلیم و تلقین کرتی ہے''۔

(عین الفقر از حضرت سخی سلطان محمد باہوؒ)

علم الاعداد سے ایک لطیف نکتہ ملاحظہ کیجیے:

اسم مبارک 'محمد': حروف:4

م + ح + م + د =

4 + 8 + 4 + 4 = 0 + 2 2 2جفت

''محمد، حضور ﷺ کا ذاتی اسم مبارک ہے جو کہ جفت ہے اور باقی تمام اسما گرامی، صفاتی اسما گرامی ہیں جو کہ جفت بھی ہیں اور طاق بھی۔

اللہ کے ذاتی نام کا عدد نکالیں تو وہ طاق ہے مثلاً:

ا + ل + ل + ہ =

1 + 3 + 3 + 5 = 2 + 1 = 3طاق

اللہ تعالیٰ کے بھی باقی تمام اسما الحسنٰی صفاتی ہیں جو جفت بھی ہیں اور طاق بھی لیکن ذاتی نام کا عدد 'طاق' ہے۔

اور قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۝ (الفجر:3)

ترجمہ: ''اور جفت اور طاق کی قسم''۔

یہاں جفت سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے جن کے لیے یہ کائنات تخلیق ہوئی اور 'طاق' اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو واحد ہے۔تنہا ہے اور اسی اکیلے نے کائنات کا یہ سارا نظام تشکیل دیا۔

جفت اور طاق کی قسم اس لیے کھائی گئی کہ دونوں ہستیاں بے عیب، منزہ اور پاک ہیں اور صرف پاک و بے عیب ہستیوں کی ہی قسم کھائی جا سکتی ہے۔

یہ کائنات حضور نبی کریم ﷺ کے لیے تخلیق ہوئی۔اس نکتے کو بابا گورو نانک ''بانی سکھ دھرم''اپنی کتاب گرنتھ میں لکھتے ہیں:

لکھیا وچ کتاب دے اوّل ایک خدا
دوجا نور محمدی ﷺ جس چانن کیتا آ

وہ مزید کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک دنیا کی ہر چیز میں جلوہ گر ہے۔اگر کسی کو شک ہے تو وہ دیکھ لے۔اس بارے میں ان کی ایک رباعی ملاحظہ فرمائیں۔

ہر عدد کو چوگن کر لو دو کو اس میں دو بڑھائے
پورے جوڑ کو پنج گن کر لو بیس سے اس میں بھاگ لگائے
باقی بچے کو نو گن کر لو اس میں پھر دو بڑھائے
گورونانک یوں کہے ہر شے میں محمد ﷺ کو پائے

ا	ب	پ	ت	ٹ	ث	ج	چ	ح	خ
1	2	2	400	400	500	3	3	8	600
د	ڈ	ذ	ر	ڑ	ز	ژ	س	ش	ص
4	4	700	200	200	7	7	60	300	90
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	گ	ل
800	9	900	70	1000	8	100	20	20	30
م	ن	و	ہ	ء	ی	ے			
40	50	6	5		10	10			

محمد ﷺ کے نام کے عدد

92 = 4 + 40 + 8 + 40

م ح م د

ہر عدد کو چار گنا کر لو پھر اس میں دو بڑھادو' پورے جوڑ کر پانچ گنا کر لو۔بیس سے تقسیم کردو جو باقی بچتا ہے اسے نو گنا کر لو اس میں پھر دو بڑھادو۔

گورونانک یوں کہے''ہر شے میں محمد ﷺ کو پائے۔

دنیا کا ذرہ ذرہ محمد ﷺ محمد ﷺ پکار رہا ہے

مثلاً دیکھئے تفصیل

عدد	20
چار گنا کیا	4 x
	80
دو جمع کیا	2+
	82

پانچ سے ضرب دی $82 \times 5 = 410$

20 پر تقسیم کیا

$$\begin{array}{r} 20 \\ 20\overline{)410} \\ \underline{40} \\ 10 \\ 9\times \\ \overline{90} \\ \underline{2+} \\ 92 \end{array}$$

محمد ﷺ کے نام کے عدد بھی 92 ہیں۔ = 92

ہر شے میں محمد ہَیں یہ بڑھ چڑھ کے صدا دو

مُنکر کو حساب ابجد و ہوز کا سکھا دو

ہر شے پہ لکھا اسم مبارک ہے خدا نے

یہ صورتِ خالق ہے اِسے سب کو بتا دو

ترکیب ہے یہ، لفظ کے اعداد کی تجمیع

مضروب کرو چار سے پھر دو کو ملا دو

پھر ضرب کرو پانچ سے اور بیس سے تقسیم

باقی جو بچیں ضرب انہیں نو سے ذرا دو

پھر حاصلِ مضروب میں دو اور ملا دو

زاں محمد کے عدد سب کو دکھا دو

بیشک ہوئے مالک کونین محمد ﷺ
یہ پیکرِ عاجز کا سُخن سب کو سُنادو
(محترمہ بلقیس رضویہ لکھنو)

اس قاعدے کی رو سے کائنات کی ہر شے نہ صرف یہ کہ نورِ محمدی ﷺ سے مشتق (پیدا کی گئی ہے) بلکہ اسکا نام بھی نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ سے مشتق ہے۔ اسی طرح دیکھنے والی آنکھ دنیا کی ہر شے میں نورِ محمدی ﷺ کا جلوہ دیکھ سکتی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے جو گرونانک اور کبیر داس بنارسی کے دوہے سے ثابت ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ فارمولہ سید العارفین حضرت ابوالحسن المعروف امیر خسرو کا ہے جسے ہندی کے شاعر کبیر داس اور سکھوں کے گرونانک سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک سادہ اور آسان ترکیب درج بالا بھی ہے۔ غرضیکہ آپ تمام موجودات کے لیے علت نمائی اور کل کائنات کے اصل الاصول ہیں۔ کسی شاعر نے اسے یوں ادا کیا ہے:

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور ہے

اسی تناظر میں حضرت علامہ محمد اقبالؒ فرماتے ہیں۔

ہر کُجا بینی جہانِ رنگُ و بُو   آں کہ از خاکش بروید آرزو
یازِ نورِ مصطفٰے اُو را بہا ست   یا ہُنوز اندر تلاشِ مصطفٰے ست

محمد ﷺ کا نام بلند ہے۔ پانچوں وقت اذانوں میں نام محمد ﷺ کی منادی ہوتی ہے۔ یہ مبارک نام ایک تحریک ہے۔ عالم اسلام کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلے جائیے' ہر جگہ' ہر مقام پر' یہ مبارک نام ایک قدرِ مشترک نظر آئے گا۔ دنیا بھر میں کسی بھی ملک' کسی بھی خطہ ارض میں بسنے والے کلمہ گو مسلمان' خواہ وہ یورپ اور امریکہ کے سفید فام ہوں کہ افریقہ کے سیاہ فام۔ ایران و ترکیہ کے سرخ رو مسلمان ہوں کہ برعظیم ہندوپاک کے گندم گوں یا چین و جاپان کے زرد چہرہ مسلم......سب کے سب اسی ایک نام سے وابستہ ہیں۔

قوم، نسل، رنگ و زبان کے گونا گوں اختلافات کے باوجود یہ سب اگر کسی ایک بات پر متفق و متحد ہیں تو وہ نام محمد ﷺ ہے —— بلاشبہ نام محمد ﷺ ہی **"حبل اللّٰہ"** ہے! اور تاریخ گواہ ہے کہ جب تک ہم اسے پورے شعور اور خلوص کے ساتھ تھامے رہے، گردشِ دوراں کی باگ ڈور بھی ہمارے ہی ہاتھوں میں رہی اور جب سے ہم نے اطاعت محمد ﷺ کے اس رشتے کو چھوڑا، ہم ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، ہمارا شیرازہ بکھر گیا اور زمانے کی ٹھوکروں نے ہم کو غبارِ راہ بنا کر اڑا دیا۔

محمد ﷺ کا نام ایک قوت ہے۔ ایک عظیم انقلابی قوت! اسی قوت نے اس رہتی بستی دنیا میں ملت مسلمہ کو ایک ایسا امتیازی وجود بخشا، اور ایک ایسا مخصوص شعار عطا کیا کہ اس کی سوچ بچار، اس کے رہن سہن، اس کی رفتار و گفتار سے ایک اچھوتا اور قابل فخر انسانی تمدن وجود میں آ گیا۔

محمد ﷺ...... اللہ کے رسول...... تہذیب و تمدن، علم و فکر، حرکت و عمل کے ایک سنہرے دور کے سر آغاز پر کھڑے ہوئے عالم انسانیت کو خیر و فلاح کی طرف بلاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

محمد ﷺ کا نام لازمہ حیات ہے۔ بات صرف پرستش کی ہوتی تو اللہ کے سامنے جھک جانا کیا مشکل تھا؟

تعظیماً خم ہو جاتے ——

اپنے آپ کو اس کے حضور گرا دیتے! ——

زمین بوس ہو جاتے! ——

ماتھے خاک پر رکھ دیتے اور جس طرح بھی بن پڑتا، ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اس کی حمد و توصیف بیان کرتے۔

مگر، معرفت رب کا تقاضا صرف پرستش تک محدود نہیں، بلکہ پوری زندگی میں اطاعت کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔

اور یہ زندگی؟ ——

زندگی بجائے خود ایک آئینہ خانہ ہے کہ ہزار رنگ رکھتی ہے، ہزار جلوے دکھاتی ہے، اور ہر جلوے میں کتنے ہی روپ بدلتی ہے۔

احساسات و جذبات کے لطیف سے لطیف تر ارتعاش سے لے کر مسائل و معاملات کے سنگین و حوصلہ آزما مرحلوں تک، اس کی رنگارنگی اور بوقلمونی حیران و عاجز کیے دیتی ہے۔

گویا ایک طرف زندگی اپنے تمام تر تقاضوں کے ساتھ دست تزئین کی منتظر ہے۔

دوسری طرف عقل کے ہاتھوں سے شانہ مشاطہ گری چھوٹا جارہا ہے، کہ وہ حسن آرائی کے سلیقے سے نابلد ہے۔

ایسے میں طالبانِ صدق و صفا کیا کریں؟

کہاں جائیں؟

کس سے پوچھیں کہ ان کا رب ان سے کیا چاہتا ہے؟

کون ہے جو آرزو مندانِ تسلیم و رضا کو راہ بتائے، ان کی رہنمائی کرے، انھیں لغزشوں سے بچائے، ان کے حوصلے بڑھائے، اور انھیں ساتھ ساتھ لیے منزلِ مقصود تک پہنچا دے؟

کون؟ وہ کون ہوسکتا ہے؟

کتنا مشکل سوال ہے۔

مگر کتنا آسان کہ جواب بے اختیار زبان پر چلا آتا ہے۔

ذرا ٹھہرو!

اس جواب کو نوکِ زبان پر روک لو......

سوچو کہ اتنے مشکل سوال کا جواب بلا تامل بے ساختہ زبان پر کیسے آگیا؟

صرف اس لیے کہ ہمارے سامنے ایک اسوۂ کامل ہے۔

ایک مکمل شخصیت ہے جس نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور پھر ایک بھرپور اور کامیاب خدا پرستانہ زندگی بسر کرکے حیاتِ انسانی کے ہر شعبے میں ایک بے مثل نمونہ قائم کردیا۔

اب امت رسولؐ کے لیے اس سوال کا جواب کوئی مشکل نہیں رہا کہ اللہ کو اپنا

نصب العین...... اللہ...... بنا کر کس طرح زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔اب تو زندگی کے ہر پہلو میں‘ ہر معاملے میں اور ہر شعبے میں اسوۂ حسنہ رہنمائی کے لیے موجود ہے۔

اسلام کے نظامِ فکر و عمل میں رسول ﷺ کی سنت کی یہی اہمیت ہے۔

رسول ﷺ انسانی زندگی میں اللہ کی پسند اور ناپسند سے آگاہی دیتا ہے......

رسول ﷺ‘ اللہ کو مقصود و مطلوب اور نصب العین بنا کر زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔

خواہ وہ ایک فرد کی نجی زندگی ہو‘ خواہ ایک قوم اور معاشرے کی اجتماعی زندگی......

محمد ﷺ ہماری زندگی ہیں۔اس سرچشمہ حیات سے دوری میں ہماری موت ہے۔

امت مسلمہ جیسے جیسے اس آبِ حیات سے دور ہوتی جاتی ہے‘ عالم اسلام پر ایک نظر ڈال کر دیکھ لو کہ وہ قریب المرگ ہوتی جاتی ہے۔

اس لیے آج محمد ﷺ کے نام کو زندہ رکھنے کے لیے نہیں ——

کیونکہ اس کو زندہ و تابندہ رکھنے والا تو ربّ العالمین ہے ——

بلکہ اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم تذکارِ محمد ﷺ کی تکرار کرتے رہیں۔

اسوۂ محمد ﷺ کی ہر جھلک ہمارے لیے حیاتِ نو کا پیغام بن سکتی ہے۔

شرط یہ ہے کہ قلب مضطر آئینہ تکرار طلب بن جائے۔

بہ ہزار ولولہ و شوق!

بہ صد ادب و احترام!

بہ نہایت عجز و انکسار!

بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہوئے‘ درِ محمد ﷺ پر دستک دے رہے ہیں۔

بستہ ام بریک و گر نخلے ز خارستان طبع
سوئے فردوسِ بریں مشتے گیاہ آوردہ ام

(جامی)

محمد بن متین

ورفعنا لک ذکرک

حضور خاتم النبیین ﷺ کے ذاتی اسم گرامی 'محمدؐ' کے بے پناہ اسرار و رموز، فیوض و برکات اور اوصاف حمیدہ ہیں جنہیں بیان کرنے کی سکت قلم میں ہے نہ زبان میں۔ جس طرح اسم 'اللہ' اللہ تعالیٰ کے تمام صفاتی ناموں میں سب سے زیادہ قوت والا اسم ہے، اسی طرح اسم 'محمدؐ' بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام ناموں میں سب سے زیادہ اثر اور قوت رکھنے والا اسم ہے۔ اسم 'محمدؐ' منبع انوار و تجلیات اور معجزانہ شان کا حامل ہے۔

محمد کے ایک معنی ابن فارسؒ نے بیان کیے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

❑ ''ہمارے نبی ﷺ کا نام محمد رکھا گیا کیونکہ آپ ﷺ کے خصائل حمیدہ اور عادات شریفہ کی کوئی انتہا نہیں، اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب ﷺ کے خصائل حمیدہ کا علم تھا، اس لیے اہل خانہ کو غیبی اشارہ کیا کہ ان کا نام محمد رکھا جائے۔ اہل لغت کہتے ہیں محمد یا محمود وہ ہے جس میں خصائل حمیدہ کثرت سے پائے جائیں۔ (تہذیب الاسما)

حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرئیل امیں علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا:

❑ ''اے محمد (ﷺ) آپ کے رب نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم! مجھے اپنے جلال کی قسم! جس شخص کا نام آپ کے نام پر ہوگا، اس پر میں نے جہنم کا عذاب حرام کر دیا ہے۔ میری محبت کو یہ ہرگز گوارا نہیں ہے کہ کسی کا وہ نام ہو جو میرے محبوب ﷺ کا نام ہے اور میں اسے عذاب میں مبتلا کر دوں''۔ (ابو نعیم فی الحلیہ)

معارج النبوۃ میں یہ بھی لکھا ہے جب انسانی شکل کی ساخت نام محمد ﷺ پر

ہے تو پھر قیامت کے دن یہ منظر ہوگا کہ انسانی شکل میں دوزخ میں نہ ڈالیں گے الا یہ کہ اس کو انسانی شکل سے مسخ کر کے شیطانی شکل میں پھیرا جائے، اس لیے کہ اپنے محبوب ﷺ کے نام کی صورت پر اللہ تعالیٰ کو عذاب دینا بھی گوارا نہیں ہے، پس جو شخص محمد ﷺ کا ہم نام ہو، رسول ﷺ سے محبت کرنے والا ہو، ان کی اتباع کرنے والا ہو، اسے اللہ تعالیٰ کیونکر عذاب دیں گے۔ (معارج النبوۃ مؤلفہ ملا معین کاشفی صفحہ 39 جلد 2)

وقائق الاخبار میں ہے کہ ''**ولا یحرق احد من الکفرة علی صورته بل تبدل علی صورة الخنزیر**''۔

کسی کافر کو انسانی صورت میں جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا بلکہ خنزیر کی صورت میں تبدیل کر کے ڈالا جائے گا۔ ایسا ہی ابوالعالیہ کا قول بھی ہے۔ (تفسیر مظہری تحت سورۃ والتین)

محقق عظیم سید محمود آلوسی، قطب الدین رازی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

- ''وہ سارے فضائل و کمالات جو پروردگار عالم نے متفرق طور پر حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک سارے انبیا کرام اور رسل عظامؑ کو علیحدہ علیحدہ عطا کیے تھے، وہ یکجا کر کے دامن مصطفیٰ میں ڈال دیئے''۔ (روح المعانی، جلد ہفتم، ص 217)

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

محمد و احمد کے معانی میں الگ الگ فرق یہ ہے کہ محمد وہ ہے جس کی حمد و نعت جملہ اہل الارض والسما نے سب سے بڑھ کر کی ہو اور احمد وہ ہے جس نے رب السموات و الارض کی حمد و ثنا جملہ اہل الارض والسموات سے بڑھ کر کی ہو۔ لہٰذا اسم پاک علم بھی ہے اور صفت بھی۔ وہ اپنے معانی کے اعتبار سے کمالات نبوت پر دال ہے اور مدلول بھی۔

صاحب قاموس مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہیں:

- ''من جملہ دیگر کمالات نبوت اور معجزات رسالت کے ایک معجزہ گرامی رسول کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ بھی ہے۔ محمد ﷺ وہ ہیں جن کی تعریف کا سلسلہ

کبھی ختم نہ ہو۔ تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے۔ زمانہ جوں جوں آگے بڑھتا جاتا ہے اور انسان اپنی سعی اور کوشش کے مطابق جس قدر ترقی کرتا جاتا ہے محض اعتقاداً نہیں بلکہ واقعتاً رسول عربی ﷺ کے کمالات پر سے پردہ اٹھتا جاتا ہے۔ یورپ کے علما اور فضلا کی اکثریت جیسے جیسے تاریخ اسلام کے ماتحت اپنا مطالعہ جس قدر گہرا کرتی جاتی ہے، انہیں اسی راہ کی طرف آنا پڑتا ہے اور زبانِ اعتراف کھولنی پڑتی ہے کہ بلاشبہ رسول عربی ﷺ کے قوانین دنیا کی ضرورتوں کے کفیل اور آپ ﷺ کی زندگی عالم انسانی کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔ اہل ایشیا کا رجحان طبعی جتنا روحانیت اور سادگی کی طرف بڑھ رہا ہے، اسی قدر وہ سرکار دوعالم ﷺ کے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ دنیا کا واحد معجزہ ہے کہ چودہ سو برس سے بھی پہلے سے نام مبارک ان آنے والے حالات کا پتا دے رہا ہے کہ مستقبل میں دنیا کی عمر جتنی دراز ہوگی، اسے کمالات نبوت محمدیہ ﷺ کے اعتراف کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہوگا''۔

(تفسیر روح البیان، جلد ہفتم، ص 220 و معالم التنزیل جلد اول ص 358)

حضور نبی کریم ﷺ کے اسم گرامی 'محمد' کی دو حیثیتیں ہیں:

(1) علمی (2) وصفی

ظاہر ہے کہ نام سے صرف ذات مطلوب ہوتی ہے۔ اس سے اس کے وصف کو کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مثلاً کسی نے اپنے بیٹے کا نام رکھا ''بدر منیر''۔ وہ رنگ کا کالا سیاہ ہو یا حسن و جمال کا پیکر، اس نام کو اس کی وصف سے تعلق نہ ہوگا، صرف ایک ذات کو متعین کرنا مقصود ہوتا ہے اور بس۔ لیکن ہمارے حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کے اسما میں ذات پاک کے علاوہ آپ کی صفت بھی مطلوب ہے۔ چنانچہ سیرت حلبیہ ص 128 جلد 1 میں رقم ہے:

- ترجمہ: ''مخفی نہ رہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اسمائے گرامی ایسی صفات سے ماخوذ ہیں جو آپ میں واقعتہً ہیں کہ جن سے آپ کی مدح و کمال ثابت ہوتی ہے۔ اس معنی پر آپ کا اسم گرامی ہر وصف سے ماخوذ ہے''۔

سیدنا حضرت عبدالمطلبؓ نے جب آپ ﷺ کا نام محمد رکھا تو ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ اسم محمد سے آپ کی علمیت کے علاوہ آپ کی وصفیت کا اظہار بھی ہو۔ اسم محمد ﷺ کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں:

❑ ''قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا کہ جس کا نام محمد ہو، وہ کھڑا ہوتا کہ اسے بہشت میں داخل کیا جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ محض میری عزت کی وجہ سے ہے''۔ (کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفےٰ ﷺ از قاضی القضا قاری عیاض بن موسیٰؒ)

ایک اور روایت میں ہے:

❑ ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو بلا کر کہے گا کہ دنیا میں تجھے میری نافرمانی کرتے وقت شرم نہ آئی جب کہ تیرا نام محمد تھا۔ اب مجھے حیا آتی ہے کہ تجھے عذاب دوں، کیونکہ تیرا نام میرے محبوب کریم کے نام کے مطابق ہے۔ فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اسے بہشت میں لے جاؤ''۔ (کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفےٰ ﷺ از قاضی القضا قاری عیاض بن موسیٰؒ)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

❑ ''ایک روز حضرت جبرئیلؑ نے آ کر عرض کی، یا رسول اللہ! حق تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے۔ اپنی عزت و جلال کی قسم یاد فرما کر فرمایا ہے، کہ آپ کی امت میں جو آپ کا ہم نام ہوگا، اسے دوزخ کی آتش سے نجات دوں گا''۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

❑ ''جس گھر میں محمد یا احمد نام کا شخص ہوگا، اس گھر میں فقر و فاقہ داخل نہ ہوگا''۔

حضرت علامہ امام محمد اسماعیل حقی حنفی قدس سرہٗ اپنی تفسیر روح البیان آیت **مَاكَانَ مُحَمَّدٌ** کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ کے اسم گرامی کی ابتدا میں میم ہے اور یہ مخارج میں سب سے آخری مخرج ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیا علیہم السلام کے بعد تشریف لائیں گے۔ ایسے آپ ﷺ کے میم سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی بعثت چالیس سال کے بعد ہوگی، اس لیے کہ میم کے اعداد چالیس ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے اسمائے حسنیٰ سے ایک ایک اسم بعض انبیا علیہم السلام کو عنایت فرمایا، اسی طرح اپنے حبیب کریم ﷺ کے اسم گرامی یعنی لفظ محمد سے ایک ایک حرف بعض انبیائے کرام علیہم السلام کے اسما میں داخل فرمایا۔ مثلاً میم آدم، ابراہیم، اسماعیل، موسیٰ، سلیمان، مسیح، شموئیل اور ارمیا علیہم السلام کے اسما میں اور حا نوح، صالح، یحییٰ اور اسحاق علیہم السلام کے اسما میں اور دال آدم، داؤد، ہود اور ادریس علیہم السلام کے اسما میں۔ کسی شاعر نے کیا خوب لکھا ہے:

وہ چہ دلکشا ہست کہ موسیٰ و مسیح
افسر خود کردہ انداز میم ملک آرائے او
تابہ میمش اسم اینکہ نوح و یحییٰ و اسحٰق را
فیض حمد و حلم و حشمت دادہ انداز جائے او
تابہ میمش نام ابراہیم و آدم شد تمام
چوں سلیمان کرد و اسمٰعیل در دل جائ او
دال نامش کو در آخر ہود مادی آمدہ
سینۂ ادریس و آدم شد مگر ما وائ او
حضرت داؤد گر صیتش وہ عالم برصد است
از ہمیں یک حرف زینت یافت سر تا پائ او

امام جلال الدین سیوطیؒ نے خصائص الکبریٰ میں، ابونعیم محدث نے حلیۃ الاولیا میں اور علامہ اسماعیل حقی، علامہ حلبی اور علامہ یوسف نبہانی نے حضرت وہب بن منبہؓ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص بہت گناہ گار اور فاسق و فاجر تھا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی لاش کو اس کی بداعمالیوں کے سبب کوڑے پر پھینک دیا۔ لوگوں کو اس کی موت سے دلی خوشی ہوئی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں نماز شکرانہ ادا کی۔ ادھر اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! میرے بندوں میں سے میرا ایک بڑا پیارا بندہ فوت ہو گیا ہے۔ لوگوں نے اس کی لاش کو کوڑے پر پھینک

دیا ہے۔ جاؤ اور اس شخص کی نعش کو غسل دے کر پورے اہتمام کے ساتھ اس کی تجہیز و تکفین کرو اور اپنی قوم کو اس کی نماز جنازہ پر جمع کرو، تا کہ اس کی نماز جنازہ میں شرکت کی برکت سے وہ لوگ بھی نجات حاصل کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمان خداوندی پر اس جگہ تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک خستہ لاش منہ کے بل کوڑے پر پڑی ہے۔ غور سے دیکھا تو وہی فاسق و فاجر انسان تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جل مجدہ سے عرض کیا کہ یا الٰہی! ہر شخص یہ جانتا ہے کہ تیرے اس بندے نے دوسو سال تک تیری نافرمانی کی ہے پھر تو نے اس کو کیسے معاف کر دیا؟ فرمایا بے شک میرے بندوں نے اس شخص کی بے اعمالیوں اور گستاخیوں کے سینکڑوں واقعات دیکھے ہیں اور یہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا کہ تم نے اس کے بارے میں کہا مگر ایک روز جب یہ توریت پڑھ رہا تھا تو اس کی نظر میرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام مبارک پر پڑی۔ اس کے دل میں میرے حبیب ﷺ کی محبت نے جوش مارا اور یہ دیوانہ وار ان اوراق کو چومنے اور آنکھوں پر ملنے لگا جن پر اسم محمد ﷺ لکھا ہوا تھا (ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا)۔ مجھے اس کی یہ ادا بہت پسند آئی۔ اس کے صلے میں مَیں نے اس کے تمام گناہ معاف کر کے اسے بخش دیا ہے اور اسے اپنے مقربین میں جگہ دے کر ستر حوریں اس کے نکاح میں دے دیں ہیں۔

(خصائص الکبریٰ جلد اول ص 42، سیرت حلبیہ جلد اول ص 136، حلیۃ الاولیا جلد چہارم ص 42)

دنیا میں ہر وقت گونجنے والی صدا اذان ہے۔ اگر دنیا کے نقشے پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اسلامی ممالک میں انڈونیشیا کرہ عرض کے عین مشرق میں واقع ہے۔ یہ ملک ہزاروں جزیروں پر مشتمل ہے۔ جن میں جاوا، سماٹرا، بورنیو، سیبلز بڑے بڑے جزیرے ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے انڈونیشیا گنجان آباد ہے اور اس کی آبادی 18 کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ طلوع سحر سیبلز کے مشرق میں واقع جزائر میں ہوتی ہے۔ طلوع سحر کے ساتھ ہی انڈونیشیا کے انتہائی مشرقی جزائر میں فجر کی اذان شروع ہو جاتی ہے اور بیک وقت ہزاروں موذن اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا اعلان کرتے ہیں۔

مشرقی جزائر سے یہ سلسلہ مغربی جزائر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اور ڈیڑھ

گھنٹہ بعد جکارتہ کے موذن کی اذان کی باری آتی ہے...... جکارتہ کے بعد یہ سلسلہ سماٹرا میں شروع ہو جاتا ہے...... اور سماٹرا کے مغربی قصبوں اور دیہات میں اذانیں شروع ہونے سے پہلے ہی ملایا کی مسجدوں میں اذانوں کا یہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے...... اور ایک گھنٹہ بعد ڈھاکہ پہنچتا ہے...... بنگلہ دیش میں ابھی یہ اذانیں ختم نہیں ہوتیں کہ کلکتہ سے سری لنکا تک فجر کی اذانیں شروع ہو جاتی ہیں...... دوسری طرف یہ سلسلہ کلکتہ سے بمبئی کی طرف بڑھتا ہے اور پورے ہندوستان کی فضا توحید و رسالت کے اعلان سے گونج اٹھتی ہے...... سری نگر اور سیالکوٹ میں فجر کی اذان کا وقت ایک ہی ہے...... سیالکوٹ سے کوئٹہ کراچی اور گوادر تک چالیس منٹ کا فرق ہے۔ اس عرصے میں فجر کی اذان پاکستان میں بلند ہوتی رہتی ہے...... پاکستان میں یہ سلسلہ ختم ہونے سے پہلے افغانستان اور مسقط میں یہ اذانیں شروع ہو جاتی ہیں...... مسقط کے بعد بغداد تک ایک گھنٹے کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اس عرصے میں اذانیں سعودی عرب، یمن، متحدہ عرب امارات، کویت اور عراق میں گونجتی رہتی ہیں۔ بغداد سے اسکندریہ تک پھر ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ اس وقت شام، مصر، صومایہ اور سوڈان میں اذانیں بلند ہوتی ہیں۔ اسکندریہ اور استنبول ایک ہی طول و عرض پر واقع ہے...... مشرقی ترکی سے مغربی ترکی تک ڈیڑھ گھنٹے کا فرق ہے۔ اس دوران ترکی میں اذانوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے...... اسکندریہ سے طرابلس تک ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ اس عرصہ میں شمالی امریکہ میں، لیبیا اور تیونس میں اذانوں کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ فجر کی اذان جس کا آغاز انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے ہوتا ہے، ساڑھے نو گھنٹے کا سفر طے کر کے بحر اوقیانوس کے مشرقی کنارے تک پہنچتی ہے...... فجر کی اذان بحر اوقیانوس تک پہنچنے سے پہلے مشرقی انڈونیشیا میں ظہر کی اذان کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے...... اور ڈھاکہ میں ظہر کی اذانیں شروع ہو جانے تک مشرقی انڈونیشیا میں عصر کی اذانیں بلند ہونے لگتی ہیں...... یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ تک بمشکل جکارتہ تک پہنچتا ہے کہ مشرقی جزائر میں مغرب کی اذان کا وقت ہو جاتا ہے...... مغرب کی اذانیں سیلبز سے ابھی سماٹرا تک ہی پہنچتی ہیں کہ اتنے میں انڈونیشیا کے مشرقی جزائر میں عشا کی

اذانیں گونج رہی ہوتی ہیں...... گویا کرۂ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جب لاکھوں موذن بیک وقت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت وختم نبوت کا اعلان نہ کر رہے ہوں۔ ان شاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

چودہ سو برس سے یہ مبارک نام انگنت بندگانِ خدا کے کام و دہن میں شیر وشکر گھول رہا ہے قلب وجگر میں فرحت وانبساط کی لہریں اِسی نامِ نامی کے طفیل دوڑتی ہیں۔ دن رات میں کوئی گھڑی ایسی نہیں جب زبانیں اس کا وِرد نہ کرتی ہوں اور دل اِس سے سکون وقرار نہ پاتے ہوں اور یہ سلسلہ رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گا۔ جب ظلمتِ شب کا پردہ چاک ہوتا ہے اور سحر اپنی نرالی چھب دکھلاتی ہے تو مؤذن کا یہ اعلان کانوں میں رس گھولتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ مؤذن کی دعوت کا منشا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اپنے خالق کے حضور سجدہ ریز ہوں اور رسول پاک ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں۔ اِس کائناتِ رنگ و بو کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی انگنت مخلوق اِس دعوت پر لبیک کہتی ہے۔ ہر روز جب آفتاب عالمتاب مشرق سے مغرب کی طرف رُخ کرتا ہے تو مؤذن ظہر وعصر میں پھر یہی پیغام دہراتا ہے اور غروبِ آفتاب کے بعد مغرب وعشا کے لیے بھی یہی آوازِ دلنواز کانوں میں گونجتی ہے۔ مسلمان ہر نماز میں خشوع وخضوع کے ساتھ پیارے رسول پاک ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔ اُن کے دل و دماغ میں اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم ﷺ کی یاد اک نیا جذبہ اور نیا ولولہ پیدا کر دیتی ہے۔ ابتدا ہی سے مسلمانوں کا یہی شعار رہا ہے۔ پانچ نمازوں میں کوئی نماز بھی ایسی نہیں جو اِس ذکر سے خالی ہو۔ نمازوں کے علاوہ بھی جب مسلمان اپنے آقا ﷺ کا نام سنتے ہیں تو اُن کے قلوب میں جذبۂ محبت سوز وگداز کی کیفیتیں سمو دیتا ہے۔ ماضی میں بھی مسلمانوں کی یہی شان رہی اور مستقبل میں بھی اُن کا یہی انداز رہے گا۔ اِس سے خالقِ اکبر کا منشا یہی ہے کہ دینِ قیم کی بنیادیں مستحکم ہوں اور یہ امرِ حق ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی اسلام کی نورانی کرنیں مشرق سے مغرب تک پھوٹ نکلیں اور وہ تمام ممالک جو عرب افریقہ اور یورپ کے مابین تھے، اسلام کے

زیرنگیں آ گئے۔ (ماخوذ از نور بصیرت جلد دوم)

یہ بات انتہائی حیرت انگیز ہے کہ وہ نام جس کی بشارت حضور نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے پانچ سو سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو دی تھی، وہ نام آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے رکھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت آمنہؓ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس نام کو رکھنے کا حکم عین اسی طرح آیا جیسے بی بی مریم کی طرف مختلف احکامات آئے اور جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو آئے۔ سبحان اللہ یعنی نام کی بشارت فرشتے کے ذریعے حضرت آمنہؓ کو دی گئی اور یہ حکم خداوندی آپ کے پاس آیا کہ اس بچے کا نام احمد رکھو۔

سرشار صدیقی نے بڑے خوبصورت اور پرتاثیر انداز میں اس نکتے کو بیان فرمایا ہے۔ وہ اپنی معروف نظم (اُم النبی ﷺ) میں کہتے ہیں:

تیری عظمت کا کیا ٹھکانہ ہے
دوجہاں کے رسول ﷺ سے پہلے
تجھ سے جبرئیل ہمکلام ہوئے

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ''جنت میں سب کو ان کے ناموں سے پکارا جائے گا یعنی ان کی کنیت نہیں ہوگی سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے۔ انہیں تعظیماً ''ابومحمد'' کہہ کر پکارا جائے گا اور یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی توقیر کے سبب سے ہے''۔

سلطان محمود غزنویؒ کی خدمت میں پسر ایاز ہمہ وقت کمر بستہ رہتا۔ اس فرزند ایاز کا نام محمد تھا۔ ایک دن سلطان نے حکم صادر کیا کہ ایاز کے بیٹے سے کہو کہ وضو کے لیے پانی لائے........... ایاز نے یہ سخن سنا تو تفکرات کے سمندر میں ڈوب گیا...... خدا جانے میرے فرزند ارجمند سے کون سی خطا ہوئی ہے جو سلطانِ معظم کی ناراضگی کا سبب بنی...... تبھی تو سلطان نے اُس کا نام نہ لیا...... سلطان وضو سے فارغ ہوا، دیکھا کہ ایاز کے چہرے پر حزن وملال اور تفکرات وحیرت کی گھٹا ٹوپ گھٹائیں چھا رہی تھیں۔ سلطان معظم نے پوچھا، ایاز! تمہارے چہرے پر یہ درد والم کے بادل کیسے؟ ایاز نے حال دل کہہ سنایا

اور دکھ کی پتا عرض کر دی۔ سلطان کے لبوں پر مسکراہٹوں کے پھول کھل اٹھے۔ ارشاد فرمایا: ’’اے ایاز! اپنے دل کو مکدر نہ کر، تیرے فرزند سے کسی غلطی کا صدور نہیں ہوا۔ حقیقت صرف اس قدر ہے کہ میرا وضو نہ تھا۔ تیرے لختِ جگر کا نام محمد ہے اور یہی نام مالکِ کون و مکاں فخر دو جہاں ﷺ کا ہے۔ مجھے حیا دامن گیر ہوئی کہ بے وضو اس نام کو لبوں کی دہلیز پہ لا کے بے ادبوں کے زمرے میں داخل نہ ہو جاؤں‘‘۔

حضور نبی کریم ﷺ کا احترام، اللہ کا احترام ہے۔ حضور ﷺ کے احترام سے خالی دل ایمان وتقویٰ سے خالی ہوتے ہیں۔ ہندوستان کی سرزمین پر بہت سے حکمرانوں نے حکومت کی ہے مگر ان میں سلطان ناصر الدینؒ جیسا کوئی نہ ہوگا۔ ایک دن سلطان نے اپنے قریبی درباری کو اس کے اصلی نام کے بجائے وقتی طور پر فرضی نام سے پکارا، درباری فرضی نام سن کر حیران ہوا کہ بادشاہ کو میرا نام تک یاد نہیں۔ مجھے فرضی نام سے پکار کر میری تذلیل کی ہے اور اس غصہ میں تین دن تک دربار میں جانا چھوڑ دیا۔ چوتھے دن حاضر ہوا تو سلطان ناصر الدین نے اس سہ روزہ غیر حاضری کا سبب پوچھا۔ درباری نے جواب دیا: آپ نے اس دن میرے نام سے نہ پکارا تو میں سمجھا کہ آپ ناراضگی کی وجہ سے میرا نام لینا نہ چاہتے ہیں، سلطان ناصر الدین نے کہا، واللہ! ایسا نہیں تھا، یہ فرضی نام کسی ناراضگی کی وجہ سے نہ تھا، بلکہ اس وقت نام نہ لینے میں یہ حکمت تھی کہ میں اس وقت بے وضو تھا، چونکہ یہ آقائے نامدار، شافع محشر حضور خاتم النبیین ﷺ کا ہمنام تھا۔ اس لیے مجھے شرم آئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک ایسی حالت میں میری زبان سے ادا ہو جبکہ میں بے وضو تھا۔ حضور ﷺ کے نام کی یہ توقیر، یہ احترام سبحان اللہ۔ بات وہی ہوئی۔

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

محمد ریاض الرحیم

وہ نام کہ جو شامل تکبیر و اذاں ہے

جامع المعجزات، صاحب آیات بینات' میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ بزم ہستی میں سراپا معجزہ اور مجسم کمال و خوبی بن کر جلوہ افروز ہوئے۔ اپنی تخلیق سے لے کر حیات دنیوی کے آخری لمحوں تک آپ ﷺ کی ہر ادا معجزہ تھی جو شعور و ادراکِ بشر سے ماورا ہے اور جس کا زبان و قلم سے احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ آپ ﷺ کا ہر معجزہ بہت ہی روشن' تابندہ تر' عظیم الشان اور فیصلہ کن ہے کیونکہ اس سے آپ ﷺ کے عالمِ علوی میں تصرف فرمانے کا پتا چلتا ہے جو آپ ﷺ کے سوا کسی اور دوسرے سے وجود میں نہ آیا۔ ایسے ہی معجزوں میں سے ایک معجزہ آپ ﷺ کے دونوں اسمائے ذاتی احمد ﷺ اور محمد ﷺ بھی ہیں۔ یہ زندۂ جاوید معجزے بعثت کے وقت سے لے کر آج تک اپنے فضائل کی شہادتیں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ جل مجدہٗ نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کے ان دونوں ناموں کا ذکر فرمایا ہے۔

معجزہ کا لفظ عجز سے بنا ہے جس کے لغوی معنی ہیں عدم قدرت' قاصر ہونا' طاقت نہ رکھنا' عاجز ہو جانا' اصطلاحی معنوں میں معجزہ سے مراد خارقِ عادت ہے یعنی کسی نبی یا رسول کا وہ کام یا فعل جو اللہ جل جلالہ اپنی طاقت اور قدرت سے اپنے رسول کی نصرت و تائید کے لیے ظاہر کرتا ہے۔ بعض کے نزدیک معجزات کی دو قسمیں ہیں۔

کونیہ یا فانی معجزے: اس میں ظاہری و مادی' ارضی و سماوی سب معجزے شامل ہیں۔ معجزاتِ کونیہ وقتی' عارضی اور فانی ہوتے ہیں۔

کلامیہ یا ابدی معجزے: کلامیہ معجزے ابدی اور آفاقی ہوتے ہیں اور یہ

قیامت تک اپنے اثر اور نفوذ سے بنی نوع انسان کی معجزانہ رہنمائی اور ہدایت کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔ اس کی بہترین مثال اللہ جل شانہ کا آخری کلام ہے۔ اس ناچیز کی رائے میں میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دونوں ذاتی اسما مبارکہ بھی کلامیہ معجزوں میں شمار کیے جاسکتے ہیں۔

اللہ عزوجل نے اپنے ہر نبی کو حالات کی مناسبت' وقت کے تقاضوں اور نبوت و رسالت کے دائرۂ کار کے پیش نظر معجزات عطا کیے ہیں۔ ایسے معجزے انبیا کرام علیہم السلام کی صداقت کی ایک اہم نشانی یا علامت ہوتے ہیں جو ان کی حقانیت کی منہ بولتی دلیل کا بھی کام دیتے ہیں۔ جب میرے آقا و مولا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا عہد میمنت مہد آیا اور آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کا دائرۂ کار آفاقی' عالمگیر اور قیامت تک کے لیے قرار دیا گیا تو حسب ضرورت معجزات کونیہ اور کلامیہ سے آپ ﷺ کی تائید اور تصدیق کی گئی۔ نبی کریم ﷺ سے پہلے آنے والے انبیا کرام کے معجزے تو ان کے ساتھ ہی رخصت ہوگئے لیکن قرآن مجید اور آپ ﷺ کے دونوں ذاتی اسما مبارکہ احمد ﷺ اور محمد ﷺ آپ ﷺ کے ایسے علمی اور کلامی معجزات ہیں جو قیامت تک موجود رہیں گے کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت بھی قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔

آپ ﷺ کے دونوں اسما ذاتی احمد ﷺ اور محمد ﷺ اعجاز لفظی' تاثیر معنوی' فضائل و برکات اور اسرار و رموز کے اعتبار سے بلاشبہ معجزہ عظیم ہیں۔

نام دو طرح کے ہوتے ہیں۔

1- ذاتی نام۔ یعنی اسمی و علمی حیثیت۔ انھیں ''علم'' بھی کہتے ہیں۔

2- صفاتی نام۔ جنہیں القاب وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

ذاتی نام وہ ہوتا ہے جو صرف ذات کو بتائے۔ جبکہ صفاتی نام وہ ہوتا ہے جو ذات کے ساتھ ساتھ صفت کی طرف بھی اشارہ کرے۔ مثلاً ایک شخص کا نام عبدالغنی ہے، وہ حافظ و قاری بھی ہے تو حافظ و قاری کے الفاظ اس کی صفات کا پتا دے رہے ہیں جبکہ عبدالغنی نے اس کی ذات کا پتا دیا۔

بالکل اسی طرح اسم محمد ﷺ اور احمد ﷺ آپ ﷺ کی ذات کا پتا دیتے ہیں اور باقی اسما گرامی مثلاً حاشر ﷺ ، عاقب ﷺ ، رحمتہ للعالمین ﷺ ، شفیع المذنبین ﷺ ، وغیرہم آپ ﷺ کی صفات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

عام لوگوں کے نام رکھتے وقت عموماً نام کے معنوں کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ ماں باپ صرف اور صرف محبت میں اپنے بچوں کے خوب صورت سے خوب صورت نام رکھ لیتے ہیں۔ یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ اس نام کا اس بچے پر بھی کوئی اثر ہو۔ وہ سیاہ فام بچے کو چاند کہہ کر پکارتے ہیں اور کند ذہن اور غبی بچوں کا نام ذکی رکھ دیتے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ بے حقیقت ہوتا ہے۔ جب اس بچے کو اس نام سے پکارا جاتا ہے تو صرف اس کی شخصیت کو اپنی طرف متوجہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔اس کے نام کی وصفیت کے ذریعے اس کی تعریف وتوصیف مقصود نہیں ہوتی۔لیکن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ذاتی اسما مبارکہ کی بات اس سے مختلف ہے۔آپ ﷺ کے دونوں ناموں میں علمیت اور وصفیت ایک ساتھ جمع ہیں۔(یہاں یہ بات یاد رہے کہ عام لوگوں کے حق میں جن کو ان دونوں ناموں میں سے کسی بھی نام سے منسوب کیا جائے' یہ صرف علم محض ہوں گے، وصف نہیں)۔(ابن قیم۔جلاء الافہام)

واضح ہو کہ انبیا کرام علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کا ایسا نام نہیں پایا جاتا جو اپنے مسمّٰی (نام والے) کے کمالات نبوت کا آئینہ دار ہو۔مثلاً

- حضرت آدم علیہ السلام کے معنی گندم گوں ہیں۔ ابوالبشر کا یہ نام ان کی جسمانی رنگت کو ظاہر کرتا ہے۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معنی ہیں بڑے گروہ کا باپ۔ یہودی' عیسائی اور مسلمان' تینوں قومیں آپ کے ماننے والوں میں سے ہیں۔
- حضرت اسماعیل علیہ السلام کے معنی ہیں اے اللہ میری فریاد سن۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے **اللہ جل شانہ** سے اولاد صالح کے لیے دعا کی تھی۔ آپ علیہ السلام کی دعا کے جواب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔

- حضرت اسحاق علیہ السلام کے معنی ہیں ہنسنے والا۔ آپ علیہ السلام ہشاش بشاش چہرے والے تھے۔
- حضرت یعقوب علیہ السلام کے معنی ہیں پیچھے آنے والا۔ یہ اپنے بھائی عیسو کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معنی ہیں پانی سے نکلا ہوا۔ جب ان کا صندوق پانی میں سے نکالا گیا، تب یہ نام رکھا گیا۔
- حضرت یحییٰ علیہ السلام کے معنی ہیں عمر دراز۔ بوڑھے ماں باپ کی بہترین آرزوؤں کا ترجمان۔
- حضرت یوسف علیہ السلام کے معنی ہیں زیادہ کیا گیا۔ آپ علیہ السلام حسن و جمال میں لاثانی تھے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معنی ہیں سرخ رنگ۔ چہرۂ گلگوں کی وجہ سے یہ نام تجویز ہوا۔

جیسا کہ ہم نے اوپر وضاحت کی، عام طور سے اشخاص کے نام اور اوصاف باہم کوئی نسبت نہیں رکھتے۔ شاذ و نادر اتفاقی حیثیت سے تناسب بھی مل جاتا ہے لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی انسان کا وہ نام رکھا گیا ہو جو اس کی تمام زندگی کا آئینہ اور اس کی حیات کی تفصیل ہو۔ انبیا کرام علیہم السلام کے اوپر دیئے گئے ان تمام ناموں اور ان کے معنوں پر غور کریں، ان میں سے ایک بھی اپنے مسمّٰی (نام والے) کی عظمت روحانی یا نبوت کی طرف ذرا سا بھی اشارہ نہیں کرتا۔ مگر میرے حضور ﷺ کے دونوں اسما ذاتی کی شان ہی نرالی ہے۔

احمد ﷺ اور محمد ﷺ کے الفاظ اتنے پیارے اور اتنے حسین ہیں کہ ان کے سنتے ہی ہر نگاہ فرطِ تعظیم اور فرطِ ادب سے جھک جاتی ہے، ہر سر خم ہو جاتا ہے اور زبان پر درود و سلام کے زمزمے جاری ہو جاتے ہیں۔ لیکن کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ ان الفاظ کے معنی و مفہوم بھی ان کے ظاہری حسن و جمال کی طرح حسین اور دل آویز ہیں۔ صرف نام کے لغوی معنوں سے نام والے (مسمّٰی) کی عظمت و برتری کا اظہار ہو رہا ہے۔

محمد ﷺ، حمد سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔جس کا عام اور سادہ ترجمہ ہے۔

''وہ ذات جس کی تعریف کی گئی''

یعنی محمد ﷺ ہی وہ مقدس ہستی ہیں جن کی تعریف وتوصیف زمین وآسمان کی تمام مخلوق نے کی ہے۔اور احمد ﷺ کے معنی ہیں۔

''سب سے زیادہ تعریف کرنے والا''

یعنی احمد ﷺ ہی وہ مقدس ہستی ہیں جنہوں نے مخلوق میں سب سے بڑھ کر اللہ جل شانہ کی حمد وستائش کی۔

رسول اللہ ﷺ کے ان دونوں ناموں کا اصل مادہ ایک ہی ہے۔ ح+م+د یعنی حمد (اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف اور عظمت کا ذکر) اور یہ عجیب بات ہے کہ یہی آپ ﷺ کی ساری زندگی کا مقصد اور مشن قرار پایا یعنی حمد۔کسی شخص کے نام سے اس کی زندگی کے مشن کا اظہار ایک بہت ہی نادر الوقوع بات ہے۔ظاہر ہے جن لوگوں نے آپ ﷺ کی ولادت پر آپ ﷺ کے یہ دونوں نام رکھے، ان کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا کہ چالیس سال بعد یہ نومولود کیا دعویٰ کرنے والا ہے۔سورۃ الحمد بھی جسے قرآن مجید کا دیباچہ کہنا چاہیئے درحقیقت پورے قرآن کا اور اس پیغام کا خلاصہ ہے جو آپ ﷺ نے دنیا کو پہنچایا۔اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے یہ دونوں نام قدرت الٰہیہ کی طرف سے خود آیت عظیم ہیں' ایک معجزہ ہیں کہ ان کا مسمّٰی (نام والا) ضرور امام الانبیا اور تمام کائنات و مافیہا کا سرتاج ہے۔

(قاضی سلیمان سلمان منصور پوری' رحمۃ للعالمین ﷺ جلد سوم' ص:178)

یہی وہ خصوصیت ہے جس سے باقی انبیا کرام علیہم السلام کے اسمائے گرامی ساکت وخاموش ہیں۔

وہ احمد ﷺ بھی ہیں محمد ﷺ بھی

ایک حدیث شریف ہے کہ:

زمین پر میرا نام محمد ﷺ اور آسمان پر احمد ﷺ ہے۔

یعنی یہ کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپ ﷺ کو احمد ﷺ کے نام سے جانتے ہیں جب کہ زمین والوں کے لیے آپ کا نام محمد ﷺ ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ درحقیقت عالم ارواح میں آپ کا نام احمد ﷺ تھا۔

صوفیہ کرام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ احمد ﷺ اور محمد ﷺ ایک ہی ہستی کی دو جدا جدا حقیقتیں ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

''احمد ﷺ رسول اللہ کا پہلا نام ہے۔ آپ ﷺ آسمان والوں میں اسی نام سے معروف ہیں۔ آپ ﷺ کے اس نام مبارک کو اللہ جل مجدہ کا خاص تقربّ حاصل ہے اور یہ آپ ﷺ کے دوسرے نام (محمد ﷺ) سے ایک منزل زیادہ اللہ جل مجدہ کے نزدیک اور قریب ہے''۔ (مکتوبات ربانی، دفتر سوم، حصہ دوم، مکتوب نمبر:94)

جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا احمد ﷺ اور محمد ﷺ کا اصل مادہ حمد (ح+م+د) ہے۔ حمد سے محمد ﷺ اسی طرح بنایا گیا ہے، جیسے علم سے معلم (امام ابن قیمؒ جلاء الافہام)

(اربابِ تصوف کا کہنا ہے کہ ''محمد'' اللہ جل مجدہ کے نام ''احد'' سے مشتق ہے)۔

حمد کے معنی تعریف کرنے اور ثناء بیان کرنے کے ہیں۔ خواہ یہ تعریف کسی ظاہری خوبی مثلاً ظاہری حسن و جمال کی وجہ سے کی جائے یا کسی باطنی وصف مثلاً کسی ہنرمندی یا کسی فن میں مہارت کی بنا پر۔

حمد اصل میں کسی کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور کمالات اصلیہ اور فضائل حقیقیہ اور محاسن واقعیہ کو محبت اور عظمت کے ساتھ بیان کرنے کو کہتے ہیں۔

لفظ 'محمد'، تحمید سے مشتق ہے جو باب تفعیل کا مصدر ہے۔ جس کو وضع ہی مبالغہ اور تکرار کے لیے کیا گیا ہے (مولانا ادریس کاندھلویؒ سیرۃ المصطفیٰؐ، جلد اوّل، ص:63)۔ لہٰذا لفظ 'محمد' کے جو تحمید کا اسم مفعول ہے، معنی ہوں گے وہ قابل تعریف ہستی جس کے واقعی اور اصلی کمالات اور محاسن کو محبت اور عظمت کے ساتھ کثرت سے بار بار بیان کیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں تحمید 'حمد' سے زیادہ بلیغ ہے (مدارج)۔ یعنی 'محمد' وہ ہے جس کی اچھی خصلتیں بہت ہوں۔ قاموس میں ہے کہ تحمید کے معنی ہیں اللہ جل شانہ کی بار بار

تعریف و توصیف (حمد) کرنا۔ اور محمد کو اسی سے مشتق کیا (نکالا) گیا ہے۔ گویا کہ وہ بار بار حمد (تعریف) کیے گئے۔ لہٰذا 'محمدؐ' کے (جو تحمید کا اسم مفعول ہے) یہ معنی ہوں گے کہ وہ قابل تعریف ذات جس کے واقعی اور اصلی کمالات اور محاسن کو محبت اور عظمت کے ساتھ کثرت سے بار بار بیان کیا جائے۔ جس کی بار بار تعریف کی جائے۔ چونکہ سرور کائنات ﷺ کی تعریف بار بار اور ہر بار نئے مدائح و مناقب سے ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی، اس لیے آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد (ﷺ) رکھا گیا۔

میرے حضور احمد ﷺ بھی ہیں۔ احمد کے معنی ہیں حمد (تعریف) کرنے والا۔ قواعد کی رو سے یہ لفظ محمود یا حمید کا اسم تفضیل ہے۔ بمعنی زیادہ یا سب سے زیادہ قابل تعریف اور یا حامد کا' جس کا احتمال کم ہے' بمعنی اللہ جل مجدہ کی زیادہ یا سب سے زیادہ تعریف کرنے والے (قاضی عیاض' کتاب الشفاء' **بتعریف حقوق المصطفیٰ**)

بعض کے نزدیک احمد اسم مفعول کے معنی میں ہے اور بعض کے نزدیک اسم فاعل کے معنی میں۔ اگر اسم مفعول کے معنی لیے جائیں تو احمد کے معنی ہوں گے ''سب سے زیادہ قابل تعریف'' تو بے شک مخلوق میں سے کوئی بھی آپ ﷺ سے زیادہ قابل تعریف نہیں ہے اور نہ ہی آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی سراہا گیا ہے۔ اور اگر اسم فاعل کے معنی میں لیا جائے تو احمد کے معنی ہوں گے کہ مخلوق میں اللہ جل شانہ کی سب سے زیادہ حمد و ستائش کرنے والا۔ یہ بھی نہایت درست اور صحیح ہے۔ دنیا میں آپ ﷺ اور آپ کی امت نے اللہ جل شانہ کی وہ حمد و ثنا کی جو کسی نے آج تک نہیں کی۔ اسی وجہ سے انبیا سابقین نے آپ ﷺ کے وجود باجود کی بشارت لفظ احمد ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ کی امت کی شہادت حمادین کے لقب سے دی۔

احمد ﷺ وہ ہیں جنھوں نے اپنے خالق' اپنے مالک کی حمد و ثنا سب سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ عرصہ کی ہے۔ آپ ﷺ باعث تخلیق کائنات ہیں اور اپنے تخلیق نور اور روح محمدی ﷺ کی پیدائش کے وقت ہی سے اس کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں اور اپنے رازق' اپنے ہادی' اپنے معطی کی تعریف و تکریم اور حمد و نعت کا ایک معیار قائم

کرنے والے ہیں۔

آپ ﷺ کے یہ دونوں اسم مبارک ببانگ دہل اعلان کر رہے ہیں کہ تاجدار مدینہ، سرور سینہ ﷺ کے اوصاف، محاسن، مناقب و محامد، فضائل و خصائل و شمائل اتنے کثیر ہیں جن کی نہ کوئی حد ہے نہ نہایت۔ یہ احصا و شمار کے پیمانوں سے بہت ہی ورا ہیں۔ دفتروں کے دفتر ختم ہو گئے۔ عمریں انتہا کو پہنچ گئیں لیکن تاجدار کائنات ﷺ کے ایک وصف کی بھی توضیح کامل، تشریح اکمل نہ ہو سکی۔

شمار کرنے چلیں اس کی خوبیوں کا اگر
تو ساتھ چھوڑ دیں تھک کے نیل، سنکھ، پدم

شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں لکھتے ہیں:

❑ ''آپ ﷺ کے دونوں اسمائے مبارک یعنی محمد ﷺ اور احمد ﷺ حقیقت میں ایک اسم ہے جو حمد سے مشتق اور مبالغہ کے معنی میں مقید ہے۔ پہلا نام باعتبار کیفیت ہے جب کہ دوسرا نام باعتبار کمیت ہے۔ آپ ﷺ حق تعالیٰ کی حمد، افضل محامد سے کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں کثرت محامد سے آپ ﷺ کی حمد و ستائش کی گئی۔ آپ ﷺ احمد الحامدین (حمد کرنے والوں میں سب سے زیادہ حمد کرنے والے) اور احمد المحمودین (تمام تعریف کیے ہوؤں میں سب سے زیادہ تعریف کیے گئے) وافضل من حمد (جو بھی حمد کرے ان سب سے برتر حمد کرنے والے) ہیں''۔ (جلد اوّل، باب ہفتم، صفحہ 460)

آپ ﷺ نے اللہ کی اتنی حمد اور تعریف کی کہ آپ ﷺ احمد ﷺ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتنی تعریف کی کہ آپ محمد ﷺ ہو گئے۔

محمد ﷺ کے معنی ہیں جس کی حمد (تعریف) خود اللہ تعالیٰ کرے۔ قرآن کریم میں جابجا نبی کریم ﷺ کی تعریف آئی ہے۔ احمد ﷺ کے معنی ہیں اللہ جل شانہ کی حمد (تعریف) کرنے والا۔ احادیث شریفہ میں ہزاروں جگہ اللہ جل مجدہ کی تعریف و توصیف آئی ہے۔

محمد اور احمد کے معنی میں الگ الگ فرق یہ ہے کہ محمد وہ ہے جس کی حمد و نعت

(تعریف) سب زمین اور آسمان والوں نے سب سے بڑھ کر کی ہو۔ اور احمد وہ ہے جس نے **رب السمٰوات والارض** کی حمد و ثناء (تعریف) سارے اہل الارض والسموات سے بڑھ کر کی ہو(ﷺ)

محمد ﷺ وہ جو رب العزت کے اسم ذات اور اسمائے صفات کا ذکر کثرت سے کرے اور احمد ﷺ وہ جو ہر نام کے معنی اور مطلب پر غور کرے۔ یعنی حمد (تعریف) کی مقدار کا تعلق ''محمد'' ﷺ سے ہے اور معیار کا تعلق ''احمد'' ﷺ سے۔

اس بنا پر محمد ﷺ و احمد ﷺ میں فرق یہ رہے گا کہ محمد ﷺ وہ ہے جس کی تعریف اپنے اوصاف جمیلہ کی وجہ سے سب سے زیادہ کی جائے اور احمد ﷺ وہ ہے جس کی تعریف سب سے بہتر اور عمدہ ہو۔

دونوں ناموں کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے خلق و خصائل کی وجہ سے اس کے مستحق ہیں کہ آپ ﷺ کی سب سے زیادہ اور سب سے کامل تعریف کی جائے۔ اس تحقیق کے بعد ان دونوں کے مفہوموں کے لحاظ سے سطح عالم پر نظر ڈالیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اسما جتنی حقیقت اور جتنی صداقت کے ساتھ آپ ﷺ کی ذات مبارک پر چسپاں ہیں، اتنے کسی اور پر نہیں۔ خالق سے مخلوق تک' انبیا (علیہم السلام) سے لے کر جن اور فرشتوں تک' حیوانات سے لے کر جمادات تک' غرض ہر ذی روح اور غیر ذی روح سب ہی نے آپ ﷺ کی تعریفیں کی ہیں۔ اور آج بھی اربوں انسانوں کی زبانیں دن میں نہ معلوم کتنی بار آپ ﷺ کی تعریف کے لیے متحرک رہتی ہیں۔ اس لیے محمد ﷺ اور احمد ﷺ نام کی مستحق جتنی کہ آپ ﷺ کی ذات ہے اتنی کسی اور کی نہیں ہوسکتی۔ اگر احمد ﷺ کو اسم فاعل کے معنی میں لیجئے تو بھی اس اسم مبارک کی سب سے زیادہ مستحق آپ ﷺ ہی کی ذات پاک ہے۔ کیونکہ جس قدر اللہ جل مجدہ کی تعریف آپ ﷺ نے کی ہے' اتنی کسی بشر نے نہیں کی اور اسی طرح آپ ﷺ نے اپنی امت کو بھی موقع بہ موقع اللہ جل مجدہ کی اتنی حمد سکھائی کہ کتب مقدسہ میں اس امت کا لقب ہی حمادون پڑ گیا یعنی کہ اللہ عزاسمہ کی بہت زیادہ تعریف کرنے والی امت۔

قاضی عیاض اور حافظ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''محمد ﷺ اس کو کہا جائے گا جس کی بار بار تعریف کی جائے اور احمد ﷺ وہ ہے جو سب سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ کے یہ دونوں اسما واقع کے مطابق ہیں۔ یعنی آپ احمد ﷺ بھی ہیں اور محمد ﷺ بھی۔ یعنی وجود کے حساب سے بھی پہلے آپ احمد ﷺ ہیں اور بعد میں محمد ﷺ۔ بلکہ احمد ﷺ ہونے کی وجہ سے ہی آپ محمد ﷺ ہوئے۔ آپ ﷺ نے پہلے اللہ عزاسمہ کی تعریف کی اس لیے آپ پہلے احمد ﷺ ہوئے۔ نبوت سے سرفرازی کے بعد پھر مخلوق نے آپ ﷺ کی تعریف کی، اس لیے بعد میں آپ محمد ﷺ ہوگئے۔ محشر میں بھی پہلے آپ ﷺ اللہ جل شانہ کی تعریف کریں گے، اس لیے احمد ﷺ پہلے ہوں گے۔ پھر شفاعت کے بعد مخلوق آپ ﷺ کی تعریف کرے گی، اس لیے بعد میں محمد ﷺ ہوں گے۔ غرض ازل سے ابد تک کی تاریخ بتاتی ہے کہ شانِ احمدی ﷺ شانِ محمد ﷺ پر مقدم ہے۔ اسی وجہ سے کتب سابقہ میں آپ ﷺ کی بشارت اسم احمد ﷺ سے مذکور ہے اور جب آپ ﷺ عالم وجود میں تشریف لے آئے تو محمد ﷺ کے نام سے پکارے گئے''۔

(بحوالہ اسما النبی ﷺ، شیخ الحدیث حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی)

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ یہاں ایک اور عجیب نکتہ لکھ گئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے۔ مثلاً جب ہم کھا پی کر فارغ ہو لیتے ہیں تو اللہ جل شانہ کی حمد کرتے ہیں۔ جب کام ختم ہو جاتا ہے تو حمد کرتے ہیں۔ جب سفر ختم کر کے واپس آتے ہیں تو حمد کرتے ہیں۔ اسی طرح جب دنیا کا طویل و عریض سفر ختم کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ جل شانہ کی حمد کریں گے۔ اسی دستور کے مطابق مناسب تھا کہ جب سلسلہ رسالت ختم ہو تو یہاں بھی آخر میں اللہ جل شانہ کی حمد ہو۔ اس لیے جو نبی سب سے آخر میں آئے، ان کا نام محمد ﷺ رکھا گیا۔

تخلیق کے عمل سے پہلے سوائے اللہ جل مجدہ کی ذات کے اور کچھ موجود نہ تھا۔ نہ مکان تھا نہ مکین، نہ روح تھی نہ مادہ، نہ وقت تھا نہ زمانہ، نہ عالم تھا نہ جہاں، نہ حالت تھی نہ

کیفیت، نہ سمت تھی نہ جہت، بس اللہ تھا اور کچھ بھی نہ تھا۔ پھر کیا ہوا؟ پھر اس نے چاہا کہ اپنی خالقیت کا مظاہرہ کرے۔ اس کے ارادہ فرماتے ہی تخلیق عمل میں آ گئی اور عدم کو ظہور مل گیا۔ اس نے کن فرمایا اور نیست کو ہست کی صورت مل گئی۔ بے شک بشریت کی ابتدا سرکار سیّدنا آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی مگر سرور کائنات، فخر موجودات، خلاصہ کائنات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کی تخلیق سیّدنا آدم علیہ السلام سے بہت پہلے کی ہے۔

میرے آقا و سردار کا نام محمد ﷺ کب رکھا گیا؟ اس سلسلے میں بہت سی روایتیں ملتی ہیں۔ گو تمام راوی اس بات پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ کا یہ نام حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بہت پہلے رکھا گیا۔ لیکن اس میں اختلاف ہے کہ کتنا پہلے۔ ان روایات کے مطابق آپ ﷺ کا یہ نام تخلیق آدم علیہ السلام سے کم سے کم دو ہزار سال پہلے اور زیادہ سے زیادہ نو لاکھ سال پہلے رکھا گیا۔ لیکن محدثین نے ایک ایسی حدیث شریف کا ذکر بھی کیا ہے جس سے آپ ﷺ کی ذات بابرکات کا نو لاکھ سال سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مشہور و معروف صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ایک بار حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا، البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔ وہ ستارہ ہر ستر ہزار برس بعد ایک مرتبہ طلوع ہوتا تھا، میں نے اس ستارے کو بہتر ہزار بار طلوع ہوتا دیکھا ہے۔ یہ سن کر حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ ''اے جبرئیل مجھے اپنے رب کریم جل جلالہ کی عزت کی قسم، وہ ستارہ میں ہی تھا'' (مفہوم)۔ (سیرت حلبیہ جلد اوّل، ص:49، امام یوسف بن اسماعیل نبھانی، جواہر البحار، ص:776، امام بخاری، تاریخ کبیر، تفسیر روح البیان، جلد اوّل، ص:974)

تھا نور محمد ہی سر عرش معلیٰ
جبرئیل کو صد بار جو تارا نظر آیا

حساب کے عام قاعدہ کی رو سے اگر ہم ستر ہزار کو بہتر ہزار سے ضرب دیں تو حاصل جواب آئے گا' پانچ ارب چالیس کروڑ سال۔ اللہ جل مجدہ نے قرآن شریف میں اپنے ایک دن کو ہمارے ایک ہزار سال کے برابر قرار دیا ہے۔ (سورہ الحج' آیت: 47) اگر اس حدیث مبارکہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بتائے ہوئے سالوں کا اس تناسب سے حساب لگائیں تو نور محمدی (ﷺ) کی تخلیق اس وقت ہوئی جہاں تک ہمارا کوئی حساب' کوئی گنتی' کوئی عدد نہیں پہنچ سکتا۔

اس حدیث شریف سے پتا چلتا ہے کہ سیّدالابرار' نبی آخرالزماں ﷺ کا نام محمد ﷺ اس وقت رکھا گیا جب کچھ نہ تھا' نہ آسمان تھا نہ زمین تھی' نہ عرش تھا نہ کرسی تھی' نہ جہنم تھا نہ جنت تھی' نہ قلم تھا نہ لوح تھی' نہ سورج تھا نہ روشنی تھی' نہ چاند تھا نہ چاندنی تھی' نہ ستارے تھے نہ ان کی چمک تھی' نہ دن تھا نہ رات تھی' نہ صبح تھی نہ شام تھی' نہ فضا تھی نہ ہوا تھی' نہ ابر تھا نہ گھٹا تھی' نہ زمانہ تھا نہ مکان تھا' نہ حسن تھا نہ جمال تھا' نہ گل تھے نہ بوٹے تھے' نہ شجر تھے نہ حجر تھے' نہ گرمی تھی نہ سردی تھی' نہ نسیم تھی نہ شمیم تھی' نہ بہار تھی نہ خزاں تھی' نہ بلبل تھی نہ چہک تھی' نہ سبزہ تھا نہ مہک تھی' نہ ڈالی تھی نہ لچک تھی' نہ ہیرے تھے نہ جواہر' نہ زر تھے نہ خزینے' نہ دولت تھی نہ دفینے' نہ بحر تھے نہ سفینے' نہ دریا تھا نہ کنارہ' نہ موج تھی نہ حباب' نہ صحرا تھے نہ گلشن' نہ ہوا تھی نہ خاک' نہ پانی تھا نہ آگ' نہ طفلی تھی نہ شباب' نہ نشیب تھا نہ فراز' نہ ثریٰ تھا نہ ثریا' نہ جبرئیل تھے نہ میکائل' نہ اسرافیل تھے نہ عزرائیل' نہ ملائکہ تھے نہ کروبیں' نہ عقل تھی نہ حواس' نہ آدم تھے نہ آدمیت' نہ انسان تھے نہ انسانیت' نہ حیوان تھے نہ حیوانیت' نہ یہ چہل پہل تھی نہ یہ ریل پیل' نہ دیوانگی تھی نہ شعور' نہ ہجر تھا نہ وصال' نہ اقرار تھا نہ انکار' نہ آہ تھی نہ فریاد' نہ رونا تھا نہ ہنسنا' نہ جاگنا تھا نہ سونا' نہ جذبہ تھا نہ احساس' نہ جوانی تھی نہ بڑھاپا' نہ ہوش تھا نہ خرد' غرض یہ کہ کچھ بھی نہ تھا سب سے پہلے اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کے نور کو پیدا فرما کر آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھا۔ یہ نور کیا چمکا گویا زندگی میں بہار آ گئی' سلسلہ چل نکلا۔ چراغ سے چراغ جلنے لگے' دیکھتے ہی دیکھتے کائنات وجود میں آ گئی اور سارا جہاں جگمگانے لگا۔

صاحب قاموس مجدالدین فیروز آبادی لکھتے ہیں:

''منجملہ دیگر کمالات نبوت اور معجزات رسالت کے ایک معجزہ گرامی رسول کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ بھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ وہ ہیں جن کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے۔ زمانہ جوں جوں آگے بڑھتا جاتا ہے اور انسان اپنی سعی اور کوشش کے مطابق جس قدر ترقی کرتا جاتا ہے، محض اعتقاداً نہیں بلکہ واقعتاً رسول عربی ﷺ کے کمالات پر سے پردہ اٹھتا جاتا ہے۔ یورپ کے علما اور فضلا کی اکثریت جیسے جیسے تاریخ اسلام کے ماتحت اپنا مطالعہ جس قدر گہرا کرتی جاتی ہے، انھیں اسی راہ کی طرف آنا پڑتا ہے اور زبان اعتراف کھولنا پڑتی ہے کہ بلاشبہ رسول عربی ﷺ کے قانون' دنیا کی ضرورتوں کے کفیل اور آپ ﷺ کی زندگی عالم انسانی کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔

اہل ایشیا کا رجحان طبعی جتنا روحانیت اور سادگی کی طرف بڑھ رہا ہے، اسی قدر وہ سرکار دو عالم ﷺ کے قریب تر ہوتے جارہے ہیں۔ یہ دنیا کا واحد معجزہ ہے کہ چودہ سو برس سے بھی پہلے سے نام مبارک ان آنے والے حالات کا پتا دے رہا ہے کہ مستقبل میں دنیا کی عمر جتنی دراز ہوگی، اسے کمالات نبوت محمدی ﷺ کے اعتراف کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہوگا''۔

(تفسیر روح البیان' جلد ہفتم' ص:**220**' منتہی الادب' جلد اوّل' ص:**273**' معالم التنزیل' جلد اوّل' ص:**358**)

صاحب المفردات ابوالقاسم حسین بن الفضل راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

❑ ''مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ لفظ محمد کے معنی مجموعہ خوبی کے ہیں۔ قدرت نے ہر چیز کو پیدا کرنے کے لیے ایک معیار مقرر کیا ہے۔ مخلوقات کی ہر نوع' ہر قسم کا ایک درجہ کمال ہے کہ جس کے آگے اس کے قدم نہیں بڑھتے۔ حیوانات' نباتات اور جمادات تک میں اس کے ثبوت مل سکتے ہیں۔ صورتیں ایک ہیں' شکلیں متحد ہیں' اوصاف مختلف ہیں۔ لیکن ان مختلف اوصاف کی ایک انتہا ہے جسے جنس اعلیٰ سے تعبیر کیا

جاتا ہے کہ جس کے آگے کوئی درجہ نہیں۔ ہر نوع میں جنس اعلیٰ کو جس پر اوصاف' جامعیت کے ساتھ جا کر ختم ہوتے ہیں، ہم مقصود فطرت اور نقطہ تخلیق کہہ سکتے ہیں۔

آج انسان کی شکل و شباہت اس کے اعضاء و جوارح' اس کا ڈھانچہ' جسمانی ساخت غرضیکہ سب چیزیں ٹھیک وہی ہیں جو دنیا کے پہلے انسان کی تھیں۔لیکن دماغی کیفیتوں کا حال ان سے جداگانہ ہے۔ان میں برابر ارتقا اور اختلاف جاری ہے۔اب اگر غور کیا جائے تو ارتقائے دماغی کی آخری سرحد اگر کوئی ہے تو وہ ذات قدسی صفات آقائے نامدار رسول عربی ﷺ کی ہے۔" (مفردات' صفحہ:385' دیکھو المنجد ص:103' الصراح' جلد اوّل' ص:237' برہان الدین الحلبی' **السیرۃ الحلبیہ**' جلد اوّل' ص:89)

جیسا کہ اوپر آ چکا ہے احمد ﷺ اور محمد ﷺ کا اصل مادہ حمد (ح+م+د) ہے۔ حمد سے محمد ﷺ اسی طرح بنایا گیا ہے جیسے علم سے معلم۔ (امام ابن قیم' جلاء الافھام)

محاورات عرب سے حمد کے یہ بھی معنی ملتے ہیں کہ کسی کام کو اپنی قدرت' اپنی طاقت کے مطابق انجام دینا۔ان معنوں کو سامنے رکھتے ہوئے بلاتأمل کہا جاسکتا ہے کہ لفظ محمد ﷺ کے معنی مخلوق کامل کے بھی ہیں۔مدنی آقا ﷺ مخلوق کامل ہیں۔

محقق عظیم سیّد محمود آلوسی' قطب الدین رازی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

❑ "وہ سارے فضائل و کمالات جو پروردگار عالم نے متفرق طور پر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سارے انبیا کرام اور رسل عظام علیہم السلام کو علیحدہ علیحدہ عطا کیے تھے، وہ یک جا کر کے دامن مصطفےٰ میں ڈال دیئے"۔

(روح المعانی' جلد ہفتم' ص:217' یوسف بن اسمٰعیل نبھانی' جواہر البحار' جلد سوئم' ص:345 و جلد چہارم' ص:130' الکبیر جلد 13 ص:71)

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حمد کے ایک معنی قضا الحق کے بھی آئے ہیں' اس صورت میں لفظ محمد کے ایک

معنی یہ بھی ہوئے کہ وہ جس کا پورا پورا حق ادا کر دیا گیا ہو۔یعنی قدرت کی جانب سے نوع انسانی کو جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا اور انسان کا اپنے خالق پر جو حق تخلیق مقرر تھا' وہ آپ ﷺ پر پورا کر دیا گیا۔علم و عمل' خلق و خلق' دماغ اور کردار' ارتقائے ذہنی وارتقائے عملی یہ سب چیزیں انسان کا خلاصہ اور اس کی تخلیق کائنات کا لب لباب ہیں۔ عمل علم پر' کردار دماغ پر' خُلق خلق پر قائم ہے۔ ایک کا کمال دوسرے کے کمال کی علامت اور ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کی نشانی ہے۔

تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے کہ کردار اور اخلاق کی جملہ شاخوں کی پختگی اور تکمیل کا جو نمونہ رسول عربی ﷺ کی ذات مبارک نے پیش کیا، عالم انسانی اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دشمن بھی اس کا اقرار کرتے تھے۔خود اللہ جل شانہ آپ ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں:

- **اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ** (القلم:4)

ترجمہ: بے شک آپ ﷺ اخلاق کے بلند مرتبے پر فائز ہیں۔

اور خود آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''میں محاسن اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''(موطا امام مالک)

- ایک اور عجیب امر یہ ہے کہ یہ نام مبارک آپ ﷺ کے نہ صرف نبی ہونے بلکہ خاتم النبیین ﷺ ہونے کی بھی دلیل ہے۔لفظ محمد کے معنی مجموعہ خوبی اور مخلوق کامل کے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں، اس کے آگے کوئی نقطہ ہے ہی نہیں۔اسی حالت پر کمال کلی کی انتہا اور معارف کا اختتام ہے۔جس کے بعد نہ کسی نبی کی حاجت اور نہ ہی کسی نبی کا وجود ممکن ہے۔مستشرقین یورپ میں سے جن لوگوں نے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا ہے، اعتراض کی ہزار کوششوں کے باوجود اعتراف کمال پر مجبور ہوئے۔ سر ولیم میور اور مارگولیٹ جیسے سخت متعصب لوگوں کو بھی کھلے اور چھپے الفاظ میں اقرار کرنا پڑا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیم انتہائی سچائی اور حقیقی صداقت پر مبنی ہے۔عہد نبوت میں بھی اس قسم کے واقعات پیش آ چکے ہیں کہ بعض سخت ترین منکرین ایک نگاہ اقدس کی

تاب نہ لا سکے۔ نامور یہودی عالم عبداللہ بن سلام کا اسلام لانے کا واقعہ اس کی بہترین مثال ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے حالات اور واقعات اپنے اندر کچھ ایسی کشش رکھتے ہیں کہ مخالف سے مخالف اور سخت سے سخت دشمن بھی اعتراف حقیقت پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی خاصیت اور بے اختیارانہ کشش کو نام مبارک میں بیان کیا گیا ہے۔

لفظ محمد ﷺ کے ایک معنی یہ بھی بیان کیے گئے ہیں کہ وہ جس کا جزو جزو قابل تعریف ہو۔ اصلاح نفس سے لے کر تدبیر منزل تک زندگی کی وہ کون سی شاخ ہے جس کا عملی نمونہ ذات قدسی صفات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے پیش نہ کر دیا ہو۔ انبیا علیہم السلام کا تمام تر سلسلہ دنیا میں ایک خاص ترتیب اور نظام کے ساتھ آیا اور ہر ایک اپنے اندر کوئی نہ کوئی کمال لایا۔ یہ بابرکت سلسلہ جب اپنی حد و نہایت کو پہنچا تو ضرورت ہوئی کہ عالم انسانی کے سامنے ایک ایسا نمونہ کامل پیش کیا جائے جو ان تمام صفات اور فضائل کا آئینہ ہو جس کی زندگی سامنے رکھنے سے موسیٰ علیہ السلام کی مستی' عیسیٰ علیہ السلام کا اخلاق اور ابراہیم علیہ السلام کی محبت بیک وقت نظر کے سامنے آ جائے اور پھر ان تمام اوصاف میں وہ اپنے متقدمین (پہلے آنے والوں) سے بالاتر بھی ہو۔

خوش تدبیری اور حسن اسلوب کے موقع پر بھی حمد کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح لفظ محمد ﷺ کے ایک معنی یہ بھی قرار دیئے جاسکتے ہیں کہ وہ جس کے ہاتھوں خوش تدبیری نے ترقی کی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات' آپ ﷺ کا لایا ہوا دین اللہ جل شانہ کی خاص مرضی اور خاص تدبیر سے جس سرعت سے اور بغیر کسی خاص جدوجہد کے عالم میں پھیل گیا' اس کی رفتارِ ترقی پر دنیا آج بھی انگشت بدنداں ہے۔

غور کریں کہ آپ ﷺ کے اسم مبارک کے لغوی معنی میں ایک پیشین گوئی بھی شامل ہے اور عالم الغیب والشہادۃ کی جانب سے جملہ اہل عالم پر یہ راز آشکارا کیا گیا ہے کہ اس اسم کے مسمّٰی کی مدح و ثنا دنیا میں سب سے بڑھ کر سب سے زیادہ توالی و تواتر کے ساتھ کی جائے گی۔

۞...... وہ کون ہے جس کا مقدس نام آج کروڑوں انسانوں کی زبان پر جاری اور

قلوب پر ساری ہے۔

۞...... وہ کون ہے جس کے مقدس نام کی نوبتِ شاہانہ مساجد کے بلند ترین میناروں سے سامعہ نواز ہے۔

۞...... وہ کون ہے جس کی سیرت پاک انسانی زندگی کے ہر لمحہ و ہر ساعت میں اور ہر درجہ اور ہر مقام پر رہنما ہے۔

۞...... وہ کون ہے جو اپنے افعال میں محمود ہے۔

۞...... وہ کون ہے جس کی رفعت فرش سے عرش تک ملی ہوئی ہے۔

۞...... وہ کون ہے جس کی تعلیم کی وسعت بحر و بر پر چھائی ہوئی ہے۔

بیشک وہ محمد ﷺ ہیں۔ اسم بھی محمد ﷺ ہے اور مسمّٰی بھی محمد ﷺ ہے۔

(قاضی سلیمان سلمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین ﷺ، جلد سوئم، ص:178)

اسلام کے رکن اوّل یعنی شہادت توحید و رسالت کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ عقیدہ توحید یعنی **لا الہ الا اللہ** پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ شہادت رسالت یعنی **محمداً عبدہ و رسولہ** سے عبارت ہے۔ ان دونوں حصوں کو بظاہر الگ الگ خیال کیا جاتا ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ شہادت توحید ایک دعویٰ ہے اور شہادت رسالت محمدی ﷺ اس دعوے کا ثبوت اور اس کی دلیل ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کا یقینی اور حتمی علم صرف حضور ﷺ کی ذات سے اور آپ ﷺ کی شہادت سے کائنات کو حاصل ہوا ہے۔

حضور ﷺ کا نہ کوئی ظاہری حسن و جمال میں شریک و ہمتا اور نہ کوئی باطنی حسن و جمال میں ہمسر ہے۔ انھی گونا گوں خصوصیات اور کمالات کی بنا پر اللہ جل شانہ کے بعد زمین و آسمان میں سب سے زیادہ تعریف و توصیف میرے آقا ﷺ کے حصے میں آئی ہے۔ اس لیے آپ کا نام محمد رکھا گیا (ﷺ)۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں میرے آقا ﷺ کی محمدیت کو اللہ رب العزت نے اپنی توحید و یکتائی کی واحد دلیل ٹھہرایا اور ارشاد فرمایا کہ میں واحد و یکتا ہوں اس لیے کہ میرا محبوب ﷺ اپنے حسن و جمال اور سیرت و کردار میں یکتا ہے۔ اور فرمایا جن لوگوں کو میری وحدانیت کی شہادت درکار ہو،

وہ میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لیں، اس کی سیرت طیبہ اور محاسن عالیہ کا مطالعہ کرلیں، انھیں دنیا میں توحید کا سب سے بڑا ثبوت اور سب سے بڑی دلیل ہاتھ آجائے گی۔

خداوند عالم نے اپنے محبوب کے لیے جو نام پسند فرمائے تھے اور بقول حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ ''اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا اسم گرامی اپنے نام پاک سے مشتق کیا ہے پس وہ عرش والا محمود اور یہ محمد ﷺ ہیں'' ان کی خبر اللہ جل شانہ نہ صرف یہ کہ انبیا و رسل کو دیتا رہا بلکہ آپ ﷺ کے اجداد کو بھی اس کی خبر پہنچادی گئی تھی۔ اسی لیے ان دونوں ناموں کی حفاظت بھی ہوتی رہی کہ کسی اور کو ان ناموں کے رکھنے کی جرأت نہ ہو۔ یہی نہیں بلکہ ان ناموں کے صدقے میں یہاں تک اہتمام ہوا کہ آپ ﷺ کے قبیلے اور آباؤ اجداد کے ناموں میں بھی کوئی ایسا نام نہ آنے پائے جو کفر و شرک کی گندگی کا نشان یا علامت لیے ہوئے ہو۔ عرب کی فضا میں شرک اور بت پرستی گھلی ہوئی تھی۔ وہ اپنی اولادوں یا قبیلوں کے جو نام رکھتے وہ یا تو مشرکانہ ہوتے یا مکروہ اشیاء پر رکھے جاتے یا پھر بے معنی ہوتے۔ جیسے عبدالدار (آستانہ کا غلام)، عبدوَد (وَدّ دیوتا کا غلام)، حرب (لڑائی)، جہل (جہالت)، عبدالشمس (سورج کا غلام)، عبدالعزیٰ (عزیٰ دیوی کا غلام)، حزن (غم)، شداد (تندخو) وغیرہ۔ عورتوں کے نام عاصیہ (نافرمان)، رباب (باجہ)، عفراء (مٹی میں لتھڑی ہوئی) وغیرہ ہوتے۔ جبکہ قبیلوں کے نام بنوصنبہ (گوہ والے)، بنونمرہ (چیتے والے) وغیرہم ہوتے۔

یہ سارے نام کفر و جہالت کی نشانیاں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ لیکن شان کریمی اور اپنے محبوب ﷺ سے محبت کا عالم دیکھئے کہ جس طرح اپنے محبوب ﷺ کے نام کی حفاظت اور بشارت مسلسل چلی آرہی ہے، اسی طرح اپنے محبوب ﷺ کے قبیلہ، خاندان اور اجداد کے ناموں میں اتنی احتیاط رکھی کہ کل کفار مکہ اور یہودی کسی بھی نام کو جو آپ ﷺ کے اب وجد (باپ، دادا) میں ہو، مکروہ بتا کر طعنہ زنی نہ کرسکیں۔ اسی واسطے ان کے ناموں کی بھی حفاظت فرمائی اور یہ اہتمام فرمایا کہ کوئی بھی ایسا نام نہ رکھنے پائے جو اس کے محبوب ﷺ پر طعنہ زنی اور اس کی دل آزاری کا سبب بن سکے۔ اس

خاص حفاظت کا نتیجہ ہے کہ آپ ﷺ کے اہل خاندان کے نام عبداللہ رضی اللہ عنہ (اللہ کا غلام)' آمنہ رضی اللہ عنہا (امن چاہنے والی)' حلیمہ رضی اللہ عنہا (حلم والی)' ام ایمن رضی اللہ عنہا (برکت والی)' ثویبہ رضی اللہ عنہا (اعلیٰ اخلاق و کردار والی)' عائشہ رضی اللہ عنہا (زندہ رہنے والی)' ام سلمہ رضی اللہ عنہا (سلامتی والی)' وھب (بخشش)' بنو ہاشم (قحط میں بھوکوں کو روٹی چورہ کر کے کھلانے والے)' بنو زہرہ (کلیوں' غنچوں والے)' بنو سعد (نیک بخت)' شیبہ (سفید بالوں' بزرگی والے)' مناف (شریف' ممتاز' بلند) وغیرہ رکھے گئے۔ ان تمام اسما میں بندگی' شرافت' بزرگی' امن' بخشش' حلم' برکت' سلامتی' شجاعت' اعلیٰ اخلاق' نیک بختی اور خدمت جیسے اوصاف نمایاں ہیں۔ گویا اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کے قبیلے اور خاندان میں آپ ﷺ کی آمد سے پہلے ہی آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کو ناموں کی شکل دے کر پھیلا دیا تھا اور پھر ان سب کو سمیٹ کر' یکجا کر کے آپ ﷺ کا جزو بنا دیا۔ یہ سب اللہ جل شانہ کی مشیت کے تحت ہی ہوا۔ میرے آقا ﷺ کے خاندان کے اسما مبارک عرب کے جاہلانہ و بت پرستانہ ناموں کے مقابلے میں اس طرح خوبیوں اور وصف سے روشن اور ممتاز ہیں جیسے پتھروں میں ہیرے جواہرات' جیسے کانٹوں میں گلاب ہیں' حبیب کبریا ﷺ کے نام مبارک کی معنوی خوبیاں' شان وعظمت' جلال و ہیبت' لطف وعنایت' حسن و جمال' وصف و کمال' رموز و اسرار انسانی نگاہ سے چھپے ہوئے ہیں۔ لیکن صوری حسن بھی اتنا ہے کہ مداحانِ رسول ﷺ نے اس کی تفسیروں میں دفتروں کے دفتر گل وگلزار کر دیئے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے خاندان کے ناموں کو اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ان میں کیسے کیسے راز چھپا رکھے ہیں۔ آپ ﷺ کے والد مکرم کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ (اللہ کا غلام) ہے۔ گویا آپ ﷺ ایسے مقدس ہیں کہ آپ ﷺ کا پیکر اطہر عبودیت کے خون سے تشکیل پذیر ہوا۔ والدہ ماجدہ کا نام آمنہ رضی اللہ عنہا (امن چاہنے والی) ہے، گویا آپ ﷺ نے امن و شانتی کے بطن میں مراتب وجود کو مکمل فرمایا۔ آپ ﷺ کی انا یعنی دایہ کا نام حلیمہ رضی اللہ عنہا (حلم والی) ہے۔ گویا

آپ ﷺ نے حلم و بردباری کے دودھ سے تربیت فرمائی۔ یہ اسرار پنہانی جو ان اسما مبارکہ میں ہیں، ان کا اجتماع (ایک جگہ جمع ہو جانا) محض اتفاق نہیں ہے، بلکہ قادر مطلق یہ بتا دینا چاہتا ہے کہ جس بچے کے پیکر عنصری میں ایسے فضائل ایک جگہ جمع ہوں، وہ حقیقتاً اسم بامسمّٰی ہوگا۔

آپ ﷺ کے دونوں اسمائے گرامی احمد ﷺ اور محمد ﷺ میں جہاں عجیب خصائص اور بدیع آیات ہیں، وہاں ایک اور نرالی بات یہ بھی ہے کہ سرور کون و مکاں ﷺ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جملہ انسانوں کو اپنے بچوں کا نام محمد اور احمد رکھنے سے روکے رکھا اور کسی کو ان ناموں سے موسوم نہ ہونے دیا۔ حالانکہ گزشتہ کتب سماویہ میں آپ ﷺ کے یہ دونوں نام مذکور تھے۔

انبیائے کرام علیہم السلام نے آپ ﷺ کے اسم گرامی احمد ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی آمد کی خوش خبری سنائی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی ساری زندگی ''احمد ﷺ'' کے نام سے آپ ﷺ کے ذکر جمیل کا ڈنکا بجاتے رہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس نام کے رکھنے سے روکے رکھا۔ (یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ کے ظہور تک دنیا میں کسی بھی بچے کا نام احمد اور محمد نہیں رکھا گیا)۔ قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ (ﷺ) میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی اس نام کے ساتھ موسوم نہیں ہوا تاکہ ضعیف عقیدے والوں کے دلوں میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ پیدا ہونے پائے (اس صورت میں گمان ہوسکتا تھا کہ شاید اسی شخص کے بارے میں نبی آخرالزماں ﷺ ہونے کی بشارت دی گئی ہے)۔

اسی طرح آپ ﷺ سے پہلے عرب وعجم میں کسی کا نام محمد نہیں رکھا گیا۔ ہاں جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا زمانہ قریب آیا اور اس وقت کے اہل کتاب نے لوگوں کو آپ ﷺ کی آمد آمد کی خوشخبری سنائی، لوگوں میں یہ شہرت عام ہوئی کہ نبی آخرالزماں ﷺ پیدا ہونے والے ہیں اور ان کا نام پاک محمد (ﷺ) ہوگا۔

مروی ہے کہ محمد بن عدی سے پوچھا گیا کہ تمہارا نام محمد کیسے رکھا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے بھی والد سے یہی سوال پوچھا تھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اور ان کے تین ساتھی شام کے علاقے میں تجارت کی غرض سے گئے تھے۔ وہاں ایک بستی میں قیام کیا۔ بستی کے بت خانے والوں نے ہمیں اجنبی سمجھ کر ہم سے ہمارے وطن کے بارے میں دریافت کیا۔ ہم نے انھیں بتایا کہ ہم عربی ہیں اور قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے ہیں۔ مندر کے پروہت نے ہمیں بتایا کہ ہماری قوم میں عنقریب نبی آخرالزماں ﷺ کا ظہور ہونے والا ہے اور اس نے ہمیں ہدایت دی کہ ہم جلد واپس جا کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کیونکہ وہ خاتم النبیین ﷺ بھی ہوں گے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ ان کا نام کیا ہوگا تو ہمیں بتایا گیا کہ ان کا نام محمد ﷺ ہوگا۔ اس پر ہم چاروں ساتھیوں نے منت مانی کہ اگر ہمارے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو ہم اس کا نام محمد رکھیں گے۔ چنانچہ ہم جب لوٹے تو ہم سب کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے۔

اس روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے علما کرام نے لکھا ہے کہ اگر حمل کے دوران یہ منت مان لی جائے کہ ہونے والے بچے کا نام محمد رکھا جائے گا تو یقیناً لڑکا پیدا ہوگا۔ اس آسان نسخے پر صدق دل سے عمل کریں۔ وقت مباشرت اللہ تعالیٰ سے عہد کریں کہ اے باری تعالیٰ! میری رفیقہ حیات کا دامن زیست اگر سرسبز ہوا تو میں نومولود کا نام تیرے محبوب ﷺ کے نام پر محمد رکھوں گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ رحمت و کرم کا بادل چھم چھم برسے گا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس کی عورت حمل سے ہو اور وہ نیت کرلے کہ پیدا ہونے والا بچہ کا نام محمد رکھوں گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ (انسان العیون' جلد اوّل' ص:36)

الفاظ مجموعہ حروف ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو بھی کم کر دیا جائے تو بقیہ حروف اپنے معنی کھو بیٹھتے ہیں۔ مثلاً ریاض ایک بامعنی لفظ ہے اور ر۔ی۔ا۔ض کا مجموعہ ہے۔ اگر ان حروف میں سے ایک حرف بھی کم کر دیا جائے تو بقیہ حروف بے معنی ہو کر رہ جائیں گے لیکن رب العزت جل شانہ کا اسم ذاتی ''اللہ'' اور

میرے آقا و مولا ﷺ کے دونوں اسمائے ذاتی محمد ﷺ اور احمد ﷺ اس قاعدے' کلیے' فارمولے سے مستثنیٰ ہیں۔

لفظ محمد ﷺ ایسا صحیح اور بامعنی لفظ ہے کہ اگر اس لفظ میں سے کوئی ایک حرف بھی کم کر دیا جائے تو بھی بقایا حروف بامعنی رہیں گے۔ مثلاً اگر اس کا پہلا حرف ''میم'' ہٹا دیا جائے تو ہمارے پاس ''حمد'' باقی رہ جاتا ہے جس کے معنی ہیں بے پایاں تعریف وتوصیف' یعنی محمد ﷺ ایسی ہستی ہیں جو بے پایاں ستائش وتوصیف کے لائق ہیں اور واقعی آج ہر دیدہ و بینا گواہ ہے کہ مغرب سے مشرق تک اور شمال سے لے کر جنوب تک کرہ ارض پر ہر جگہ و ہر مقام پر نبی کریم ﷺ کی تعریف وتوصیف ہو رہی ہے۔ دنیا کا کوئی کونا ایسا نہیں ہے جس میں آپ ﷺ کا نام نامی لوگوں کے دلوں میں جاگزیں نہ ہو۔ ہر مسجد میں روزانہ پانچ بار آپ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کا ڈنکا بلند آواز سے بجتا ہے۔ دنیا میں قریہ قریہ' بستی بستی یہی حال ہے۔ پھر کائنات کا خالق حقیقی خود اور اس کے بے حد وحساب فرشتے ہر وقت میرے آقا ﷺ کے حضور درود وسلام کے گلدستے بھیج رہے ہیں۔ واقعی آپ اللہ جل شانہ کا وہ شاہکار ہیں جس کی جتنی تعریف وتوصیف کی جائے کم ہے۔

اگر محمد ﷺ میں سے ح کو کم کر دیا جائے تو ''ممد'' باقی رہ جاتا ہے۔ یعنی مدد کرنے والا۔ عطائے خداوندی سے آپ ہمیشہ سے اپنے چاہنے والوں کی مدد فرماتے رہے ہیں۔

اگر محمد میں سے ابتدائی میم اور ح حذف کر دیئے جائیں تو باقی رہ جاتا ہے ''مد'' جس کے معنی ہیں ''کشیدن'' یعنی کھینچنا۔ آپ ﷺ کی تعلیم پاک ایسی پر کشش ہے کہ ایک دنیا کو آپ ﷺ نے اپنی طرف کھینچ لیا ہے ور آپ ﷺ کی کشش نے ایک دنیا کو آپ ﷺ کے قدموں میں لا ڈالا ہے۔ مد کے ایک معنی بلند اور دراز کے بھی ہیں۔ یہ میرے آقا ﷺ کی عظمت و رفعت کی طرف اشارہ ہے۔

اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹا دیا جائے تو صرف ''د'' (دال) باقی رہ جاتا ہے۔ جس کا ایک مفہوم ہے دلیل دینے والا۔ یعنی اسم محمد ﷺ اللہ کی وحدانیت پر دال

ہے۔ دال کے ایک اور معنی ہیں رہنما۔ گویا حضور پرنور شافع یوم نشور ﷺ ساری دنیا کے لیے رہنما ہیں۔

لفظ محمد ﷺ کی طرح لفظ احمد ﷺ کا بھی ہر حرف بامقصد اور بامعنی ہے۔ شروع کا الف ہٹا دینے سے حمد باقی رہ جاتا ہے جو بامعنی لفظ ہے۔ اگر شروع کا الف اور ح نکال دیں تو ''مد'' رہ جاتا ہے۔ یہ بھی بامعنی لفظ ہے۔ اگر اس میں سے میم کو بھی حذف کر دیا جائے تو دال رہ جاتا ہے۔ یہ بھی بامعنی لفظ ہے اور ان سب الفاظ کی تشریح اوپر آ چکی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں آیا ہے کہ کائنات کی ہر شے اپنی تخلیق میں نور محمد ﷺ کی مرہون منت ہے۔ آپ ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (امام محمد نووی شافعی' الدرالبھیۃ فی شرح خصائص النبویۃ ﷺ)

اللہ جل شانہ نے جب تکوین کائنات کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے اپنے نور سے اپنے محبوب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا پھر اس نور سے کائنات کی ایک ایک شے وجود میں لائی گئی۔

ہر چیز' ہر نعمت' محبوب خدا ﷺ کے طفیل' انھی کی خاطر پیدا کی گئی ہے اور کل کائنات میں جو کچھ بھی ہے' خالق کل نے وہ سب کا سب اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے قبضہ و اختیار میں دے دیا ہے اور ہر شے پر نام ''محمد'' (ﷺ) لکھ دیا ہے تاکہ سب جان لیں کہ ہر چیز ''محمد'' (ﷺ) کی ملکیت ہے۔ ہر شے کے مالک محمد ہیں۔

نام محمد ﷺ کی کیا بات ہے! وہ چشم بینا کہاں سے لائیں جو زمین و آسمان میں اس نام نامی کے جلوے دیکھے۔ نام محمد ﷺ کہاں نہیں؟ محبتوں کی روزن سے نظارہ تو کرو۔ عالم بالا کا وہ کونسا عنصر ہے جس پر اس مقدس اسم کی حکمرانی اور سلطانی نہ ہو۔ زمین و آسمان کا وہ کونسا گوشہ ہے جس پر اس نام نامی کی بادشاہت نہیں ہے۔ حق تعالیٰ کو اپنے محبوب کا نام پاک' اسم مبارک محمد ﷺ اس قدر پیارا ہے کہ اس نے یہ نام کائنات کے ذرے ذرے پر لکھ دیا ہے۔

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے کائنات آسمانی کا کونا کونا دیکھ ڈالا کوئی جگہ ایسی نہیں دیکھی جہاں اسم محمد ﷺ لکھا ہوا نہ ہو۔ آسمانوں کے کونے کونے پر، ساق عرش پر، لوح محفوظ میں، حوروں کے سینوں پر، فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان، جنت کے ہر دروازے پر یہ نام نامی اسم گرامی لکھا ہوا ہے۔

کتنے ہی خوش نصیبوں کو اللہ جل مجدہ نے اس عالم زیریں میں اپنے محبوب ﷺ کے نام مقدس کا نظارہ کروایا جس کو خالق دو جہاں نے اس خاکدان گیتی کی مختلف اشیا پر اپنی قدرت سے رقم فرمایا۔ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ درختوں کے تنوں پر، پھولوں کی پتیوں پر، پھلوں پر، مچھلیوں کے پہلوؤں پر، سبز کیڑوں کی جلد پر، بادلوں کی پیشانی پر، سونے کی مدفون تختیوں پر، پتھروں کے سینوں پر، چٹانوں کے ماتھوں پر، انسانوں کے چہروں پر، بچوں کی آنکھوں پر، گلاب کی پنکھڑیوں پر، یہ ہی پیارا نام لکھا ہوا ہے۔

ہر صحف سماوی میں توریت میں، انجیل میں، زبور میں، صحیفۂ آدم علیہ السلام میں، صحیفۂ ابراہیم علیہ السلام میں، صحیفۂ اسشعیاہ علیہ السلام میں، کتاب حبقوق علیہ السلام میں، شعیب علیہ السلام کے اقوال میں، سلیمان علیہ السلام کے مزامیر میں اور تو اور ہندوؤں کے ویدوں اور پرانوں میں، گوتم بدھ کے ملفوظات میں آپ کے دونوں نام احمد ﷺ اور محمد ﷺ جلوہ گر ہیں۔ غرضیکہ نہ صرف کتابوں میں بلکہ زمین و آسمان، ملک و فلک، عرش و فرش، حجر و مدر، شجر و ثمر پر یہ پاکیزہ کلمہ مکتوب ہے۔ حتیٰ کہ یہ انسانی وجود میں بھی دیکھنے والوں نے نام نامی محمد ﷺ لکھا دیکھا ہے۔ دور جدید میں یہ عجیب انکشاف ہوا ہے کہ انسان کی سانس کی نالی پر **لا الہ الا اللہ** لکھا ہوا ہے اور داہنے پھیپھڑے پر **محمد رسول اللہ** مکتوب ہے۔

سبحان اللہ۔ عارف کامل حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ کا یہ ارشاد کچھ معنی رکھتا ہے کہ ہر جاندار کا سانس اسم ''ہو'' سے نکلتا ہے۔

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

وہ جن و بشر میں، وہ حور و ملک میں
وہ روح رواں ہیں زمین و فلک میں
وہ ذروں، تاروں کی نوری چمک میں
حسینوں کے چہروں کی تاب و جھلک میں
نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمدﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

....

کلی میں، گلی میں، نبی و ولی میں
صدیق و عمر عثمان و علی میں
وہ ظاہر و باطن، خفی و جلی میں
اٹھاراں اکاسی لکھے ہر تلی میں
نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمدﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

....

سفر میں حضر میں، وہ بیم و خطر میں
شجر میں حجر میں، قلب و نظر میں
وہ جینے میں مرنے میں، وہ ساتھی قبر میں
بجز اس کے کون ہوگا ساقی حشر میں
نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمدﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

....

نمازوں میں اذانوں میں ہر ایک امر میں
پیشوں میں، جزموں میں، زیر و زبر میں

وہ میٹھا محمد ﷺ جو ہے ہر ثمر میں
وہ چمکتا دمکتا شمس و قمر میں
نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

....

مرغوب ہے کیا صل علیٰ نام محمد ﷺ
آنکھوں کی ضیا دل کی جلا نام محمد ﷺ
اللہ رے رفعت کہ سرِ عرش خدا نے
اپنے یدِ قدرت سے لکھا نام محمد ﷺ
ہر حور کے سینے پہ، ہر اِک شے پہ جناں کی
ہے قدرت خالق سے کُھدا نام محمد ﷺ
اوراق پہ طوبیٰ کے، فرشتوں کی نگہ میں،
کس شان سے منقوش ہوا نام محمد ﷺ
تکبیر میں، کلموں میں، نمازوں میں، اذاں میں،
ہے نام الٰہی سے ملا، نام محمد ﷺ
دن حشر کے جنت میں وہ جائے گا بلا ریب
تعظیم سے یاں جس نے لیا نام محمد ﷺ

کائنات کا ذرہ ذرہ بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہے۔ پوری کائنات پروردگار عالم کے حضور تسبیح کے گلدستے پیش کر رہی ہے۔ تحت الثریٰ سے لے کر عرش معلیٰ تک ہر ذرہ حمد کے ترانے الاپ رہا ہے۔ اسی طرح کائنات کے ہر گوشے سے ذکر مصطفیٰ ﷺ کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ کیونکہ جہاں جہاں خالق کل کی بادشاہت ہے، وہاں وہاں تاجدار مدینہ ﷺ کی رسالت و رحمت ہے۔

سکھ مذہب کے بانی گرونانک صاحب نے حساب کے ذریعے سے یہ ثابت

کیا ہے کہ نورِ محمدی ﷺ کائنات کی ہر شے میں جلوہ گر ہے۔ اپنے ایک شبد میں انہوں نے بڑے یقین کے ساتھ کہا ہے کہ دنیا کی کوئی بھی شے اسم محمد ﷺ سے خالی نہیں ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

نام لیو جس پکش کا کرو چو گنا تا
دو ملاؤ پنج گن کرو کاٹو بیس بنا
نانک جو بچے سونو گنے دو اس میں ملا
اس بدھر کے نام سے نام محمد ﷺ بنا

یہی بات ہندی زبان کے مشہور شاعر بھگت کبیر داس بنارسی نے اپنے ایک عجیب وغریب دوھے میں کہی ہے جس کی رو سے دنیا کے تمام الفاظ اور جملوں سے ''محمد ﷺ'' کا عدد (92) برآمد ہوتا ہے۔ یہ دوھا اس بات کا غماز ہے کہ دنیا کی کوئی چیز نام محمد ﷺ سے خالی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

نام لو ہروستو کا چوگن کر لو وائے
دو ملایئو پچ گن کرلو اور بیس کا بھاگ لگائے
باقی بچے کو نوگن کرلو اور دو دیو ملائے
کہت کبیر ہر وستو میں نام محمد ﷺ پائے

یعنی دنیا کی کسی بھی چیز کا نام لو۔ پہلے ابجد کے حساب سے اس کے عدد نکالو۔ علم الاعداد کے ماہرین کسی چیز' جگہ' شے یا وجود کے نام کے اعداد نکالنے کے لیے حروف ابجد کی جدول سے استفادہ کرتے ہیں۔ یہ جدول درج ذیل ہے۔

ابجد

ا	ب	ج	د
۱	۲	۳	۴

ہوز

ہ	و	ز
۵	۶	۷

حطی

ی	ط	ح
۱۰	۹	۸

کلمن

ن	م	ل	ک
۵۰	۴۰	۳۰	۲۰

سعفص

ص	ف	ع	س
۹۰	۸۰	۷۰	۶۰

قرشت

ت	ش	ر	ق
۴۰۰	۳۰۰	۲۰۰	۱۰۰

ثخذ

ذ	خ	ث
۷۰۰	۶۰۰	۵۰۰

ضظغ

غ	ظ	ض
۱۰۰۰	۹۰۰	۸۰۰

علم الاعداد میں تمام حروف کی مندرجہ بالا قیمتیں شمار کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل مزید امور کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

1- مد (ٓ) اور ہمزہ (ء) کا کوئی عدد شمار نہیں کیا جاتا۔

2- اللہٰ الٰہی، رحمٰن اور اسی طرح کے دوسرے الفاظ میں بعض حروف پر جو چھوٹا الف ہوتا ہے اس کا کوئی عدد شمار نہیں کیا جاتا۔

-3 پ کے عدد ب کے برابر شمار کیے جاتے ہیں۔

-4 ٹ کے عدد ت کے برابر لیے جاتے ہیں۔

-5 ڈ کے عدد د کے برابر شمار ہوتے ہیں

-6 چ کے عدد ج کے برابر لیے جاتے ہیں

-7 ژ کے عدد ز کے برابر شمار ہوتے ہیں۔

-8 ڑ کے عدد ر کے برابر لیے جاتے ہیں۔

-9 گ کے عدد ک کے برابر شمار ہوتے ہیں۔

ان اشارات کے مطابق ہم کسی بھی چیز، شے یا وجود کے نام کے اعداد معلوم کر سکتے ہیں۔

میرا نام ریاض الرحیم ہے۔ علم الاعداد کے حساب سے میرے نام کے اعداد یہ ہوں گے۔

ر+ی+ا+ض+ا+ل+ر+ح+ی+م

=200+10+1+800+1+30+200+10+5+40

=1297

گرونا نک اور بھگت کبیر داس بنارسی کے فارمولے کے مطابق پھر اس حاصل شدہ عدد کو 4 سے ضرب دیں۔

1297 x 4 = 5188

حاصل ضرب میں دو جمع کر دیں۔

5188+2 = 5190

حاصل جمع کو 5 سے ضرب دیں۔

5190 x 5 = 25950

حاصل ضرب کو 20 پر تقسیم کر دیں۔

25950÷20

باقی بچیں گے 10۔

تقسیم کے بعد باقی بچنے والے عدد کو 9 سے ضرب دیں۔

10 x 9 = 90

حاصل ضرب میں 2 جمع کر دیں۔

90+2 = 92

اس عمل سے 92 کا عدد حاصل ہوگا جو محمد (ﷺ) کا عدد ہے۔ یعنی

م + ح + م + د = محمد

92= 4 + 40 + 8 + 40

اس طرح آپ اس عمل کا ماحصل ہمیشہ نام محمد ﷺ پائیں گے۔ سبحان اللہ۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ کائنات کی ہر شے نہ صرف یہ کہ نور محمدی ﷺ سے مشتق (پیدا کی گئی) ہے بلکہ اس کا نام بھی نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ سے مشتق ہے۔ اس طرح دیکھنے والی آنکھ دنیا کی ہر شے میں نور محمدیؐ کا جلوہ دیکھ سکتی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے جو گرونانک اور کبیر داس بنارسی کے دوھے سے ثابت ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ فارمولا سیّد العارفین حضرت ابوالحسن قدس سرہ عرف امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جسے ہندی کے شاعر کبیر داس اور سکھوں کے گرونانک سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ اس حیرت انگیز کلیے کی ایک اور سادہ اور آسان صورت یوں ہے۔

ہر شے میں محمد ﷺ ہیں، یہ بڑھ بڑھ کے صدا دو
منکر کو حساب ابجد و ہوز کا سکھا دو
ہر شے پہ لکھا اسم مبارک ہے خدا نے
یہ صفتِ خالق ہے، اسے سب کو بتا دو
ترکیب ہے یہ، لفظ کے اعداد کی تجمیع
مضروب کرو چار سے، پھر دو کو ملا دو
پھر ضرب کرو پانچ سے اور بیس سے تقسیم
باقی جو بچیں، ضرب انھیں نو سے ذرا دو!

پھر حاصل مضروب میں دو اور ملا دو!
زاں بعد محمد ﷺ کے عدد سب کو دکھا دو
بے شبہ ہوئے مالک کونین محمد ﷺ
یہ پیکر عاجز کا سخن سب کو سنا دو

❁

علم الاعداد اور فن جمل کے اعتبار سے نام نامی محمد (ﷺ) کا عدد 92 ہے۔ اس کو مختصر کریں تو 11 بنتے ہیں (11 = 2+9) مزید مختصر کریں تو 2 بنتے ہیں (1+1 = 2) اب اس عدد کی آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں جلوہ گری ملاحظہ فرمائیں۔

1- سرکار دو عالم ﷺ کی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر 40 سال تھی اور آپ ﷺ کی 25۔ دونوں کے اعداد کا مجموعہ 65 ہوتا ہے اس کو مختصر کریں تو 11 بنتے ہیں (11 = 5+6) اسے اور مختصر کریں تو دو بنتے ہیں (2 = 1+1)۔

2- سرکار دو عالم ﷺ رسول اللہ ہیں۔ اس کے عدد 362 بنتے ہیں۔ اس کو مختصر کریں تو 11 بنتے ہیں (11 = 2+6+3) مزید اور مختصر کریں تو 2 بنتے ہیں۔ (2 = 1+1)۔

3- میرے آقا اور سردار محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ خاتم الانبیا بھی ہیں۔ اس کے عدد 1136 بنتے ہیں۔ اس کو مختصر کریں تو 11 بنتے ہیں = 6+3+1+1) (11۔ مزید اور مختصر کرنے پر 2 کا عدد حاصل ہوتا ہے۔ (2 = 1+1)۔

حضور اکرم ﷺ کے ذاتی نام مبارک "محمد" ﷺ اور رب جلیل کے ذاتی اسم مبارک "اللہ" جل جلالہ میں بہت مماثلت ہے۔

1- محمد ﷺ میں چار حرف ہیں۔ اللہ میں بھی چار۔

2- محمد ﷺ میں تشدید ایک اللہ میں بھی ایک۔ مگر اسم اللہ کی تشدید پر الف ہے اور یہاں نہیں جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی ذات بادشاہ ہے۔

3- اللہ جل مجدہ کا اسم نقطوں سے خالی ہے، اسی طرح محمد ﷺ میں بھی کوئی نقطہ نہیں ہے۔

4- اسم جل جلالہ میں ایک سکون ہے تو اسم رسالت پناہ ﷺ میں بھی ایک ہی سکون ہے۔

5- اسم جلالت میں دو حرف احاد (ا۔ہ) ہیں تو اسم رسالت میں بھی دو ہی حرف احاد (ح اور د) ہیں۔ (حرف احاد وہ حروف تہجی ہیں جن کا عدد ایک سے لے کر 9 تک یعنی اکائی Unit ہو۔)

6- اسم اللہ میں دو حرف عشرات (ل،ل) ہیں تو اسم محمد میں بھی دو ہی حرف عشرات (م،م) ہیں۔ (حرف عشرات وہ حروف تہجی ہیں جن کا عدد دہائی میں ہو یعنی 10,20,30,40 تا 90)

7- اسم اللہ میں ایک ہی جنس کے دو حروف (ل،ل) ہیں تو اسم محمد میں بھی ایک ہی جنس کے دو حرف (م،م) ہیں۔

8- اسم اللہ کے اعداد (66) جفت ہیں۔ اسی طرح اسم محمد ﷺ کے اعداد (92) بھی جفت ہیں۔

9- اسم اللہ کے اعداد کی اکائی (6) دو پر تقسیم ہوتی ہے تو اسم محمد ﷺ کے اعداد کی اکائی (2) بھی دو پر تقسیم ہوتی ہے۔

10- اسم اللہ کے اعداد کی دھائی (6) تین پر تقسیم ہوتی ہے تو اسم محمد ﷺ کے اعداد کی دھائی (9) بھی تین پر تقسیم ہوتی ہے۔

11- اسم اللہ کے اعداد کی اکائی اور دھائی کو آپس میں ضرب دے کر حاصل ضرب کو جمع کرو تو 9 کا ہندسہ آتا ہے۔

66----- 6x6 = 36-----3+6 = 9

اسی طرح اگر اسم مبارک کے عدد 92 کی اکائی اور دھائی کو آپس میں ضرب دے کر حاصل ضرب کی اکائی اور دھائی کو جمع کر دیں تو 9 آتا ہے۔

92-----9x2 = 18 -----1+8 =9

9 کا عدد سب سے بڑا عدد ہے۔اس کی خاصیت ہے کہ یہ کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اس میں یہ عجیب تماشا ہے کہ سارے پہاڑے میں 9 کو گن جاؤ۔نو ہی رہے گا۔

9 ایکم 9 = 9

9 دونی 18 = 1+8 = 9

9 تیا 27 = 2+7 = 9

9 چوکے 36 = 3+6 = 9 الخ

اسی طرح ایک سے لے کر آٹھ تک کی اکائیاں لو۔ جب کناروں کی اکائیاں ملاؤ گے تو 9 ہی بنے گا جیسے

1

2

3

4

= 9

5

6

7

8

میرے آقا و مولا ﷺ کے نام مبارک کی دھائی کو ایسی بقا ملی ہے تو ذات کا عالم کیا ہوگا؟

-12 اسم اللہ کو ملفوظی کر کے لکھیں۔ پھر اس کی تلخیص کریں۔ یعنی مکرر حرف نکال دیں۔اب باقی ماندہ حروف کے اعداد کبیر کو علم جفر کے طریقے پر بسیط، بسیط کو صغیر، صغیر کو اصغر بنائیں تو تین باقی رہتا ہے۔

اللہ (جل مجدہ)

ال ف۔ل ام۔ل ام۔ھا

اس میں ا۔ل۔م مکرر آئے ہیں۔اس لیے ان تمام حروف کا ایک ایک حرف چھوڑ کر باقی حروف کم کر دیں تو باقی رہیں گے۔

ا۔ل۔ف۔م۔ہ

ان کے اعداد ہوئے۔

5+40+80+30+1

تلخیص کے بعد یہ اعداد کم ہو کر رہ گئے۔

5+4+8+3+1 = 21

2+1 = 3

بالکل اسی طرح اگر اسم رسالت محمد ﷺ کو بھی اس قاعدہ سے گذاریں تو تین ہی باقی رہے گا۔

محمد (ﷺ)

م ی م۔ح ا۔م ی م۔م ی م۔دال

اس میں م۔ی۔ا۔مکرر آئے ہیں۔مکرر حروف کم کرنے کے بعد بچے۔

م۔ی۔ح۔ا۔د۔ل۔

ان کے اعداد ہوئے۔

30+4+1+8+10+40

تلخیص کے بعد یہ اعداد کم ہو کر رہ گئے۔

3+4+1_8+1+4 = 21

2+1 = 3

❁

اللہ کا نام لو تو دونوں ہونٹ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔جس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ کی ذات سب سے اونچی ہے۔خالق اور مخلوق میں فاصلے ہی فاصلے ہیں اور وہاں تک پہنچنا ہمارے لیے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔لیکن جب محمد ﷺ کا نام لیتے ہیں تو

نیچے کا ہونٹ اوپر والے ہونٹ سے مل جاتا ہے۔ جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہم حقیر بندوں کو اس اونچی ذات سے ملانے کا ذریعہ ہے۔

- "احمد" اور "محمد" (ﷺ) رسول اللہ ﷺ کے اسم ذاتی ہیں۔ باقی اسمائے طیبہ اسمائے صفاتی ہیں۔ ان دونوں نام مبارک میں چار حرف ہیں اور رب تعالیٰ کے اسم ذات "اللہ" میں بھی چار ہی حرف ہیں۔
- آپ ﷺ سے پہلے پیغمبران اولوالعزم صاحب شرائع بھی چار ہی تھے۔ نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام۔
- آپ ﷺ کی بعثت کے وقت چار نبی زندہ تھے۔ دو زمین پر حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام اور دو آسمانوں پر یعنی حضرت ادریس اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام (تفسیر درمنشور، جلد پنجم، ص:285)۔
- آسمانی کتابیں بھی چار ہیں۔ توریت، انجیل، زبور اور قرآن حکیم۔
- حمد کے مادّے سے آپ ﷺ کے جو اسمائے گرامی بنے ہیں، وہ بھی چار ہی ہیں۔ حامد، محمود، احمد اور محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
- قرآن میں بھی چار حرف ہیں۔
- آپ ﷺ کا نام مبارک محمد ﷺ قرآن مجید میں صرف چار بار آیا ہے۔
- قرآن کے خزانے کی کنجی **بسم اللہ الرحمن الرحیم** میں بھی چار ہی کلمے ہیں۔ اسی طرح کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ** میں بھی صرف چار کلمے ہیں۔
- ملائکہ مقربین بھی چار ہی ہیں جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام۔
- عرش کو اٹھانے والے فرشتے بھی چار ہیں۔
- آپ ﷺ کے خلفائے راشدین بھی چار ہی ہیں۔ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
- آپ ﷺ کے دین اسلام میں سلاسل صوفیہ کرام بھی چار ہیں۔ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ اور سہروردیہ۔

- آپ ﷺ کی امت میں مجتہدین عظام بھی چار ہیں امام اعظم حضرت ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم۔
- انھی کے اعتبار سے امت میں چار فقہی مکاتب فکر ہو گئے۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی۔
- اولاد آدم میں بھی چار ہی گروہ افضل ہیں۔ انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین۔
- اجزائے انسان و حیوان بھی چار ہیں جنہیں اربعہ عناصر بھی کہتے ہیں یعنی آگ، پانی، خاک اور ہوا۔
- مخلوقات کی طبعتیں (طبائع) بھی چار کیفیتوں کے ساتھ متکیف ہیں۔ یعنی حرارت (گرمی)، برودت (ٹھنڈک)، رطوبت (پانی) اور یبوست (خشکی)۔
- ہر شے کا وجود چار علتوں (علیین) پر موقوف ہے۔ مادی، صوری، فاعلی اور علت غائی۔
- جہات عالم بھی چار ہیں۔ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب۔
- موسم بھی چار ہی ہیں۔ موسم بہار، موسم گرما، موسم خزاں اور موسم سرما۔
- بہشت میں دریا بھی چار ہی ہیں۔ دریائے شہد، دریائے شیر (دودھ)، دریائے آب (پانی) اور دریائے شراب۔
- جنت میں نہریں بھی چار ہی ہیں۔ زنجبیل، سلسبیل، رحیق اور تسنیم۔
- سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے بھی چار ہی نہریں نکلتی ہیں نیل، فرات، سیحو ں اور جیحوں۔
- بہشت میں سرائیں بھی چار ہی ہیں۔ دارالحیوان، دارالخلد، دارالسلام اور دارالمقام۔
- بہشت کے باغ بھی چار ہیں۔ جنت الفردوس، جنت النعیم، جنت عدن اور جنت الماویٰ۔
- آپ ﷺ کی شریعت میں عمدہ عبادات بھی صرف چار ہی ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔
- فرائض وضو بھی چار ہیں۔ ہاتھ، پاؤں، منہ دھونا اور چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۞ روزے میں بھی چار چیزیں فرض ہیں۔ نیت کرنا' کھانے' پینے اور جماع (ہمبستری) سے بچنا۔

۞ زکوٰۃ چار ہی قسم کے جانوروں پر فرض ہے۔ اونٹ' گھوڑا' گائے اور بکری۔

۞ حج کی صحت بھی چار ہی باتوں پر موقوف ہے یعنی اسلام' احرام' وقوف عرفات اور وقت پر حج کرنا۔

۞ غسل مسنون بھی چار ہیں۔ غسل جمعہ و عید الفطر و عید الضحیٰ اور وقت احرام۔

۞ اور جو کلمات اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں وہ بھی چار ہی ہیں۔ سبحان اللہ۔ والحمدللہ۔ ولا الا اللہ۔ واللہ اکبر۔

اللہ جانے چار میں کیا خصوصیت ہے۔

چار رسل' فرشتے چار' چار کتب ہیں' دین چار
سلسلے دونوں چار چار' لطف عجب ہے چار میں
آتش و آب و خاک و باد سب کا انھی سے ہے ثبات
چار کا سارا ماجرا' ختم ہے چار یار میں

حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ امام الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسم گرامی کے چاروں حروف ساری کائنات کے حاکم ہیں' انھی کے اشارہ ابرو پر نظام کائنات قائم ہے جبکہ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہ کا ارشاد ہے کہ اسم محمد (ﷺ) کے چاروں حروف سے دونوں جہان روشن ہیں۔

حروف مقطعات کی طرح آپ ﷺ کے دونوں اسم گرامی احمد ﷺ اور محمد ﷺ کا ایک ایک حرف اپنے اندر معنی اور مفاہیم کا سمندر سموئے ہوئے ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین احمد بن العماد الافقہی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسم گرامی محمد ﷺ کے چاروں حروف میں جو اسرار و رموز ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

حرف اوّل میم کے ایک معنی ہیں مٹانا کفر کا دین اسلام کے ساتھ۔ اسی لیے آپ ﷺ کا ایک وصفی اسم مبارک ''ماحی ﷺ'' بھی ہے جس کے معنی ہیں کفر مٹانے

والا۔ حرف اوّل کے ایک معنی یہ بھی ہیں' مٹانا نبی کریم ﷺ کے غلاموں کے گناہوں کا۔

حرف اوّل میم کے ایک اور معنی ہیں۔ مقام محمود۔ جی ہاں میدان حشر میں آپ ﷺ ہی مقام محمود پر جلوہ فگن ہوں گے۔ جہاں اوّلین و آخرین آپ ﷺ کی حمد و ثنا میں مشغول ہوں گے اور آپ ﷺ کی شفاعت کے طالب ہوں گے۔

اسم مبارک کے دوسرے حرف ''ح'' سے مراد ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے احکام کے ساتھ مخلوق میں حکم فرماتے ہیں۔ جو بھی بدبخت کاروبار حیات میں آپ ﷺ کا حکم تسلیم نہیں کرتا اور آپ ﷺ کے فیصلے پر دل و جان سے مطمئن نہیں ہوتا' رب کائنات اس کے لیے فرماتا ہے کہ وہ ایمان سے محروم ہے۔ (دیکھئے سورۂ النساء)۔ اس سے آپ ﷺ کی امت کے لیے پیغام حیات بھی مراد ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ فرما گئے ہیں:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو' خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو' تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

میم ثانی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے لیے اللہ جل شانہ کی مغفرت ساتھ لائی ہے۔ جی ہاں زندگی بھر رؤف الرحیم نبی کریم ﷺ اپنی امت کے لیے بخشش کی دعائیں فرماتے رہے۔ پیدائش کے وقت صفیہ بنت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کے ہونٹ ہلتے دیکھے۔ اپنا کان قریب کیا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ ''اے میرے پروردگار۔ میری امت کو بخش دے۔''

جبکہ حرف آخر ''دال'' سے دعوت الی اللہ کی طرف اشارہ ہے۔ بے شک معلم کائنات ﷺ نے دعوت الی اللہ کا حق ادا کر دیا۔ اس حرف سے یہ بھی مراد ہے کہ

آپ ﷺ انسانیت کو جہنم کی طرف جانے والے راستوں سے ہٹا کر جنت کی طرف گامزن کرنے کی دلیل ہیں۔ جی ہاں! آپ ﷺ ہی دنیا میں جنت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور آخرت میں بھی آپ ﷺ ہی کے صدقے میں آپ ﷺ کی امت جنت میں داخل ہوگی۔

امام جعفر صادقؒ، اسم محمد ﷺ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

- ...... میم کے معنی امین اور مامون ہے۔
- ...... ح سے حبیب و محبوب مراد ہے۔
- ...... میم ثانی میمون کی ترجمان ہے۔اور
- ...... دال دین کی علامت ہے۔

بعض صوفیا نے مزید لکھا ہے کہ میم سے مراد منت' ح سے حب (محبت)' میم ثانی سے مراد مغفرت اور دال دوام (ہمیشگی) کی دلیل ہے۔

ایک اور تشریح یہ ہے کہ م سے ملکوت الٰہی کی طرف اشارہ ہے۔ عاشق زار نے اپنے محبوب کو ملکوت الٰہی پر حکمرانی عطا فرمائی ہے، تب ہی تو عالم کے ذرے ذرے پر آپ ﷺ کا اسم گرامی منقوش ہے۔

ح سے حفظ و حیات کی طرف اشارہ ہے۔ نیز اس کائنات میں جو رنگینی حیات ہے' وہ اسی ذات اقدس کی وجہ سے ہے' وہی کائنات کے بدن کی روح ہے۔

حا کے بعد میم ثانی ملکوت ظاہر اور ملکوت باطن پر دلیل ہے۔ دونوں پر آپ ﷺ کی حکومت ہے۔

حرف آخر ''دال'' دوام کی طرف اشارہ ہے۔ ہر منٹ ہر سیکنڈ ان پر رب کریم کی عنایات کی چھم چھم بارش ہو رہی ہے۔ یہ سلسلہ ازل سے شروع ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔

ایک صاحب ذوق عربی شاعر کیا خوب نکتہ سنجی کر رہا ہے۔

ترجمہ: محمد ﷺ کا میمؔ کفر کے لیے موت ہے۔اور حا' قلب مومن کے لیے زندگی

ہے۔ دوسرا میم، بخشائش کی موج ہے۔ اور دال، بلاشبہ بہترین دال ہے۔ گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے اور جائے پناہ۔ جو آپ ﷺ کا انکار کرے، اس کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں۔

۞

آپ ﷺ کے اسم مبارک محمد ﷺ کا پہلا حرف میم ہے۔ اور میم کا مخرج ختام المخارج ہے۔ گویا اسم مبارک کا پہلا حرف نظر و فکر کو بتا رہا ہے کہ اس کا مسمّٰی نبوت کے لعل بدخشاں تاج سے مشرف ہے۔

اسم گرامی کی میم ثانی یعنی میم مشدد میں ایک اور عجیب و غریب نکتہ بھی کارفرما ہے۔ یاد رہے کہ حرف مشدد کا تعلق اپنے سے پہلے والے حرف سے بھی ہوتا ہے اور اپنے سے بعد والے حرف سے بھی۔ جبکہ پہلے اور بعد والے حروف کا ایک دوسرے سے تعلق اسی حرف مشدد کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اس نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو اسم مبارک کے میم مشدد کا پہلا تعلق ح سے اور دوسرا (بعد والا) تعلق ''د'' سے ہے۔ ''ح'' سے حق کی طرف اشارہ ہے اور ''د'' سے دنیا کی طرف۔ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ آپ ﷺ کا پہلا اور اوّل تعلق خالق کائنات سے ہے، اس کے بعد دنیا سے۔ دنیا اور آخرت کی تمام نعمتوں کی برسات پہلے آپ ﷺ پر ہوتی ہے اور پھر آپ ﷺ کے ذریعہ سے ساری کائنات میں تقسیم ہوتی ہے۔

اسی لیے علمائے حق آپ ﷺ کو برزخ کبریٰ بھی کہتے ہیں کہ مخلوق میں صفات الٰہی کا ظہور اور احکام خداوندی کا نزول آپ ﷺ کے توسط (ذریعہ) سے ہوتا ہے اور مخلوق کی دعائیں اور عرض داشتیں آپ ﷺ کے توسط اور وسیلہ سے اللہ جل مجدہ تک پہنچتی ہیں۔ آپ ﷺ نہ خالق سے قریب ہو کر مخلوق سے الگ اور نہ ہی مخلوق میں شامل ہو کر خالق سے بے تعلق ہیں ؎

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

پروردگار عالم نے بعض انبیا کرام علیہم السلام کو اپنے محبوب (ﷺ) کے نام

اقدس کا ایک ایک حرف عطا فرمایا۔

میم — آدم، ابراہیم، اسماعیل، موسیٰ، سلیمان، مسیح، سیموئیل اور ارمیا علیہم السلام کو عطا ہوا۔

حا — نوح، صالح، یحییٰ اور اسحاق علیہم السلام کو ملا۔

دال — ہود، داؤد، آدم اور ادریس علیہم السلام کو دی گئی۔

سورہ انعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

- **عِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَيۡبِ** (الانعام:59)

ترجمہ: غیب کی چابیاں اسی کے پاس ہیں۔

اسی طرح سورہ الزمر اور سورہ الشوریٰ میں فرمایا کہ:

- **لَهٗ مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ** (الزمر:63، الشوری:12)

ترجمہ: آسمانوں اور زمین (کے خزانوں) کی چابیاں اسی کے پاس ہیں۔

مفاتح اور مقالید دونوں کے لغوی معنی کنجیاں، چابیاں ہیں۔ اگر مفاتح کا پہلا اور آخری حرف یعنی ''م'' اور ''ح'' لیا جائے اور اسی طرح مقالید کا پہلا اور آخری حرف یعنی ''م'' اور ''د'' لیا جائے تو بنتا ہے محمد ﷺ۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ میرے آقا و مولا ﷺ کی ذات مبارک ہی ظہور عالم کی کنجی ہے۔

آپ ﷺ کا اسم مبارک تسکین جان حزیں بھی ہے۔ اس مقدس نام سے اضطراب و پریشانی کی شدید آندھیاں تھم جاتی ہیں۔ بے قراریاں کوچ کر جاتی ہیں۔ کائنات کی سب سے عظیم مخلوق عرش معلیٰ ہے۔ جب اس کے ایک پائے پر **لا الہ الا اللہ** لکھا جاتا ہے تو وہ خوف و دہشت سے کانپنے لگتا ہے۔ لیکن جب اس کے دوسرے پائے پر **محمد رسول اللہ** نقش کیا جاتا ہے تو اضطراب، سکون میں اور بے قراری، طمانیت میں بدل جاتی ہے۔

بلاؤں سے بچے جو نام لے دل سے محمد ﷺ کا
اثر میم مشدد میں ہے ذوالقرنین کی سد کا

(امیر مینائی)

اس اسم میں سکون ہی سکون ہے۔ یہ نام بدن کی بے قراری کے لیے بھی باعث سکون ہے اور روح کے اضطراب کے لیے بھی۔ یہ عمل مجرب ہے کہ جس کو دل کی تکلیف ہو وہ اپنے دل کی جگہ پر سورۂ رعد کی آیت (28) **"اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ"** اپنی انگلی سے لکھ لے یا لکھوالے اور نام محمد ﷺ کی بار بار تلاوت کرے۔ ان شاء اللہ آرام ہوگا۔

دل کے سکوں کا راز ہے اتنا' جو پوچھے اس سے کہہ دینا
لیتے رہو بس نام محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

(بہزاد لکھنوی)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ''ہر نبی علیہ السلام مشکل کے وقت اپنے رب کے حضور نور محمدی ﷺ کے توسل سے پناہ مانگتا رہا۔ چنانچہ سیّدنا آدم علیہ السلام کی لغزش اسی نام کے وسیلے سے قبول ہوئی۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو اس نام کی وجہ سے ہی بلند مقام میں رفع کیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انھی کا وسیلہ پکڑا اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انھیں کو شفیع لائے اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت اور تکلیف میں آپ ﷺ ہی کو وسیلہ ٹھہرایا''۔ (میلاد نبوی' ص:2)

کشتی نوح علیہ السلام میں' نار نمرود میں
بطن ماہی میں یونس علیہ السلام کی فریاد پر
آپ ﷺ کا نام نامی اے صل علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

(سکندر لکھنوی)

حضرت سلیمان علیہ السلام تمام روئے زمین پر حکمرانی کرتے تھے۔ تمام انسان و جن' چرند و پرند آپ ﷺ کی رعایا تھے اور ہر وقت خدمت اقدس میں ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے۔ یہ شاہی' یہ حکمرانی' یہ تعظیم' یہ ادب' یہ شان' یہ شوکت' یہ کروفر

سب کا سب آپ علیہ السلام کی انگوٹھی کے سبب تھا جس پر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ ابن ثابت سے مروی میرے آقا و مولا ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق **لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** نقش تھا۔

خالق ارض وسما کی بارگاہ میں اس نام کی کتنی قدر و قیمت ہے' اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ تا قیامت قرآن حکیم میں اس کا یہ ارشاد محفوظ کر دیا گیا ہے کہ انجیر کی قسم۔ زیتون کی قسم۔ طور سینا کی قسم۔ اس امن والے شہر کی قسم۔ ہم نے انسان کی تخلیق احسن تقویم پر کی۔ یہ احسن تقویم کیا ہے؟ جس کی خاطر رب العالمین نے تمام کبریائیوں' عظمتوں' بلندیوں اور رفعتوں کا مالک ہونے کے باوجود ایک' دو' تین' نہیں چار چار قسمیں کھائی ہیں۔ یہ قسمیں احسن تقویم کے حسن و جمال' رعنائی و زیبائی' عزت و شرف' عظمت و رفعت کی دلیل ہیں۔ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اللہ جل مجدہ کے نزدیک یہ احسن تقویم بڑی ہی شان و شوکت والی بڑی ہی معزز و مکرم شے ہے۔ یہ احسن تقویم کیا ہے؟

یہ احسن تقویم اسم محمد ﷺ کا نقش ہے۔

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے بنی آدم علیہ السلام کو مکرم مخلوق بنایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ"**۔ اس کی کرامت یہ ہے کہ وہ نام محمد ﷺ کی شکل پر پیدا ہوا۔ چنانچہ اس کا گول سر محمد ﷺ کی میم ہے۔ اور اس کے ہاتھ حا (ح) کے مانند ہے۔ اور اس کے پاؤں دال (د) کی طرح ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلویؒ اتنے مؤدب اور متقی تھے کہ کبھی پاؤں دراز کر کے نہ سوتے تھے۔ چوبیس گھنٹوں میں صرف ڈیڑھ دو گھنٹے آرام فرماتے اور وہ بھی داہنی کروٹ پر اس طرح کہ دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارک سمیٹ لیتے گویا اسمِ محمد ﷺ کا نقشہ بن جاتے۔ اس طرح سونے کا فائدہ یہ ہے کہ ستر ہزار فرشتے رات بھر اس نام مبارک کے گرد درود شریف پڑھتے ہیں جن کا ثواب سونے والے کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

وقائق الاخبار (صفحہ 3) میں ہے کہ نماز معراج المومنین اس لیے ہے کہ اس

میں ''احمد ﷺ'' کا نقشہ بنا پڑتا ہے۔ قیام بصورت ''الف'' کے ہے۔ رکوع کی حالت میں ہم ''ح'' کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ جبکہ سجدے کی حالت میں ''میم'' اور قعدہ کی حالت میں ''دال'' کا منظر ہوتا ہے۔ ان تمام کا مجموعہ احمد ﷺ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ نماز اگرچہ مختصر سی عبادت ہے لیکن کیونکہ اس میں خالق کائنات کے محبوب ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کا نقشہ بنا پڑتا ہے، اس لیے یہ تمام عبادتوں کی سرتاج قرار پائی ہے۔

قیامت کے دن دنیا دیکھے گی کہ اہل جہنم کو دوزخ میں داخل کرنے سے پہلے ان کو انسانی شکل سے محروم کردیا جائے گا۔ ان کے سر سے احسن تقویم کی چادر اتار کر ان کو میدان حشر میں ذلیل ورسوا کیا جائے گا۔ ایک حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ (مفہوم) جس کافر کو بھی دوزخ میں ڈالا جائے گا، اس کی انسانی شکل کو مسخ کر کے شیطانی ہیئت پر پھیر دیا جائے گا کیونکہ انسانی شکل میرے نام (محمد ﷺ) کی شکل پر ہے۔ حق تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میرے نام کی صورت پر عذاب نازل کرے۔ (معارج النبوت)

میرے آقا ومولیٰ ﷺ کا نام مبارک برکتوں کا گنجینہ ہے۔ اس نام اقدس کی تعظیم وتکریم پر باران رحمت جھوم جھوم کے برستا ہے۔ اس نام پاک کے ادب واحترام پر عنایات خداوندی گنہگار سیہ کاروں کو اپنے دامن کرم میں چھپا لیتی ہیں۔ اس لیے جب بھی نام محمد ﷺ زبان پر شہد گھولے یا نام محمد ﷺ کی شیریں آواز پردہ سماعت پر قوس و قزح بکھیرے تو فوراً لبوں پر درود وسلام کے زمزمے نج اٹھنے چاہئیں۔ یہ تقاضا محبت ہے بلکہ صرف تقاضائے محبت ہی نہیں' تقاضائے ایمان واسلام بھی ہے۔

یہ نام اقدس اس مقدس ہستی کا ہے (ﷺ) جن کا عشق اصلی ایمان بھی ہے اور تکمیل ایمان بھی۔ اس لیے جب بھی جہاں بھی ذکر مصطفیٰ ہو (ﷺ)، درود وسلام کا نذرانہ عقیدت ضرور پیش کریں۔ یقین کریں اللہ جل مجدہ کا وعدہ ہے کہ اگر تم یہ نذرانہ عقیدت ایک بار پیش کرو گے تو میری رحمتیں تم پر دس بار ٹوٹ ٹوٹ کر برسیں گی۔

اس نغمہ محبت پر خالق کائنات کی طرف سے عطاؤں کی جو بارش برستی ہے' اس کے تذکرہ سے قلم وزبان دونوں حیرت زدہ ہیں۔ یہ عنایات کثیرہ بھی ہیں اور عظیمہ بھی۔

مختصراً یہ سمجھ لیں کہ اخلاص اور محبت کے ساتھ جونہی زبان پر درود سلام کے نغمے کی شیرینی وحلاوت گھلتی ہے، خالق ارض وسما' جل وعلا کی رحمتیں چھم چھم برستی ہیں۔قدسی استغفار کرنے لگتے ہیں۔ رحمت کی چادریں تن جاتی ہیں۔خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ پاکیزگی اعمال عطا کی جاتی ہے۔درجات بلند کیے جاتے ہیں۔گناہوں کو بخشش ڈھانپ لیتی ہے۔ دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے۔ احد کے پہاڑ جتنا سونا خیرات کرنے کا اجر ملتا ہے۔ دنیا اور آخرت کے امور میں کفایت حاصل ہوتی ہے۔غلام کو آزاد کر دینے سے بڑھ کر ثواب ملتا ہے۔ پریشانیوں سے نجات ملتی ہے۔ دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔شہادت مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوتی ہے۔ شفاعت کی ضمانت ملتی ہے۔ رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کے غصہ سے امان ملتی ہے۔ روز محشر عرش الٰہی کے سایہ میں جگہ نصیب ہوگی۔قبر نور سے بھر دی جاتی ہے۔نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا ہے۔حوض کوثر سے جام طہور ملتے ہیں۔ دوزخ سے آزادی کا پروانہ ملتا ہے۔ پل صراط سے گزرنا آسان ہو گا۔مرنے سے پہلے جنت میں اپنے مقام کا مشاہدہ ہوتا ہے۔حوروں کی کثیر تعداد دلہن بنتی ہے۔بیس غزوات سے زیادہ کی فضیلت ملتی ہے۔فقرا پر صدقہ کرنے جیسا اجر ملتا ہے۔ مال و دولت میں برکت ہوتی ہے۔ حاجات پوری ہوتی ہیں۔فقر وتنگدستی دور ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تقرب اور دربار رسالت ﷺ کی حضوری کا شرف حاصل ہوتا ہے۔دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے اور کائنات کی عظیم ترین سعادت دیدار مصطفیٰ ﷺ کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

سیرت حلبی میں ہے کہ قیامت کے دن اعلان ہوگا کہ اے محمد ﷺ! سجدے سے سر اٹھایئے اور بغیر حساب کتاب جنت الفردوس میں تشریف لے جائیے۔ یہ اعلان فرحت ومسرت تو درحقیقت صرف میرے آقا اور سردار ﷺ کی ذات بابرکات والا صفات کے لیے ہوگا۔لیکن یہ مژدہ جاں فزا سن کر ہر وہ شخص جس کا نام محمد ہوگا، اس خیال سے کھڑا ہو جائے گا کہ یہ پکار شاید اس کے لیے بھی ہے۔اب کیا ہوگا؟ محبت الٰہی کا سمندر جوش میں آئے گا اور اپنے محبوب ﷺ سے ہم نامی کے انعام میں ہر اس شخص کو جس کا

نام احمد یا محمد ہوگا' بغیر حساب و کتاب جنت میں داخلے کی سعادت عظمیٰ سے نواز دے گا۔

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ جل مجدہ نے اپنے محبوب ﷺ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اے میرے محبوب ﷺ! مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میرے جس بندہ کا نام تمہارے نام پر ہوگا' اسے ہرگز ہرگز دوزخ کا عذاب نہیں دوں گا۔ (مفہوم)

حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ جس دستر خوان پر احمد یا محمد نام کا فرد حاضر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس گھر پر دن میں دوبار رحمت بھیجتا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سیّد دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی قوم باہم مشورہ کے لیے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نامی ہو اور وہ اسے اپنے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے اس مشورہ میں ان کے لیے برکت نہیں ہوگی۔ (مفہوم)

صلوٰۃ مسعودی میں درمنثور کے حوالے سے' امام جلال الدین سیوطی نے خصائص الکبریٰ میں' ابونعیم محدث نے حلیۃ الاولیاء میں اور علامہ اسماعیل حقی' علامہ حلبی اور علامہ یوسف نبہانی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفسرین نے حضرت وہب بن منبہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص بہت گنہگار اور اللہ کا نافرمان تھا۔ جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کی لاش کو اس کی بدکاری کے سبب کوڑے پر پھینک دیا۔ لوگوں کو اس کی موت سے دلی خوشی ہوئی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں نماز شکرانہ ادا کی۔ ادھر اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! میرے بندوں میں سے میرا ایک بڑا پیارا بندہ فوت ہوگیا ہے۔ میرے دشمنوں نے اس کی لاش کو کوڑے پر پھینک دیا ہے۔ جاؤ اور اس شخص کی نعش کو غسل دے کر اس کی تجہیز و تکفین کرو اور اپنی قوم کو اس کی نماز جنازہ پر جمع کرو۔ تا کہ اس کی نماز جنازہ میں شرکت کی برکت سے وہ لوگ بھی نجات حاصل کریں۔ موسیٰ (علیہ السلام) فرمان خداوندی پر اس جگہ تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک خستہ لاش منہ کے بل کوڑے پر پڑی ہے۔ غور سے دیکھا تو وہی فاسق و فاجر انسان تھا۔ موسیٰ (علیہ السلام)

نے اللہ جل مجدہ سے عرض کیا کہ یا الٰہی ہر شخص یہ جانتا ہے کہ تیرے اس بندے نے دو سو سال تک تیری نافرمانی کی ہے پھر تو نے اس کو کیسے معاف کردیا؟ فرمایا بے شک میرے بندوں نے اس شخص کی بے ادبیوں اور گستاخیوں کے سینکڑوں واقعات دیکھے ہیں اور یہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا کہ تم نے اس کے بارے میں کہا مگر ایک روز جب یہ توریت پڑھ رہا تھا اس کی نظر میرے حبیب' محمد مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے نام مبارک پر پڑی۔ اس کے دل میں میرے حبیب ﷺ کی محبت نے جوش مارا اور یہ دیوانہ وار ان اوراق کو چومنے اور آنکھوں پر ملنے لگا جس پر اسم محمد ﷺ لکھا ہوا تھا' (ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا) مجھے اس کی یہ ادا بہت پسند آئی۔ اس کے شکریہ اور صلے میں میں نے اس کے تمام گناہ معاف کرکے اسے بخش دیا اور اسے اپنے مقربین میں جگہ دے کر ستر حوریں اس کے نکاح میں دے دیں۔ (خصائص الکبریٰ' جلد اوّل' ص:42' سیرت حلبیہ' جلد اوّل' ص:136' حجۃ اللہ علی العالمین' ص:124' حلیۃ الاولیاء' جلد چہارم' ص:42)

سبحان اللہ! یہ ہے اعجاز حضور ﷺ کے نام نامی سے محبت کرنے کا جو آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے بھی وسیلۂ نجات تھا۔

سیّدالبشر میرے آقا و مولا ﷺ فرماتے ہیں: ایک دن جبرئیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے کہ:

(مفہوم) ''یا محمد (ﷺ) آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم، مجھے اپنے جلال کی قسم، جس شخص کا نام آپ ﷺ کے نام پر ہوگا، اس پر میں نے جہنم کا عذاب حرام کردیا ہے۔ میری محبت کو یہ ہرگز گوارا نہیں ہے کہ کسی کا وہ نام ہو جو میرے محبوب ﷺ کا نام ہے اور میں اسے عذاب میں مبتلا کردوں۔'' (ابونعیم فی الحلیہ)

حشر کا میدان ہے۔ برے اور بھلے کا انتخاب ہو رہا ہے۔ اعمال بد کی پاداش میں حفاظ قرآن کے ایک گروہ کو جہنم میں داخل کیا جا رہا ہے۔ اسم رسالت ﷺ ان کے

ذہن سے بھلا دیا گیا ہے۔ لیکن دیکھو کہ اس نام کو دربار ایزدی میں اتنی شرافت وعظمت حاصل ہے کہ رحمت الٰہی کو یہ بھی گوارا نہیں ہے کہ جس ذہن کی تختی پر اس کے محبوب ﷺ کا نام لکھا ہوا ہو اسے دوزخ کا عذاب دیا جائے۔ جبرئیل امین علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ ان عذاب الٰہی میں گرفتار حفاظ قرآن کو ان کے ذہنوں سے محو شدہ نام محمد (ﷺ) یاد دلاؤ۔ جیسے ہی یہ نام لوح قلب و ذہن پر ابھر کر زبان سے جاری ہوتا ہے جہنم کی آگ سرد پڑ جاتی ہے اور دوزخ سے نجات کا پروانہ مل جاتا ہے۔

(امام محمد المہدی الفاسی، مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص: 49)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے آقا ومولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دو بندوں کو اللہ جل مجدہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ میرے ان دونوں بندوں کو جنت میں لے جاؤ۔ اس پر وہ دونوں بہت خوش ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہم جنت میں داخل ہونے کا ذرا سا بھی حق نہیں رکھتے کیونکہ جنتیوں کا سا کوئی بھی عمل ہمارے نامہ اعمال میں نہیں ہے۔ ہم اس عزت و اکرام کا سبب معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر اللہ جل جلالہٗ فرمائیں گے کہ تم میرے محبوب کے ہمنام ہو۔ لیکن تم نے دنیا میں اس کی لاج نہیں رکھی۔ تمھیں اس نام کے ساتھ میری نافرمانی کرتے وقت شرم بھی نہ آئی۔ لیکن مجھے حیا آتی ہے کہ تمھیں عذاب دوں کیونکہ تمہارا نام میرے محبوب ﷺ کے نام پر ہے۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوگا کہ انھیں جنت میں لے جاؤ۔

غرضیکہ اسلام کی تمام معنوی خوبیوں کے ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ کے دونوں نام مبارک اپنے معنی کے لحاظ سے مختلف خوبیوں کے مرقع، بے شمار برکات وفضائل کا خلاصہ اور معجزہ عظیم ہیں۔ ایک طرف وہ اپنے مسمّٰی کے کام اور کام کے انجام کی پیشین گوئی ہیں تو دوسری طرف اس کے کاموں کی تاریخ اور اس کی تعلیم کا لب لباب ہیں۔ پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے نبی ﷺ کے ایسے پاک نام رکھے اور پاکیزہ ہے وہ نبی ﷺ جسے اس کے معبود نے ایسی فضیلتوں سے آراستہ کیا۔

غلو کبھی نہ کیا مدح مصطفیٰؐ میں امید
وہ لاجواب تھے ہم لاجواب لکھتے رہے

(امید فاضلی)

تاجدار مدینہ، شہ انبیا، رحمت دو جہاں، جلوۂ نورحق ﷺ اللہ جل مجدہ، جو خالق ہے ارض وسما کا، مالک ہے کون ومکان کا، کے محبوب ہیں، اس کا فضل ہیں، اس کی رضا ہیں، اس کا احسان ہیں۔ آپ ﷺ کے فضائل اور کمالات کی نہ کوئی حد ہے نہ شمار ہے۔ نہ کسی کی مجال کہ وہ ان کو صحیح صحیح اور مکمل طور پر بیان کر سکے۔ آپ ﷺ کی عزت وعظمت، مدح وثنا کے باب میں ہم جو کچھ بھی کہہ جائیں، جتنا کچھ بھی بیان کر جائیں، وہ سب کچھ اس رتبہ عالی اور مقام اولیٰ سے جو ان کو ان کے رب نے عطا فرمایا ہے کم ہے، بہت کم ہے، بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس لیے رسول اللہ ﷺ کی تعریف وتوصیف (مدح وثناء) میں مبالغہ بھی مبالغہ نہیں رہتا۔ کیوں کہ شان حبیب رب المشرقین والمغربین ﷺ اور مراتب ومقام باعث ایجاد کل ﷺ تک کسی بھی انسان کی نہ تو نگاہ ہی جاسکتی ہے اور نہ ہی خیال۔ اور جہاں تک ہمارا خیال بھی نہ جاسکتا ہو وہاں تک مبالغہ جو فکر انسانی کا نتیجہ ہے، کیوں کر پہنچ سکتا ہے؟ یہ صرف میرا ہی خیال نہیں ہے بلکہ یہ کہنا ہے شیخ عبدالعزیز دیرینی قدس سرہ اور امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا۔

امام دیرینی نے اپنی کتاب طہارۃ القلوب میں لکھا ہے کہ:

(مفہوم) حضور ﷺ کے فضائل کا شمار ہو ہی نہیں سکتا اور نہ ہی آپ ﷺ کے شمائل کا اختتام ممکن ہے۔ اے نبی کریم ﷺ کی تعریف کرنے والے! آپ ﷺ کی تعریف میں جتنا بھی مبالغہ کرسکتا ہے کرلیکن یادرکھ تو پھر بھی ہرگز ہرگز آپ ﷺ کی وہ تعریف وتوصیف بیان نہیں کرسکتا جو آپ ﷺ کی شایان شان ہو۔ آپ ﷺ کی ستائش ثریا کے مانند ہے، بھلا ثریا تک بھی کسی کا ہاتھ پہنچا ہے؟

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور زمانہ قصیدہ بردہ شریف

میں فرماتے ہیں:

(مفہوم) ''حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں وہ نعت چھوڑ کر جو عیسائیوں نے اپنے نبی کی شان میں کہی کہ انھیں اللہ کا بیٹا بنا ڈالا، اس کے سوا اپنے نبی کریم ﷺ کی شان اور عزت و عظمت میں جو کلمات جی چاہے بلا جھجک حکم لگا کر اور فیصلہ کر کے کہہ۔

(شعر نمبر 43، 44، 45)

آپ ﷺ کی شان اقدس میں نثر و نظم میں آج تک جتنی بھی نعتیں لکھی جا چکی ہیں، ان کا شمار ناممکن ہے۔ اور تو اور قرآن حکیم کی ان آیات کی تفسیر میں، جن میں رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح و ثناء (تعریف و توصیف) بیان کی گئی ہے، دفتر کے دفتر لکھے جا چکے ہیں لیکن یہ تفاسیر آج تک بھی مکمل نہیں ہو سکی ہیں اور یقیناً ان کے ایک ایک لفظ کی تشریحات کا سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔

غور فرمائیے کہ دنیا میں نہ جانے کتنی قومیں کتنی زبانیں وجود میں آئیں اور آ کر ختم ہو گئیں۔ جن میں سے کچھ کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے۔ جیسے قبطی، سریانی، عبرانی، سنسکرت وغیرہ۔ جبکہ بہت سی ایسی قومیں اور زبانیں ہوں گی جو تاریخ کی بھول بھلیوں میں گم ہو گئیں اور جن کے بارے میں ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔ یہ بات صرف اللہ جل مجدہ کے علم میں ہی ہو گی کہ آج تک کتنی قومیں اور زبانیں وجود میں آئیں اور اب ناپید ہیں۔ کتنی امتیں فنا ہو گئیں، کتنے آسمانی صحیفے نازل ہوئے جو اٹھا لیے گئے یا گم ہو گئے۔ ان تمام میں کس قدر نعت شاہ والا ﷺ لکھی گئیں، پڑھی گئیں، سنی گئیں۔ کون ان کا شمار کر سکتا ہے۔ بقائے انسانی کے ساتھ ساتھ فروغ نسل کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کون جانے آج سے قیامت تک کتنی نسلیں، کتنی قومیں اور کتنی زبانیں وجود میں آئیں گی۔ یہ عدم سے وجود میں آنے والے آپ ﷺ کی شان میں کیا کچھ نہ کہیں گے، اس کا حساب کتاب کون لگا سکتا ہے۔

یہ تو تھا انسانوں کا ذکر جو اشرف المخلوقات ہے، ان کے علاوہ اللہ کی کس کس مخلوق میں، کب سے، کس کس طرح حبیب کبریا ﷺ کا ذکر مبارک ہوتا رہا ہے، ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا، اس کا شمار کون کر سکتا ہے۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار

فرشتے شام کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارک پر حاضر ہو کر آپ ﷺ کے حضور درود و سلام کے گلدستے پیش کرتے ہیں۔ جنات نے بھی نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حضور مدح و ثناء کے نذرانے پیش کیے ہیں۔ شجر و حجر نے سلام و کلام کیا ہے۔ جانوروں نے آپ ﷺ کے سایہ رحمت تلے پناہ لی ہے۔ حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک تمام انبیا علیہم السلام نے آپ ﷺ کے ذکر کو حرز جاں بنایا ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو بھی جنت کی وسعت اور اس کے طول و عرض کا کچھ بھی اندازہ نہیں ہے۔ اس حد خیال سے بھی زیادہ وسیع اور عریض بہشت بریں کے ہر برگ و شجر پر، ہر قبلے اور محل پر، ہر در و دیوار پر حتیٰ کہ حوروں کے سینوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان مکتوب آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آپ ﷺ کی مدحت بیان کر رہا ہے۔

پھر روز قیامت مقام محمود پر فائز ہونے پر آپ ﷺ کی جو مدح و ثنا ہوگی، ان تمام کو یکجا کرنے اور شمار کرنے سے عقل انسانی نہ صرف یہ کہ قاصر ہے بلکہ عاجز بھی ہے۔ اسی لیے تو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کی شان والا تبار میں جو کچھ کہنا چاہتے ہو، بلا جھجک کہہ دو اور جو حکم لگانا چاہو لگاؤ۔

اب تک ہم نے جو کچھ پیش کیا ہے، وہ خود ماہرین شماریات کی عقلیں دنگ کر دینے کے لیے کافی ہے۔ لیکن ہم ایک قدم اور آگے چلتے ہیں اور باعث ایجاد کل، ختم الرسل، دانائے سبل ﷺ کی مدح و ثنا کے شمار بے شمار کا ایک ایسا حیران کن حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ایک دنیا محو حیرت ہو جائے گی۔

اس بیسویں (20) صدی میں جہاں سائنس اپنے معراج پر پہنچ چکی ہے۔ ہم خالق کون و مکان کی ان تمام نعمتوں کا جو اس نے اپنے بندوں کو از آدم علیہ السلام تا امروز عطا فرمائی ہیں، تذکرہ تو کجا صرف سمندروں میں پیدا ہونے والی مچھلیوں اور ان کی اقسام کا نہ تو حتمی طور پر شمار کر سکے ہیں اور نہ ہی کبھی کر سکیں گے۔ فضائے بسیط میں پھیلی ستاروں کی دنیا میں ہماری کہکشاں کی وہی حیثیت ہے جو ایک قطرے کی سمندر میں ہوتی ہے۔ ہماری اس کہکشاں میں کیا کچھ ہے، اہل علم ابھی اسی کی تلاش و جستجو میں غرق ہیں۔

باقی دنیا کے بارے میں تو کچھ کہنا ہی بیکار ہے۔ سائنس کی ترقی کا یہ حال ہے کہ انسان چاند کی تسخیر کے بعد اس سے بھی آگے جانے کی سوچ رہا ہے۔ لیکن ہمیں ابھی تک اپنے جسم کے مسام، بال، رگوں اور اعصاب تک کے صحیح شمار کا علم نہیں ہے۔

الغرض علم الابدان ہو یا علم الارض، علم سیارگان ہو یا علم نباتات، علم لسانیات ہو یا کوئی بھی دوسرا علم ان علوم میں اللہ جل شانہ کی نعمتوں کا شمار عقل انسانی کے بس سے باہر ہے۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ اتنی بے شمار نعمتوں کے متعلق اللہ جل مجدہ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

- **قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ** (النساء:77)

ترجمہ: (اے میرے محبوب ﷺ) فرما دیجیے کہ دنیاوی متاع بہت تھوڑی ہے۔

کیا یہ مقام حیرت نہیں ہے کہ جن نعمتوں کا ایک چھوٹا سا خاکہ میں نے آپ کے سامنے پیش کیا اور جس کو شمار کرنے سے عقل انسانی عاجز اور قاصر ہے، اسے اس کا تخلیق کرنے والا قلیل (بہت تھوڑا) بہت کم) بتا رہا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں فرماتے ہیں: میری صفات عظیم ہیں تو یقیناً ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ خالق کون و مکان ہیں۔ یہ ہنگام زندگی انھیں کا پیدا کردہ ہے۔ لیکن جب وہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح میری صفات عظیم ہیں، اسی طرح میرے محبوب ﷺ کی صفات بھی عظیم ہیں تو نہ صرف یہ کہ حیرت ہوتی ہے بلکہ مسرت اور شادمانی بھی ہوتی ہے۔

قرآن حکیم کی سورۂ بقرہ کی 255 ویں آیت (آیت الکرسی) میں اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

- **وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ**

ترجمہ: اور وہی (اللہ) ہے برتر اور عظیم۔

دوسری طرف سورہ قلم کی چوتھی آیت میں اپنے محبوب ﷺ کے لیے ارشاد ہوتا ہے:

- وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ

ترجمہ: اور بے شک آپ (محمد ﷺ) فائز ہیں اخلاق کے عظیم مرتبے پر۔
جبکہ قرآن حکیم کی سورۃ النساء کی آیت 113 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

- وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا

ترجمہ: (اے محبوب ﷺ) آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔
اس فضل عظیم میں آپ ﷺ کی تمامی صفات شامل ہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی ہر صفت عظیم ہے۔
اندازہ لگائیے کہ اللہ جل مجدہ کی ذات پاک بھی عظیم، حضور سرور کائنات ﷺ کی سیرت پاک بھی عظیم اور حضور ﷺ پر اللہ جل مجدہ کا فضل و کرم بھی عظیم اور اس کے مقابلے میں ''متاع الدنیا'' جن کا شمار ہمارے بس سے باہر ہے، وہ سب قلیل ہیں پھر کیونکر ممکن ہے کہ کوئی بوصیری، کوئی جامی، کوئی سعدی، کوئی رومی آپ ﷺ کی شان باکمال کو صحیح صحیح اور پوری طرح بیان کر سکے۔

یا صاحب الجمال و یا سیّدالبشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثنا کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

قرآن حکیم کی سورۃ الکھف کی آیت نمبر 109 میں اللہ جل مجدہ فرماتے ہیں:

- قُلۡ لَّوۡ کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیۡ

ترجمہ: (اے نبی ﷺ) آپ ان کو بتا دیں کہ اگر سمندر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سیاہی بن جائے تو لکھنے کے لیے یہ سمندر ختم ہو جائے گا لیکن میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔
بعض مفسرین کرام نے اس آیت کے لفظ کلمت (کلمات) سے اللہ جل مجدہ

کی معلومات' اس کی قدرت وحکمت اوراس کی صفات مراد لی ہیں۔ یہ تفسیر بھی صحیح ہے۔ بیشک اللہ جل شانہ کے علم وقدرت' فضل وکمال کی کوئی انتہا نہیں ہے۔لیکن حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کلمت سے حضور سرور عالم' نور مجسم ﷺ کے فضائل وکمالات اور آپ ﷺ کے علوم و برکات مراد لیے ہیں۔ (مدارج النبوت' جلد اوّل' ص:145) اس طرح اس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ اگر دنیا بھر کے نعت خواں' نعت گو' واعظین' علما' فضلا' خطبا' مفکرین' دانشوراور کاتب حضرات سمندروں کے پانی کی روشنائی بنا کرحضور اقدس ﷺ کے صفات اور کمالات لکھنا چاہیں تو یہ روشنائی ختم ہو جائے گی،قلم رک جائے گا' زبان عاجز آ جائے گی اور عقل وفکر کی جولانی سرد پڑ جائے گی مگرحضور ﷺ کے اوصاف جمیلہ بیان نہ ہوسکیں گے۔

انبیا سابقین کلمۃ الرب ہیں اور ہمارے حضور ﷺ کلمات الرّب ہیں

قرآن مجید کی سورہ النساء کی آیت نمبر 171 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کواپنا کلمہ قرار دیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

- اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ

ترجمہ: یقیناً مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) اللہ کے رسول اوراس کا کلمہ تھے۔

چونکہ آپ علیہ السلام کی پیدائش کا کوئی ظاہری سبب نہ تھا۔آپ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے، اس لیے آپ علیہ السلام کی طرف ''کن'' کی نسبت کی گئی۔ اس بنا پرخصوصی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوکلمۃ اللہ کہا گیا۔ ورنہ ہر وہ چیز جو من جانب اللہ ہو' کلمۃ اللہ ہے۔قرآن' آسمانی کتابیں' معجزات اور تمام انبیا کرام چونکہ منجانب اللہ ہیں،اس لیے ''کلمۃ اللہ'' ہیں۔

ظاہر ہے کہ انبیا سابقین کوعلیحدہ علیحدہ، فرداً فرداً جوکمال عطا ہوا' وہ منجانب اللہ ہی ہےتو اس بنا پر ہر نبی کلمہ رب ہے اور ہمارے نبی ﷺ میں تمام نبیوں کے کمالات ایک ساتھ جمع ہیں۔کلمہ رب نہیں ''کلمات رب'' ہیں۔نوح علیہ السلام کلمۃ الرب' موسیٰ علیہ السلام کلمۃ الرب' عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ الرب اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

کلمات الرب اور کلمات الرب کے بارے میں قرآن حکیم نے سورۂ کہف کی مذکورہ آیت میں وضاحت کر دی ہے کہ اگر کلمات رب کو لکھنے کے لیے سمندر کے پانی کو روشنائی قرار دے دیا جائے تو سمندر کا پانی ختم ہو جائے گا لیکن کلمات رب رقم نہ ہو سکیں گے۔

صرف اس ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ سورۂ لقمان میں مزید وضاحت فرما دی کہ:

- وَلَوْ اَنَّ مَافِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّانَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ (لقمان:27)

ترجمہ: اور اگر زمین میں جس قدر درخت ہیں، ان سب کے قلم بنائے جائیں اور تمام سمندر سیاہی میں تبدیل کر دیئے جائیں اور ان کے ساتھ سات ایسے ہی اور سمندر ملا لیے جائیں تب بھی یہ قلم اور سیاہی ختم ہو جائیں گے لیکن کلمات الٰہی ختم نہ ہوں گے۔

اللہ اکبر۔ دنیا کے سات سمندروں کی روشنائی بنائی جائے پھر ایسے ہی سات اور سمندر ہوں، ان سے بھی روشنائی کا کام لیا جائے۔ دنیا بھر کے درختوں کی قلمیں بنالی جائیں اور کلمات الرب لکھنے کی کوشش کی جائے تو سات درسات سمندروں کا پانی اور درختوں کے قلم ختم ہو جائیں گے مگر کلمات الرب رقم نہ ہو سکیں گے۔ سبحان اللہ! نور مجسم ﷺ کلمات الرب ہیں اور کلمات الرب کا بیان و اظہار ناممکن ہے۔

شمار کرنے چلیں اس کی خوبیوں کا اگر
تو ساتھ چھوڑ دیں تھک کے نیل، سنکھ، پدم

فکر انسانی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مرتبہ و مقام کے صحیح بیان سے عاجز ہے۔ یہ محض جذباتی بات نہیں ہے۔ بلکہ عقل و نقل سے واضح و ثابت ہے۔ کسی کی تعریف وہی کر سکتا ہے جو ممدوح (تعریف کیے گے) کے متعلق پوری معلومات رکھتا ہو۔ اب اگر کوئی حضور ﷺ سے زیادہ یا آپ ﷺ کے برابر علم رکھتا ہو تو وہی آپ ﷺ کی تعریف کر سکتا ہے اور یہ بات متفق علیہ ہے کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی نہ تو آپ ﷺ کے برابر کا علم رکھتا ہے اور نہ ہی زیادہ تو پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم آپ ﷺ کے شایانِ شان آپ ﷺ کی تعریف کر سکیں۔

نبوت ایسا عظیم منصب ہے جس کی معرفت عام انسان کے بس کی بات نہیں۔ پھر آپ ﷺ عام نبی نہیں ہیں۔ نبیوں کے سردار ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ کی تعریف اور تعارف صرف اللہ جل مجدہ ہی کر سکتے ہیں۔ غیر نبی میں یہ طاقت نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کو شایان شان طور پر بیان کر سکے۔

غالب جو امرا و سلاطین کا قصیدہ خواں اور بارگاہ حسن و جمال میں شعر و شاعری کا امام مانا جاتا ہے، جب میرے آقا اور سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حسن و جمال اور فضائل و کمالات پر شعر موزوں کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو بہت جلد مذکورہ بالا حقیقت کو پا کر عرض کرتا ہے:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ داں محمد ﷺ است

واضح ہوا کہ ہمارے حضور رحمت دو عالم ﷺ کے مرتبہ و مقام کی عظمت کا بیان اور آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کا اظہار ناممکن ہے۔ اسی لیے حضور ﷺ نے اصدق الصادقین امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

مفہوم: ''اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری حقیقت کو سوائے میرے رب کے کوئی نہیں جانتا۔''

خدا و مصطفیٰ ﷺ کی رمز سے ادراک عاجز ہے
خدا کو مصطفیٰ ﷺ جانے، محمد ﷺ کو خدا جانے

محمد ریاض قادری

کچھ نہیں لکھتا قلم اسم محمد ﷺ کے سوا

آقا دو جہاں، حضور سرورِ کونین ﷺ کا اسمِ گرامی زمین پر ''محمد'' اور آسمان پر ''احمد'' ہے۔ جس طرح رسولِ اکرم ﷺ کی ذات اعلیٰ، اَرفع اور ممتاز ہے، ایسے ہی آپ ﷺ کا نامِ نامی، اسم گرامی بھی اَعلی ، اَرفع اور ممتاز ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات کے لیے ساری مخلوق میں محبوبیت رکھ دی ہے، ایسے ہی آپ ﷺ کے اسمِ گرامی کی محبوبیت بھی سب کے دلوں میں پیدا فرما دی ہے۔ جیسے حضور ﷺ کی ذات منبعِ فیوض و برکات ہے، ایسے ہی اس پاک نام کی برکات کھلی آنکھوں نظر آتی ہیں۔ جیسے آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے متعلق بے شمار کتابیں تصنیف ہوئیں، ایسے ہی فقط اسمِ گرامی ''محمد'' کی عظمت و محبوبیت پر بھی مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ہمارے پیارے آقا و مولا ﷺ کی حیات کا تو ہر گوشہ و پہلو بلکہ آپ ﷺ کے ساتھ جس چیز کا بھی تعلق جڑا، اللہ تعالیٰ نے اسے کائنات کے لیے محبوب بنا دیا۔ نامِ محمد ﷺ عاشقوں کی جان ہے اور وہ اس نام میں سرور و خوشی اور لذت و شیرینی محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ جیسے سیرت اور اخلاق و کردارِ مصطفیٰ ﷺ اَپنا کر بے شمار لوگوں نے دونوں جہانوں کی سعادتیں لوٹیں، ایسے ہی اَن گنت عشاق نے اس اسم گرامی سے والہانہ الفت و محبت کی مثالیں قائم کیں۔ بہت سوں نے نامِ محمد سے الفت و محبت کا اظہار بایں طور کیا کہ ان کی نظروں میں نسل در نسل اپنی اولاد کے لیے سوائے اس پاک نام کے کوئی جچا ہی نہیں، کسی کی چار پشتوں میں اور کسی کی سترہ نسلوں میں ایک ہی نام چمکتا دمکتا نظر آتا ہے۔

اُردو نعتیہ ادب میں بے شمار نعتیں اور اشعار موجود ہے جن میں لفظ محمد استعمال ہوا ہے۔ میں نے محض حصولِ برکت و سعادت کے لیے چند ایسے خوبصورت نعتیہ اشعار

کا انتخاب کیا ہے جن میں لفظ ''محمد'' کا بڑی خوبصورتی اور احترام کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔
آیئے! پڑھیں اور اپنے ایمان و ایقان کو ایک نئی جلا بخشیں۔

مرے لب پہ جب سے ہے نام محمد ﷺ
شگفتہ ہے لہجہ، سخن مہکا مہکا

....

کچھ نہیں لکھتا قلم اسم محمد ﷺ کے سوا
کس نے رکھ دی ہے میرے دستِ ہنر میں خوشبو

(سید اختر علی)

....

خوشا وہ اسمِ محمد ﷺ، خوشا وہ بابِ یقیں
میں کیسے غفلت شام و سحر میں رہ جاؤں
اے کارِ عشق محمد ﷺ، یہ کم نہیں ہے مجھے
تمام عمر میں تیرے اثر میں رہ جاؤں

(خالد معین)

....

دینے پہ اگر آئے وہ ذاتِ کرم گستر
اِک اسم محمد ﷺ پر یہ دونوں جہاں دے دے

(خورشید احمر)

....

کہ دل میں ماسوائے اسم محمد ﷺ
نہیں ہے کچھ نہیں ہے کچھ نہیں ہے

(شان الحق حقی)

....

حقیقت کا مظہر ہے نام محمد ﷺ
عجب روح پرور ہے نام محمد ﷺ

(کوثر القادری)

....

محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام نامی آبِ زرّیں سے
میں اوراقِ کتاب زندگی پر جا بجا لکھوں
سند ہے عین ایمانِ مفصل کے مکاتب کی
سنوں نام محمد ﷺ اور میں صل علیٰ لکھوں

(مختار اجمیری)

....

جہاں نام آیا محمد ﷺ کا آتش!
وہیں میں نے چشم عقیدت جھکا لی

(آتش رومانی)

....

لب دار ہیں تو اسم محمد ﷺ ادا نہ ہو
اظہار مدعا کا اشارہ ہے اُن کا نام
لفظ محمد ﷺ اصل میں ہے نطق کا جمال
لحن خدا نے خود ہی سنوارا ہے اُن کا نام

(ندیم)

....

ہے نام محمد ﷺ سے میرے دل میں چراغاں
اس نام سے حاصل مجھے یہ جاہ و حشم ہے

(سرور انبالوی)

....

اِک نام محمد ﷺ کا ہے تسکین دینے والا
اِک یاد محمد ﷺ کی ہے تار نفس بدن میں

....

زباں سے جو نکلا ہے اسم محمد ﷺ
لیا بس فرشتوں نے تھام اللہ اللہ

....

توڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا فسوں
اک فقط نام محمد ﷺ سے محبت کی ہے

(حفیظ رضا پسروری)

....

محشر میں گنہگار ہوئے فکر سے آزاد
جب اُن کو محمد ﷺ کی شفاعت نظر آئی
اللہ غنی اسم محمد ﷺ کی یہ تاثیر
جب ورد کیا اس کا تو راحت نظر آئی

....

زمانہ میں چمکا ہے نام محمد ﷺ
ہوئی روکش صبح شام محمد ﷺ
مرا منہ چوم لیا روح الامینؑ نے
لیا میں نے جس وقت نام محمد ﷺ

....

ہو دل میں اگر اسم محمد ﷺ کا اجالا
کافی ہے ہر اک دور کے ظلمات کے رَد میں

....

نام محمد ﷺ کتنا میٹھا میٹھا لگتا ہے
دونوں جہاں سرکار کا مجھ کو صدقہ لگتا ہے

(عبدالستار نیازیؔ)

....

لو جھوم کے نام محمد ﷺ کا اس نام سے راحت ہوتی ہے
اس نام کے صدقے بٹتے ہیں اس نام کی برکت ہوتی ہے

(عبدالستار نیازیؔ)

....

زباں پر محمد ﷺ کا نام آگیا ہے
ہمیں آج لطف تمام آگیا ہے
(مائل خیرآبادی)

....

جب محمد ﷺ کا نام آتا ہے
رحمتوں کا پیام آتا ہے
(محمد انور)

....

اک ہوائے سرخوشی میں جھومتے ہیں جب نہال
جب اذاں بن کر چمک اُٹھتی ہے آوازِ بلالؓ
دل پہ جب اسمِ محمد ﷺ سے برستا ہے سرور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور ﷺ

....

وہ اسمِ محمد ﷺ ہے جسے ہونٹ بھی چومیں
کچھ ایسا حسیں نام ہے ہر ایک حسیں سے
خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے
زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمدؐ کا

....

سوچ میں تیری نغمے گونجیں
یاد تیری غنچے برسائے
جس پہ تیرا نام لکھا ہو
اُس کاغذ سے خوشبو آئے

....

تکبیر میں کلمے میں، اذانوں میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد ﷺ
فرماتے تھے یہ آدم کہ مجھے خلد بریں میں
لکھا ہوا طوبیٰ میں ملا نام محمد ﷺ
ہر حور کے سینے پہ ہر اِک شے پر جناں کی
ہے قدرت خالق سے کھلا نام محمد ﷺ
اوراق پہ طوبیٰ کے فرشتوں کی نگاہ میں
کس شان سے منقوش ہوا نام محمد ﷺ
دن حشر کے وہ جنت میں جائے گا بلاریب
تعظیم سے عیاں لیا جس نے نام محمد ﷺ
محبوب ہے کیا صلِ علیٰ نام محمد ﷺ
آنکھوں کی جلا دل کی ضیا نام محمد ﷺ
اس نام کی لذت دل عشاق سے پوچھو
جان آ گئی تن میں جو لیا نام محمد ﷺ
درد اپنا ہمیشہ یہی دو نام ہے بیدل
یا نام خدا لب پہ ہے یا نام محمد ﷺ

....

سر اور دل جھومتے ہیں خوشی سے
لبوں پہ آتا ہے نام محمد ﷺ
قرآن میں موجود فرماں خدا کا
کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ

....

حرف آ گہی لکھنا شعور بندگی لکھنا
جو لکھنا اسم محمدﷺ تو حاصل زندگی لکھنا

....

جو میرے لب پہ محمدﷺ کا نام آتا ہے
فلک سے شور درود و سلام آتا ہے
جو مجھ کو دیکھا تو اہل جنوں پکار اُٹھے
محمد عربیﷺ کا غلام آتا ہے

....

دکھ کا مداوا اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مرہم دل کا اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہر دل ہو، اسم کا محرم
علم الاسما، اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

....

نام محمد صلِ علیٰ آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی جِلا
آؤ اُن کا ذکر کریں جو ہیں دافع رنج و بلا

(قمرانجم)

....

جو ازل سے آج تک ہر اک زباں کا ورد ہے
آپﷺ کے اسمِ گرامی کو ملا ایسا ثبات

(سلیم اختر فارانی)

....

یہی اسم ﷺ ہے بجز اس کے کوئی بھی حافظے میں نہیں مرے
یہی اسم ﷺ میری نجات ہے، یہی اسم میرا کمال ہے

(سلیم کوثر)

....

لکھنے بیٹھے تھے تعریف نام محمد ﷺ
الفاظ ختم ہوگئے تعریف شروع ہونے سے پہلے

....

خوب نام محمد ﷺ ہے اے مومنو
جس پہ نقطہ بھی رب کو گوارا نہیں

....

عشق احمد ﷺ ہے اور مرا دل ہے
زندگی چومنے کے قابل ہے
نام احمد ﷺ سکوں کی منزل ہے
ہاں! یہی وجہ راحت دل ہے

(نیر اسعدی)

....

جب ترا اسم گرامی نقش لوح دل ہوا
مجھ کو شرف باریابی کا یقیں کامل ہوا
یا نبی ﷺ ترا کرم، الطاف بے پایا تھا
میرے جذب شوق کے ہر حال میں شامل ہوا

(نور ملک)

....

ہے نام آپ ﷺ کا دل کے لیے مطاع قرار
ہے یاد آپ ﷺ کی شمع حریم جاں کی طرح

(حفیظ الرحمٰن احسن)

....

خوشبو مجھے یوں اسم محمدﷺ کی عطا ہو
گزرے ہے صبا جیسے جہانِ گزراں سے

(ادا جعفری)

....

گلاب اسم احمدﷺ کیا کھلا شاخ دل و جاں پر
چمن م یں تذکرہ رہنے گا ہے روز و شب میرا

(ریاض حسین چودھری)

....

شاید کسی نے نام لیا ہے حضورﷺ کا
ہر پنکھڑی گلاب کی خوشبو لٹائے ہے
ہر لفظ باوضو ہے مری نعت کا ریاض
ہر لفظ لب پہ اسم محمدﷺ سجائے ہے

(ریاض حسین چودھری)

....

کشتی کو چوم چوم کے طوفاں پلٹ گئے
اسم رسولﷺ، لپٹا ہوا بادباں میں ہے

(ریاض حسین چودھری)

....

جب سے ہے مرے وردِ زباں نام محمدﷺ
خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں

(خاطر غزنوی)

....

نام احمدﷺ کا اثر دیکھ جب آئے لب پر
چشم بے مایہ کو آنسو کو گہر مل جائے

(سلیم احمد)

....

اسم احمد ﷺ ورق پہ لکھتے ہی
آ گیا نور روشنائی میں

(عنبرین حسیب عنبر)

....

تحریر نکھر سی جاتی ہے
ہر لفظ مہکنے لگتا ہے
ہر درد دوا بن جاتا ہے
جب نام محمد ﷺ لکھتا ہوں
یہ نجم و قمر یہ ارض و سما
اب میری بلائیں لیتے ہیں
سورج تعظیم کو جھکتا ہے
جب نام محمد ﷺ لکھتا ہوں
میرے گھر کے سونے آنگن میں
تب نور کی بارش ہوتی ہے
ہر سمت اجالا ہوتا ہے
جب نام محمد ﷺ لکھتا ہوں
سرکار کے در کا منگتا ہوں
یہ نسبت مجھ کو کافی ہے
ہر بگڑا کام سنورتا ہے
جب نام محمد ﷺ لکھتا ہوں

....

سب سے پیارا نام محمد ﷺ
آنکھ کا تارا نام محمد ﷺ

رنج و الم سب سوچ میں ڈوبے
جب بھی پکارا نام محمد ﷺ
جگ کے سارے رشتے جھوٹے
ایک سہارا نام محمد ﷺ
ساری دنیا گھور اندھیرا
صبح کا تارا نام محمد ﷺ
حامی و ناصر سب کا ہو گا
میرا تمہارا نام محمد ﷺ
اہل جہاں کے پا جانے کو
ایک اشارہ نام محمد ﷺ
دہر کے ذرے ذرے میں ہے
انجمن آرا نام محمد ﷺ

....

زباں پر جب محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام آتا ہے
بڑی تسکین ملتی ہے بڑا آرام آتا ہے
محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام کیا ہے اسم اعظم ہے
جہاں کوئی نہ کام آئے وہاں کام آتا ہے

....

آئینۂ دل کی ہے جلا نام محمد ﷺ
ہے راحت جاں روح فزا نام محمد ﷺ
مولا نے بلند اتنا کیا نام محمد ﷺ
ہے تاج سر عرش علیٰ نام محمد ﷺ
کیا خوب ہے محبوب خدا نام محمد ﷺ
مرغوب دو عالم کو ہوا نام محمد ﷺ

ہونٹوں کو ابھی چاٹتے رہ جاؤ گے دیکھو
لو! شہد جناں سے ہے سوا نام محمدﷺ
وہ تو مرا مالک ہے، یہ مالک کے ہیں محبوب
میں کیوں نہ رٹوں نام خدا نام محمدﷺ
اللہ تعالیٰ کی عنایت ہوئی واللہ!
دل پر جو مرے نقش ہوا نام محمدﷺ
جب نام لیا دل سے، گرہ دل کی کھلی ہے
میں مان گیا عقدہ کشا نام محمدﷺ
ہم آپ کی امت میں ہیں عصیاں کا نہیں غم
گرتوں کو سہارا ہے بڑا نام محمدﷺ
افسرؔ! ہے دلیل اس کی تو اکبرؔ کا یہ مصرع
ہے امت عاصی کا عصا نام محمدﷺ

(افسر صابری، دہلوی)

....

چراغ آگہی جسم نبی، اسم محمدﷺ ہے
نئی آشفتگی، خود رفتگی، اسم محمدﷺ ہے
یہ عظمت آج کے دن کو ملی ہے عرشِ اعظم سے
کہ وجہِ زندگی، رمز آشتی، اسم محمدﷺ ہے
نشاطِ رنگ و بو میں شادماں ہیں ریت کے ذرے
کہ فرطِ روز و شب رخشندگی اسم محمدﷺ ہے
جمیل انسان کی آمد طلوع بدر کا عالم
افق پر پھر ظہور آدمی اسم محمدﷺ ہے
مشیت کا یہ اک اعجاز ہے کونین امکاں پر
جو سچ پوچھو تو خود معراج ہی اسم محمدﷺ ہے

زمیں پر مردِ کامل، آسماں پر مصحفِ عالم
یہ نازِ بندگی، یہ زندگی، اسم محمد ﷺ ہے

(رشید نثار)

....

فلک کے چاند تاروں سے کوئی پوچھے مقام ان ﷺ کا
تجلی ہی تجلی ہے جہاں لکھا ہے نام ان ﷺ کا
انہی کے حسن سے روشن انہی کے ذکر سے تاباں
غریبوں بیکسوں میں تذکرہ ہے صبح و شام ان ﷺ کا
غم دوراں کی تلخی کیا ستائے گی کلیم اس کو
جو ہے ان کے غلاموں میں، لیا ہے جس نے نام ان ﷺ کا

....

اللہ اللہ نام حبیب خدا
کتنا شیریں اور کس قدر جانفزا
پھول سے کھل گئے لب سے لب مل گئے
جب زباں پر محمد ﷺ کا نام آگیا

....

فلک پر چاند سورج اور جتنے بھی ستارے ہیں
مرے پیارے نبی ﷺ کے نام ہی کے استعارے ہیں
کوئی رت ہو ہمیشہ عقیدت کے پھول کھلتے ہیں
خدا نے خاص ہی موسم مدینے میں اتارے ہیں
بس اک اسم محمد ﷺ ہے جو دل بجھنے نہیں دیتا
وگرنہ کیا ہے دنیا اور کیا اس کے نظارے ہیں

....

جہاں کی زبان پر ہے نام محمد ﷺ
ہر اک دل میں ہے احترام محمد ﷺ

بلا اذن خالق کہا کچھ نہ منہ سے
کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ

....

مشتق ہے حق کے نام سے یہ نام حق نما
محمود ہے خدا تو ''محمدؐ'' ہے مصطفیٰ
یہ نام سر خاص ہے معراج حمد کا
احمد ہے ابتدا تو محمد ہے انتہا
یہ نام وہ ہے جس پہ مشیت کو ناز ہے
تکمیل بندگی میں خدائی کا راز ہے

(محمد ابرار حنیف مغل مصطفائی)

....

محمد ﷺ مصدرِ دُرہا سراسر!
محمد ﷺ مرسل و ممدوح داور
محمد ﷺ دائرہ سلک دُرر کا
محمد ﷺ مطلع اک لمع سحر کا
محمد ﷺ محرم اسلام و اعلام
محمد ﷺ اعلم اسرار الہام
محمد ﷺ عالم کلک مدور
محمد ﷺ مصدر لولو و گوہر
محمد ﷺ مالک کل اللہ اللہ
محمد ﷺ ہر دو عالم را سہارا
محمد ﷺ راھرو راہِ ھدا کا
محمد ﷺ حاصل مہر و عطا، ''مولاؔ''
محمد ﷺ مہر و ماہ کا محور
محمد ﷺ ''سورہ حمٓ'' اطہر

محمد ﷺ اسم سر لا الہ کا
محمد ﷺ گوہر احمر حرا کا
محمد ﷺ سدرہ و اسرا کا دولھا
محمد ﷺ احمد مرسل، دلارا
محمد ﷺ لمعۂ صد مہر طٰہٰ
محمد ﷺ ''ورد'' درد لا دوا کا
معلم الکل محمد المحمود
سلامُ اللہ علی طاہر المسعود

(محمد ابرار حنیف مغل مصطفائی)

....

آپ ﷺ کا اسم گرامی قربِ ربِ کائنات
آپ ﷺ کا اسم گرامی زندگی کو دے ثبات
آپ ﷺ کا اسم گرامی انبیا کی شان ہے
آپ ﷺ کا اسم گرامی مومنوں کی جان ہے
آپ ﷺ کا اسم گرامی عظمتوں کی ہے دلیل
آپ ﷺ کا اسم گرامی رحمتوں کی ہے سبیل
آپ ﷺ کا اسم گرامی علم کی معراج ہے
آپ ﷺ کا اسم گرامی رحمتوں کا تاج ہے
آپ ﷺ کا اسم گرامی نور کی تنویر ہے
آپ ﷺ کا اسم گرامی پیار کی توقیر ہے
آپ ﷺ کا اسم گرامی روشنیوں کا امیں
آپ ﷺ کا اسم گرامی راحتِ قلبِ حزیں
آپ ﷺ کا اسم گرامی امن کا مینار ہے
آپ ﷺ کا اسم گرامی رحمت و انوار ہے

آپ ﷺ کا اسم گرامی زندگی کا پاسباں
آپ ﷺ کا اسم گرامی بے سہاروں کو اَماں
آپ ﷺ کا اسم گرامی رب نے لکھا عرش پر
آپ ﷺ کا اسم گرامی بے بسوں کا چارہ گر
آپ ﷺ کا اسم گرامی عظمتوں کا ہے نشاں
آپ ﷺ کا اسم گرامی ہے بہارِ گلستاں
آپ ﷺ کا اسم گرامی عالموں کو دے زباں
آپ ﷺ کا اسم گرامی نعت خوانوں کی اَذاں
آپ ﷺ کا اسم گرامی نکہتوں کا ہے چمن
آپ ﷺ کا اسم گرامی انجمن دَر انجمن
آپ ﷺ کا اسم گرامی ہے دِلوں کی روشنی
آپ ﷺ کا اسم گرامی معرفت کی آگہی
آپ ﷺ کا اسم گرامی باوضو لکھا کریں
آپ ﷺ کا اسم گرامی آنکھ سے چوما کریں
آپ ﷺ کا اسم گرامی قلبِ طاہر کی نوا
آپ ﷺ کا اسم گرامی ہے اندھیروں میں دِیا
آپ ﷺ کا اسم گرامی خوش ہوں طاہر چوم کر
آپ ﷺ کا اسم گرامی لکھ رہا ہوں جھوم کر

(شاعرحمدونعت طاہر سلطانی)

مفتی محمد زبیر تبسم

اسم محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

محمد ﷺ نام نامی ہے اس نور مجسم، نیر اعظم کا...... جو تخلیق آدم کا باعث ہوا......جس نے خاک کے ذروں کو جامۂ حیات پہنایا......جس نوری پیکر کی برکت سے سیّدنا آدمؑ مسجود ملائکہ ٹھہرائے گئے......خلافتِ کبریٰ کا تاج پایا اور نیابتِ الٰہیہ کے تخت جلال پر فروکش ہوئے۔

محمد ﷺ اسم گرامی ہے اس آسمان رسالت کے سراجِ منیر کا......جس کے نور کی ضیاپاشیوں سے آفاقِ عالم منور و روشن ہے......جس کے نور کی تابانیوں سے یہ چمکتا آفتاب، یہ دمکتا مہتاب، یہ زرنگار گنبد، یہ مسکراتے ستارے، یہ برق پاش کہکشاں، یہ گرجتا بادل، یہ سر بفلک کوھسار، یہ نشاط انگیز آبشار، یہ نورانی فرشتے، یہ رعنا حوریں، یہ ناری جن، یہ باکمال انسان غرضیکہ عالمِ رنگ و بو کا ہر ہر ذرہ اور ہر ہر قطرہ معرضِ وجود میں آیا۔

روشن ہوئی ہیں تم سے دو عالم کی وسعتیں
صبح ازل کے مہر درخشاں تمھیں تو ہو

محمد ﷺ نام نامی ہے اس حسنِ ازل کے مظہر اتم کا...... جو حسن و جمال کا لطیف پیکر اور دلکشی و رعنائی کا منتہائے کمال ہے......جس کے جسم و جان، زبان و دل، رگ و ریشہ، خلق و عمل اور علم و فہم کو نورانیت تامہ بخشی گئی تھی۔ حور و ملک، جن و انس کے حسن و رعنائی کی جہاں انتہا ہوتی ہے، محبوبِ خدا کے حسن و جمال کا وہاں سے آغاز ہوتا ہے۔

دل سے نگاہ تک، روح سے جسم تک، سر سے پیر تک، حسن ہی حسن، پاکیزگی ہی پاکیزگی، لطافت ہی لطافت، نزاکت ہی نزاکت اور رعنائی ہی رعنائی چھائی ہوئی تھی جس

کا بچپن پاکیزگی و زیبائی کا معیارِ آخر اور جس کی جوانی پھولوں سے بڑھ کر بے داغ اور شبنم سے زیادہ اجلی اور شفاف تھی ۔

رُخِ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں
آفاقہا گر دیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگرے

❁...... محمد ﷺ وہ پیکر نور بلکہ نور علی نور...... جن کی مقدس سیرت میں تمام انبیا و مرسلین کی زندگیاں، سیرتیں اور خوبیاں جمع ہوگئی ہیں۔

❁...... جن کی درس گاہِ نبوت میں داخلہ کے لیے رنگ و نسل کی کوئی تخصیص نہ ہے۔

❁...... جن کی تربیت گاہ سے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ جیسے نامور جرنیل تعلیم پا کر نکلے۔

❁...... جنہوں نے خون کے پیاسوں اور عزت و آبرو کے دشمنوں کو آزادی بخشی۔

❁...... جن کا اسوۂ حسنہ انسانوں کے لیے مرکز حیات اور منبع علم و عرفان ہے۔

❁...... جس ہستی اعظم نے بنی نوع انسان کو تخت سیادت پر بٹھایا۔

❁...... جن کا نام کروڑوں زبانوں پر جاری و ساری ہے۔

❁...... جن کے لیے کائناتِ بلند و پست کا ذرہ ذرہ مدح خواں ہے۔

❁...... جن کی ذات اقدس بذات خود ایک روشن دلیل ہے۔

❁...... جن کی ذات ہمارے دلوں کی فاتح ہے۔

❁...... جن کی تعلیم کی وسعت مشرق و مغرب میں چھائی ہوئی ہے۔

❁...... جن کی رفعت فرش سے عرش تک پہنچی ہوئی ہے۔

❁...... جن کے تذکرے ارض و سما کی محفل میں ہمیشہ صبح ازل سے شام ابد تک ہوتے رہیں گے ۔

وہ جن کا ذکر ہوتا ہے زمینوں، آسمانوں میں
فرشتوں کی دعاؤں میں مؤذن کی اذانوں میں

محمد ﷺ وہ مقدس نام ہے جس کے زبان پر آتے ہی دل جھوم اٹھتے ہیں، سینے مچل جاتے ہیں ۔

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زبان کے لیے

۞...... یہی وہ مقدس اور بابرکت نام ہے جس کی تابانیوں اور تجلیوں سے صبح ازل بھی فیضیاب ہوئی اور شام ابد بھی تابناک اور درخشاں ہے۔

۞...... یہی وہ روح پرور اسم اعظم ہے جس نے بیقرار روحوں کو قرار اور بے چین دلوں کو چین بخشا۔

۞...... یہی وہ مقدس اسم گرامی ہے جس کی برکت اور وسیلے سے حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

۞...... یہی وہ نام مقدس ہے جس کی برکت سے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کنارے لگی۔

اگر نام محمد ﷺ را نیا وردے شفیع آدمؑ
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

۞...... یہی وہ بابرکت اسم گرامی ہے جو شب و روز بار بار ہر لمحہ ہر گھڑی کروڑوں نیک بخت انسانوں کے لبوں کو ازلی سعادتیں عطا کرتا اور قلب و روح کو ابدی مسرتیں عطا کرتا ہے۔

۞...... یہی وہ دل افروز نام اقدس ہے جس کی تکرار اور پیہم یاد دل کی نشاط اور روح کی انبساط کا سامان ہے۔ جس کی برکت سے بگڑے ہوئے کام سنور جاتے ہیں ۔

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے بس نام محمد ﷺ

شمس و قمر، شجر و حجر، جن و انس، حور و ملک بھی نام مقدس کے عظیم المرتبت مسمّٰی کو اپنے دلوں اور روحوں میں موجود پاتے ہیں، اور جن کے ذکر خیر کے تذکرے فردوس

کی بہاروں اور لامکان کی قدسی فضاؤں تک پہنچ چکے ہیں ۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام

کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

حضور سرور کائنات ﷺ کے اسمائے گرامی کتب سیر میں ایک ہزار تک بیان کیے گئے ہیں، جن کے معانی و معارف پر علمائے اسلام نے بے شمار کتابیں تحریر فرمائی ہیں لیکن اس مضمون میں سرکار ابد قرار ﷺ کے ذاتی اسم پاک محمد ﷺ کے متعلق کچھ عرض کرنا مقصود ہے۔

آپ کا ذاتی اسم گرامی محمد ﷺ آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلبؓ نے رکھا۔اس کی وجہ تسمیہ بتاتے ہوئے آپ نے ایک خواب کا ذکر کیا کہ مجھے امید ہے اس مولود مبارک کی زمین و آسمان میں بہت زیادہ تعریف کی جائے گی۔

خصائص کبریٰ میں ہے، ابن عساکر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی جب ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے ایک دنبہ عقیقہ کیا اور آپ کا اسم گرامی محمد ﷺ رکھا، اس موقع پر کسی نے ان سے کہا، اے ابوالحارث! کیا وجہ ہے کہ آپ نے حضور ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھا اور اپنے آباؤ اجداد کے ناموں پر نہ رکھا؟ حضرت عبدالمطلب نے جواب دیا کہ میں نے چاہا کہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ میرے پوتے کی مدح فرمائے اور زمین پر ساکنان خاک آپ کی تعریف کریں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس آرزو کو پورا کردیا کہ آج آفاق عالم اس نام نامی سے گونج رہا ہے۔(خصائص کبریٰ)

محمد ﷺ حضور پُرنور ﷺ کا اسم ذات ہے۔حقیقت یہ ہے کہ جیسے حضور سرورِ کائنات ﷺ تمام مخلوق سے افضل تمام رسولوں کے تاجدار اور سردار ہیں، اسی طرح آپ کا نام مقدس بھی تمام نبیوں کے بلکہ تمام مخلوق کے ناموں کا سردار ہے۔اس نام پاک کو اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی یعنی لفظ اللہ سے بہت مناسبت ہے۔جس طرح لفظ اللہ کا ہر ہر حرف بامعنی ہے، اسی طرح لفظ محمد ﷺ کا ہر ہر حرف بامعنی ہے۔

اسم ذات اللہ کے شروع سے پہلا حرف ہٹا دیں تو للہ رہ جاتا ہے اس کا معنی ہے اللہ کے لیے۔ جیسے قرآن حکیم میں ہے:

- لِلّٰہِ مَافِیْ السَّمٰوٰاتِ وَمَافِی الاَرْضِ

اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے۔ اگر اس اسم پاک سے پہلا لام ہٹا دیں تو باقی لہ رہ جاتا ہے

- لَہُ المُلک وَلَہُ الحَمْدُوَھُوَعَلٰی کُلِّ شَئیٍ قَدِیْر

اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے حمد وستائش اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور اگر دوسرا لام بھی مٹا دیں تو باقی رہ جاتا ہے ہٗ اس کا معنی ہے وہ عربی زبان میں اس کا نام ضمیر ہے۔ اور متکلم مخاطب اور غائب کے حوالے سے اس کی تین قسمیں ہیں۔ یہاں ہٗ سے مراد بھی اسی کی ذاتِ اقدس ہے۔ (منہاج البخاری)

اسی طرح لفظ محمد ﷺ بھی دلالت میں حرفوں کا محتاج نہیں۔ اگر پہلی میم الگ ہو جائے تو حمد رہ جاتا ہے' جس کا معنی ہے تعریف کرنا۔ اگر ح کو بھی ہٹا دیا جائے تو مد رہ جاتا ہے' جس کا معنی ہے مدد کرنے والا اور اگر میم کو مٹا دیا جائے تو باقی مدرہ جاتا ہے' جس کا معنی ہے درازہ اور بلند' یہ حضور سرور کائنات ﷺ کی عظمت اور رفعت کی طرف اشارہ ہے۔ اور اگر دوسرے میم کو بھی مٹا دیا جائے تو صرف (دال) ''د'' رہ جاتا ہے' جس کا مفہوم ہے دلالت کرنے والا یعنی اسم محمد ﷺ اللہ کی وحدانیت پر دال ہے۔ (سیرۃ الرسول)

اسم کو اپنے مسمّٰی کی صفات کا آئینہ دار ہونا چاہیے مگر اکثر اس کے برعکس ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ہی بعض اوصاف میں تناسب مل جاتا ہے تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی انسان کا وہ نام رکھا گیا ہو جو اس کی تمام زندگی کا آئینہ دار ہو۔ لیکن اسم پاک محمد ﷺ اس سے مستثنٰی ہے۔ اس مبارک نام کی عظمتیں جہاں جمع ہوتی ہیں اور اس نام کا مظہر اتم اور محلِ کامل ہے۔ اسی کا نام ہی تو ذات پاک محمد ﷺ ہے' اس ذات پاک کی بے شمار عظمتوں کو ایک نام سے موسوم کرنے کا ذریعہ اسم شریف محمد ﷺ ہے۔

اہل ایمان کی تعریف میں حقیقت کے ساتھ ساتھ عقیدت بھی جلوہ گر ہوتی

ہے۔مگر آیئے ایسے انسان کی تحقیق بھی پیش کرتا جاؤں جو ایمان کی دولت سے تو محروم رہا مگر حقیقت کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکا۔فرانسیسی مفکر مسٹر لے مارٹا ئین لکھتا ہے:

❑ ''علم وحکمت کا پیکر' فصیح و بلیغ مقرر' خدائی پیغامبر' ماہر قانون دان' بہادر مجاہد' نظریات کا ماہر' شائستہ اصولوں کو قائم کرنے والا' بیس دنیاوی حکومتوں اور ایک روحانی سلطنت کا بانی' جس میں یہ ساری صفات بیک وقت موجود ہوں' اس کا نام محمد ﷺ ہے۔انسانی عظمت کو پرکھنے کے جتنے معیار ہیں' ان کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ہم دنیا سے پوچھتے ہیں کیا مصطفےٰ ﷺ سے بڑا بھی کوئی انسان ہوسکتا ہے؟

(ماہنامہ ضیائے حرم جنوری 1984ء)

کتاب الشفا میں قاضی عیاض اندلسیؒ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتنے انبیا کرام کو پہلے اسمائے حسنیٰ کی خلعت سے نوازا ہے۔جیسا کہ حضرت اسماعیلؑ کو علیم کے ساتھ، حضرت ابراہیمؑ کو حلیم کے ساتھ' حضرت نوحؑ کو شکور کے ساتھ' حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بر کے ساتھ' حضرت موسیٰؑ کو کریم وقوی کے ساتھ' حضرت یوسفؑ کو حفیظ وعلیم کے ساتھ' حضرت ایوب کو صابر کے ساتھ' حضرت اسماعیل کو صادق الوعد کے ساتھ نوازا ہے، جن کی گواہی قرآن پاک دے رہا ہے۔اسی طرح اللہ کریم نے ہمارے آقا ومولیٰ شب اسریٰ کے دولہا سیّدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی یہ فضیلت عطا فرمائی ہے۔اور اپنے کتنے ہی اسمائے حسنیٰ کی خلعت سے نوازا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں ایک حمید ہے جو محمود کے معنی میں ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے' اور بندے بھی اس کی حمد وثنا بیان کر رہے ہیں۔پس اللہ تعالیٰ نے حمد سے متعلق اپنے حبیب ﷺ کو دو نام عطا فرمائے ہیں یعنی محمد ﷺ اور احمد ﷺ۔

محمد ﷺ اللہ کے نام محمود سے مشتق ہے جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت فرماتے ہیں ؎

وشق لَهٗ مِن اسمِهٖ ليجلّه
فذو العرش مَحمُود وهذا مُحَمَّد

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

درِ قبول پہ لکھا ہے صرف نام ترا (ﷺ)

محمد کا لفظ اتنا پیارا اور اتنا حسین ہے کہ اس کے سنتے ہی ہر نگاہ فرطِ تعظیم اور فرطِ ادب سے جھک جاتی ہے، ہر سر خم ہو جاتا ہے اور زباں پر درود و سلام کے زمزمے جاری ہو جاتے ہیں۔ لیکن کم لوگ جانتے ہیں کہ اس لفظ کا معنی و مفہوم بھی اس کے ظاہر کی طرح کس قدر حسین اور دلآویز ہے۔

لفظ محمد مادۂ حمد سے مشتق ہے۔ حمد کے معنی تعریف کرنے اور ثنا بیان کرنے کے ہیں۔ خواہ یہ تعریف کسی ظاہری خوبی مثلاً ظاہری حسن و جمال کی وجہ سے کی جائے یا کسی باطنی وصف مثلاً کسی ہنرمندی یا کسی فن میں مہارت کی بنا پر کی جائے' تعریف کا مفہوم ادا کرنے کے لیے شکر کا لفظ بھی بولا جاتا ہے' مگر شکر اور حمد میں فرق ہے۔ شکر سے مراد وہ تعریف ہے جو کسی کے احسان کا تذکرہ کرتے ہوئے کی جائے اور حمد سے مراد مطلق تعریف و توصیف ہے جو ممدوح کی عظمت و کبریائی کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان کی جائے۔

لفظ 'محمد' اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس سے مراد وہ ذات ہے:

❑ **اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ**

وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے۔

امام راغب الاصفہانی لفظ 'محمد' کا مفہوم بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

❑ **وَمُحَمَّدٌ اِذَا کثرت خِصَاله المَحْمُودَة (مفردات' ص 385)**

اور محمد ﷺ اسے کہتے ہیں جس کی قابل تعریف عادات حد سے بڑھ جائیں۔

قرآن حکیم میں لفظ محمد کا ذکر متعدد مقامات پر ہوا ہے‘ سورۃ الفتح میں ارشاد ہے:

- مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (الفتح 48:29)

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں۔

سورۃ محمد میں آپؐ کا اسم مبارک یوں آتا ہے:

- وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ (محمد 47:2)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور وہ اس سب پر ایمان لائے جو حضرت محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے۔

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

- وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل (آل عمران 3:144)

ترجمہ: اور محمد تو (اللہ کے) رسول ہی ہیں۔

ایک اور آیت میں یوں آیا ہے:

- مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب 33:40)

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں‘ بلکہ اللہ کے رسول اور انبیاؑ (کی نبوت) کی مہر یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں۔

یوں تو حضور نبی اکرم ﷺ کے متعدد اسمائے گرامی ہیں۔ بعض محدثین کے مطابق اللہ رب العزت کی طرح سرور کائنات ﷺ کے بھی ننانوے نام ہیں جبکہ بعض علما کے بقول آپ ﷺ کے اسما مبارکہ تین سو ہیں۔ صاحب ارشادالساری شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں کہ حضور کے ایک ہزار نام ہیں۔ ان میں سے ہر نام آپ کی سیرت و کردار کے کسی نہ کسی انوکھے پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ لیکن جس طرح اللہ رب العزت کے ہزاروں نام ہیں مگر ذاتی نام صرف ایک‘ یعنی ”اللہ“ ہے‘ اسی طرح حضور سرورِ کائنات ﷺ کے بھی سینکڑوں نام ہونے کے باوجود‘ ذاتی اور شخصی نام ایک ہی ہے‘ یعنی محمد ﷺ۔

یوں تو آپ ﷺ نبی بھی ہیں، رسول بھی، بشیر و نذیر اور ہادیٔ برحق بھی، مگر لفظ محمدؐ کو آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے جو تعلق ہے، وہ کسی اور صفاتی نام کو نہیں۔ یہ وہ نام ہے جو قدرت کی طرف سے روزِ اوّل ہی سے آپ ﷺ کے لیے خاص کر دیا گیا تھا اور سابقہ انبیا کی کتب مقدسہ میں آپ کا اسم مبارک بار بار بیان ہوتا رہا۔ پہلے پہل یہ نام حضرت سلیمان علیہ السلام کی تسبیحات میں آیا، جنہوں نے آپ کی آمد کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

- **"خلو محمدیم زہ دودی زہ رعی"**

(تسبیحات سلیمان، پ 5-12 بحوالہ النبی الخاتم، ص 23 از مناظر احسن گیلانی)

وہ ٹھیک محمد ﷺ ہیں، وہ میرے محبوب اور میری جان ہیں۔

اسم محمد کے خصائص و معارف جاننے سے پہلے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ اسلام کے رکنِ اوّل یعنی شہادتِ توحید و رسالت کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ عقیدۂ توحید یعنی **لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ** پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ شہادتِ رسالت یعنی **مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ** سے عبارت ہے۔ ان دونوں حصوں کو بظاہر الگ الگ خیال کیا جاتا ہے، مگر واقعہ یہ ہے کہ شہادتِ توحید ایک دعویٰ ہے، اور شہادتِ رسالت محمدی اس دعوے کا ثبوت اور اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کا یقینی اور حتمی علم صرف حضور ﷺ کی ذات سے اور آپ کی شہادت سے کائنات کو حاصل ہوا ہے۔

شہادتِ توحید کے دو حصے ہیں پہلا منفی اور دوسرا مثبت۔ منفی حصے میں ماسویٰ اللہ سے الوہیت کی کامل نفی اور مثبت حصے میں اللہ رب العزت کے لیے الوہیت کا اثبات کیا جاتا ہے اور مطلق لفظ ''الہ'' کا مطلب ہوتا ہے، معبود۔ یہ معبود کوئی بھی ہوسکتا ہے، مگر جب لفظ ''الہ'' کے ساتھ الف لازم کا اضافہ کر دیا جاتا ہے تو یہ ''اللہ'' بن جاتا ہے اور اس سے مراد صرف اللہ کی ہی ذات ہے۔ اسی طرح جب لفظ ''کتاب'' بولا یا لکھا جاتا ہے تو اس سے کوئی بھی کتاب مراد ہوسکتی ہے، خواہ کسی زبان میں ہو، کسی ملک اور کسی موضوع سے متعلق ہو مگر جب اس پر ''ال'' کا اضافہ ہو جائے اور ''الکتاب'' بن

جائے تو اس سے صرف اور صرف کلام اللہ مقصود ہوگا۔علی ہذا القیاس ''حمد'' کا لفظ اور اس کے دیگر مشتقات عام ہیں۔تعریف کسی کی ہوسکتی ہے' تعریف کرنے والا کوئی بھی ہوسکتا ہے اور محمود بننے کا اعزاز کسی کو بھی حاصل ہوسکتا ہے لیکن جب لفظ ''محمدؐ'' وجود میں آجائے تو اس سے مراد فقط ایک ہی ہستی' ایک ہی شخصیت اور ایک ہی ذات ہوگی' جن کے لیے مبدءَ کائنات نے ازل سے یہ نام مختص کردیا تھا' اسے اپنے عرش کے پائے پر لکھ دیا تھا اور جملہ کائنات میں فقط اسی ذات پاک کو اس نام سے معنون کیا تھا۔

قاضی عیاضؒ اپنی کتاب ''الشفا'' میں فرماتے ہیں:

❑ ''آج تک دنیا میں کسی شخص نے اپنی اولاد کا یہ نام نہیں رکھا۔ واضع قدرت نے ازل سے یہ نام آپ کی ذات کے لیے مخصوص فرمادیا تھا۔''

(الشفاء قاضی عیاض جلد اوّل ص145)

الفاظ مجموعہ حروف ہوتے ہیں۔اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو حذف کردیا جائے تو بقیہ حروف اپنے معنی کھو بیٹھتے ہیں' مثلاً طاہر ایک بامعنی لفظ ہے اور ط ا ہ ر کا مجموعہ ہے۔اگر ان حروف میں سے پہلے حرف ط کو حذف کردیا جائے تو بقیہ حروف ''اہر'' بے معنی ہوکر رہ جاتے ہیں۔لیکن اس کلیے سے لفظ ''اللہ'' اور لفظ ''محمدؐ'' مستثنیٰ ہیں۔اگر لفظ اللہ میں سے پہلا حرف الف کم کردیا جائے تو باقی ''للہ'' رہ جاتا ہے' جس کا مطلب ہے ''اللہ کے لیے۔'' اگر دوسرا حرف یعنی پہلا لام ہٹادیا جائے تو باقی ''الہٰ'' رہ جاتا ہے' جس کا مطلب ہے ''معبود'' اور اگر الف کو بھی الگ کردیا جائے تو باقی ''لہٗ'' رہ جاتا ہے' جس کا مطلب ہے ''اللہ کے لیے'' اگر لام کو بھی ہٹادیا جائے تو ''ہ'' (ہو) رہ جاتا ہے۔ یعنی وہی (اللہ)۔علیٰ ہذا القیاس لفظ ''محمدؐ'' کا ہر حرف بھی بامقصد اور بامعنی ہے۔ مثلاً اگر شروع کا ''م'' ہٹادیا جائے تو ''حمد'' رہ جاتا ہے' جس کا مفہوم تعریف وتوصیف ہے' اور اگر ''ح'' کو مزید کم کردیا جائے تو ''مد'' رہ جاتا ہے' یعنی مدد کرنے والا۔ اور ابتدائی میم کو اگر حذف کردیا جائے تو باقی ''مد'' رہ جائے گا۔جس کا مفہوم ہے دراز اور بلند۔ یہ حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کی جانب اشارہ ہے اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹالیا

جائے تو صرف ''د'' (دال) رہ جاتا ہے' جس کا مفہوم ہے دلالت کرنے والا۔ یعنی اسم محمد اللہ کی وحدانیت پر دال ہے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضور کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں مگر آپ کے ذاتی نام صرف دو ہیں: محمد اور احمد۔ حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ زمین پر میرا نام ''محمد'' اور آسمان پر ''احمد'' ہے۔ احمد کا ذکر قرآن مجید میں صرف ایک موقع پر آیا ہے۔ جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو حضور ﷺ کی آمد سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

- وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (الصّف، 6:61)

اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں' جن کا اسم (مبارک) احمد ہوگا' میں ان کی بشارت دینے والا ہوں۔

یہاں یہ اشکال پیدا ہوسکتا ہے کہ حضور ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق زمین پر آپ کا نام محمد اور آسمان پر احمد ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد کی خبر زمین والوں کو سنائی تھی نہ کہ آسمان والوں کو۔ انھیں اس موقع پر زمین والے نام کا ذکر کرنا چاہیے تھا' نہ کہ آسمان والے کا۔ اس اشکال کا مختصر جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر پیدا ہوئے' زمین والوں میں رہے اور یہیں زندگی بسر کی' مگر فی الواقع ان کی پیدائش سے لے کر رفع سماوی تک ان کے بہت سے احوال آسمان والوں سے مشابہ تھے۔ ان کی پیدائش مروجہ انسانی طریقے سے ہٹ کر ہوئی۔ آسمان کے ایک جلیل القدر فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت مریمؑ کے دامن پر پھونک ماری، اسی کے اثر سے ان کی پیدائش ہوئی۔ پھر مختصر ارضی زندگی بسر کرنے کے بعد دوبارہ ان کا آسمان پر عروج ہوگیا' گویا آغاز اور اختتام کے اعتبار سے ان کی حیات آسمانی مخلوق سے مشابہت رکھتی ہے' اسی بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے اس نام سے آگاہ تھے جس سے آپ کو آسمانوں پر پکارا جاتا تھا۔ یہ آسمانی دنیا سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واقفیت اور ان کی من جانب اللہ غیر معمولی خلقت کی زبردست شہادت ہے۔

حضور ﷺ کے اسما مبارکہ میں مادۂ حمد خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ اس مادے سے حضور ﷺ کے کم از کم چار نام مشتق ہیں۔ محمدؐ احمدؐ حامد اور محمود۔ ان میں سے اسمائے مبارکہ (محمدؐ احمد اور محمود) ''تعریف کیے گئے'' کا مفہوم رکھتے ہیں۔ 'محمدؐ' اسم مفعول اور 'احمدؐ' اسم تفضیل کا صیغہ ہے' اور دونوں میں حمد کے معنی کی وسعت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ حضور ﷺ کے یہ تینوں اسمائے مبارکہ آپ کی تعریف وتوصیف کی کثرت کے مظہر ہیں' جس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی تعریف صرف مخلوق یعنی کائنات، جن و انس اور ملائکہ مقربین ہی نہیں کرتے بلکہ خود اللہ رب العزت بھی آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہے' جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا:

❑ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب 56:33)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس پیغمبر پر' اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر درود...... اور خوب سلام بھیجا کرو۔

درحقیقت سارا قرآن ہی آپ کی حمد وثنا اور بے پایاں تعریف وتوصیف سے معمور ہے۔

جب یہ طے پا گیا کہ حضور ﷺ کے ذاتی نام محمد اور احمد ہیں اور ان دونوں کا مفہوم ہے' وہ ذات جس کی باربار اور کثرت سے تعریف کی جائے...... یہاں یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ تعریف ہمیشہ خوبی اور کمال پر کی جاتی ہے' نقص اور عیب پر نہیں کی جاتی۔ اس اعتبار سے حضور ﷺ کے مندرجہ بالا دونوں اسما کے لغوی مفہوم میں حضور ﷺ کا ہر انسانی لغزش و خطا اور ہر بشری نقص وعیب سے پاک ہونا اور اس کے ساتھ ہر صفت کاملہ کا فطری طور پر موجود ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ لہٰذا ہر دو اسما گرامی میں حضور ﷺ کی سیرت و کردار' حضور ﷺ کے خلق عظیم کا ہر پہلو اور ہر گوشہ پوری شان کے ساتھ نمایاں ہے۔ یہ اسما مبارکہ ثابت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ذات فطری اور جبلی طور پر ہر ظاہری اور باطنی عیب ونقص سے مبرا ومنزہ ہے۔ شاعر بارگاہ نبوت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

کے ان دو نعتیہ اشعار کا بھی یہی مفہوم ہے:

وَاَحۡسَنَ مِنۡکَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَیۡنِیۡ
وَاَجۡمَلَ مِنۡکَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقۡتَ مُبَرَّءً مِّنۡ کُلِّ عَیۡبٍ
کَاَنَّکَ قَدۡ خُلِقۡتَ کَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: حضور ﷺ سے حسین چہرہ میں نے آج تک نہیں دیکھا اور حضور ﷺ سے خوبصورت شخص کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ ہر (جسمانی و روحانی) عیب سے خلقی طور پر پاک اور مبرا پیدا ہوئے تھے، گویا آپ ﷺ ویسے ہی پیدا ہوئے جس طرح کہ آپ خود چاہتے تھے۔

حضرت حسانؓ بن ثابت کے متذکرۃ الصدر اشعار میں حضور ﷺ کے اسم گرامی (محمد و احمد) کے ظاہری اور باطنی محاسن کی طرف جس عمدگی سے اشارہ کیا گیا ہے، وہ محتاج تفصیل نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طرح حضور ﷺ کی ذات منفرد حیثیت کی حامل ہے، اسی طرح حضور ﷺ کا اسم گرامی بھی تمام ناموں سے منفرد اور نرالا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ رب کائنات نے اپنے محبوب کے لیے یہ نام تجویز کیا ہے۔ انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بیان ہوا ہے کہ تخلیق کائنات کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا کر عرشِ بریں پر تحریر فرمایا تھا کیونکہ حضور ﷺ جیسا جامع کمالات انسان نہ پہلے پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔

حضرت حسانؓ کے مذکورہ اشعار، حضور کے ظاہری حسن و جمال اور شخصی وجاہت پر دلالت کرتے ہیں۔ واقعہ بھی یہی ہے کہ حضور ﷺ سے زیادہ حسین چہرہ آج تک روئے زمین پر نہیں دیکھا گیا۔ حضور ﷺ حسن ظاہری کا بھی مرقع تھے اور حسن باطنی میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ آپؐ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے **"اَللّٰھُمَّ اَحۡسِنۡ سِیۡرَتِیۡ کَمَا حَسَّنۡتَ صُوۡرَتِیۡ"** اے اللہ! میری سیرت بھی ایسی ہی حسین کر دے جیسی تو نے میری صورت حسین بنائی ہے۔ آپ ﷺ کو دیکھنے والے خوش نصیب افراد

اکثر آپؐ کے حسن بے مثال کو یاد کر کے بے چین ہو جایا کرتے تھے۔ایک صحابی حضرت براءؓ بن عازب فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضورﷺ کی قدم بوسی کے لیے حاضر ہوا۔ دیکھا کہ حضورﷺ سرخ دھاری دار لباس پہنے بستر پر استراحت فرما ہیں...... اوپر چودھویں کا چاند چمک رہا ہے۔ میں کبھی چاند کو اور کبھی حضورﷺ کے رخِ زیبا کو دیکھتا اور فیصلہ نہ کر سکا کہ چاند زیادہ حسین ہے یا آپﷺ۔

حضرت جابرؓ ایک مرتبہ حضورﷺ کے حسن و جمال کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔اسی دوران فرمایا: حضورﷺ کا چہرہ تلوار' پھر فرمایا نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح چمک دار اور آبدار تھا۔(الشفا قاضی عیاض جلد اوّل ص 39)

اکثر صحابہؓ سے حضورﷺ کے ظاہری حسن و جمال پر مبنی روایات منقول ہیں۔ قاضی عیاض کے مطابق کم از کم پندرہ جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی یہ متفقہ شہادت ہے کہ حضورﷺ جسمانی حسن و جمال کا بے مثال نمونہ تھے۔بعض صحابہ کرامؓ کا قول ہے کہ جب آپ مسکراتے تو محسوس ہوتا:

- كَاَنَّهَا قِطْعَةُ قَمَرٍ

گویا آپ چاند کا ایک ٹکڑا ہیں

حضورﷺ کے حسن کو بے مثال بنانے کی غرض و غایت بھی قابل فہم ہے۔ چونکہ آپ کو تمام انسانوں میں ''محبوبِ خدا'' کے مقام پر فائز ہونا تھا۔ وہ خدا جو رب العالمین ہے اور جس نے کائنات کا ایک ایک ذرہ تخلیق کیا' جس کے حرف کن سے یہ حسین و جمیل مخلوق معرضِ وجود میں آئی' اس خدا نے اپنے محبوب کے حسن و جمال کو سنوارنے اور اسے درجہ کمال تک پہنچانے میں کیا کسر اٹھا رکھی ہوگی۔ خاص طور پر اس لیے کہ:

- اَللّٰهُ جَمِيْلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ

اللہ تعالیٰ پیکر جمال ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔

اس لیے قیاس یہ کہتا ہے کہ حضورﷺ کو حسن و جمال اور مردانہ وجاہت کی جو دولت عطا ہوئی' وہ دنیا کے کسی فردِ بشر کے حصے میں نہیں آئی...... حضرت امام

بوصیریؒ فرماتے ہیں:

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَ صُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِیْ النَّسَم
مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ظاہری اور باطنی حسن کو درجہ کمال تک پہنچایا اور پھر اپنی محبت کے لیے آپ کو منتخب کرلیا۔ حضور اپنے کمالات میں شریک و سہیم نہیں رکھتے، پس آپ کا جوہر حسن غیر منقسم ہے۔

امام موصوف مزید فرماتے ہیں:

فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ
وَّلَمْ یُدْاُنُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَّلاَ کَرَم

ترجمہ: آپ ﷺ انبیا سے خلقت اور اخلاق میں بڑھ گئے ہیں، آپ ﷺ کے جود و کرم کی کوئی حد ہے اور نہ علم و فضل کا کوئی ٹھکانہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ حسن جو حضرت یوسف علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا تھا اور جس نے انھیں دنیا کا حسین ترین شخص بنا دیا تھا اور وہ جمال جو حضرت موسیٰؑ کے ید بیضا میں منعکس ہوا تھا، جس سے ان کا ہاتھ بقعۂ نور ہوگیا تھا اور وہ حسن جو حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام میں تجلی پذیر ہوا، وہ تمام حسن و جمال آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس میں جمع کر دیا گیا۔ اسی لیے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

القصّہ حضور ﷺ کا نہ کوئی ظاہری حسن میں شریک و ہمتا ہے اور نہ کوئی باطنی حسن و جمال میں ہمسر ہے...... انھی گوناگوں خصوصیات اور کمالات کی بنا پر خداوند تعالیٰ

کے بعد زمین و آسمان میں سب سے زیادہ تعریف و توصیف حضور ﷺ کے حصے میں آئی ہے، اسی لیے حضور ﷺ کا نام 'محمدؐ' رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں حضور کی محمدیت کو اللہ رب العزت نے اپنی توحید و یکتائی کی واحد دلیل ٹھہرایا اور ارشاد فرمایا کہ میں واحد و یکتا ہوں' اس لیے کہ میرا محبوب اپنے حسن و جمال اور سیرت و کردار میں یکتا ہے۔ اور فرمایا، جن لوگوں کو میری وحدانیت کی شہادت درکار ہو' وہ میرے محبوب کو دیکھ لیں' حضور کی سیرت طیبہ اور محاسن عالیہ کا مطالعہ کرلیں' انھیں دنیا میں سب سے بڑا ثبوت اور توحید کی سب سے بڑی دلیل ہاتھ آجائے گی۔

حضور ﷺ کی ذات جس طرح رب العالمین کی ربوبیت اور توحید کی سب سے بڑی دلیل ہے' اسی طرح حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ خود آپ کی نبوت و رسالت کی بھی ناقابل تردید شہادت ہے۔ حضورؐ نے قریش مکہ کے ایک ایک خاندان کو ''یاآل غالب'' کہہ کر کوہِ صفا کے دامن میں جمع کیا اور ان کے سامنے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کیا۔ یہ ایسا موقع تھا جب عام طور پر لوگ نبوت کی سب سے بڑی دلیل طلب کیا کرتے ہیں' چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ید بیضا اور عصا کا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احیاء موتیٰ اور ابراء ابرص و اکمہ (برص اور کوڑھ سے شفا) کا معجزہ پیش کرکے اعلانِ نبوت کیا۔ اگر حضور ﷺ بھی اعلانِ نبوت کے اس موقع پر چاہتے تو چاند کے دو ٹکڑے کرسکتے تھے' سورج کو مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہوتا دکھا سکتے تھے' پہاڑوں کو اپنی جگہ بدلنے پر مجبور کرسکتے تھے' مگر نہیں' حضور نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس موقع پر سب سے منفرد اور سب سے نرالی دلیل پیش کی اور فرمایا:

- ❑ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ (یونس 16:10)

میں تمہارے اندر اپنی زندگی کا بیشتر حصہ گزار چکا ہوں۔

یہاں میں نے کم و بیش زندگی کے چالیس سال گزارے ہیں' میں تمہارے سامنے پیدا ہوا' پلا اور بڑھا ہوں' تم نے مجھے ہر روپ اور ہر رنگ میں دیکھا اور پرکھا ہے۔ بچے کے روپ میں بھی' بکریوں کے نگہبان کے روپ میں بھی' نوجوان تاجر کے

رنگ میں بھی، مہربان اور شفیق خاوند اور معاشرے کے ایک پروقار فرد کی حیثیت میں بھی۔ میری یہ تمام زندگی کھلی کتاب کی طرح تمہارے سامنے ہے۔ کھول کر بتلاؤ کہ تمھیں میری چہل سالہ زندگی میں کہیں کوئی عیب اور نقص دکھائی دیا، کبھی تم نے میرے اندر کوئی انسانی و بشری کمزوری محسوس کی؟ اگر میرا دامن زمانہ جاہلیت کے اس پرآشوب دور میں بھی ہر انسانی عیب اور نقص سے مبرا ومنزہ رہا ہے تو پھر تمھیں یقین کر لینا چاہیے کہ میں ہی تمھیں صحیح راہ دکھا سکتا ہوں۔ اور وہ سیدھی راہ یہ ہے جس ذات نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، یقین کر لو کہ وہ بھی نقص اور خامی و کمزوری سے ماورا ہے...... آپ کے ہونٹوں سے یہ دلیل سنتے ہی عالم کفر کی گردنیں جھک گئیں۔ اس مجمع میں ہر قسم کے مخالف اور بغض و عناد رکھنے والے افراد موجود تھے۔ اگر حضور ﷺ کے سیرت و کردار میں ذرہ بھر بھی کوئی عیب ہوتا تو دشمن فوراً پکار اٹھتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ دشمنانِ اسلام نے اسلام اور پیغمبر اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لیے سب کچھ کیا، لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی کسی موقع پر آپ کی سیرت و کردار پر انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہوسکی۔

توحید کا مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہ تھا۔ عرب اسے سن کر مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے تھے، ان کی گردنیں تن جاتی تھیں، ان کے ہاتھ تلواروں اور نیزوں پر جا پہنچتے تھے۔ اسی بنا پر سورۂ الزمر میں ارشاد ہے:

- **وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ (الزمر 39:45)**

اور جب فقط اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل منقبض ہو جاتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اسی وقت وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔

جو مسئلہ جتنا نازک اور حساس ہو، اس مسئلے کے لیے اتنی ہی بڑی اور عظیم دلیل پیش کی جاتی ہے۔ کیونکہ معمولی دلیل تو مخالفین فوراً رد کر دیتے ہیں۔ اس لیے اس موقع پر پیش کی گئی دلیل توحید ربانی کی سب سے بڑی دلیل تھی۔

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

- **یَاَیُّھَا النَّاسُ قَدْجَاءَ کُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا**

(النساء 175:4)

اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے ایک دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہارے پاس صاف نور بھیجا ہے۔

اگر خدا کی طرف سے پیش کی جانے والی یہ دلیل کمزور ہوتی تو پھر خدا کی توحید جیسے غیر معمولی اور انتہائی اہم مسئلے کو آسانی سے ثابت نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لیکن **14** سو سال گزر جانے کے باوجود آج تک عالم کفر کی طرف سے اس دلیل کا کوئی جواب نہیں دیا جاسکا۔

کلمہ طیبہ پر ایک مرتبہ پھر نگاہ ڈالیے اور دیکھیے کہ جہاں سے اللہ کی ''ہ'' ختم ہوتی ہے' وہیں سے محمد کی ''میم'' شروع ہو جاتی ہے۔ درمیان میں واؤ عاطفہ تک نہیں رکھی گئی۔ یعنی یہ نہیں کہا گیا: **وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ** جس کی وجہ یہ ہے کہ واؤ عاطفہ کے درمیان میں آنے سے بعد اور فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے' اور اللہ رب العزت یہ چاہتا ہے کہ میرے نام کے فوراً بعد میرے حبیب کا نام آئے جو میری توحید و یکتائی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

حضور سرور کائنات ﷺ کے اسما مبارکہ میں محمدؐ احمد اور محمود تینوں کا مفہوم ہے ''بہت زیادہ تعریف کیا گیا'' حالانکہ سورۂ فاتحہ کے آغاز میں ارشاد ہوتا ہے:

- **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ**

تمام تعریفیں سزاوار ہیں اللہ کو' جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

ادھر تو تمام تعریفوں کا مستحق صرف اور صرف اللہ رب العزت کو قرار دیا جارہا ہے اور دوسری طرف حضور ﷺ کو دنیا میں سب سے زیادہ محمود (تعریف) کیا ہوا) ٹھہرایا جارہا ہے' بادی النظر میں ان دونوں میں تعارض دکھائی دیتا ہے۔

اس اشکال کو رفع کرنے کے لیے لفظ رب پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔ لغوی

طور پر رب پالنے اور پرورش کرنے والی اس ذات کو کہتے ہیں جو اپنے زیرِ تربیت افراد یا اشیاء کو آہستہ آہستہ نشو ونما کے ذریعے درجہ کمال تک پہنچا دے' خواہ یہ نشو ونما اجسام و ظواہر کی ہو یا علوم و بواطن کی۔ اسی لیے لغوی اعتبار سے والدین کو اپنی اولاد کا مجازی رب کہا جاتا ہے' قرآنِ حکیم میں ارشاد ہے:

- رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا (بنی اسرائیل 24:17)

میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائیے' جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا اور پرورش کیا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ وہ اولاد کی کفالت اور ان کی ضروریات کی بظاہر نگہداشت کرتے ہیں۔ اسی طرح استاد شاگردوں کا مجازی رب ہوتا ہے' کیونکہ وہ علمی اعتبار سے ان کی پرورش کرتا اور انھیں منزلِ کمال تک پہنچاتا ہے۔

ان تمام صورتوں میں ہم نے تربیت کے عمل کو جاری دیکھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ تربیت کسے کہا جاتا ہے؟ تربیت اس عمل کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کوئی بڑا اپنے سے چھوٹے کی اس طرح پرورش کرے کہ خود اس کے اوصاف کی جھلک اس کے زیرِ تربیت فرد یا مربوب میں پیدا ہو جائے۔ اگر اس طرح کوئی استاد اپنے شاگردوں کی یا والدین اپنی اولاد کی تربیت نہ کر سکے تو وہ تربیت حقیقی نہیں ہوگی۔ حقیقی اور اصلی تربیت تو یہ ہے کہ مربوب (تربیت یافتہ فرد) اپنے مربی کے اوصاف و صفات کا آئینہ دار بن جائے، لہٰذا رب ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مربوب پر اپنی صفات کا رنگ چڑھا دے اور مربوب کے لیے لازمی ہے کہ آئینہ کمالاتِ مربی ہو جائے۔ اب خدا تعالیٰ اگر رب ہے اور تمام تعریفوں کا مستحق ہے تو اس لیے کہ اس ذاتِ کبریا نے اپنی صفات کی جھلک اپنی مخلوق میں پیدا کر دی: قوتِ حیات سے تمام کائنات میں زندگی کی شمع روشن کی' اپنی صفت کلام کا عکس ڈال کر بندوں کو نطق و گویائی کی دولت سے مالا مال کیا' لوگوں کو قوت اور شہ زوری کی دولت دی' ماں کو اپنی صفت رحمت سے ممتا کی محبت اور پیار عنایت کیا۔ الغرض خدا تعالیٰ نے کائنات کو اس طرح وجود عطا فرمایا کہ وہ خدا تعالیٰ کی

صفات کا پرتو بن گئی ہے۔

اگر شاگرد کا کمال دیکھ کر اس کے استاد کی تعریف کی جائے تو یہ شاگرد کی نہیں بلکہ استاد کی تعریف ہوتی ہے۔ اولاد کی ظاہری و معنوی صحت کی تحسین' خود والدین کی پرورش و ستائش کی قائم مقام خیال کی جاتی ہے' کسی اچھی عمارت کی پذیرائی' اس کے صانع اور معمار و نقشہ ساز کی پذیرائی سمجھی جاتی ہے' اسی لیے کائنات کے جس حصے اور جس ذرے کی بھی تعریف کی جائے' یہ تعریف اس کے صانع و خالق یعنی خدا تعالیٰ کی تعریف ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے اپنی تمام صفات کو کائنات میں منتشر کر دیا ہے۔ اسی لیے ارشاد فرمایا:

- **سَنُرِیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَفِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَقُّ** (حٰم السجدہ 53:41)

ہم عنقریب ان کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ان کے گرد و نواح میں بھی دکھا دیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی۔ یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے گا کہ وہ حق ہے۔

پھر جب کائنات خدا کے حسن کے جلووں سے مستنیر ہو گئی تو اس نے چاہا کہ کوئی وجود ان منتشر جلووں کا مرقع بنا دیا جائے جسے دیکھنے سے کائنات کے تمام حسن و جمال کا اندازہ کیا جا سکے۔ ارشاد ہے:

- **لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ** (التین 4:95)

ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔

اس طرح عالم انسانیت منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ پھر جب عالم انسانیت کے تمام جلوے اپنے منتہائے کمال کو پہنچے تو منصب ولایت معرضِ وجود میں آ گیا اور عالم ولایت کے جملہ کمالات سمٹ کر درجہ نبوت میں جمع ہو گئے' اور پھر جب اوّل تا آخر کائنات کی نبوت و رسالت کے جلووں اور رفعتوں کو مجتمع کیا تو وجود مصطفوی کائنات میں ظہور پذیر ہو گیا۔ اسی لیے اب یہ وجود پاک تمام کائنات کے جملہ محاسن و کمالات' ارض و سما کے حسن و جمال کا مجموعہ اور خلاصہ ہے۔

اب جس نے خدا کی تمام صناعی اور خلاقی کو مجتمع دیکھنا ہو' وہ وجودِ مصطفوی کو دیکھ لے۔ اس ایک وجود میں تمام کائنات اور جملہ مخلوق کی منتشر قوتیں اور قدرتیں نظر آجائیں گی حضور ﷺ کا وجود آئینہ صفاتِ رب العزت بن گیا ہے' لہٰذا اب اگر کوئی شخص اس وجودِ پاک کی تعریف کرتا ہے' اس نفس کاملہ کے محاسن و کمالات بیان کرتا ہے' اور حضور ﷺ کی مدح وستائش میں رطب اللسان ہوتا ہے' تو وہ درحقیقت خدا تعالیٰ ہی کی تعریف کرتا ہے۔ اسی لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس دعا کے اوّل و آخر میں درود شریف' یعنی مجھ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا جائے، وہ دعا بارگاہِ رب العزت تک رسائی حاصل نہیں کرتی۔

لہٰذا اگر حضور ﷺ کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے تو یہ ''الحمدللہ رب العالمین'' کی عین تفسیر ہے نہ کہ اس کے متضاد اور مخالف۔

اختتام پر مناسب ہوگا کہ اسم محمد ﷺ کی معرفت وحقیقت تک رسائی سے اپنی بے بسی اور عجز کا اعتراف کرلیا جائے۔ کیونکہ واقعہ یہ ہے ؎

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ

سارے جمال اسم محمد ﷺ کا نور ہیں

ایک روایت میں یہ مذکور ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مختون پیدا ہوئے تھے لیکن دوسری روایات میں یہ ہے کہ ساتویں روز حضرت عبدالمطلبؓ نے تمام قریش کو مدعو کیا۔ اسی روز حضور ﷺ کا ختنہ کیا گیا اور جانور ذبح کر کے عقیقہ کیا گیا اور آپ نے اپنے قبیلہ کی پر تکلف دعوت کا اہتمام فرمایا۔ جب وہ کھانا کھا چکے تو انہوں نے کہا۔ اے عبدالمطلب! جس بیٹے کے تولد کی خوشی میں آپ نے اس پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا ہے اور ہمیں عزت بخشی ہے، یہ تو بتائیے کہ اس فرزند کا نام آپ نے کیا تجویز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے اس کا نام ''محمد'' تجویز کیا ہے۔ از راہ حیرت وہ گویا ہوئے۔ آپ نے اپنے اہل بیت میں سے کسی کے نام پر اس کا نام نہیں رکھا۔ آپ نے جواب دیا **اَرَدْتُ اَنْ یَحْمِدَہُ اللّٰہُ فِی السَّمَاءِ وَخَلْقُہٗ فِی الْاَرْضِ** میں نے اس لیے اس کا یہ نام تجویز کیا ہے تا کہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ اور زمین میں اس کی مخلوق اس مولود مسعود کی حمد وثنا کرے۔

❑ **قَالَ اَھْلُ اللُّغَۃِ کُلِ جَامِع بِصِفَاتِ الْخَیْرِ یُسَمّٰی مُحَمَّدًا**

اہل لغت کہتے ہیں کہ جو ہستی تمام صفات خیر کی جامع ہو، اسے محمد کہتے ہیں۔

امام محمد ابوزہرہ اسم محمد کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

❑ **اَنَّ صِیْغَۃَ التَّفْعِیْلِ تَدُلُّ عَلٰی تَجَدُّدِ الْفِعْلِ وَحُدُوْثِہٖ وَقْتًا بَعْدَ اٰخَرَبِشَکْلٍ مُّسْتَمِرٍّ مُتَجَدِّدًا اٰنًا بَعْدَ اٰنٍ وَعَلٰی ذٰلِکَ یَکُوْنُ مُحَمَّدًا اَیْ یَتَجَدَّدُ حَمْدُہٗ اٰنًا بَعْدَ اٰنٍ بِشَکْلٍ مُّسْتَمِرٍّ حَتّٰی بَصَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ.**

تفعیل کا صیغہ، کسی فعل کے بار بار واقع ہونے اور لحہ بہ لحہ وقوع پذیر ہونے پر دلالت کرتا ہے اس میں استمرار پایا جاتا ہے۔یعنی ہر آن وہ نئی آن بان سے ظاہر ہوتا ہے۔اس تشریح کے مطابق 'محمد' کا مفہوم یہ ہوگا کہ وہ ذات' جس کی بصورت استمرار ہر لحہ ہر گھڑی نو بنو تعریف وثنا کی جاتی ہو۔''

علامہ سہیلی اس نام کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

❑ **فَالْمُحَمَّدُ فِی اللُّغَۃُ ھُوَالَّذِی یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ وَلاَ یَکُوْنَ مُفَعَّلُ مِثْلَ مُضَرَّبٍ وَمُمَدَّحٍ اِلاَّلِمَن تَکَرَّرَفِیْہِ الْفِعْلِ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ**

''یعنی لغت میں محمد اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے کیونکہ مفعل کے وزن میں اس فعل کا تکرار مقصود ہوتا ہے۔مضرب اور ممدح ان کا وزن بھی مفعل ہے اور ان کے معنی میں بھی تکرار ہے۔''

دوسرا مشہور و معروف نام نامی احمد ہے۔حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہما السلام نے حضور ﷺ کو اس نام سے یاد کیا۔

احمد' اسم تفضیل کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے احمد الحامدین' یعنی ہر حمد کرنے والے سے زیادہ اپنے رب کی حمد کرنے والا۔

ویسے تو حضور ﷺ کا لحہ لحہ اپنے رب کریم کی حمد و ثنا سے آباد ہے۔ حضور ﷺ کی تحمید و تمجید کی ہر ادا سب سے نرالی اور سب سے ارفع و اعلیٰ ہے لیکن حضور ﷺ کی یہ شان احمدیت پوری آب و تاب سے روز محشر آشکارا ہوگی جب حضور ﷺ رب ذوالجلال کے عرش کے سامنے حاضر ہو کر سربسجود ہوں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے لیے اپنے حبیب کا سینہ منشرح فرمائے گا۔حمد کے سرمدی خزانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔صدر انور میں معرفت الٰہی کا بحر بیکراں ٹھاٹھیں مارنے لگے گا۔حضور کی زبان فیض ترجمان اس کی تہ سے حمد کے موتی چن چن کر بکھیر رہی ہوگی۔ جملہ اہل محشر پر کیف و سرور کی مستی چھا جائے گی۔اس بے مثل اور بے نظیر تحمید و تمجید کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔دست

مبارک میں لوائے حمد تھمائے گا۔ اس وقت انوار الٰہی کی ضوفشانیوں اور شان احمدی کی ضیا پاشیوں کا کیا عالم ہوگا۔ ہر چیز وجد کناں، سبحان اللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر کے ترانے الاپ رہی ہوگی۔ ہم گنہ گاروں اور عصیاں شعاروں کی بھی بن آئے گی۔ حضور پہلے احمد تھے، سب سے زیادہ اپنے رب کی تعریف و ثنا کے زمزمے بلند ہوتے رہیں گے۔ نہ زبانیں خاموش ہوں گی اور نہ قلم کو یارائے صبر ہوگا، نہ معانی و معارف کے موتی ختم ہوں گے، نہ ان موتیوں کے ہار پرونے والے بس کریں گے۔ جمال مصطفوی ﷺ کے گلشن میں نت نئے پھول کھلتے رہیں گے۔ سلیقہ شعار گل چین انھیں چنتے رہیں گے، جھولیاں بھرتے رہیں گے اور مشک بار گلدستے تیار کر کے بزم کونین کو سجاتے رہیں گے اور فضائے عالم کو عنبرین بناتے رہیں گے۔

رحمت عالم و عالمیان ﷺ کے بزم رنگ و بو میں رونق افروز ہونے سے پہلے یہ بات مشہور ہو چکی تھی کہ نبی آخر الزمان کی ولادت کا زمانہ قریب آ گیا ہے اور ان کا اسم گرامی محمد ہوگا۔ کئی لوگوں نے اس آرزو میں اپنے بچوں کو اس نام سے موسوم کیا کہ شاید یہ سعادت انھیں ارزانی ہو۔ ابن فورک نے کتاب الفصول میں تین ایسے بچوں کا ذکر کیا ہے جو اس نام سے موسوم ہوئے۔ ساتھ ہی لکھا ہے کہ ایک چوتھا بچہ بھی تھا لیکن مجھے وہ یاد نہیں رہا۔

ابن فورک کا یہ قول نقل کرنے کے بعد علامہ ابن سیّد الناس نے چھ ایسے بچوں کے نام گنوائے ہیں جو اس نام سے موسوم ہوئے اور وہ یہ ہیں:

1- محمد بن عقبۃ بن الحیحہ بن الجلاح الاوسی
2- محمد بن مسلمہ لاانصاری
3- محمد بن براء یا "بر" بن طریف
4- محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک
5- محمد الشویعر بن حمران بن ابی حمران الجعفی
6- محمد بن خزاعی بن علقمۃ بن حرابہ سلمی

لیکن ان میں سے کسی نے اپنے لیے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ کسی اور شخص نے ان میں سے کسی شخص کو نبی مانا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے دعویٰ نبوت کو ہر قسم کے التباس سے محفوظ رکھا تا کہ کوئی شخص اپنی سادہ لوحی سے کسی غیر نبی کو نبی سمجھنے کی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر راہ حق سے بھٹک نہ جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے ویسے تو بے شمار اسما گرامی ہیں جو حضور کی مختلف شانوں اور صفات کی ترجمانی کرتے ہیں لیکن پانچ نام ایسے ہیں جن کو سرکار دوعالم ﷺ نے خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔ امام ترمذی نے جبیر بن مطعم کے حوالہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

- **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءٌ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیُ الَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰهُ بِیَ الْكُفْرَوَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یَحْشُرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ**

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے کئی نام ہیں' میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں الماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹا دے گا' میں الحاشر ہوں لوگ حشر کے دن میرے قدموں پر جمع ہوں گے' میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' (عیون الاثر بن سیّد الناس ص 31 جلد اوّل)

امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ امام بخاری' مسلم اور نسائی نے حضرت جبیر کی حدیث کو روایت کیا ہے۔

عطا بن یسار سے مروی ہے آپ کہتے ہیں میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے کہا حضور ﷺ کی جن صفات کا ذکر خیر تورات میں آیا ہے، ان سے مجھے آگاہ فرمائیے۔ آپ نے کہا بیشک تورات میں حضور ﷺ کی وہی صفات بیان کی گئی ہیں جو قرآن میں بیان ہیں۔ پھر آپ نے تورات کی مندرجہ ذیل آیت تلاوت کی۔

- **یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ**

اَنۡتَ عَبۡدِیۡ وَرَسُوۡلِیۡ سَمَّیۡتُکَ الۡمُتَوَکِّلَ لَسۡتَ بِفَظٍّ وَلاَ غَلِیۡظٍ وَلاَ صَخَّابٍ فِیۡ الۡاَسۡوَاقِ وَلاَ تَجۡزِیۡ بِالسَّیِئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنۡ تَعۡفُوۡ وَتَغۡفِرُ وَلَنۡ یَّقۡبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیۡمَ بِہٖ الۡمِلَّۃَ الۡعَوۡجَاءَ بِاَنۡ یَقُوۡلُوۡا لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ فَیَفۡتَحُ بِہٖ اَعۡیُنًا عُمۡیًا وَاٰذَانًا صُمًّا وَقُلُوۡبًا غُلۡفًا (انفرد باخراجہ البخاری)

تورات کی آیت کا ترجمہ:

''اے نبی! ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر' خوشخبری دینے والا۔ بروقت ڈرانے والا' امتیوں کے لیے جائے پناہ' تو میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے۔ میں نے تیرا نام المتوکل رکھا ہے نہ تو درشت خو ہے نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور مچانے والا ہے۔تو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا بلکہ معاف کردیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی طرف نہیں بلائے گا یہاں تک کہ ایک ٹیڑھی ملت کو آپ کے ذریعہ درست کردے گا اور وہ سب کہنے لگیں لا الہ الا اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے سے اندھی آنکھوں کو بینا' بہرے کانوں کو شنوا، غلافوں میں لپٹے ہوئے دلوں کو نور ہدایت سے منور کردے گا۔'' (الوفا لابن الجوزی صفحہ 38-37 جلد اوّل)

اس مفہوم کی بہت سی روایات ہیں جو علامہ ابن جوزی نے اس مقام پر تحریر کی ہیں۔ یہاں اس ایک روایت کے لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

بہت سی ایسی روایات بھی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اہل کتاب حضور نبی کریم ﷺ کو پہچانتے تھے لیکن محض حسد اور عناد کی وجہ سے ایمان لانے کے لیے تیار نہ ہوتے تھے۔

علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

- ''حضرت صفیہ (جن کو بعد میں ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا) یہ حیی بن اخطب رئیس یہود کی بیٹی تھیں، ان کے چچا کا نام ابویاسر بن اخطب تھا۔ آپ کہتی ہیں کہ میرے والد اور میرے چچا تمام بچوں سے زیادہ میرے ساتھ محبت کرتے تھے۔ جب بھی میں ان سے ملاقات کرتی تو مجھے اٹھا کر سینے سے لگا لیتے، جب اللہ کے

پیارے رسول ﷺ قبا میں تشریف لائے اور بنی عمرو بن عوف کے محلّہ میں قیام فرمایا تو میرا والد اور میرا چچا صبح اندھیرے منہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے گئے اور سورج غروب ہونے کے بعد واپس لوٹے۔ جب وہ واپس آئے میں نے محسوس کیا کہ وہ تھکے ہوئے ہیں۔ افسردہ خاطر ہیں اور بڑی مشکل سے ہولے ہولے چل رہے ہیں۔ میں نے حسب معمول ان کو محبت بھرے کلمات سے مرحبا کہا لیکن ان دونوں میں سے کسی نے میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ میں نے اپنے چچا ابو یاسر کو اپنے باپ سے یہ کہتے ہوئے سنا، کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا بیشک خدا کی قسم! پھر چچا نے پوچھا کیا تم نے ان کو تورات میں بیان کردہ نشانیوں اور صفات سے پہچان لیا ہے۔ اس نے جواب دیا بیشک خدا کی قسم۔ پھر چچا نے پوچھا بتاؤ اب کیا خیال ہے؟ میرے باپ نے جواب دیا۔ ''**عداوته والله مابقيت**'' خدا کی قسم جب تک زندہ رہوں گا، ان سے عداوت کرتا رہوں گا''۔ (ہدایۃ الحیاری صفحہ 40 ابن قیم)

بنو قریظہ یہودی قبیلہ تھا جو یثرب میں دوسرے یہودی قبائل کے ساتھ رہائش پذیر تھا۔ عاصم بن عمر بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ بنی قریظہ قبیلہ کے ایک رئیس نے مجھ سے پوچھا، تمھیں معلوم ہے کہ شعبہ کے دونوں بیٹے اسد اور ثعلبہؓ اور عبید کا بیٹا اسد کیونکر مسلمان ہوئے؟ میں نے کہا نہیں! اس نے کہا کہ شام سے ایک یہودی ہمارے پاس آیا۔ اس کا نام ''ابن الهیبان'' تھا۔ اور ہمارے پاس آکر رہائش پذیر ہوگیا۔ بخدا ہم نے اس سے بہتر کوئی اور نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا۔ وہ حضور ﷺ کی بعثت سے دو سال قبل یہاں آیا تھا۔ جب کبھی ہم قحط سالی کا شکار ہوتے تو ہم اس سے دعا کی درخواست کرتے۔ وہ ہمیں صدقہ دینے کے لیے کہتا پھر وہ کھلے میدان میں جا کر دعا مانگتا۔ جب وہ دعا مانگ رہا ہوتا تو بادل گھر کر آجاتے اور بارش برسنے لگتی۔ یہ ہمارا بارہا کا تجربہ تھا۔ وہ جب مرنے لگا تو ہم سب اس کے اردگرد اکٹھے ہوگئے۔ اس نے کہا اے گروہ یہود! تم جانتے ہو کہ سرزمین شام جو ہر طرح کی آسائشوں اور فراوانیوں کی سرزمین ہے، اسے چھوڑ کر میں تمہارے اس شہر میں کیوں آیا جہاں افلاس اور بھوک کے بغیر کچھ نہیں۔ ہم

نے جواب دیا اس کی وجہ تو ہی بہتر جانتا ہے۔اس نے کہا کہ میں اس لیے اپنا وطن چھوڑ کر یہاں غریب الوطنی کی زندگی بسر کرتا رہا اور اب اسی حالت میں مر رہا ہوں۔ کیونکہ مجھے ایک نبی کے ظہور کی توقع تھی اور اس کے ظہور کا زمانہ بالکل قریب آ گیا ہے۔اور یہ شہر اس کی ہجرت گاہ ہے۔اے گروہِ یہود! جب وہ تشریف لائے تو اس کی پیروی اختیار کرنا اور خیال رکھنا، کوئی اور تم سے اس معاملہ میں بازی نہ لے جائے۔ پھر وہ مر گیا۔ پس جب وہ رات آئی جب بنو قریظہ کی گڑھیاں فتح ہوئیں۔ وہ تینوں جوان آئے۔ وہ بالکل نوعمر تھے۔انہوں نے کہا اے گروہ یہود! یہ نبی وہی ہے جس کا ذکر تمہارے سامنے ابن الہیبان نے کیا تھا۔ یہودیوں نے کہا، یہ وہ نہیں ہے، ان نوجوانوں نے کہا بخدا! یہ وہی ہے اور اس میں وہ تمام صفات پائی جاتی ہیں جن کا ذکر اس نے کیا تھا۔ وہ اُترے اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گئے۔اپنے بال بچے اور مال دولت کی انہوں نے ذرا پرواہ نہ کی جو یہودیوں کے قبضہ میں تھا۔

(ہدایۃ الحیاری لابن قیم صفحہ 18-17 الوفا لابن الجوزی صفحہ 55)

الغرض اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں جن سے کتب تاریخ بھری پڑی ہیں جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہودیوں میں سے جو اہل علم تھے، وہ ان علامات کی وجہ سے حضور کو پہچانتے تھے جو تورات میں مذکور تھیں۔لیکن حسد کی بنا پر وہ ایمان لانے سے محروم رہے۔

ابن ابی نملہ سے منقول ہے کہ یہود بنی قریظہ اپنی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کا ذکر پڑھا کرتے۔ اور اپنی اولاد کو بھی حضور ﷺ کی صفات اور اسم مبارک سے آگاہ کرتے اور یہ بھی بتاتے کہ مدینہ حضور ﷺ کی ہجرت گاہ ہے لیکن جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو مارے حسد و عناد کے حضور ﷺ پر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔

(الوفا ابن الجوزی صفحہ 42)

مالک بن سنان کہتے ہیں کہ میں ایک روز (ایک یہودی قبیلہ) بنی عبدالاشہل کے ہاں آیا کہ گفتگو کروں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب کہ ہمارے درمیان اور بنی

عبدالاشہل کے درمیان عارضی جنگ بندی کا معاہدہ ہو چکا تھا۔ میں نے یوشع یہودی کو کہتے سنا کہ ایک نبی کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اس کا نام نامی احمد ہوگا جو حرم سے نکلے گا۔ خلیفہ بن ثعلبہ الاشہلی نے ازراہ استہزا کہا کہ اس کا حلیہ تو بتاؤ۔ یوشع نے کہا نہ وہ پست قد ہوگا نہ طویل قامت' اس کی آنکھوں میں سرخی ہوگی، وہ دستار باندھے گا، اونٹ پر سوار ہوگا، اس کی تلوار اس کی گردن میں حمائل ہوگی۔ یہ شہر (یثرب) اس کی ہجرت گاہ ہے۔ مالک کہتے ہیں تو میں یہ سن کر اپنی قوم کے پاس گیا۔ مجھے یوشع کی بات سے حیرت ہو رہی تھی۔ ہم میں سے ایک آدمی بولا، یہ بات صرف یوشع تو نہیں کہتا بلکہ یثرب کا ہر یہودی کہتا ہے۔ مالک بن سنان کہتے ہیں کہ وہاں سے میں بنی قریظہ کے پاس آیا، وہاں ان کے چند آدمی جمع تھے۔ انہوں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر شروع کر دیا۔

❑ **قَالَ الزُّبَيْر بنُ بَاطَا: قَدْطَلَعَ الْكَوْكَبُ الاَحْمَر الَّذِیْ لَمْ يَطْلَعُ اِلَّا لِخُرُوْجِ نَبِّی اَوْظُهُوْرِهٖ وَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ اِلَّا اَحْمَدُ وَهٰذَا مَهَاجِرُه**

''زبیر بن باطا نے کہا کہ وہ سرخ ستارہ طلوع ہو گیا ہے۔ یہ ستارہ صرف اس وقت طلوع ہوتا ہے جب کسی نبی کا ظہور ہو اور اب سوائے احمد کے اور کوئی نبی باقی نہیں رہا اور یہ شہر اس کی ہجرت گاہ ہے۔''

عیسائیوں میں بھی ان کے علما حضور ﷺ کی آمد کے بارے میں پوری طرح باخبر تھے اور حضور ﷺ کی علامات اور صفات ان کے ذہن میں نقش تھیں۔ چنانچہ اہل نجران کا جو وفد مدینہ طیبہ حاضر ہوا، ان میں ابی حارثہ بن علقمہ ان کا سب سے بڑا عالم' امام اور مدرس تھا۔ اس کے علم و فضل کی وجہ سے روم کے عیسائی بادشاہ اس کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے اور اس پر وقتاً فوقتاً انعامات کی بارش کرتے رہتے تھے جس سے اس کی مالی حالت بڑی مستحکم ہو گئی تھی۔ ایک روز وہ اپنے خچر پر سوار ہو کر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری دینے کے لیے جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا بھائی کرز بن علقمہ بھی جا رہا تھا۔ اچانک ابی حارثہ کا خچر پھسلا تو کرز نے کہا **تَعِسَ الْاَبْعَد** جو

بہت دور ہے وہ ہلاک ہو۔ اس کا اشارہ حضورﷺ کی ذات پاک کی طرف تھا۔ ابی حارثہ غصہ سے بے قابو ہوگیا کہنے لگا بَلْ اَنْتَ تَعِسْتَ وہ نہیں بلکہ تم ہلاک ہو۔ کرز نے پوچھا میرے بھائی! یہ تم نے کیا کہا؟ ابو حارثہ نے کہا، بخدا یہ وہی نبی ہے جس کا ہم انتظار کر رہے تھے۔ کرز نے کہا اگر حقیقت یہ ہے تو پھر تم حضورﷺ پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ اس نے کہا، ہماری قوم ہماری بڑی عزت افزائی کرتی ہے۔ انہوں نے مالی طور پر ہمیں خوشحال بنا دیا ہے، وہ ان پر ایمان لانے کے لیے تیار نہیں۔ اگر ان پر میں ایمان لے آؤں گا تو مجھے اس اعلیٰ منصب سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ اور مالی نوازشات کا سلسلہ بھی بند ہو جائے گا۔ بایں ہمہ اس کا بھائی کرز اس کو مجبور کرتا رہا جب وہ مایوس ہوگیا تو کرز نے حضورﷺ کے دست مبارک پر اسلام کی بیعت کر لی۔ (ہدایۃ الحیاری صفحہ 27)

اسی طرح نجاشی کو جب حضورﷺ کا گرامی نامہ ملا تو اس نے بلا تامل حضورﷺ کی دعوت کو منظور کر لیا۔ اور اس بات پر بڑی حسرت کا اظہار کیا کہ حکومت کی مجبوریاں اس کے لیے زنجیر پا ہیں ورنہ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور کفش برداری کی خدمت بجا لاتا۔

عہد قدیم کے کئی ملوک وسلاطین ایسے گزرے ہیں جنہوں نے حضورﷺ کی تشریف آوری سے پہلے حضورﷺ کی نبوت پر ایمان لے آنے کا اعلان کیا۔

آگے بڑھنے سے پہلے اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ سابقہ آسمانی کتابوں میں حضورﷺ کے محامد وکمالات کا ذکر خیر ہے یا نہیں۔ اس وقت عیسائیوں کے پاس چار انجیلیں ہیں جن کو مستند قرار دیا گیا ہے۔ انجیل متی، انجیل مرقس، انجیل لوقا، انجیل یوحنا۔ ان میں سے کوئی انجیل بھی 70ء سے پہلے مدون نہیں ہوئی، انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کے یہ الفاظ غور طلب ہیں:

It's exact date and exact place of origin are uncertain, but it appears to date from the later years of the 1st century.

"اس کی متعین تاریخ اور اس کے معرض وجود میں آنے کا صحیح مقام غیر یقینی

ہے لیکن ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا تعلق پہلی صدی کے آخری سالوں سے ہے۔''

(انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا صفحہ 513 جلد سوم)

اس کے چند سطر بعد اسی کالم میں رقمطراز ہیں:

We have no certain knowledge as to how or where the fourfold gospel canon came to be formed.

''ہمارے پاس کوئی یقینی علم نہیں ہے کہ یہ چار مستند انجیلیں کیسے اور کہاں معرض وجود میں آئیں۔''

جن لوگوں نے انھیں مرتب کیا، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ میں سے نہ تھے بلکہ اس وقت انہوں نے نصرانیت کو قبول ہی نہیں کیا تھا۔ اور نہ ان مرتب کرنے والوں نے ان لوگوں کا نام بتایا ہے جن کے واسطہ سے ان تک یہ اناجیل پہنچی ہیں۔ آپ خود سوچیے کہ ستر سال تک جو کتاب مرتب نہیں ہوئی اور اس طویل عرصہ کے بعد جن لوگوں نے اسے مرتب کیا، انہوں نے یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ کن لوگوں سے انھیں یہ چیز ملی ہے تا کہ ان کے بارے میں جانچ پڑتال کی جا سکے تو ایسے مجموعہ پر کس طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

اس پر طرفہ یہ کہ وہ اصلی نسخے جو سریانی زبان میں لکھے گئے تھے، وہ سرے سے غائب ہیں۔ ان کا سراغ تک نہیں ملتا تا کہ ان تراجم کا اصل کے ساتھ موازنہ کیا جا سکے۔ ان سریانی اناجیل کا ترجمہ بعد میں یونانی زبان میں کیا گیا۔ لیکن ان تراجم کا بھی کوئی اصلی نسخہ دستیاب نہیں۔ اناجیل کا جو سب سے قدیم یونانی ترجمہ ملتا ہے وہ چوتھی صدی کا تحریر شدہ ہے۔

جہاں صورت حال یہ ہو، وہاں آپ بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اناجیل کیا سے کیا بن گئی ہوں گی؟ اور ان میں کس طرح کے تصرفات راہ پا چکے ہوں گے۔ اس لیے اگر ایسی انجیلوں میں یہ بشارت نہ ملے تو قرآن پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان ملاحظہ ہو کہ تحریف و بگاڑ کے سیلاب کے باوجود جو صدیوں موجزن رہا، اب

بھی بڑی صریح عبارتیں موجود ہیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بارے میں پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔ یہاں بطور نمونہ انجیل کی چند آیتیں پیش کی جاتی ہیں۔

-1 ''اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے۔ اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمھیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا''۔ (انجیل یوحنا باب 14 فقرہ 16 تا 17)

مددگار کے لفظ پر بائبل کے حاشیہ میں یا وکیل یا شفیع بھی تحریر ہے۔

-2 ''اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں''۔ (انجیل یوحنا باب 14، فقرہ 31)

-3 ''لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو''۔

(یوحنا باب 15، فقرہ 26 تا 27)

یہاں بھی مددگار کے لفظ پر حاشیہ میں یا وکیل یا شفیع مرقوم ہے۔

-4 ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا''۔ (یوحنا باب 16 فقرہ 7 تا 9)

-5 اس باب کی تیرہویں اور چودھویں آیات ملاحظہ فرمائیں۔

''مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا، اس لیے وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا، وہی کہے گا اور تمھیں آئندہ کی خبریں دے گا''۔

(کتاب مقدس مطبوعہ پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ کوئی آنے والا ہے جس کی آمد کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بار بار اپنے امتیوں کو دے رہے ہیں۔اس آنے والے کی جن صفات و خصوصیات کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے، ان کا مصداق بجز ذات پاک حبیب کبریا ﷺ کے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔لیکن از راہ تعصب اگر کوئی اصرار کرے کہ مجھے انجیل میں حضور ﷺ کا اسم مبارک دکھاؤ تو ہم اس کی یہ خواہش بھی پوری کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن یہ بات اس کے ذہن نشین رہے کہ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، سریانی زبان میں تھی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سریانی تھی، اس اصلی نسخے کا کہیں کوئی نام ونشان نہیں۔ 70ء میں اس کا یونانی میں ترجمہ ہوا ہے اور یہ یونانی ترجمہ بھی نایاب ہے۔انجیل کے جو یونانی ترجمے اس وقت موجود ہیں، وہ چوتھی صدی عیسوی کے لکھے ہوئے ہیں۔ان یونانی تراجم کا پھر ترجمہ لاطینی زبان میں کیا گیا جو سلطنت رومہ کی علمی زبان تھی۔اس لاطینی ترجمہ سے دنیا بھر کی زبانوں میں انجیل کے ترجمے کیے گئے۔ترجمہ در ترجمہ کے اس عمل سے اس انجیل میں جو رد و بدل اور تحریف وقوع پذیر ہوئی ہوگی، وہ محتاج بیان نہیں۔ اگر ان تراجم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی نہ ملے تو قطعاً محل تعجب نہیں۔

لیکن طالبانِ حق کی خوش قسمتی ملاحظہ ہو کہ جب مسلمانوں نے فلسطین وغیرہ ممالک کو فتح کیا تو اس وقت وہاں کے لوگوں کی زبان بدستور سریانی تھی۔مسلمان علما، اہل کتاب کے علما سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرتے رہتے تھے اور ان ملاقاتوں میں افادہ اور استفادہ کا سلسلہ ان کی مادری زبان میں ہوتا تھا۔اس طرح اناجیل کے بارے میں علما اسلام کو جو معلومات وہاں کے علما اہل کتاب سے حاصل ہوئیں، وہ اصل سے زیادہ قریب تھیں کیونکہ وہ انھیں سریانی سے بلاواسطہ عربی میں منتقل کرتے تھے۔ترجمہ در ترجمہ کے جو حجابات عیسائیوں کو درپیش آئے' مسلمان علما کو ان سے سابقہ نہیں پڑا، اس لیے جب ہم سیرت ابن ہشام کا مطالعہ کرتے ہیں تو حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ علامہ ابن ہشام نے جن کی وفات 213ھ میں ہوئی، محمد بن اسحاق سے جن کی

وفات 151ھ میں ہوئی، اپنے استاد ابو محمد البکائی العامری کے واسطہ سے نقل کی ہے۔ بکائی کی وفات کا سال 183ھ ہے۔اس میں یوحنا کے باب 15 کی آیت 26 کا عربی متن یوں ہے:

❑ **فَلَوْ قَدْجَاءَ الْمُنْحَمْنَّا هٰذَا الَّذِیْ یُرْسَلُهُ اللّٰهُ اِلَیْکُمْ مِّنْ عِنْدِ الرِّبِّ رُوْحِ الْقُدْسِ هٰذَا الَّذِیْ مِنْ عِنْدِالرَّبِّ خَرَجَ فَهُوَ شَهِیْدٌ عَلَیَّ وَاَنْتُمْ اَیْضًا لِاَنَّکُمْ قَدِیْمًا کُنْتُمْ مَعِیَ فِیْ هٰذَا قُلْتُ لَکُمْ لِکَیْ مَالاَ تَشْکُوْا**

''اور جب منحمنا آئے گا جسے اللہ تعالیٰ رسول بنا کر بھیجے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئے گا تو وہ میری سچائی کا گواہ ہوگا اور تم بھی میری سچائی کے گواہ ہو کیونکہ تم عرصہ دراز سے میرے ساتھ ہو، میں نے تم سے یہ باتیں اس لیے کہی ہیں تا کہ تم شک میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔''

اس کے بعد لکھتے ہیں:

اَلْمُنْحَمْنَا بالسُّریانِیَة مُحَمَّدٌ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو بالرومیة البرقلیطس یعنی منحمنا' سریانی لفظ ہے اور اس کا معنی محمد ہے۔ رومی زبان میں اس کا ترجمہ برقلیطس ہے۔ برقلیطس کا رومی ہجہ اگر یہ ہو **(Perklytos)** پھر تو معاملہ صاف ہے۔ اور اس کا معنی ہے تعریف کیا گیا اور ''محمد'' کا بھی **بعینہٖ** یہی معنی ہے۔ لیکن اگر اس کا ہجہ یوں ہو **(Paracletus)** تو اگر چہ دونوں لفظوں کے تلفظ میں بڑی مشابہت ہے لیکن اس کا معنی پہلے لفظ سے مختلف ہے خود انجیل کے مترجمین کو اس کا ترجمہ کرنے میں بڑی دقت پیش آئی۔ اردو کی بائبل کے متن میں اس کا ترجمہ مددگار کیا گیا ہے اور حاشیہ پر وکیل یا شفیع مرقوم ہے۔ کسی نے اس کا ترجمہ (ابن ہشام جلد اوّل ص 215 مطبع حجازی مصر) **(Consolator)** ''تسلی دینے والا''، کسی نے **(Teacher)** ٹیچر' استاذ' آرگسٹائن نے **(Advocate)** وکیل کیا ہے۔

کیا خبر الفاظ کا یہ ہیر پھیر عیسائی علما کے معمول کا کرشمہ ہو اور اسی وجہ سے وہ خود بھی پریشانی کا شکار ہو گئے ہوں۔

یہ صورت حال تو اس وقت ہے جب کہ ان چار انجیلوں پر اعتماد کیا جائے لیکن صدیوں کی گمنامی کے بعد پردۂ غیب سے ایک انجیل ظہور میں آئی ہے جس کو انجیل برناباس کہتے ہیں۔ اس کے مطالعے سے بڑے بڑے پیچیدہ عقدے حل ہو جاتے ہیں اور شکوک و شبہات کا غبار خود بخود چھٹ جاتا ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیسیوں ایسے ارشادات موجود ہیں جن میں نام لے لے کر حضور ﷺ کی آمد کی بشارتیں دی گئیں ہیں اور بار بار اپنے امتیوں کو حضور ﷺ کا دامن رحمت مضبوطی سے تھام لینے کے تاکیدی احکام دیئے گئے ہیں۔ اس سے پیشتر کہ ہم وہ ایمان افروز حوالہ جات آپ کے سامنے پیش کریں، پہلے برناباس اور اس کی انجیل کے بارے میں کچھ وضاحتیں ضروری ہیں تاکہ کوئی شخص بلاوجہ اور نامعقول اعتراض کر کے آپ کو پریشان نہ کر سکے۔

برناباس قبرص کا باشندہ تھا۔ اس کا پہلا مذہب یہودیت تھا۔ اس کا نام **Joses** تھا لیکن دین عیسوی کی اشاعت اور ترقی کے لیے اس نے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ حواری اس کو برناباس کے نام سے پکارتے تھے جس کا معنی ہے ''واضح نصیحت کا فرزند''۔ بڑا کامیاب مبلغ تھا۔ جاذب قلب و نظر شخصیت کا مالک تھا۔ حضرت مسیح کے ساتھ مدت العمر جو قرب اسے نصیب رہا، اس نے اس کو اپنے حلقہ میں بڑا اہم مقام عطا کر دیا تھا۔

ابتدا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار اپنے آپ کو یہود سے الگ کوئی امت تصور نہیں کیا کرتے تھے۔ نہ ان کی علیحدہ عبادت گاہیں تھیں، لیکن یہودی انھیں شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت، آپ کی فطرت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کا تعلق، ان کے پہلے ماننے والوں کے نزدیک قطعاً وجہ نزاع نہ تھا۔ سب آپ کو انسان اور اللہ کا برگزیدہ بندہ سمجھتے تھے۔ اس وقت کے عیسائی، یہودیوں سے بھی زیادہ توحید پرست تھے، یہاں تک کہ سینٹ پال نے عیسائی مذہب قبول کیا۔ اس طرح عیسائیت میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا جس کے نظریات اور معتقدات کا منبع انجیل یا حضرت مسیح کے اقوال نہ تھے، بلکہ اس کی ذاتی سوچ بچار کا نتیجہ تھے۔ پال یہودی

تھا۔ طرسوس کا باشندہ تھا۔ کافی عرصہ روم میں رہا۔ ان کے فلسفہ اور مشرکانہ عقائد سے وہ بہت متاثر ہوا۔ عیسائیت کو اس نے اسی مشرکانہ سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی جو عوام کو بہت پسند تھا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اس کو قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ اپنے مذہب کی ترقی اور اشاعت کے لیے برناباس اور سینٹ پال کچھ عرصہ ایک ساتھ کام کرتے رہے' لیکن دن بدن اختلافات کی خلیج بڑھتی گئی۔ پال نے حلال وحرام کے بارے میں موسوی احکام کو بالائے طاق رکھ دیا۔ نیز ختنہ کی سنت ابراہیمی کو بھی نظر انداز کردیا۔ برناباس کے لیے اس کے ساتھ مل کر کام کرنا مشکل ہوگیا۔ چنانچہ دونوں علیحدہ ہوگئے۔ پال کو عوام الناس کی تائید کے علاوہ حکومت کی ہمدردیاں بھی حاصل تھیں۔ اس لیے اس کے پھیلائے ہوئے عقائد کو لوگوں نے دھڑا دھڑ قبول کرنا شروع کردیا۔ اس طرح برناباس اور اس کے ساتھی پس منظر میں چلے گئے۔ بایں ہمہ چوتھی صدی عیسوی تک برناباس کے ہم عقیدہ لوگ کافی تعداد میں موجود تھے جو خدا کی باپ کی حیثیت سے نہیں' بلکہ مالک الملک اور قادر مطلق کی حیثیت سے عبادت کرتے تھے۔ اس وقت انطاکیہ کے بشپ پال کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے' بلکہ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ انطاکیہ کا دوسرا بشپ جس کا نام **Lucian** تھا اور جو تقویٰ اور علم میں بڑی شہرت کا مالک تھا، وہ بھی تثلیث کے عقیدے کا سخت مخالف تھا۔ اس نے انجیل سے ایسی عبارتیں نکال دیں جن سے تثلیث ثابت ہوتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ جملے بعد میں بڑھائے گئے۔ اس کو **312**ھ میں شہید کردیا گیا۔ اس کے بعد اس کے شاگرد ایریس (**Arius**) نے توحید کا پرچم بلند کیا۔ اسے کئی بار کلیسا کے عہدے پر کبھی فائز کیا گیا اور کبھی معزول کیا گیا۔ لیکن اس نے اپنا مشن جاری رکھا۔ کلیسا کی مخالفت کرنا آسان کام نہ تھا۔ لیکن **Arius** نے ان مشرکانہ عقائد کی ڈٹ کر مخالفت کی اور لوگ جوق در جوق اس کے نظریات کو قبول کرتے چلے گئے۔

اسی اثنا میں دو ایسے واقعات رونما ہوئے جنہوں نے یورپ کی تاریخ بدل کر رکھ دی۔ شاہ قسطنطین جس نے یورپ کے بڑے حصے پر قبضہ کرلیا تھا' اس نے عیسائیت

قبول کیے بغیر عیسائیت کی امداد شروع کر دی' لیکن عیسائی فرقوں کے باہمی اختلافات نے اسے سراسیمہ کر دیا۔ شاہی محل میں بھی یہ نظریاتی کشمکش زوروں پر تھی۔ مادر ملکہ تو پال کے نظریات کی حامل تھی جب کہ بادشاہ کی بہن اریس کی معتقد تھی۔ بادشاہ کے پیش نظر تو صرف ملک میں امن و امان کا قیام تھا اور اس کی صرف یہ صورت تھی کہ سارے فرقے ایک کلیسا کو قبول کر لیں۔ اریس اور بشپ الیگزینڈر کی مخالفت روز بروز شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ بادشاہ کے لیے مداخلت ناگزیر ہوگئی' چنانچہ 325ء میں ''نیقیا'' کے مقام پر ایک کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ متواتر کئی روز تک اس کے اجلاس ہوتے رہے۔ فیصلہ نہ ہوسکا۔ بادشاہ نے امن و امان کی خاطر کلیسا کی حمایت حاصل کرنا ضروری سمجھا' اس لیے اس نے اریس کو جلاوطن کر دیا۔ اس طرح توحید کے بجائے تثلیث کا عقیدہ ملک کا رسمی مذہب بن گیا۔ کلیسا کی منظور شدہ انجیل کے بغیر کوئی انجیل اپنے پاس رکھنا جرم قرار دیا گیا۔ دو سو ستر مختلف انجیلوں کے نسخے نذر آتش کر دیئے گئے۔ شہزادی قسطنطانین کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ اس کی کوشش سے 346ء میں اریس کو واپس بلایا گیا۔ جب وہ فاتحانہ انداز میں قسطنطنیہ میں داخل ہو رہا تھا' اس کی موت واقع ہوگئی۔ بادشاہ نے اسے قتل عمد قرار دیا۔ اس جرم کی پاداش میں سکندریہ کے بشپ کو دو اور بشپوں کے ساتھ جلاوطن کر دیا اور خود اریس کے ایک معتقد بشپ کے ہاتھ پر عیسائیت قبول کر لی۔ توحید سرکاری مذہب قرار پایا۔ 341ء میں انطاکیہ میں ایک کانفرنس ہوئی اور توحید کو عیسائی مذہب کا بنیادی عقیدہ قرار دیا گیا۔ چنانچہ 359ء میں سینٹ جیروم (S.Jerome) نے لکھا کہ اریس کا مذہب مملکت کے تمام باشندوں نے قبول کر لیا۔ پوپ ہونوریس (Honorious) (یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم عصر تھا) کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ 638ء میں اس نے وفات پائی۔ لیکن 680ء میں پھر تثلیث کے حق میں ایک لہر اٹھی۔ قسطنطنیہ میں پھر اجلاس ہوا جس میں پوپ ہونوریس کو مطعون اور مردود قرار دیا گیا اور اس کے نظریات کو مسترد کر دیا گیا۔ اگرچہ آج عیسائی دنیا تثلیث کو ایک مسلمہ اصول کی حیثیت سے تسلیم کرتی ہے' اس کے باوجود ان میں ایسے لوگ بکثرت

موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔لیکن اس کے اظہار سے کتراتے ہیں۔

برناباس کی انجیل 325ء تک مستند انجیل تسلیم کی جاتی رہی۔ ایرانیس (Iranaeus) نے جب سینٹ پال کے مشرکانہ عقائد کے خلاف مہم شروع کی' تو اس نے برناباس کی انجیل سے بکثرت استدلال کیا۔اس سے پتا چلتا ہے کہ پہلی دوصدیوں میں یہ انجیل معتبر تسلیم کی جاتی تھی اور اپنے دین کے بنیادی مسائل ثابت کرنے کے لیے اس کی عبارتوں کو بطور حجت پیش کیا جاتا تھا' لیکن 325ء میں جو کانفرنس نیقیا میں ہوئی' اس میں یہ طے پایا کہ عبرانی زبان میں جتنی انجیلیں موجود ہیں، ان سب کو ضائع کردیا جائے۔جس کے پاس یہ انجیل ملے' اس کی گردن اڑادی جائے۔

383ء میں پوپ نے انجیل برناباس کا نسخہ حاصل کیا اور اپنی پرائیویٹ لائبریری میں اسے محفوظ کرلیا۔ زینوبادشاہ کی حکمرانی کے چوتھے سال برناباس کی قبر کھودی گئی۔اس انجیل کا ایک نسخہ جو اس نے اپنے قلم سے لکھا تھا' اس کے سینے پر رکھا ہوا ملا۔ پوپ (Siritus) (1585-90ء) کا ایک دوست تھا جس کا نام فرامارینو (Fra Marino) تھا۔اسے پوپ کی ذاتی لائبریری میں اس کا وہ نسخہ ملا۔فرا کو اس سے بڑی دلچسپی تھی۔کیونکہ اس نے ایرانیس کی تحریروں کا مطالعہ کیا تھا جس میں اس نے برناباس کی انجیل کے بکثرت حوالے دیئے تھے۔اطالوی زبان میں لکھا ہوا یہ مسودہ مختلف لوگوں سے ہوتا ہوا ایمسٹرڈم (Amsterdam) کی ایک مشہور ومعروف ہستی کے ہاں پہنچا۔ یہاں سے پرشیا کے بادشاہ کے مشیر جے۔ایف کریمر کو ملا۔اس سے سیوے کے ایک علم دوست شہزادے یوگین (Eugene) نے 1713ء میں حاصل کیا۔ 1738ء میں شہزادے کی پوری لائبریری کے ساتھ یہ نسخہ بھی وائنا پہنچا۔اب بھی یہ نسخہ وہاں محفوظ رکھا ہے۔

ٹولینڈ (Toland) نے اپنی تصنیف "Miscellaneous Works" جو اس کی وفات کے بعد 1747ء میں شائع ہوئی' کی جلد اوّل صفحہ 380 پر ذکر کیا کہ انجیل برناباس کا قلمی نسخہ اب بھی محفوظ ہے۔اسی کتاب کے پندرھویں باب

میں لکھا ہے کہ 496ء میں ایک حکم کے ذریعے اس انجیل کو ان کتب میں شامل کیا گیا جن کو کلیسا نے ممنوع قرار دے دیا تھا۔ اس سے پہلے 465ء میں پوپ انوسینٹ (Pope Innocent) نے بھی اسی قسم کا حکم جاری کیا تھا۔ نیز 382ء میں مغربی کلیسا نے متفقہ طور پر اس پر بندش عائد کی تھی۔

مسٹر اور مسز ریگ (Ragg) نے 1907ء میں ایک لاطینی نسخے سے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا جو اب ہمارے سامنے ہے۔ آکسفورڈ کے کلیرنڈن پریس نے اسے چھاپا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے اسے شائع کیا۔ جب اس کا انگریزی ترجمہ چھپ کر بازار میں آیا تو اس کے سارے نسخے پُر اسرار طریقے پر بازار سے غائب کر دیئے گئے۔ صرف دو نسخے محفوظ رہے۔ ایک برٹش میوزیم میں اور دوسرا واشنگٹن کی کانگریس لائبریری میں۔ یہ پیش نظر انگریزی ترجمہ مائیکروفلم کے ذریعے پبلشر نے ایک دوست کی وساطت سے واشنگٹن کی کانگریس لائبریری سے حاصل کیا ہے۔

برناباس کے حالات اور اس کی انجیل کی تاریخ کو قدرے شرح و بسط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے تا کہ قارئین کرام کو حالات کا پوری طرح علم ہوا اور اس الزام کی قلعی کھل جائے جو بعض عیسائی حلقوں کی طرف سے لگایا جا رہا ہے کہ اس انجیل کا مصنف کوئی ایسا شخص ہے جو عیسائیت سے مرتد ہو کر مسلمان ہوا اور دجل و تزویر سے ایک کتاب تصنیف کر کے اسے برناباس کی طرف منسوب کر دیا۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی تشریف آوری سے کئی سال پہلے کلیسا نے اس کتاب کو ممنوع لٹریچر میں شامل کر دیا تھا اور اس شخص کو واجب القتل قرار دیا تھا جس کے پاس یہ کتاب پائی جائے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جو بشارتیں اس میں بکثرت موجود ہیں، کلیسا کے غیظ و غضب کا گو سبب نہ تھیں، لیکن ان کے علاوہ اس میں کچھ ایسی تعلیمات تھیں جو سینٹ پال کے پیش کردہ عیسائی مذہب کی بیخ کنی کرتی تھیں، اس لیے کلیسا کو یہ آخری اقدام کرنا پڑا۔ قدم قدم پر اس میں عقیدۂ تثلیث کا بطلان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کو زور دار دلائل سے

بڑے حسین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشادات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آپ نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے' بلکہ اس کے بندے اور رسول تھے۔ کلیسا کے نزدیک یہ باتیں نا قابل برداشت تھیں' اس لیے انہوں نے اس کو اپنی مقدس کتب کی فہرست سے خارج کر دیا۔

برناباس نے اپنے رسول کی تعلیمات کو بلاکم و کاست بیان کیا۔ اسی طرح حضور سرور عالم ﷺ کے بارے میں جو بشارتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک بار نہیں' بلکہ بار بار دی تھیں' ان کا اس میں مندرج ہونا بھی قدرتی امر ہے' چنانچہ ان بے شمار بشارتوں میں سے صرف چند پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ ان کا مطالعہ کیجئے اپنے ایمان کو تازہ کیجئے اور انھی کی روشنی میں اس آیت کی صحیح تفسیر ملاحظہ فرمائیے:

انجیل برناباس کے باب **17** کا ایک حوالہ سماعت فرمائیے:

"But after me shall come the splendour of all the prophets and holy ones, and shall shed light upon the darkness of all that the prophets have said beause he is the messenger of God."

''لیکن میرے بعد وہ ہستی تشریف لائے گی جو تمام نبیوں اور نفوس قدسیہ کے لیے آب و تاب ہے اور پہلے انبیا نے جو باتیں کی ہیں' ان پر روشنی ڈالے گی' کیونکہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''

For I am not worthy to enloose the ties of the hosen or the latchets of the shoes of the messenger of the God whom ye call "Messiah" who was made before me. And shall come after me. And shall bring the words of truth. So that his faith shall have no end.

''یعنی جس ہستی کی آمد کا تم ذکر کر رہے ہو۔ میں تو اللہ کے اس رسول کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہیں' جس کو تم مسیحا کہتے ہو۔ اس کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی اور تشریف میرے بعد لائے گا۔ وہ سچائی کے الفاظ لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔'' (باب **42**)

"I am indeed sent to the house of Israel as a

prophet of salvation, but after me shall come the Messiah sent of God to all the world, for whom God hath made the world and then through all the world will God be worshipped. And mercy received."

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: ''بے شک میں تو فقط اسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں' لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا جسے اللہ تعالیٰ سارے جہاں کے لیے مبعوث فرمائے گا۔ اسی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے اور اسی کی کوششوں کے باعث ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہوگی۔'' (باب 82)

آپ پریشان ہیں کہ لوگوں نے آپ کو خدا اور خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا ہے۔ رومی گورنر اور بادشاہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہتے ہیں کہ ہم روم کے شہنشاہ سے ایک ایسا فرمان جاری کروائیں گے جس میں سب کو آپ کے متعلق ایسی باتیں کہنے سے روک دیا جائے گا۔ ان کے جواب میں آپ فرماتے ہیں مجھے تمہاری ان باتوں سے اطمینان حاصل نہیں ہوا۔

"But my consolation is in the coming of messenger who shall destroy every false opinion of me, and his faith shall spread and shall take hold of the whole world, for so hath God promised to Abraham our father."

''بلکہ میرا اطمینان تو اس رسول کی تشریف آوری سے ہوگا جو میرے بارے میں تمام جھوٹے نظریات کو نیست و نابود کر دے گا۔ اس کا دین پھیلے گا اور سارے جہاں کو اپنی گرفت میں لے لے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ ابراہیم سے اسی طرح کا وعدہ کیا ہے۔''

اس کے بعد پادری نے ایک اور سوال پوچھا کہ کیا اس رسول کی آمد کے بعد اور نبی بھی آئیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

"There shall not come after him true prophets sent by God, but there shall come a great deal of false prophets, where at I sorrow for satan shall raise them up."

''یعنی آپ ﷺ کے بعد اللہ کا بھیجا ہوا کوئی سچا نبی نہیں آئے گا' البتہ کثرت سے جھوٹے نبی آئیں گے جنہیں شیطان کھڑا کرے گا۔''

اس پادری نے دوسرا سوال کیا: اس مسیحا کا نام کیا ہوگا اور کن علامات سے اس کی آمد کا پتا چلے گا؟ اس کے جواب میں آپ ارشاد فرماتے ہیں:

"The name of the Messiah is Admirable, for God himself gave him the name when had created his soul. And placed it in celestial splendour. God said: "wait Muhammad for thy sake I will to create paradise. The world, and a great multitude of creatures."

...I shall send thee into the world I shall send thee as my Messenger of salvation and thy word shall be true. In so much that heavan and earth shall fail, but thy faith shall never fail."

"Muhammad is his blessed name."

''مسیحا کا نام قابل تعریف'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی روح مبارک کو پیدا کیا اور آسمانی آب و تاب میں رکھا تو خود ان کا نام رکھا۔ اللہ نے فرمایا: ''اے محمد ﷺ! انتظار کرو' میں نے تیری خاطر جنت کو پیدا کیا ہے۔ ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو تمھیں نجات دہندہ رسول بنا کر بھیجوں گا۔ تیری بات سچی ہوگی۔ آسمان اور زمین فنا ہو سکتے ہیں' لیکن تیرا دین کبھی فنا نہیں ہوسکتا۔'' آپ نے کہا کہ محمد ﷺ اس کا بابرکت نام ہے۔''

پھر تمام سامعین نے یہ سن کر یہ کہتے ہوئے فریاد کرنی شروع کی:

"O God send us thy messenger O Muhammad, come quickly for the salvation of the world."

''اے خدا! اپنے رسول کو ہماری طرف بھیج۔ یارسول اللہ! دنیا کی نجات کے لیے جلدی تشریف لے آیئے۔'' **(باب 97)**

حضرت مسیح اپنے حواری برناباس سے اپنے آخری حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے قتل کی سازش کی جائے گی۔ چند ٹکوں کے عوض مجھے میرا ایک حواری

گرفتار کرا دے گا۔ لیکن وہ مجھے پھانسی نہیں دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے زمین سے اٹھالے گا اور جس نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے' اس کو میرے بجائے سولی پر چڑھا دیا جائے گا۔

فرماتے ہیں:

''طویل عرصہ تک لوگ مجھے بدنام کرتے رہیں گے' لیکن جب محمد ﷺ تشریف لائیں گے جو خدا کے مقدس رسول ہیں' تب میری یہ بدنامی اختتام پذیر ہوگی اور اللہ تعالیٰ یوں کرے گا' کیونکہ میں اس مسیحا کی صداقت کا اعتراف کرتا ہوں' وہ مجھے یہ انعام دے گا۔ لوگ مجھے زندہ جاننے لگیں گے اور انھیں معلوم ہو جائے گا کہ اس رسوا کن موت سے میرا دور کا بھی واسطہ نہیں۔'' (باب 112)

آپ نے متعدد مقامات پر اس بات کی تصریح کی ہے کہ یہ ذی شان رسول حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوگا۔ اس مقام کی تنگ دامانی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ میں ان تمام حوالوں کو آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ امید ہے اگر بنظر انصاف آپ ان اقتباسات کا مطالعہ کریں گے تو حقیقت کا روئے زیبا یقیناً بے نقاب ہو جائے گا۔

رہا آخری سوال کہ جس شخص کا نام غلام احمد ہو' وہ اس آیت کا مصداق بن سکتا ہے اور اسے احمد قرار دیا جا سکتا ہے؟

اس کے بارے میں اتنا ہی سمجھ لیں کہ ایک شخص جس کا نام عبداللہ ہو، وہ اپنے نام سے ''عبد'' حذف کر کے اگر اللہ نہیں کہلا سکتا تو اسی طرح غلام احمد نامی شخص غلام کا لفظ کاٹ کر اپنے آپ کو احمد کہلائے گا تو اس سے بڑھ کر قرآن کی کوئی تحریف نہیں ہو سکتی۔ پس جب وہ رسول جس کا نام نامی احمد ہے، حضرت مسیح کی پیش گوئی کے مطابق تشریف لے آیا اور روشن معجزات سے اپنی صداقت کو آشکارا کر دیا تو ان لوگوں کو ایمان لانے کی توفیق نصیب نہ ہوئی اور معجزات نبوت کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

❁......۞......❁

محمد متین خالد

خوشبوئے اسم محمد ﷺ کی حدیں لامحدود

- اسم محمد ﷺ معجزۂ عظیم ہے۔
- اسم محمد ﷺ عطائے رب کریم ہے۔
- اسم محمد ﷺ توحید ربانی کی مسکت دلیل ہے۔
- اسم محمد ﷺ اسم اللہ کی طرح بے مثیل ہے۔
- اسم محمد ﷺ کا محافظ خود رب ذوالجلال ہے۔
- اسم محمد ﷺ کی شرینی وحلاوت بے مثال ہے۔
- اسم محمد ﷺ نطق و گویائی کا جمال ہے۔
- اسم محمد ﷺ قرب رب کائنات ہے۔
- اسم محمد ﷺ زندگی کا ثبات ہے۔
- اسم محمد ﷺ انبیاء کی شان ہے۔
- اسم محمد ﷺ مومنوں کی جان ہے۔
- اسم محمد ﷺ عظمتوں کی دلیل ہے۔
- اسم محمد ﷺ رحمتوں کی سبیل ہے۔
- اسم محمد ﷺ علم کی معراج ہے۔
- اسم محمد ﷺ رحمتوں کا تاج ہے۔
- اسم محمد ﷺ زندگی کا پاسباں ہے۔
- اسم محمد ﷺ بے سہاروں کو اماں ہے۔
- اسم محمد ﷺ شامل تکبیر واذاں ہے۔

- اسم محمد ﷺ عظمتوں کا نشاں ہے۔
- اسم محمد ﷺ میں مخفی علوم کے کئی جہاں پنہاں ہیں۔
- اسم محمد ﷺ جن وانس و ملک کے وردِ زباں ہے۔
- اسم محمد ﷺ تسکینِ قلب اور راحتِ جاں ہے۔
- اسم محمد ﷺ رازِ کن فکاں ہے۔
- اسم محمد ﷺ شب دہر میں فجر کی اذاں ہے۔
- اسم محمد ﷺ صبح سعادت کی تنویر ہے۔
- اسم محمد ﷺ محبت کی توقیر ہے۔
- اسم محمد ﷺ روشنیوں کا امیں ہے۔
- اسم محمد ﷺ راحتِ قلبِ حزیں ہے۔
- اسم محمد ﷺ اہل رضا کا وقار ہے۔
- اسم محمد ﷺ کی تسبیح فرشتوں کا شعار ہے۔
- اسم محمد ﷺ خاتم دل کا نگیں ہے۔
- اسم محمد ﷺ کلک فطرت کا حرف نخستیں ہے۔
- اسم محمد ﷺ حقیقت کا مظہر ہے۔
- اسم محمد ﷺ روح پرور ہے۔
- اسم محمد ﷺ سے چشم بے مایہ کو آنسوؤں کا گہر مل جاتا ہے۔
- اسم محمد ﷺ سے چمن زارِ تخیل مہک جاتا ہے۔
- اسم محمد ﷺ سے ہر درد دوا بن جاتا ہے۔
- اسم محمد ﷺ ہی اسم اعظم ہے۔
- اسم محمد ﷺ خصائل وشمائل کا مظہر اتم ہے۔
- اسم محمد ﷺ ایمان کی علامت ہے۔
- اسم محمد ﷺ شفاعت کی ضمانت ہے۔
- اسم محمد ﷺ بے زروں کے لیے ہر دور میں زرِ اعانت ہے۔

- اسم محمد ﷺ راحتوں کا خزینہ ہے۔
- اسم محمد ﷺ خصائص و اوصاف اور فضائل و برکات کا گنجینہ ہے۔
- اسم محمد ﷺ حق کا اثبات ہے۔
- اسم محمد ﷺ نکیرین کے سوالوں کا شافی جواب ہے۔
- اسم محمد ﷺ باب مستجاب پر تحریر ہے۔
- اسم محمد ﷺ آفتاب الست کی اولیں تنویر ہے۔
- اسم محمد ﷺ لولاک لما کی تفسیر ہے۔
- اسم محمد ﷺ کتاب فطرت کے سرورق پر تحریر ہے۔
- اسم محمد ﷺ تا بہ ابد زندہ قاموس ہے۔
- اسم محمد ﷺ عجم کی آبرو اور عرب کی ناموس ہے۔
- اسم محمد ﷺ رب کریم کے لطف عمیم کا بہانہ ہے۔
- اسم محمد ﷺ معراجِ حمد کا سرنامہ ہے۔
- اسم محمد ﷺ دنیائے آب و گل کی رعنائی ہے۔
- اسم محمد ﷺ مجموعۂ خوبی و زیبائی ہے۔
- اسم محمد ﷺ اسمائے رسول کریم ﷺ کا سردار ہے۔
- اسم محمد ﷺ کمالات نبوت کا آئینہ دار ہے۔
- اسم محمد ﷺ رحمت للعالمینی کا جاودانی عنوان ہے۔
- اسم محمد ﷺ جملہ انبیائے کرام کی صفات کا دیوان ہے۔
- اسم محمد ﷺ عفت و عصمت کا پاسبان ہے۔
- اسم محمد ﷺ اول و آخر علم و عرفان ہے۔
- اسم محمد ﷺ بے سہاروں کا سائبان ہے۔
- اسم محمد ﷺ سے دو جگ اجیارا ہے۔
- اسم محمد ﷺ سے دہر میں اجالا ہی اجالا ہے۔
- اسم محمد ﷺ شام ابد کی آنکھ کا تارا ہے۔

○— اسم محمد ﷺ رحمت حق کا استعارہ ہے۔

○— اسم محمد ﷺ کولحن خدا نے ہی سنوارا ہے۔

○— اسم محمد ﷺ سے خیمہ افلاک کا استادہ ہے۔

○— اسم محمد ﷺ سے نبض ہستی تپش آمادہ ہے۔

○— اسم محمد ﷺ کتاب کونین کا طغرائے پیشانی ہے۔

○— اسم محمد ﷺ شام ابد کی تابانی ہے۔

○— اسم محمد ﷺ آفتاب الوہیت کی لو ہے۔

○— اسم محمد ﷺ اسم اللہ کے جلال و جمال کا پرتو ہے۔

○— اسم محمد ﷺ کا معنوی اعجاز چہار سو جلوہ گر ہے۔

○— اسم محمد ﷺ ازل تا ابد گم کردہ راہ قافلوں کا رہبر ہے۔

○— اسم محمد ﷺ قوت وشوکت کا استعارہ ہے۔

○— اسم محمد ﷺ بے سہاروں کا دائمی سہارا ہے۔

○— اسم محمد ﷺ آیات بینات کا رواں دھارا ہے۔

○— اسم محمد ﷺ فتح ونصرت کی نوید ہے۔

○— اسم محمد ﷺ کامرانی وکامیابی کی کلید ہے۔

○— اسم محمد ﷺ سراسر نکہت وخوشبو ہے۔

○— اسم محمد ﷺ متلاشیان حق کی جستجو ہے۔

○— اسم محمد ﷺ نعت خوانوں کی آبرو ہے۔

○— اسم محمد ﷺ دلوں کی بینائی ہے۔

○— اسم محمد ﷺ روح کی زیبائی ہے۔

○— اسم محمد ﷺ عروج نوعِ بشر ہے۔

○— اسم محمد ﷺ ضیائے شمس وقمر ہے۔

○— اسم محمد ﷺ آبروئے مازاغ ہے۔

○— اسم محمد ﷺ طاق رفعت کا چراغ ہے۔

- اسم محمد ﷺ ہی کے لیے **ورفعنا لک ذکرک** کا نزول ہوا۔
- اسم محمد ﷺ صبح ازل کی پہلی کرن ہے۔
- اسم محمد ﷺ سے ہر مطلع انوار روشن ہے۔
- اسم محمد ﷺ لوح جہاں کی اساس ہے۔
- اسم محمد ﷺ پوری کائنات میں ہمہ وقت گونج رہا ہے۔
- اسم محمد ﷺ لوح بھی ہے، قلم بھی اور الکتاب بھی۔
- اسم محمد ﷺ اوراق کتاب زندگی پر آب زریں سے لکھنا چاہیے۔
- اسم محمد ﷺ سن کر صل علی کہنا فرض ہے۔
- اسم محمد ﷺ سے دل میں چراغاں ہوتا ہے۔
- اسم محمد ﷺ کا ورد کرنے سے فرشتے منہ چوم لیتے ہیں۔
- اسم محمد ﷺ جس کاغذ پر لکھیں، اس سے خوشبو آتی ہے۔
- اسم محمد ﷺ کی برکت سے حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی۔
- اسم محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کو نقطہ بھی گوارا نہیں۔
- اسم محمد ﷺ کا ورد کرنے والے کی نجم وقمر اور ارض وسما بلائیں لیتے ہیں۔
- اسم محمد ﷺ وجہ زندگی اور چراغ آگہی ہے۔
- اسم محمد ﷺ معراج انسانیت ہے۔
- اسم محمد ﷺ دعائے خلیل کی خوشبو ہے۔
- اسم محمد ﷺ پل صراط پر مونس و یاور ہوگا۔
- اسم محمد ﷺ وہ نام ہے جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔
- اسم محمد ﷺ نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا۔
- اسم محمد ﷺ بے عیب و بے نقط ہے۔
- اسم محمد ﷺ کا ہر حرف منفرد اور یگانہ ہے۔
- اسم محمد ﷺ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔
- اسم محمد ﷺ کے ہر حرف میں معنی کی لاتعداد کائناتیں پوشیدہ ہیں۔

- اسم محمد ﷺ حرفِ شوق ہے۔
- اسم محمد ﷺ باطل کی نفی ہے۔
- اسم محمد ﷺ محبت کا مترادف ہے۔
- اسم محمد ﷺ کے حسنِ خُلق سے قرآن بنتا ہے۔
- اسم محمد ﷺ احمر واسود کو شیر وشکر کرتا ہے۔
- اسم محمد ﷺ کے ہر حرف میں معارف کے گنج ہائے گرانمایہ مخفی ہیں۔
- اسم محمد ﷺ بہار آفریں تبسم ہے۔
- اسم محمد ﷺ رنگ و بو کا جمالِ اکمل ہے۔
- اسم محمد ﷺ اوصاف ومحاسن کی معراج ہے۔
- اسم محمد ﷺ کی صبحوں سے سورج نے کرنوں کی خیرات پائی۔
- اسم محمد ﷺ پر نگاہ اشکوں سے باوضو آنکھ ہی ڈال سکتی ہے۔
- اسم محمد ﷺ کو لکھنے اور ادا کرنے سے ہاتھوں اور ہونٹوں سے کبھی خوشبو نہیں جاتی۔
- اسم محمد ﷺ کو حرزِ جاں بنانے سے آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہے۔
- اسم محمد ﷺ سے فضا عطر ریز ہو جاتی ہے۔
- اسم محمد ﷺ یقین کامل ہے۔
- اسم محمد ﷺ اسرار ربانی کا امین ہے۔
- اسم محمد ﷺ ہر زخم کا مرہم ہے۔
- اسم محمد ﷺ ہر ذی نفس کی زباں کا ورد ہے۔
- اسم محمد ﷺ ہر مسلمان کی چشمِ عقیدت کا سرمہ ہے۔
- اسم محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نام کا اتصال ہے۔
- اسم محمد ﷺ فیضان کا چشمۂ عام ہے۔
- اسم محمد ﷺ مایوس دلوں کے لیے امید کا پیام ہے۔
- اسم محمد ﷺ صدیوں کے پیاسوں کے لیے لبریز جام ہے۔
- اسم محمد ﷺ بہار گلشن کائنات ہے۔

○— اسم محمد ﷺ طوفانِ بلا میں سفینۂ نجات ہے۔
○— اسم محمد ﷺ ہی فخرِ موجودات ہے۔
○— اسم محمد ﷺ تشنہ لبوں کے لیے آبِ حیات ہے۔
○— اسم محمد ﷺ معدنِ جواہرات ہے۔
○— اسم محمد ﷺ موجبِ تخلیقِ کائنات ہے۔
○— اسم محمد ﷺ ہر پست کو بالا کرتا ہے۔
○— اسم محمد ﷺ تاریک بستیوں میں اجالا کرتا ہے۔
○— اسم محمد ﷺ غبارِ راہ کو فروغِ وادیٔ سینا عطا کرتا ہے۔
○— اسم محمد ﷺ لہجوں کو شگفتگی اور سخن کو مہک عطا کرتا ہے۔
○— اسم محمد ﷺ چشمِ بے مایہ کو آنسوؤں کے گوہر عطا کرتا ہے۔
○— اسم محمد ﷺ انجمن در انجمن ہے۔
○— اسم محمد ﷺ چمن در چمن ہے۔
○— اسم محمد ﷺ زمن در زمن ہے۔
○— اسم محمد ﷺ جنت کی ہر ایک شے پر نقش ہے۔
○— اسم محمد ﷺ جمالِ وجودِ ہستی کا عکس ہے۔
○— اسم محمد ﷺ معراجِ حرفِ آگہی ہے۔
○— اسم محمد ﷺ عروجِ شعورِ بندگی ہے۔
○— اسم محمد ﷺ سراسر زندگی ہے۔
○— اسم محمد ﷺ از افق تا افق تابندگی ہے۔
○— اسم محمد ﷺ ہر دکھ کا مداوا ہے۔
○— اسم محمد ﷺ ہر درد کی دوا ہے۔
○— اسم محمد ﷺ دشتِ کائنات کے ہر ذرے میں انجمن آرا ہے۔
○— اسم محمد ﷺ وسیلہ انبیا ہے۔

- اسم محمد ﷺ آنکھوں کی جلا، دکھوں کی ضیا اور دافع رنج و بلا ہے۔
- اسم محمد ﷺ دعا، دوا اور شفا ہے۔
- اسم محمد ﷺ ذہن میں کوثر و تسنیم کا رس گھولتا ہے۔
- اسم محمد ﷺ کی تعریف ادا کرنے سے الفاظ قاصر ہیں۔
- اسم محمد ﷺ کی توصیف بیاں کرنے سے خطیب عاجز ہیں۔
- اسم محمد ﷺ قرطاس پر لکھنے سے روشنائی میں نور آ جاتا ہے۔
- اسم محمد ﷺ پڑھنے سے قلب و جاں میں سرور آ جاتا ہے۔
- اسم محمد ﷺ پر مشیت کو ناز ہے۔
- اسم محمد ﷺ انسانیت کے لیے سرمایۂ اعزاز ہے۔
- اسم محمد ﷺ حرف کن کا راز ہے۔
- اسم محمد ﷺ جملہ صفات حق کا آئینہ دار ہے۔
- اسم محمد ﷺ رسول کریم کے تمام اسما کا سردار ہے۔
- اسم محمد ﷺ عشق کے گلاب کا نکھار ہے۔
- اسم محمد ﷺ دلوں کی بہار ہے۔
- اسم محمد ﷺ قبلۂ صوت وصدا ہے۔
- اسم محمد ﷺ حبس کے موسم میں خنک ہوا ہے۔
- اسم محمد ﷺ ہی خالص عنبر و مشک و عود ہے۔
- اسم محمد ﷺ کا پھیلاؤ غیر مشروط اور لامحدود ہے۔
- اسم محمد ﷺ کا تقاضا درود ہے۔
- اسم محمد ﷺ ہی ضیائے سجود ہے۔
- اسم محمد ﷺ کی ہر صفت بے حدود ہے۔
- اسم محمد ﷺ ہر طاغوت کا رد ہے۔
- اسم محمد ﷺ میں صرف ایک شد ہے۔

○— اسم محمد ﷺ حاصل مہر وعطا ہے۔

○— اسم محمد ﷺ منبع جود وسخا ہے۔

یہ کون طائر سدرہ سے ہم کلام آیا
جہانِ خاک کو پھر عرش کا سلام آیا
جبیں بھی سجدہ طلب ہے یہ کیا مقام آیا
''زباں پہ بارِ خدایا' یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لیے''

خط جبیں ترا امّ الکتاب کی تفسیر
کہاں سے لاؤں ترا مثل اور تیری نظیر
دکھاؤں پیکر الفاظ میں تری تصویر
''مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر
کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لیے''

کہاں وہ پیکر نوری' کہاں قبائے غزل
کہاں وہ عرش مکیں اور کہاں نوائے غزل
کہاں وہ جلوۂ معنیٰ کہاں ردائے غزل
''بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل
کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیاں کے لیے''

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
''ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے''

محمد متین خالد

آپ ﷺ کا اسم مبارک خاتم دل کا نگیں

- **محمّد** ﷺ سیّد اِبرار، احمد مختار، مدنی تاجدار ہیں۔
- **محمّد** ﷺ حبیب غفار، محبوبِ ستار، خاصۂ کردگار ہیں۔
- **محمّد** ﷺ شافع یومِ قرار، صدرِ انجمن لیل ونہار، آفتابِ نو بہار ہیں۔
- **محمّد** ﷺ سرورِ عالم، مونس آدم، قبلۂ عالم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ کعبۂ اعظم، جانِ مجسم، نورِ مجسم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ فخر دو عالم، مرسل خاتم، خیر مجسم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ صبر اقوم، صدرِ مکرم، نورِ مقدم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ آیۂ محکم، نیرِ اعظم، مرکز عالم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ وارثِ زمزم، اجود واحکم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مخزنِ کائنات، مبدا کائنات ہیں۔
- **محمّد** ﷺ منشائے کائنات، مقصودِ کائنات ہیں۔
- **محمّد** ﷺ سیّد کائنات، سرورِ کائنات، مقصد حیات ہیں۔
- **محمّد** ﷺ منبع فیوضات، افضل الصلوات، اکمل التحیات ہیں۔
- **محمّد** ﷺ خلاصۂ موجودات، صاحب آیات، صاحب معجزات ہیں۔
- **محمّد** ﷺ باعث تخلیق کائنات، جامع صفات، اصلِ کائنات ہیں۔
- **محمّد** ﷺ فخر موجودات، ارفع الدرجات، اکمل البرکات ہیں۔
- **محمّد** ﷺ واصل ذات، صاحب التاج، صاحب المعراج ہیں۔

- **محمّد** ﷺ صاحب **المحشر**، سیّد البشر ہیں۔
- **محمّد** ﷺ صاحب لوح وقلم ہیں
- **محمّد** ﷺ سیّد عرب وعجم، صاحب جود وکرم، وجہ بارانِ کرم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ شمس الضحیٰ، عشق نورِ خدا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ بدرالدجیٰ، آفتابِ ھدیٰ، صدرالعلیٰ ہیں۔
- **محمّد** ﷺ نورالہدیٰ، کہف الوریٰ، صاحب جود وسخا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ خیرالوریٰ، خواجۂ دوسرا، بحر جود وسخا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ ابر لطف وعطا، اعتماد شفاء، پیکر تسلیم ورضا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ محرمِ اسرارِ حرا، سیّد وآقا، کعبۂ اصفیا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ قبلۂ اغنیا، مجسم روح فزا، سرورِ انبیا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ حسن صبر ورضا، ضیاء خوش ادا، شمع غارِ حرا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ راسِ عدل وقضا، دست عطا، نیسانِ سخا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ بے بہا مہ لقا، بے غرض، بے ریا، بے ہوا، باصفا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ پارسا مصطفیٰ، سرفراز رضا، تاجدارِ غنا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ صاحب سدرۃ المنتہیٰ، صاحب رشد وہدیٰ، مظہر ربِ نورالعلیٰ ہیں۔
- **محمّد** ﷺ وجہ تخلیق ارض وسما، جلوۂ حق نما، سیّد الانبیا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ نور راہ ہدیٰ، مطلع دل کشا، مقطع جاں فزا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ جان صبح ومسا، سرور انبیا، رہبر اولیا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ روح ارض وسما، شارع **لا الٰہ**، چشم امواجِ بقا، خاتم الانبیا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ رونق منبر نبوت، چشمہ علم وحکمت ہیں۔
- **محمّد** ﷺ نازشِ سند امانت، غنچۂ راز وحدت، جوہر فرد عزت ہیں۔
- **محمّد** ﷺ خاتم دور رسالت، محبوب رب العزت ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مالک کوثر وجنت، سلطان دین وملت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مخزنِ اسرارِ ربانی، مرکز انوار رحمانی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مصدرِ فیوضِ یزدانی، قاسم برکاتِ صمدانی، دانش برہانی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صابر و شاکر، مدثر و مزمل، مزمل و مرسل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انتہائے کمال، منتہائے جمال، منبع خوبی و کمال، بےنظیر و بے مثال ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فخر جہاں، عرش مکاں، شاہِ شہاں، نیر رخشاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انجم تاباں، ماہِ فروزاں، صبح درخشاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نور بداماں، جلوہٗ ساماں، جبہٗ تاباں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سروِ خراماں، سنبل پیچاں، ماحیٔ عصیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نیر تاباں، مہر درخشاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مونس دل شکستگاں، راحت قلوبِ عاشقاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ دیدہٗ مشتاقاں، صورتِ صبح درخشاں، پشت پناہِ خستگاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ موجب نازِ عارفاں، باعث فخر صادقاں، رحیم بے کساں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حب غریباں، شاہِ جناں، جانِ جاناں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قبلہٗ زاہداں، کعبہٗ قدسیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ہمدمِ نوح، رہبر خضر، رہبر موسیٰ، ہادیٔ عیسیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شانِ کریمی، خلق خلیلی، نطق کلیمی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زہد مسیحا، عفت مریم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دولت سرمد، حسن مجرد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ساقی کوثر، شافع محشر، نورِ مقطر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فیض موبد، فوزِ مخلد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بدر منور، حامی مضطر، روح مصور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مرسل داور، زلف معنبر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اشرف و اکمل، احسن و اجمل، احمد مرسل، مظہر اوّل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جسم مزکیٰ، قلب مجلیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مہر نبوت، مہر رسالت، مہر جلالت، عین عدالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قسیم وجسیم، تسنیم و وسیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خضر دلالت، مہر صداقت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رؤف ورحیم، خلیل وحکیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حامل قرآن، باطن قرآن ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مصدر رافت، مظہر رحمت، مخزن شفقت، عین عنایت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مظہر انوارِ حق، مصدرِ اسرارِ حق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بشریٰ القویٰ، خیر الوریٰ، محبّ الوریٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صادق البیاں، آخر الزماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جمیل الشیم، شفیع الامم، منبع جود و الکرم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شہر یار حرم، سحابِ کرم، مہر کرم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گنج نعم، شاہِ امم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خطیب النبیین، امام المتقین، سیّد **الطیبین**، امام العالمین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اوّل المسلمین، محبوبِ ربِ العالمین، سیّد المرسلین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خاتم النبیین، شفیع المذنبین، نور مبین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طٰہٰ و یٰسین، انیس الغریبین، رحمۃ للعالمین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مظہر اولیں، حجت آخریں، آبروئے زمیں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اکرم الاکرمین، راحت العاشقین، مراد المشتاقین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شمس العارفین، سیّد العارفین، سراج السالکین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مصباح المقربین، محبّ الفقراء والغرباء والمساکین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امام المتقین، وارث علام اولین و آخرین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مورثِ کمالاتِ آخرین، صادق و امین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مفسر قرآن مبیں، روشن جبیں، سلطانِ دیں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سیّد الثقلین، نبی الحرمین، امام القبلتین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وسیلۂ فی الدارین، صاحب قاب قوسین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سیّد الکونین، سرور کونین، نور رب رحمان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محبوبِ ربّ المشر قین والمغر بین، جدالحسن والحسین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محبوبِ ربِ دوجہاں، قاسم علم وعرفاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ راحت قلوبِ عاشقاں، سرورِ کشوراں، راحت عاصیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فخر کون ومکاں، شفقت بیکراں، چارۂ گر چارہ گراں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رہبر انس وجاں، تابِ جاں، ہادئ گمراہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافع عاصیاں، حامئ بے کساں، راحت قلب وجسم وجاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شاہ دوراں، ہادئ جہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قرار بے قراراں، غمگسار دل فگاراں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انیس بے کساں، چارہ گر آزردگاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سکونِ دردمنداں، راحت دل خستگاں، پناہ بے پناہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نگاہ بے نگاہاں، دمسازِ غریباں، شفیق غم نصیباں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مونس افسردگاں، مددگارِ ضعیفاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امید ناامیداں، نگہدار یتیماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نصیر عاجزاں، مایہ بے مائیگاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معین بے قراراں، خانۂ بے خانماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ندیم کور بختاں، ہمدم کوتاہ دستاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رفیق درویشاں، خیر خواہ دشمناں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شہنشاہ زمین وزماں، ثروتِ بے ثروتاں، قوتِ بے قوتاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خلاصۂ دوجہاں، شہ عرش آستاں، وجہ تخلیق کون ومکاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نیرتاباں، مہر درخشاں، خواجۂ گیہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ماہِ فروزاں، نازشِ قدسیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جانِ جہاں، ایمانِ جہاں، فخر جہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ فاراں، محسن انساں، پناہ گاہِ جہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مونس دل شکستگاں، راحت قلوبِ عاشقاں، نور دیدۂ مشتاقاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انیس دل فگاراں، رہبر رہبراں، قرارِ قلب پریشاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرورِ دوراں، عاشق یزداں، چشمۂ عرفاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وارث ایماں، مرکز ایماں، مشعل ایماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حاصل ایماں، محور ایماں، شہر یارِ مرسلاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شاہ رسولاں، شہ شاہاں عرش مکاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خیرالانبیا، خیرالبریہ، خیرالناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بشیر ونذیر، سراج منیر، روحِ بزمِ سخن ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بہارِ گلشن، جانِ جہاں، فخر زماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جانِ ایقاں، منبع ایماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طیب الفتوح، طبیب الروح ہیں

○— **محمّد** ﷺ عطیۂ عظیم، زینت دو عالم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سراپا شانِ رحمت، ہادیٔ برحق، رافع العرب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امام الناس، سیّد الناس، صاحب محشر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب کوثر، طیب وطاہر، علیم وعدیل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قائدالخیر، کریم وطبیب جامعِ مکارمِ اخلاق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافع یوم النشور، نجیب وقریب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب شمشیر ونگیں، شہنشاہ کشور کشا، گدائے بے نوا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نمونۂ صدق ووفا، رہبر ورہنما ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نبی آخر الزمان، مرشد انس و جاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تاجدار حرم' بحر سماعت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گل کدۂ فردوس' سلطانِ مدینہ' معنیٔ قرآنِ مبیں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امین الٰہی' رفیع المدارج' شہنشاہِ وحدت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طبیب نہانی' مظہر شان کبریا' حامد و محمود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مرجع خاص و عام' مظہر کبریا' حبیب خدا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شاہِ رحمت' شوکت دیں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تاجدارِ ملک ہدایت' آفتابِ چرخِ ہدایت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مطلع نبوت' مقطع نظم رسالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اورنگ نشین اصالت' زیب فرقِ سیادت' مخزنِ امامت و امارت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وجہ وجیہہ خلقت' راز آشنائے مشیت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ پیغمبر دین فطرت' شہکارِ کمالِ قدرت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خواجۂ کون و مکاں' باعث چنیں و چناں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ روحِ روانِ دو جہاں' مقصود و سجودِ قدسیاں' اصل اصولِ گیہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خرد عرش نشاں' مالک خلد جناں' ضامن روضۂ رضواں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حافظ گلشن ایمان' حاصل کشت ارمان' راحت قلب پریشان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ چارہ گر کلفت جاں' نائب رحیم ورحماں' رحمت عالم و عالمیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرورِ وسعت کائنات' نازش جملہ موجودات' مصدر حسن کمالات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافع میدان محشر' نافع اسود و احمر' رافع ارذل و اصغر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قاسم سبیلِ کوثر' متصرفِ خشک و تر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حضور پرنور' شافع یوم النشور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سر الاسرار' مظہر غفار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وجہ لولاک لما' مہمانِ شب اسریٰ' مقیم قصر دنیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رازِ دارِ ربّ العلیٰ، حبیب ذاتِ کبریا، پیکر اصفیا و اتقیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محبوبِ ربّ، شاہِ عرب، اُمی لقب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عالی نسب، نقش خرد، نازِ احد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شانِ حمد، ازازل تا ابد، شیریں زباں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شیوۂ زباں، گوہر فشاں، بحر رواں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آنِ فقر، شانِ تمدن، شہر یارِ تجمل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طرحدارِ عرب، نگارِ شریعت، بہارِ قریش ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شاہدِ رب ودُود، حامل وحی و کتاب، مظہر آئینِ حق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مخزنِ دینِ مبیں، روحِ سراپا طہور، شارحِ بعث و نشور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کاشف غیب و شہود، وارثِ تاج و سریر، عبد خدائے جلیل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ہم سفر جبرائیلؑ، فخر ذبیحؑ و خلیلؑ، رشک مسیحؑ و کلیمؑ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زینت بیت الحرام، رونق اقصائے شام ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زینت محفل، شافع عاصیاں، سراجِ ضوفگن، صاحب محراب قدس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دولت توحید، ساقیٔ کوثر، پیکر نوری ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آیۂ رحمت، شہنشاہِ زمن، چہرۂ اُم الکتاب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خلق عظیم، لطف عمیم، سرخیل بنی آدم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سلطانِ معظم، سرورِ بنی آدم، روحِ روانِ عالم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انسان عین وجود، دلیل کعبہ مقصود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کاشف سرمکنون، خازنِ علم مخزون ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اقامت حدود واحکام، تعدیل ارکانِ اسلام ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امام جماعت انبیا، مقتدائے زمرۂ اتقیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قاضی سند حکومت، مفتیٔ دین وملت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قبلۂ اصحابِ صدق وصفا، کعبہ اِربابِ حلم وحیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وارثِ علوم اوّلین، مورثِ کمالاتِ آخرین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منشا فضائل و کمالات، مدلولِ حروفِ مقطعات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منزلِ نصوصِ قطعیہ، صاحب آیت بینہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حجت حق الیقین، تفسیر قرآنِ مبین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سند انبیا و مرسلین، تصحیح علومِ متقدمین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مظہر حالات مضمرہ، مخبر اخبارِ ماضیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حافظ حدودِ شریعت، ماحی کفر و بدعت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قائد افواجِ اسلام، دافع جیوشِ اَصنام ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خاتم نگین پیغمبری، نگین خاتم سروَری ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سلیمانِ ایوانِ جلال، یوسف کنعان جمال ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منادیٔ طریق رشاد، سراجِ اقطار و بلاد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اکرمِ اسلاف، اَشرفِ اَشراف ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طرازِ مملکت، لسانِ حجت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورسِ گلشن خوبی، چمن آرائے باغِ محبوبی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گل گلستانِ خوش خوئی، طراوتِ جوئبار دل جوئی، لالۂ چمنستانِ خوبروئی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آرائش نگارستانِ چمن، رونق ریاضِ گلشن ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طرۂ ناصیۂ سنبلستان، قرۂ دیدۂ نرگستان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گلدستۂ بہارستانِ جنان، رنگ افزائے چہرۂ ارغواں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تراوشِ شبنم رحمت، توتیائے چشم بصیرت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نسرین حدیقۂ فردوس بریں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ چمن خیابانِ زیبائی، بہار افزائے گلستانِ رعنائی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نخل بند بہارِ نو آئین، رنگ آمیز لالہ زارِ رنگین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رونق بزمِ رنگیں ادائی، رنگ روئے مجلس آرائی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گلگونہ بخش چہرۂ گلنار، نسیم اقبالِ بہارِ ازہار، نگہت عنبر بیزانِ گلزار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بیخ فروغ نخلستان ناسوت، فارس میدان جبروت، شہسوار مضمار لاہوت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شگوفۂ شجرۂ محبوبیت، ثمرۂ سدرۂ مقبولیت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نوبادۂ گلزارِ ابراہیمؑ، نورسِ بہارِ جنت نعیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زینت کارگاہِ گوناگوں، اعجوبۂ صنعت کدۂ بوقلموں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ لعل آبدارِ بدخشان رنگینی، دریتیم گوشِ مہ جبینی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جگر گوشۂ کانِ کرم، دستگیر درماندگانِ اُمم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ روحِ روانِ عقیق ومرجان، یاقوتِ نسخہ امکان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خزانۂ زواہرِ ازلیہ، گنجینۂ جواہر قدسیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گوہر محیط احسان، ابر گہر بارِ نیساں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گہر دریائے مروت وحیا، لولؤ بحر سخاوت وعطا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مشکبارِ صحرائے ختن، گلریز دامن گلشن ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ غالیہ سائے مشامِ جاں، عطر آمیز دماغِ قدسیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منشا اصنافِ زواہر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مخزنِ اجناسِ عالیہ، معدنِ خصائص کاملہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقومِ نوعِ انساں، ربیع فصل دوراں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مربی نفوسِ فاضلہ، اکمل انواعِ سافلہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اختر برجِ دلبری، خورشید سماءِ سروَری ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آبروئے چشمہ خورشید، چہرہ افروزِ ہلالِ عید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بہارِ باغِ کامرانی، ہلالِ عید شادمانی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صفائے سینۂ نیرِ اعظم، نوردیدۂ ابراہیمؑ وآدمؑ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زیبِ نجم گلستاں، گل باغِ ماہتابِ آسماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مشرقِ آفتابِ منیر، مشرقِ دائرۂ تنویر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شمس چرخِ استوا، چراغِ دودمانِ انجلا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مجلیٔ نگارخانہ کونین، سیارۂ فضائے قاب قوسین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ غرہ جبہۂ اسرار، زہرۂ جبین انوار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عقدہ کشائے عقد ثریا، ضیائے دیدۂ ید بیضا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ نگاہ شہود، مقبولِ ربّ وُدود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بیاضِ روئے سحر، طرازِ فلک قمر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جلوۂ انوارِ ہدایت، لمعانِ شموسِ سعادت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ مردمک انسانیت، بہائے چشم نورانیت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شمع شبستانِ ماہِ منور، قندیل فلک مہر انور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مطلع انوارِ ناہید، تجلی برق وخورشید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آئینۂ جمالِ خوبروئی، برقِ سحابِ دلجوئی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مشعل خورشید تابِ لامکاں، تربیع ماہتابِ درخشاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سہیل فلک ثوابت، اعتدالِ امزجۂ بسائط ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مرکز دائرۂ زمین وآسماں، محیط کرۂ فعلیت وامکاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مربع نشین مسند یکتائی، زاویہ گزین گوشۂ تنہائی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مسند آرائے ربع مسکوں، رونق مثلثاتِ گردوں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معدنِ نہار سخاوت، منطقۂ بروجِ سعادت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اوجِ محدبِ افلاک، رونق حضیض خاک ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اسد میدانِ شجاعت، اعتدالِ میزانِ عدالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سطح خطوطِ استقامت، حاوِی سطوحِ کرامت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نباضِ محمومانِ شقاوت، طبیب بیماران ضلالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ علاجِ طبائعِ مختلفہ، دافعِ امراضِ متضادہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جوارشِ مریضانِ محبت، معجونِ ضعیفانِ امت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آرامِ جاں ہائے مشتاقاں، قوتِ دلہائے ناتواں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تفریحِ قلوبِ پژمردہ، دوائے دلہائے افسردہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقدمۂ قیاسِ معرفت، ممہد قواعد محبت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مبد ضوابط فروع و اصول، عقل اوّل سلسلۂ عقول ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نتیجہ استقرائے مبادی عالیہ، خلاصۂ مدارک ظاہرہ و باطنہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رابطہ علت و معلول، واسطۂ جاعل و مجعول ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محبط اسرارِ مجردات، مدرکِ نتائج محسوسات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جامع لطائف ذہنیہ، مجمع انوارِ خارجیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حقیقت حقائق کلیہ، واقف اسرارِ جزئیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مثبت براہین قاطعہ، مبطل مزخرفات فلاسفہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اوسط طرفین امکان و وجوب، واسطۂ ربط طالب و مطلوب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معلم دبستانِ تفرید، مدرسِ مدرسۂ تجرید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دانائے رموزِ حقیقت، سالک مسالک طریقت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اثباتِ وحدتِ مطلقہ، برہانِ احدیت مجردّہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خزینۂ اسرارِ الٰہیہ، گنجینۂ انوارِ قدسیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تزکیۂ نفوسِ فاضلہ، تصفیہ قلوبِ کاملہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سردفتر دیوانِ ازل، خاتم صحف ملل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تخم مزرعِ حسنات، ترغیب اہل سعادات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کفایت حوائج خلقت، جمع محاسن فتوت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ہادیٔ سبیل رشاد، استیعاب قواعد سداد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شیرازۂ مجموعۂ فصاحت، بحجت حدائق بلاغت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نسخہ کیمیائے سعادت، سراج وہاج ہدایت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تکمیل دلائل نبوت، صحیفہ احوالِ آخرت لب اصولِ ادب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بیاضِ زواہر جواہر، تمہید نوادر بصائر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقتدائے صغیر وکبیر، مفتاحِ فتح قدیر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مفید مستفیدانِ اسرار، میزبانِ نزل اَبرار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قلزم درو قلائد، دُرجِ جواہر عقائد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تیسیرِ اصولِ تاسیس، روضۂ گلستانِ تقدیس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ احیائے علوم وکمالات، مطلع **اشعة اللمعات** ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقدمہ طبقاتِ بنی آدم، رہنمائے دین محکم ومسلم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تشریح حجت بالغہ، تصریح واقعات ماضیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تحریر معارفِ اصفیا، تقریر قصص انبیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دلیل مناسک ملت، منتقی اربابِ بصیرت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وسیلۂ امداد فتاح، سبب نزہت ارواح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خازَنِ کنز دقائق، درّ مختارِ بحر رائق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ذخیرۂ جواہر تفسیر، مشکوٰۃ مفاتیح تیسیر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جامع اصولِ غرائب معالم، مصدر صحاحِ بخاری ومسلم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منظورِ مدارکِ عالیہ، مختارِ عقولِ کاملہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ملتقط کتاب تکوین، نہایت مطالب مومنین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انسانِ عیونِ ایمان، قرۃ عینین انسان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منبع شریعت وحکم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خلاصۂ مآرب سالکین، انتہا منہاجِ عارفین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شرفِ ائمۂ دین، تنزیہ شریعت متین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زبورِ غرائب تدقیق، تلخیص عجائب تحقیق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ناقد نقد تنزیل، ناسخ توراۃ و انجیل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حافظ مفتاح سعادت، کشف عطا جہالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ واقف خزائن اسرار، کاشف بدائع افکار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عالم علومِ حقائق، جذبِ قلوبِ خلائق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زیب مجالس ابرار، نور عیونِ اَخیار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تہذیب لطائف علمیہ، تجرید مقاصد حسنہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بیاضِ انوارِ مصابیح، توضیح ضیا تلویح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حاویِ علومِ سابقین، قانونِ شفالاحقین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معدنِ عجائب و غرائب، مدارِ مکارِم و مناقب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نقش فصوصِ حکمیہ، منتخب جواہر مضیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عین علم و ایقان، حصن حصین امتنان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تبیین متشابہات قرآنیہ، غایت بیانِ اشارات فرقانیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تنقیح دلائل کافیہ، تصحیح براہین شافیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زبدۂ اہل تطہیر، ملجاء صغیر و کبیر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ غواصِ بحارِ عرفان، زبدۂ اربابِ احسان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مرقاتِ معارجِ حقیقت، سلم مدارجِ معرفت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قوتِ قلوبِ ممکنات، معراجِ اصحابِ کمالات، صفا ینابیع طہارات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وقایۂ احکام الٰہیہ، افق مبین انوارِ شمسیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دستور قضاۃ و حکام، ایضاحِ تیسیر احکام ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ انوارِ مطالع، تنویر منارِ طوالع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کمالِ بدورِ سافرہ، طلعت بوارقِ متجلیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ موردِ فتح باری، تابش نور سراجی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بحر جواہر درایت، طغرائے منشورِ رسالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عدیم اشباہ ونظائر، امین کنوز و ذخائر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ملحق مضمراتِ عوارف، شرحِ مبسوطِ معارف ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سراجِ شعب ایمان، برزخِ وجوب وامکان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ درّ تاجِ افاضل، ملتقی بحرِ فضائل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ناطق فصل خطاب، میزانِ نصابِ احتساب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منشا فیض وافی، مبدا علم کافی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تبییض درّ مکنون، موجب سرِ مخزون ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صراحِ برہانِ قاطع، نقایۂ دلیل ساطع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رافع لواہدیٰ، حکمت بالغۂ خدا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ضومصباحِ عنایت، معطی زادِ آخرت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عمدہ فتوحاتِ رحمانیہ، مخزنِ مواہب لدنیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نتیجہ دلائل خیرات، لمعانِ مطالع المسر ات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قاموسِ محیط اتقان، بلاغِ مبین فرقان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نہرِ خیابانِ توحید، نورِ عین خورشید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شمس بازغۂ مشارقِ انوار، رونق ربیع بستانِ اَبرار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شناورِ قلزمِ ملاحت، آبیارِ جوئے لطافت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تراوشِ ابرِ سیرابی، ابر بہارِ شادابی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سحابِ دُرافشانِ سخاوت، نیسانِ گہربارِ عنایت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کوثر عرصۂ قیامت، سلسبیل باغِ جنت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آبِ حیاتِ رحمت، ساحل نجاتِ اُمت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ روحِ چشمۂ حیواں، آشنائے دریائے عرفاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ یتیم عبداللہؓ، جگر گوشۂ آمنہؓ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شاہِ حرم، حکمرانِ عرب ہیں۔

- **محمّد** ﷺ قائد انسانیت، فرمانروائے عالم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ شہنشاہ کونین، رحمت دارین ہیں۔
- **محمّد** ﷺ سرورِ عالم، خلق مجسم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ بحر ہدایت، کانِ سخاوت ہیں۔
- **محمّد** ﷺ گنج سعادت، مہر رسالت ہیں۔
- **محمّد** ﷺ رہبر اعظم، مرسل خاتم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ آئینہ ضیائے دیں، جلوۂ دل نشیں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ شہ جہاں رنگ، شہ سخا و جود، رحمت یزداں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ سرچشمۂ ہدایت، حقیقت قرآں، شمع فروزاں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ تاجدار رسولاں، شاہ عرب، جلوۂ حق رونق دو جہاں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ احسان مشیت، روح دو عالم، شاہ رسولاں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ حسن ازل، شہکار قدرت، آخر مرسلین ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مظہر صبح دین، آفتابِ ہدیٰ، صاحب عز و جاہ ہیں۔
- **محمّد** ﷺ سلطان المشارقِ وسلطان المغارِب ہیں۔
- **محمّد** ﷺ عبد الانوار، صاحب الجمال والکمال ہیں۔
- **محمّد** ﷺ صاحب العلیٰ، نازشِ انسانیت، نگہبانِ آدمیت ہیں۔
- **محمّد** ﷺ پیکر جود و سخا، سرچشمۂ مہر و ولا، مصدر صبر و رضا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ قرارِ قلب و جاں، رمز کُن **فکاں**، غمگسارِ انس و جاں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مہر سکوت ہفت اختراں، غلغلۂ کون و مکاں، دوائے دردِ دوراں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مبشر رسولاں، منتظر نبیاں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ سرور کائنات ماہِ عرب، جوہر آئینۂ مہر عجم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ شمع حقیقت، راہ نوردِ جادۂ اسریٰ ہیں۔
- **محمّد** ﷺ سیّد الاوّلین، اکرم الآخرین، شفیع المذنبین، اکرم الاوّلین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بدرُالدجیٰ، شمس الضحیٰ، امین جلوۂ دوسرا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کلاہِ بے کلاہاں، جمالِ عالم امکاں، فانوسِ ایوانِ جہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ساقیٔ کوثر بکف، جناب خیرالبشر، جلال عظمت آدم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نیر بطحا، انجم طٰہٰ، زینت کعبہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رونق منبر، گوہر وحدت، آیۂ رحمت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کانِ فتوت، بحر نبوت، جانِ دو عالم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقدم ومتقدم، آخر واوّل، والی ومولا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اعلیٰ واولیٰ، ملجا وماویٰ، شافع ومتشفع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شفیع ومستشفع، طاہر ومطہر، مطہر واطہر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فاضل ومتفضل، مفضل ومفضال، محسن ومتجاوز ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اسنیٰ واتقیٰ، صدوق وصادق، مصدق ومصدوق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خاشع ومتخشع، اتقیٰ واخشیٰ، خلاصۂ موجود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ظفو روظافر، مظفر واظفر، احسن واعلیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حماد وحامد، حمید ومحمد، مجید ومجد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طویل النجاد، رفیع العماد، عمید ونجید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منجد ونورِ مجد، ترجمانِ خداوند واحد، احید واحاد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وحید ومحید، موحد وحائذ، اوحد واحید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مشہود وشاہد، موعود وواعد، موجود وواجد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سجاد وساجد، زاہد وعاضد، مقصود وقاصد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محفوظ وحافظ، مضبوط وضابط، مبعوث وباعث ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ والی ووارث، صاحب ذوائب، وضوحِ دلالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کمالِ اشارت، نذیر ملاحم، جاہ وجلالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بشیر مراحم، بشر وطلاقت، نقیب ونقاوت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بخت وسعادت، ظہورِ زعامت، شہودِ شہامت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رئیس رُسل، سائد وقائد، فتاح وفاتح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ممنوح ومانح، طلیق الملامح، کثیر الطلاوۃ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کریم المناسب، رفیع الجوانب، صاحب مواہب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طیب مطیب، الین واطیب، مختص ومنجب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مطلوب وطالب، راغب ومرغب، عاقب ومعقب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رہاب وراہب، تواب وتائب، اوّاب وآئب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حریص مناقب، نفور مثالب، سموح صفوح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب تاج ومعراج، میزان وسلطان، برہان وحجت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رحیب الذراع، عظیم اللوا، عتیق النجار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طویل الیمین، اغرا لجبین، راسخ وناسخ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ باذخ وشامخ، لائح ولاعق، ناصح وواضح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ واضع وراضع، ضارِع ووارِع، بارعِ ونافع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافع وسائق، فائق وشارِق، بارِق وحاذقِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قانت وقائت، وثیق العریٰ، امین القویٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منار الھدیٰ، منبع الحمیٰ، مزیل الردیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رسول الرضا، نبی الرجا، امام الوریٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ قمر، مرفوع ومشفوع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مردِ میدانِ فقر وفنا، سلطانِ صدق وصفا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ متین ومبین، حصن حصین، نگار حسین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مشہود ومورود، موعود وممدود، محفود ومحشود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ناشر وکاشر، زین المعاشر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نبیہ ووجیہ، خالص ومخلص، مثبت وثابت ہیں۔

○— **محمد** ﷺ ممدوح و مداح، مقتضی و مکتفی، ذخر و عافی ہیں۔

○— **محمد** ﷺ منتجب و منتخب، محترض و مجتہد، مبتہل و مکمل ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مقتبل و مطلع، ادوم و احشم، ارحم و حاتم ہیں۔

○— **محمد** ﷺ قیم و قائم، ازکیٰ و مزکی، مزکی و زکی ہیں۔

○— **محمد** ﷺ اسمی الوریٰ، مہر جو و مامول، شہنشاہِ پنہان و پیدا ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مقصود و معہود، ناموس توراۃ موسیٰ، قاموسِ انجیل عیسیٰ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ خیر الوریٰ، خیر البرایا، بحر ذاخر ہیں۔

○— **محمد** ﷺ نجم زاہر، بدیع و رفیع، سمیع و سریع ہیں۔

○— **محمد** ﷺ ملیح و مسیح، مسیح و مشیح، فصیح و نجیح ہیں۔

○— **محمد** ﷺ رجیح و فصیح، حنیف و شریف، لطیف و نظیف ہیں۔

○— **محمد** ﷺ عفیف و منیف، ظریف و زلیف، بیان و امان ہیں۔

○— **محمد** ﷺ حنان و مصان، مصارع و مصافح، نبی الملاحم ہیں۔

○— **محمد** ﷺ رسول السرایا، مجیر البرایا، صقیل الثنایا ہیں۔

○— **محمد** ﷺ عظیم المز ایا، کریم السجایا، جمیل المحیا ہیں۔

○— **محمد** ﷺ جزیل العطایا، حجۃ اللہ، جمیع البرایا ہیں۔

○— **محمد** ﷺ خازنِ علم مخزون، مکنون و مکتوم، منبع علم و عرفان ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مستجمع حسن و احسان، نبی المتاب، وحید الطراز ہیں۔

○— **محمد** ﷺ راجح الحلم، قاسم العلم، ثاقب الفہم ہیں۔

○— **محمد** ﷺ نافذ العزم، قاصد و مقتصد، سامع و مستمع ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مقبل و محتسب، صابر و مصطبر، ناصر و منتصر ہیں۔

○— **محمد** ﷺ محرم و معتمر، منتہائے غایتی، مونس وحدتی ہیں۔

○— **محمد** ﷺ غایۃ مقصدی، اریحی مرتقی ہیں۔

○— **محمد** ﷺ متقی، مہتدی، موصول و واصل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فاروق و فاصل، حمال و حامل، قوال و قائل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عادِل و عائل، راجل و راجف، غارس و غارِف ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معروف و عارِف، مدعو و داعی، صدقِ اقاویل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حسن افاعل، مرفق و مروح، مفرج و مرتل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اکلیل و کامل، مکمل و مومل، مومول و آمل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اثیل و موثل، کریم المداخل، شریف الشمائل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کفیل الیتامیٰ، شمال الارامل، کثیر النوافل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جم الفواضل، سہیم وقسیم، عدیل و مقابل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مثل و مثال، مثیل و مماثل، اوّل الاوّلین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آخر الآخرین، سیّد المسلمین، قائد المومنین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اشرف العالمین، شافع المذنبین، ملجا الآملین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منجا الہالکین، غایۃ الطالبین، نخبۃ المتقین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زبدۃ الصالحین، عاصم البائسین، خاتم المرسلین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اعلم العالمین، اکرم الاکرمین، اعبد العابدین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ احمد الحامدین، اجود الاجودین، اعمل العاملین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اکمل الکاملین، افضل الفاضلین، مفضل المفضلین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اعدل العادلین، اعقل العاقلین، اطہر الطاہرین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اصبر الصابرین، ابصر الناظرین، اشکر الشاکرین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اذکر الذاکرین، اسمع السامعین، اشفع الشافعین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اشجع العالمین، اصدق الصادقین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اجود الناس، انجد الناس، اسعد الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اجرا الناس، اقرا الناس، اھنا الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ارجح الناس، ارفع الناس، اجمع الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ املح الناس، اوسع الناس، اشجع الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اخشع الناس، امنع الناس، انصح الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ افصح الناس، ابلغ الناس، افضل الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اکمل الناس، اعدل الناس، اجمل الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اوصل الناس، اقوم الناس، احکم الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اکرم الناس، اعظم الناس، اکثر الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اغیر الناس، ابہر الناس، اغزر الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اسیر الناس، اشہر الناس، اطہر الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اظہر الناس اشرف الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اثبت الناس، اطیب الناس، اعذب الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اقرب الناس، امکن الناس، احسن الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اصدق الناس، اشرف الانبیا، ابین الانبیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اخطب الانبیا، شارِع مشرع، مفخر مرسلاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ افتخارِ زماں، فخر دوراں، افضل الانبیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انیس موانس، جلیس مجالس، صدیق مصادق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ندیم منادِم، قرین مقارن، قریب ومقرب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جار مجاور، عرف وعروف، عطوف وشکور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صبور وغفور، غیور وجسور، ودود وحمود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نصیر وشہیر، شہید ورشید، سعید وجلید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سدید واسد، شدید واشد، رفیق ورقیق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شفیق وطلیق، عماد وعلم، مستغیث وقسم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مستغاث وحکم، قطب وہمام، وصول وحمول ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ملقی وموقی، حسن سرائر، صاحب غدائر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مولائے قحطان و عدنان، مقدام و علام، صاحب خیر و نعم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب خیر و مقسم، کریم و مکرم، محرم و مقدم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عظیم و معظم، اعظم و متمم، مختم و معلم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حکیم و محکم، کلیم و مکلم، مساد و مسود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معمم و مزمزم، مغرم و مغنم، محلل و محرم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صفوۃ آل ہاشم، سالم و مسالم، معلوم و عالم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ علیم و معلم، وسیم و قسیم، جسیم و نسیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حلیم و ہضیم، یتیم و مقوم، قویم و مقیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سراجِ عوالم، سر مرسلین، سرورِ جز و کل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ میر کون و مکاں، سرچشمۂ جاوداں، مجتبیٰ و مصطفیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منتقیٰ و مرتضیٰ، ملتجیٰ و مرتجیٰ، مقتدا و مہتدا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جواد و اجود، گنج مکنوز و محروز، محفوظ و مرموز ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اصدق قائل، انجح سائل، افلج و ابہج ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ادعج و ابلج، اکحل و انجل، اشکل و اشنب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بالمومنین رؤف و رحیم، نجم مشمشع، سیف مصمم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اعز الانام، اجل البرایا، طراز الکمال ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بدیع الجمال، بسیط النوال، زمیم و امام ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بحر مطمطم، کنز مطلسم، عیان مکتم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ احمد کل عالم، شاہکار منور، مؤید و معزز ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مہذب و مبلغ، مظفر و میسر، وقور و مؤقر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خبیر و مخبر، بشیر و مبشر، بصیر و مبصر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مشیر و مشاور، مذکور و ذاکر، مشکور و شاکر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صبار و صابر، جبار و جابر، قتال و زاجر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منظور و ناظر' منصور و ناصر' مغفور و غافر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ضحوک و ضاحک' میمون و مامون' خیر البشر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مالک بحر و بر' فارقِ خیر و شر' افتخارِ زماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ مبین منزل' شاہد و صادِق' صامت و ناطق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گنج مواعظ' صادِق و مصدق' شافع و مشفع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ یٰسین و طاسین' طٰہٰ و حامیم' مجموع و جامع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ممنوع و مانع' مسکین و قانع' بائس و دافع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دلیل و اصیل' خلیل و وکیل' کفیل و نبیل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقیل و منیل' مزیل و مجیل' مھیل و محیل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اَجل و جلیل' اجیر و مجیر' حفیظ و عزیز ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اَعز و معزز' حسیب و نسیب' نجیب و نقیب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رقیب و حبیب' قریب و بسیب' طبیب و صلیب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اریب و منیب' مجیب و مجاب' مہاب و شہاب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حجاب و مہیمن' بین مبین' برہانِ ابین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بایمن و آمن' مؤمن و موقن' اوّل و آخر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مطاع و مطیع' مستنیر و منیر' مصباح مشرق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مختارِ مخلوقِ خالق' سباق و سابق' مسعود و اسعد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سعد الخلائق' بالغ و بلیغ' مشفوع و شافع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شفیع و مشفع' رفیع و مرفع' رحمت و مرحمت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ واعظ و موعظت' مزمل و اواہ' مدبر و ناظر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ناصب و خیر' غیث و غوث' مغیث و بعیث ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ غیاث الوریٰ' نبی الھدیٰ' شاہِ گیہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرورِ والاحشم' سیّد عالی ہمم' مہترِ اولادِ آدم ہیں۔

- **محمّد** ﷺ خواجۂ کون ومکاں، خیرالوریٰ، مہبط وحی ہیں۔
- **محمّد** ﷺ معدنِ حکمت، مہرابدتاب، مطلع انوارِ سعیر وسینا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ صادِق وصدق، مصدوق وصدوق، مطلع نورِازل ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مقطع تنزیل خدا، مظہرحق جلی، معنی سرالاسرار ہیں۔
- **محمّد** ﷺ زائرعرشِ بریں، معتکف غارِحرا، رحمت عالمیاں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مرحمت آدمیاں، شافع روز جزا، بادشہ ہر دوسرا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مکفی ومقتف، میزان وقتال، عروف وعمدہ ہیں۔
- **محمّد** ﷺ وادومفتاح، کافی ومکتف، ضحوک وازکیٰ ہیں۔
- **محمّد** ﷺ حکم وحاکم، حمیم وممنوح، صفوح وصفوہ ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مصلح ومنجی، عزیز وانقی، احشم وحاتم ہیں۔
- **محمّد** ﷺ حماد وقدوہ، حلیم وجواد، جامع وجد ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مقیل ومعطا، مختار وملجا، مطاع ومولا ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مفزع ومؤئل، ملاذوماوی، نورانوار ہیں۔
- **محمّد** ﷺ لوح محفوظ، اسم مسطور، شمع سبل ہیں۔
- **محمّد** ﷺ ختم رسل، عقل کل، دلیل سبل ہیں۔
- **محمّد** ﷺ سرنامۂ کون ومکاں، پیمانۂ سود وزیاں، مستودعِ سرنہاں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ خاتم پیغمبراں، مستغاثِ مرسلاں، ندیم بے کساں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ مونس برگشتہ بختاں، انیس بے دلاں، غمگسارِ دوستاں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ خیرخواہِ دشمناں، تسکین مشتاقاں، قرارِ عاشقاں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ دادخواہِ خستگاں ورمیدہ خاطراں، ہمدمِ سینہ فگاراں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ رفیق خستگاں، دولت کوتاہ نصیباں، متاع مذنباں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ شب چراغ رہ نورداں، سراجِ سالکاں، شمع راہِ عالماں ہیں۔
- **محمّد** ﷺ آفتابِ عارفاں، چارۂ بے چارگاں، مایۂ بے مایگاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خانۂ بے خانماں، امانِ بے اماں، پاسبانِ عقل و دل گم کردگاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کارواں در کارواں، نورِ بصر، آرامِ جاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رحمت ہر دو جہاں، مظہرِ فیض اتم، مطلع صبح ظہور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرورِ کونین، سالارِ حنین، عمادِ النشاتین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ولی الدولتین، امیر البلدتین، خیار العالمین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سبط اسماعیل، جد حسین، عظیم العفو ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فیاض الیدین، واسع الصدر، عظیم **المنکبین** ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محرمِ ربّ ودُود، کاشف ظلماتِ ریب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معدنِ لطف عمیم، مخزنِ خلق عظیم، مہبط وحیٔ قدیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معقل دین قویم، خاصۂ خاصانِ حق، بندۂ دلبند رب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مصحف مخلوق، قاموسِ رب، شاہِ موجودات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سلطان کل، صاحب تنزیل، خیر الوریٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خیر الرسل، شاہِ ملک جاوداں، مقتدائے انبیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ **عروۃ الوثقی**، محسن انسانیت، پیکر صدق وصفا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مظہر لطف وعطا، مصدر جود وسخا، کانِ حیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شانِ علا، آنِ ولا نجم الہدیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافی الصدیٰ، غیث الندیٰ، غوثُ الوریٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سر دفتر جمیع رسل، صاحب خیر نزل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عشق تمام و عقل کل، شمع سبل، ختم رسل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عقل کل، دلیل سبل، دانائے سبل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مولائے کل، ختم الرسل، مرکز دیدارِ کل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قافلہ سالارِ کل، مدرسِ انوارِ کل، صاحب چارقل، سلطانِ کل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خلیق، لئیق، طلیق ہیں۔

○— محمّد ﷺ حبیب، نجیب، طبیب ہیں۔

○— محمّد ﷺ وکیل، جلیل، دلیل ہیں۔

○— محمّد ﷺ کریم، عظیم، حکیم ہیں۔

○— محمّد ﷺ حسین، متین، قرین ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِمَامُ الْوَرٰی، صَدْرُ الْعُلٰی ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَارُ الْهُدٰی، صُلْحُ الْعِدٰی ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَرَاحُ الْاَرْوَاحِ، مَصَادُ الْاِصْلَاحِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُرَادُ الْاِسْلَامِ، عِمَادُ الْاِکْرَامِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُکَرَّمُ الْمَسَائِلِ، مُسَلَّمُ الدَّلَائِلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ هُمَامُ الْعَوَالِمِ، اِمَامُ الْمَکَارِمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سُلَّمُ الْوِدَادِ، سَلَمُ الْاَعَادِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُرَادُ الْعُلُوْمِ، مَاحِی الرُّسُوْمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَهْدُ الْعُهُوْدِ، عَمَدُ الْعُمُوْدِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَاحِدُ الْعُدُوْلِ، رَاکِدُ الْاُصُوْلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَوَّلُ الْاَوَائِلِ، مَوْئِلُ الْمَوَائِلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مِرْصَادُ الْوَسَائِلِ، مِصْعَادُ السَّلَاسِلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَصُوْرُ الدُّهُوْمِ، سُرُوْرُ الْهُمُوْمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَکْمَلُ الْکَوَامِلِ، حَلُّ الْمَسَائِلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سَرِیُّ السُّرٰی، عَلِیُّ الْعُلٰی ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَسَدُ الْاُسُوْدِ، وَعْدُ الْوُعُوْدِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِسْمُ الْاَسَامِیِّ، سَامِی السَّوَامِیِّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ رَاسِی الرَّوَاسِیِّ، حَامِی الْحَوَامِیِّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَارُ الْمَحَامِدِ، رَأْسُ الْحَمَائِدِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَھْرُالدُّھُوْرِ، حَلُّ الْاُمُوْرِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَطْھَرُ الْاَطْھَارِ،اَکْرَمُ الْاَعْصَارِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ ھَادِی الْاِسْلَامِ، وَالِی الْاِکْرَامِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ مَصْدَرُالْاِلْھَامِ، مِحْوَرُالْاَحْکَامِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ مَالِکُ الْحَرَمِ،مُصْلِحُ الْاُمَمِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ صَالِحُ الْاَعْمَالِ، عَالِمُ الْاَحْوَالِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَسَاسُ الْعِلْمِ، مُرَادُالسُّوَالِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ مُمِدُّالْعَصْرِ ،مُسِدُّالْاَمْرِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ مِکْرَمُ الْعِمَادِ، مِطْعَامُ الْاَعَادِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ مَوْلَی الْمَوَالِیّ، اَوْلَی الْاَوَالِیّ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَعْلَی الْاَعَالِیّ،اَحْلَی الْاَھَالِیّ ہیں۔
○— محمّد ﷺ حَامِلُ الْمَعَالِیّ، عَاصِمُ الْمَوَالِیّ ہیں۔
○— محمّد ﷺ کَرَمُ الْکَرَمِ، حَرَمُ الْحَرَمِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ حَامِلُ لَوْلَاکَ،مَالِکُ الْاَمْلَاکِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ کَرَمُ الْوَرٰی، حَکَمُ الْعُلٰی ہیں۔
○— محمّد ﷺ عَلَمُ الْھُدٰی، مَاحِی الْھَوٰی ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَحْکَمُ الْحُکَمَاءِ،اَعْلَمُ الْعُلَمَاءِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَرْحَمُ الرُّحَمَاءِ، اَکْرَمُ الْکُرَمَاءِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَسْعَدُالسُّعَدَاءِ، اَصْلَحُ الصُّلَحَاءِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ مُعَلِّمُ الْعُلُوْمِ،مُسَلِّمُ الرَّحِمِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ مُکَرَّمُ الْمُلْکِ،مَحَّاءُ السَّدَمِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ، رَاحِمُ اَھْلِ الطَّرْدِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ مِعْمَارُالْاُمَمِ،مِدْرَارُالْھِمَمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَهْدَی الْوَریٰ، اَعْلَی الْعُلیٰ هیں.

○— محمّد ﷺ رَأْسُ الْهُدیٰ، عَدْلُ السُّریٰ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَامَاءُ الْعِلْمِ، دَسْرَاءُ الْحِلْمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُدْرِکُ الْاَسْمَاءِ، مُمْسِکُ الْاَهْوَاءِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَوَآءُ الْعِلَلِ، عَطَآءُ الْعَمَلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَاکِمُ الْاِسْلَامِ، دَائِمُ الْاَکْرَامِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَرَّاکُ الْمُسَمّٰی، حَلَّالُ الْمُعَمّٰی ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَکْرَمُ الطَّوْلِ، اَحْکَمُ الْحَوْلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَدَارُ الْمُهَامِ، هُمَامُ الْهِمَامِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَوْلَی الْوَریٰ، مُوْلِی الْهُدیٰ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَرَامُ السَّمَاحِ، اِمَامُ الصَّلَاحِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ لَمَّاحُ الدَّلَآئِلِ، سَمَّاحُ الْوَسَآئِلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ لِوَآءُ السَّمَاوِیِّ، سَمَآءُ الدَّعَاوِیِّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَالِی الْحَرَمِ، عَلَمُ الْعَلَمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَارُ الْعُلُوْمِ، دَارِی الدُّهُوْمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عِلْمُ الْعِلْمِ، حِلْمُ الْحِلْمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ رَسُوْلُ الرُّسُلِ، مَاحِی الْمِلَلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُطَاعُ الْاُمَمِ، حِصَارُ الْکَرَمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَرُوْسُ الْعَالَمِ، مَحْمُوْدُ اٰدَمَ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وِرْدُ الْعَصْرِ، وَالِی الْاَمْرِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سِرُّ الْاَسْرَارِ، حُرُّ الْاَحْرَارِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَلُّ الْاُمُوْرِ، صَدْرُ الصُّدُوْرِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ رَوْحُ الْعُصُوْرِ، رُوْحُ الدُّهُوْرِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَرْدُالْوَرْدِ،وِرْدُالْوِرْدِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَصْلُ الْاُصُولِ، سَرُّالْمَلُوْلِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْمَكِّيُّ الْهِلَالُ، اَلْاُمِّيُّ الْكَمَالُ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْكَامِلُ الْمُكَرَّمُ،اَلْعَادِلُ الْمُسَلَّمُ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْعَامِلُ الْمَعْمُوْلُ اَلْوَاصِلُ الْمَوْصُوْلُ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْهَادِی الْمَهْدِيُّ، اَلْوَالِي الْمُهْدِيُّ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلرَّاحِمُ الْمَرْحُوْمُ،اَلْعَاصِمُ الْمَعْصُوْمُ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْمَوْدُوْدُ الْمَعْهُوْدُ، اَلْمَحْمُوْدُ الْمَوْعُوْدُ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلسَّالِكُ الْاَعْلٰى، اَلْمَالِكُ الْمَوْلٰى ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْمَكِّيُّ الْوَلِيُّ،اَلْاُمِّيُّ الْعَلِيُّ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْمُصْلِحُ الصَّالِحُ، لِمَوْلَاهُ الْمَادِحُ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْمُؤَمِّلُ الْاَعْلٰى، اَلْمَوْلَى الْاَوْلٰى ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْحَاكِمُ الدَّآئِمُ،اَلرَّاحِمُ الْعَاصِمُ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْعَالِمُ الصَّارِمُ، اَلصَّائِمُ السَّالِمُ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْوَالِي الْعَالِيُّ، دَرُّاللَّاٰلِيِّ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْمَالِكُ الْاَوَّلُ،اَلْحَاكِمُ الْاَكْمَلُ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْمُمَهِّدُلِلْهُدٰى، اَلْمُسَدِّدُلِلْوَرٰى ہیں۔
○— محمّد ﷺ حَامِلُ الْهِمَمِ، اَلْعِصَمِ وَالْحِكَمِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ سَائِدُالْمُلُوْكِ وَالرُّسُلِ وَالْاُمَمِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ مُرَادُالْمَمَالِكِ وَ الْمَسَالِكِ وَالْمَعَارِكِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ مَمْدُوْحُ الْعُصُوْرِ وَ الْحُوْرِ وَالْمَلَائِكِ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْمَحْمُوْدُ،اَلْمَوْدُوْدُ، اَلْمَوْعُوْدُ ہیں۔
○— محمّد ﷺ اَلْوَاصِلُ، اَلْمَوْصُوْلُ الْمَرْسُوْلُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَرْسُوْلُ، اَلْمَعْصُوْمُ الْمَعْلُوْمُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَرْحُوْمُ الْمَعْلُوْمُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمُکَرَّمُ، اَلْمُحَرَّمُ،اَلْمُسَلَّمُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْکَامِلُ، اَلْاَکْمَلُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمُکَمَّلُ، اَلطَّاہِرُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْاَطْھَرُ،اَلْمُطَھَّرُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْاِمَامُ الْھُمَامُ، اَلْحُسَامُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْعَادِلُ، الْکَامِلُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْاٰمِرُاَلْمَامُوْرُ،اَلدَّاعِیِ اَلْمَدْعُوُّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ رَسُوْلُ اللّٰہِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَصُوْلُ اللّٰہِ،مَمْدُوْحُ اللّٰہِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صِرَاطُ اللّٰہِ، وِرْدُاللّٰہِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَحْمُوْدُ وُلْدِاٰدَمَ، مَمْدُوْدُکُلِّ عَالَمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِعْلَامُ کُلِّ اِعْلَامٍ،اِحْکَامُ کُلِّ اِحْکَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَاسُ کُلِّ اَلْمَاسٍ اِحْسَاسُ کُلِّ اِحْسَاسٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِدْرَاکُ کُلِّ اِدْرَاکٍ، مُلْکُ کُلِّ اَمْلَاکٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَمَلُ کُلِّ اَعْمَالٍ،حَالُ کُلِّ اَحْوَالٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِمَامُ کُلِّ اِمَامٍ، کَلَامُ کُلِّ کَلَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ ھُمَامُ کُلِّ ھُمَامٍ، حُسَامُ کُلِّ حُسَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مِکْرَامُ کُلِّ مِکْرَامٍ،مِطْعَامُ کُلِّ مِطْعَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَمْصَامُ کُلِّ صَمْصَامٍ، دِلْھَامُ کُلِّ دِلْھَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَطَّامُ کُلِّ حَطَّامٍ، رَسَّامُ کُلِّ رَسَّامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ کُرَّامُ کُلِّ کُرَّامٍ،عَلَّامُ کُلِّ عَلَّامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَکْرَمُ کُلِّ اَکْرَمَ، اَسْلَمُ کُلِّ اَسْلَمَ ہیں۔

○— محمّد ﷺ لِوَآءُ کُلِّ لِوَآءٍ مُحَمَّدٌ رِدَآءُ کُلِّ رِدَآءٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ کَسَآءُ کُلِّ کَسَآءٍ، عَطَآءُ کُلِّ عَطَآءٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَوَاءُ کُلِّ دَوَاءٍ، عَلاَءُ کُلِّ عَلاَءٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَآئِمُ کُلِّ دَآئِمٍ، صَآئِمُ کُلِّ صَآئِمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُرْسَلُ کُلِّ مُرْسَلٍ، مُکْمِلُ کُلِّ مُکْمَلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سِلْمُ کُلِّ سِلْمٍ، حِلْمُ کُلِّ حِلْمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سُلُوْکُ کُلِّ سُلُوْکٍ، دَلُوْکُ کُلِّ دَلُوْکٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ طَمَارُ کُلِّ طَمَارَ، عَرَارُ کُلِّ عَرَارٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِصْلاَحُ کُلِّ اِصْلاَحٍ، مَرَاحُ کُلِّ مَرَاحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَلاَحُ کُلِّ صَلاَحٍ، سَمَاحُ کُلِّ سَمَاحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَصُوْلُ کُلِّ وَصُوْلٍ، حُصُوْلُ کُلِّ حُصُوْلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَاصِلُ کُلِّ مَوْصُوْلٍ، کَامِلُ کُلِّ مَرْسُوْلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ رُوْحُ کُلِّ رُوْحٍ، رُوْحُ کُلِّ رَوْحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَاصِمُ کُلِّ مَعْصُوْمٍ، عَالِمُ کُلِّ مَعْلُوْمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَعَدُ کُلِّ وَعْدٍ، سَعْدُ کُلِّ سَعْدٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُکْرِمُ کُلِّ اِکْرَامٍ، مُلْهِمُ کُلِّ اِلْهَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُطَهِّرُ کُلِّ مُطَهَّرٍ، مُطَهِّرُ کُلِّ مُطَهِّرٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَرْهَمُ کُلِّ مَرْهَمٍ، مَعْلَمُ کُلِّ مَعْلَمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُحَرِّکُ کُلِّ مُحَرِّکٍ، مُمَلِّکُ کُلِّ مُمَلِّکٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُمِلُّ کُلِّ مُمِلٍّ، مُدِلُّ کُلِّ مُدِلٍّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَادٌ کُلِّ صَادٍ، حَوْمَلُ کُلِّ صَادٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُمْسِکُ کُلِّ مُمْسِکٍ، مُهْلِکُ کُلِّ مُهْلِکٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مُکْرِمُ کُلِّ مُکْرِمٍ، مُطْعِمُ کُلِّ مُطْعِمٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ حَصُوْرُ کُلِّ حَصُوْرٍ، سُرُوْرُ کُلِّ سُرُوْرٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ صَارِمُ کُلِّ صَارِمٍ، سَالِمُ کُلِّ سَالِمٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ دَآمَآءُ کُلِّ دَآمَآءٍ، دَسُرَآءُ کُلِّ دَسُرَآءٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مَمْدُوْحُ کُلِّ مَمْدُوْحٍ، مَصْرُوْحُ کُلِّ مَصْرُوْحٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ سِلاَحُ کُلِّ سِلاَحٍ، صُرَاحُ کُلِّ صُرَاحٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ وَدَادُ کُلِّ وَدَادٍ، سَدَادُ کُلِّ سَدَادٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ کَمَالُ کُلِّ کَمَالٍ، وِصَالُ کُلِّ وِصَالٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ اَصْلُ کُلِّ اَصْلٍ، وَصْلُ کُلِّ وَصْلٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ اَہْلُ کُلِّ اَہْلٍ، سَہْلُ کُلِّ سَہْلٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ صَدْرُ کُلِّ صَدْرٍ، اَمْرُ کُلِّ اَمْرٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ عِمَادُ کُلِّ عِمَادٍ، مُرَادُ کُلِّ مُرَادٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ سِرُّ کُلِّ سِرٍّ، سَرُّ کُلِّ سَرٍّ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ دُرُّ کُلِّ دُرٍّ، دَرُّ کُلِّ دَرٍّ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ حَاکِمُ کُلِّ حَاکِمٍ، رَاحِمُ کُلِّ رَاحِمٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ عَالِمُ کُلِّ عَالِمٍ، عَاصِمُ کُلِّ عَاصِمٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مُکَمِّلُ کُلِّ مُکَمَّلٍ، مُدَلِّلُ کُلِّ مُدَلَّلٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ وَاصِلُ کُلِّ وَاصِلٍ، حَاصِلُ کُلِّ حَاصِلٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ سَاحِلُ کُلِّ سَاحِلٍ، کَامِلُ کُلِّ کَامِلٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ سَامِعُ کُلِّ مُسَلَّمٍ، مُحَرِّمُ کُلِّ مُحَرَّمٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مُصْلِحُ کُلِّ مُصْلِحٍ، مُکَرِّمُ کُلِّ مُکَرَّمٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ حِصَارُ کُلِّ حِصَارٍ، دَسَارُ کُلِّ دَسَارٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ حَرَارُ کُلِّ حَرَارٍ، طَوَارُ کُلِّ طَوَارٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مُمِدُّ کُلِّ مُمِدٍّ، مُسِدُّ کُلِّ مُسِدٍّ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ اِمْدَادُ کُلِّ اِمْدَادٍ،اِسْدَادُ کُلِّ اِسْدَادٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ اِحْمَادُ کُلِّ اِحْمَادٍ،اِسْعَادُ کُلِّ اِسْعَادٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مِدْرَارُ کُلِّ مِدْرَارٍ، مِعْمَارُ کُلِّ مِعْمَارٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ عُصْرُ کُلِّ عُصْرٍ، حَلُّ کُلِّ عُسْرٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ عَمَّارُ کُلِّ عَمَّارٍ،کَرَّارُ کُلِّ کَرَّارٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ حَمُوْدُ کُلِّ حَمُوْدُ، سَعُوْدُ کُلِّ سَعُوْدٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ عَامِرُ کُلِّ مَعْمُوْرٍ، سُرُوْرُ کُلِّ مَسْرُوْرٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ اَکْمَلُ کُلِّ اَکْمَلَ،اَعْدَلُ کُلِّ اَعْدَلَ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مُکْرِمُ اٰدَمَ، مُعْلِمُ کُلِّ عَالَمٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مَحْمُوْدُ کُلِّ مَحْمُوْدٍ، مُسْعِدُ کُلِّ مَسْعُوْدٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ سُوْلُ کُلِّ سُوْلٍ،مَوْدُوْدُ کُلِّ مَوْدُوْدٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مُوَحِّدُ کُلِّ مُوَحِّدٍ، مُوَکِّدُ کُلِّ مُوَکَّدٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مُحِلُّ کُلِّ حَلاَلٍ، مُحَرِّمُ کُلِّ حَرَامٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ حُرُّ کُلِّ حُرٍّ،طُرُّ کُلِّ طُرٍّ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مَرَامُ کُلِّ مُعَلِّمٍ، کَلاَمُ کُلِّ مُکَلِّمٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ وِرْدُ کُلِّ مَسَالِکَ، وَرْدُ کُلِّ مَمَالِکَ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ مُسْمِعُ کُلِّ سَامِعٍ،مُلْمِعُ کُلِّ لاَمِعٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ اَسَدُّ کُلِّ اَسَدَّ، اَوَدُّ کُلِّ اَوَدَّ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ سَدَدُ کُلِّ سَدَدٍ، مَدَدُ کُلِّ مَدَدٍ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ حَوَارِیُّ کُلِّ حَوَارِیٍّ،صَرَارِیُّ کُلِّ صَرَارِیٍّ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ عُلاَمِیُّ کُلِّ عُلاَمِیٍّ، حُسَامِیُّ کُلِّ حُسَامِیٍّ ہیں۔

○—— محمّد ﷺ عَکَّارُ کُلِّ عَکَّارٍ، مَاحٍ لِّمَکْرِ الْمَکَّارِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اٰدَمُّ کُلِّ اٰدَمَّ' اَهَمُّ کُلِّ اَهَمَّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَلِیُّ کُلِّ حَلِیِّ' سَوِیُّ کُلِّ سَوِیِّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَلِیُّ کُلِّ عَلِیِّ' وَلِیُّ کُلِّ وَلِیِّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَصِیُّ کُلِّ وَصِیِّ' رَسِیُّ کُلِّ رَسِیِّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَرَامُ کُلِّ مَرَامٍ' دَوَامُ کُلِّ دَوَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُحْکِمُ کُلِّ مُحْکَمٍ' مُکْرِمُ کُلِّ مُکْرَمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُلْهِمُ کُلِّ مُلْهِمٍ' مُسْلِمُ کُلِّ مُسْلِمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ طَاهِرُ کُلِّ طَاهِرٍ' عَامِرُ کُلِّ عَامِرٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سَاطِعُ کُلِّ سَاطِعٍ' وَاسِعُ کُلِّ وَاسِعٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سَلَامُ کُلِّ سَلَامٍ' مُدَامُ کُلِّ مُدَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَسَّاسُ کُلِّ حَسَّاسٍ' دَوَّاسُ کُلِّ دَوَّاسٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حُمُوْلُ کُلِّ حُمُوْلٍ' رَسُوْلُ کُلِّ رَسُوْلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَاعِدُ کُلِّ صَاعِدٍ' صَادِعُ کُلِّ صَادِعٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سَامِحُ کُلِّ سَامِحٍ' صَارِحُ کُلِّ صَارِحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَامِسُ کُلِّ حَامِسٍ' حَارِسُ کُلِّ حَارِسٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَکْرُمُ کُلِّ مَکْرُمٍ' مَعْلَمُ کُلِّ مَعْلَمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِکْرَامُ کُلِّ اِکْرَامٍ' اِسْلَامُ رُوْحِ اِسْلَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ کَاسِرُ کُلِّ کَاسِرٍ' صِرَاطُ کُلِّ صِرَاطٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَالِحُ کُلِّ صَالِحٍ' مُصْلِحُ کُلِّ مُصْلِحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ هَادِیُّ کُلِّ مَهْدِیِّ' مَدْعُوُّ کُلِّ مَدْعُوِّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَحْمِدُ کُلِّ مَحْمِدٍ' مُکْمِلُ کُلِّ مَوْعِدٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُوَطِّدُ کُلِّ مَرْصُوْصٍ' مُصَرِّحُ کُلِّ مُصَرِّحٍ ہیں۔

- **محمّد ﷺ مُوَاصِلُ کُلِّ مُوَاصِلٍ، مُدَاوِمُ کُلِّ مُدَاوِمٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ مُوَسِّسُ کُلِّ مُوَسِّسٍ، صَادُّ کُلِّ مَکْرُوْہٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ مُهْدِئُ کُلِّ مُهْدِئٍ، دُرِّیُّ کُلِّ الدَّرارِیِّ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ مُدَرِّسُ کُلِّ مُدَرِّسٍ ، دَرَّاکُ کُلِّ دَرَّاکٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ حَوَّاطُ کُلِّ حَوَارِیٍّ، صِرَاطُ کُلِّ صِرَاطٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ حَمَّادُ کُلِّ حَمَّادٍ، حَوَّاطُ کُلِّ حَوَّاطٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ اَسَرُّ کُلِّ اَسَرَّ، مَاحٍ لِّکُلِّ مَاحٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ مُحیٍ لِّکُلِّ مُحیٍ، مُعْلٍ لِّکُلِّ مُعْلٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ مُوَالٍ لِّکُلِّ مُوَالٍ، مُعَادٍ لِّکُلِّ مُعَادٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ مُعْطٍ لِّکُلِّ مُعْطٍ، مُحْصٍ لِّکُلِّ مُحْصٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ وَالٍ لِکُلِّ وَالٍ ، عَالٍ لِّکُلِّ عَالٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ هَادٍ لِّکُلِّ هَادٍ، وَدُوْدٌ لِّکُلِّ عَادٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ سَلَمٌ لِّکُلِّ سَلَمٍ، عَلَمٌ لِّکُلِّ عَلَمٍ ہیں۔**
- **محمّد ﷺ** احمد مجتبیٰ اور مصطفیٰ ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

یہ کون طائر سدرہ سے ہم کلام آیا
جہانِ خاک کو پھر عرش کا سلام آیا
جبیں بھی سجدہ طلب ہے یہ کیا مقام آیا
''زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لیے''
خط جبیں ترا امّ الکتاب کی تفسیر
کہاں سے لاؤں ترا مثل اور تیری نظیر
دکھاؤں پیکر الفاظ میں تری تصویر

''مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر
کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لیے''
کہاں وہ پیکر نوری' کہاں قبائے غزل
کہاں وہ عرش مکیں اور کہاں نوائے غزل
کہاں وہ جلوہٗ معنیٰ کہاں ردائے غزل
''بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل
کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیاں کے لیے''
تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
''ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

یہ اسم پاک چشمہ فیضانِ عام ہے

ان (ﷺ) کی رحمت، دو عالم کی بہار...... ان کی معیشت، غریبوں کا سنگھار...... ان کی بخشش، گناہگاروں کی سوغات...... ان کی شفقت، سیہ کاروں کی بارات...... ان کی چال، زمین کی معراج...... ان کی پرواز، فلک کی معراج...... ان کا نور، نورالانوار...... ان کا سر، سرالاسرار...... ان کا آفتاب، آفتابوں کا آفتاب...... ان کا مہتاب، مہتابوں کا مہتاب...... ان کا نام نامی، جانِ موجودات...... ان کا کرم، آنِ کائنات ؎

فَمَا الکَونُ اِلَّا حُلَّةٌ وَ مُحَمَّدٌ
طِرَازٌ بِاَعْلَامِ الْهِدَايَتِه مُعَلَّمٌ

ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کہاں نہیں؟...... کوئی جگہ نہیں' جہاں نہیں...... اللہ اللہ!...... اُن کے کرم سے موجودات نے لباس وجود پہنا...... اُن کا چرچا' آسمانوں میں...... ان کا چرچا' زمینوں میں...... ان کا چرچا' سمندروں میں...... انبیا و رسل' فلک و ملک' جن و انس' سب ان کی آمد آمد کے منتظر...... ان کا نام نامی' بہار زندگی...... ان کا وجود گرامی' شباب زندگی...... ان کی راتیں' مغفرت کی برسات...... ان کے دن' رحمت کی پھوار...... ان کا تبسم' طلوع فجر...... ان کا غم' غروبِ سحر...... ان کی عنایت' دلوں کی ٹھنڈک...... ان کا کرم' روحوں کی فرحت...... ان کا دیدار' آنکھوں کی روشنی...... ان کا کردار' انسانوں کی معراج۔

ذکرِ مصطفیٰ ﷺ بڑی سعادت ہے...... وہ دل' دل نہیں جو ان کی محبت میں نہ دھڑکے...... وہ زبان' زبان نہیں جو ان کی مدح و ثنا میں نہ کھلے...... ہاں' رگوں میں خون دوڑ رہا ہے...... دل میں جذبات امنڈ رہے ہیں...... دماغ میں خیالات پھوٹ رہے

ہیں......زبان پر الفاظ مچل رہے ہیں......جسم میں ہلچل مچی ہے...... پھر کیوں نہ اس جانِ جاں کا ذکر کریں!...... ہاں رب العالمین خود ان کا ذکر فرما رہا ہے......اللہ اللہ! وہ ذکر کی کن بلندیوں پر فائز ہیں......اس سے بڑھ کر بلندی اور کیا ہوگی کہ نام نامی ربِ کریم کے حضور اس طرح سرفراز ہوا کہ ہر سرفرازی' اس سرفرازی کے قدم چومنے لگی...... ہمارا کیا منہ؟...... ہماری کیا اوقات؟ ہماری کیا بساط؟ جو ان کا ذکر کریں...... عقل نہیں جو ان کی بلندیوں کو پاسکے...... دماغ نہیں جو اس جوامع الکلم کی بات سمجھ سکے...... آنکھ نہیں جو ان کے جلوؤں کو دیکھ سکے......کیا کریں اور کیا نہ کریں؟......دل بے قرار ہے......آنکھیں اشکبار ہیں......اللہ اللہ! مگر وہ تو غریب نواز ہیں' ہاں ؎

اِک ننگ غمِ عشق بھی ہے منتظر دید
صدقے تیرے اے صورتِ سلطانِ مدینہ

۞

نورِ محمدی ﷺ کی تخلیق' کائنات کا نقطہ آغاز ہے......سب سے پہلے اس نے اپنے نور سے' نور محمدی ﷺ کو پیدا فرمایا اور جب یہ نور حریم ناز میں سجدہ ریز ہوا تو اس کا نام نامی محمد ﷺ رکھا...... پھر اس نور سے عرش و کرسی' لوح و قلم' آفتاب و ماہتاب' ایک ایک کر کے پیدا ہوتے گئے......قلم کو لکھنے کا حکم ملا تو اس نے لا الہ الا اللہ لکھا...... پھر حکم ہوا تو محمد رسول اللہ (ﷺ) لکھا......جس طرح کائنات میں اللہ نے سب سے پہلے آپ کو وجود عطا فرمایا' اپنے نام کے بعد آپ کا نام رکھا' اسی طرح اپنے نام کے بعد آپ کا نام لکھوایا......اسی سے اسم محمد ﷺ کی بلندیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے......ان کا نام نامی کیا ظاہر ہوا' کائنات میں بہار آنے لگی' ہاں ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا' وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی' جان ہے تو جہان ہے

نورِ محمدی ﷺ اربوں اور کھربوں سال فضاؤں میں چمکتا دمکتا رہا...... اللہ کی حمد کرتا رہا...... وہ دیکھتا رہا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا...... وہ سنتا رہا جو کسی کان نے نہ

سنا......اللہ نے اپنے کرم سے اپنا علم دکھایا......فرمایا:

- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (مجادلہ:7)

''کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے' سب جانتا ہے؟''

جب زمین وآسمان پیدا ہورہے تھے' آپ مشاہدہ فرمارہے تھے......ارشاد ہوا:

- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ (ابراہیم:19)

''کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان وزمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا فرمایا؟''

...... ہاں' وقت آیا اللہ نے جب نور محمدی ﷺ کو آشکار کرنا چاہا تو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا جو آفتاب کی طرح چمک رہا تھا......فرشتوں کو نور محمدی ﷺ کی تعظیم وتکریم کا حکم ملا......آن کی آن میں سب سربسجود ہوگئے (حجر:30، اعراف:11، کہف:50)......مگر ابلیس' نظر سے محروم تھا' کھڑا رہا' مردود ہوا......اور یہ راز پہلی مرتبہ کھلا کہ محبوبِ کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم اللہ ہی کی تعظیم وتکریم ہے...... جو یہ راز نہیں سمجھتا، وہ حرفِ محبت سے ناآشنا ہے۔

ہاں' نور محمدی ﷺ پہلی بار پیکر آدم میں فرشتوں کے سامنے آیا تو پھر پاک پشتوں اور پاکیزہ ماؤں میں منتقل ہوگیا...... منتقل ہوتے ہوتے ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا...... پھر ہاجرہ علیہا السلام میں منتقل ہوا' پھر اسماعیل علیہ السلام میں منتقل ہوا...... ہاں' ابراہیم علیہ السلام جب نور محمدی ﷺ کے امین تھے تو آگ کیسے جلاتی؟......اسمٰعیل علیہ السلام جب نور محمدی کے امین تھے تو کیسے پیاسے رہتے اور کیوں قربان کر دیئے جاتے؟...... ہاجرہ علیہا السلام کی بے قراریاں رنگ لائیں' اسمٰعیل علیہ السلام کے پیروں تلے چشمہ پھوٹ پڑا...... ہاجرہ علیہا السلام کے نشان راہ (صفا ومروہ) کو شعائر اللہ بنادیا گیا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے نقش قدم کو حرم کعبہ میں مصلّٰی بنادیا گیا (آل عمران: 97' البقرہ:125)......اللہ اللہ! نور محمدی ﷺ کی پاسداریاں تو دیکھئے۔

ہاں' تو ذکر تھا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا...... جب نمرود سے آپ مسئلہ توحید پر بھرے دربار میں مناظرہ فرمارہے تھے تو سرکارِ دوعالم ﷺ مشاہدہ فرمارہے

تھے......ارشاد ہوا:

- اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَاجَّ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْکَ (البقرہ:258)

''کیا تم نے اس کو نہ دیکھا جو ابراہیم سے بحث کر رہا تھا (وہ اس لیے مغرور ہوگیا) کہ ہم نے اس کو سلطنت عطا فرمائی۔''

جب بنی اسرائیل وبا کے خوف سے شہر چھوڑ کر باہر گئے' باہر نکلتے ہی سب کے سب مر گئے' پھر کچھ عرصہ کے بعد زندہ کر دیئے گئے...... ہزاروں کی تعداد میں بنی اسرائیل کا مرنا اور جینا سرکار دو عالم ﷺ مشاہدہ فرما رہے تھے......ارشاد ہوا۔

- اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِ هِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاهُمْ (البقرہ:243)

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں موت کے ڈر سے اپنے شہر سے نکل کھڑے ہوئے پھر اللہ نے کہا تم سب مر جاؤ (وہ مر گئے) پھر ان کو زندہ کر دیا......''

ہاں حضور انور ﷺ ایک ایک حادثے ایک ایک واقعے کو مشاہدہ فرما رہے تھے...... اور جب آپ ﷺ بطن مادر میں تشریف لائے تو ابھی ظہور قدسی میں کچھ روز باقی تھے کہ شاہ حبشہ ابرہہ ہاتھیوں کا عظیم لشکر لے کر بیت اللہ پر حملہ آور ہوا' حملے سے پہلے ہی اس کا پورا لشکر خس و خاشاک بنا دیا گیا...... ہاں' یہ سب کچھ آپ مشاہدہ فرما رہے تھے......ارشاد ہوا۔

- اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ فَجَعَلَهُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ (الفیل:1 تا 5)

''کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟...... کیا ان کی چال کو خاک میں نہ ملا دیا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں کہ انھیں

کنکر کے پتھروں سے مارتے' یہاں تک کہ وہ کھائی کھیتی بن گئے......''

ہاں وہ بطن مادر میں بھی یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے' قرآن حکیم شاہد ہے......

دو جہاں کے سردار ﷺ بطن مادر میں کیا آئے کہ انبیا علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا......نو مہینے تک جلیل القدر انبیا علیہم السلام حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے آتے رہے...... اللہ اللہ' کون کون آئے؟......حضرت آدم علیہ السلام' حضرت ادریس علیہ السلام' حضرت نوح علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت اسمٰعیل علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت داؤد علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہم السلام......حضرت آمنہ' سرکار دو عالم ﷺ کی برکت ورحمت سے وہ کچھ دیکھ رہی تھیں جو دوسروں کو نظر نہیں آ رہا تھا اور وہ کچھ سن رہی تھیں جس سے دوسروں کے کان محروم تھے......ہاں جو آتا گیا، آمنہ سے کہتا کہ جب وہ آنے والا آئے تو اس کا نام محمد ﷺ رکھنا......(ابن جوزی مولد العروس (ترجمہ اردو) مطبوعہ لاہور' 1988ء ص 17)

ہاں ظہورِ قدسی کی منزل آ گئی......بس چند راتیں رہ گئیں...... ہاں وہ رات آ گئی جس کا سارے عالم کو انتظار تھا......حضرت حوا' حضرت آسیہ' حضرت مریم (علیھن السلام) حاضر ہیں' جنت کی حوریں حاضر ہیں' آمنہ کی آنکھوں سے پردہ اٹھایا جا رہا ہے اور مشرق و مغرب کی بہاریں دکھائی جا رہی ہیں...... تین جھنڈے لگائے جا رہے ہیں......ایک مشرق میں ایک مغرب میں' ایک بیت اللہ پر......فرشتے فوج درفوج حاضر ہیں...... سبز پنجوں اور سرخ چونچوں والے جنتی پرندے فضاؤں میں بھرے ہوئے ہیں......آمنہ کو شدت کی پیاس لگی ہے......ایک پرندہ بڑھ کر پانی کی بوندیں ٹپکا رہا ہے' سبحان اللہ!...... برف سے زیادہ ٹھنڈی' شہد سے زیادہ میٹھی ...... دل کو چین آیا' آنکھوں میں سرور آیا...... پھر جب وہ تشریف لائے تو ہر طرف روشنیاں پھیل گئیں...... سارا عالم نورٌ علیٰ نور ہوگیا...... ہاں وہ تشریف لائے گھٹنوں کے بل اپنے مولیٰ کے حضور جھکے ہوئے' ہاتھ پھیلائے ہوئے' نگاہیں آسمان کی طرف لگائے ہوئے...... چہرہ نور سے جگمگ کر رہا تھا' دنیا حیران تھی...... جو کچھ دیکھ رہی تھی وہ تو کبھی نہ دیکھا تھا...... ہاں وہ

تشریف لے آئے آتش کدۂ ایران جو ہزار سال سے روشن تھا، آن کی آن میں بجھ کر رہ گیا...... کسرائے ایران کے محل کے کنگرے ٹوٹ پھوٹ کر بکھرنے لگے...... ہاں آج وہ آیا ہے، دنیا کی جھوٹی عظمتیں جس کے پیروں تلے روندی جائیں گی......

جو کچھ عرض کیا گیا یہ کوئی افسانہ نہیں حقیقت ہے...... امام المحدثین حضرت علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے تقریباً نوسو برس پہلے اپنی کتاب ''مولد العروس'' میں یہ تفصیلات بیان فرمائی ہیں...... جس کو سب نے مانا اور سب نے تسلیم کیا ہے...... شاید اہل عقل نہ مانیں، مگر وہ تو بچوں کی طرح ضد کرتے ہیں، پھر مانتے چلے جاتے ہیں...... ہزاروں باتیں جو کل نہ مانتے تھے، آج ماننے لگے...... سینکڑوں باتیں جو آج نہیں مانتے، کل ماننے لگیں گے...... عقل بے مایہ پر کیا بھروسہ کیا جائے کہ جب تک وحی اس کی انگلی نہ پکڑے، وہ سیدھے راستہ پر چل نہیں سکتی...... اسی لیے تو اقبال نے کہا تھا ؎

عقلِ بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں

ہم اس کو امام بناتے ہیں، جس کی آنکھ نہیں، اسی لیے وہ ہم کو حیرت کدے پر لاکر کھڑا کر دیتی ہے......

ہے دانش برہانی حیرت کی فراوانی

ہاں تاجدارِ دو عالم ﷺ تشریف لے آئے جن کا غلغلہ آسمانوں اور زمینوں میں تھا وہ تشریف لے آئے...... جن کا چرچا آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں تھا، تشریف لے آئے...... غریبوں کے غم خوار اور مظلوموں کے ہمدرد و غمگسار تشریف لے آئے...... ہاں محمد ﷺ تشریف لے آئے...... ہاں احمد ﷺ تشریف لے آئے...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام خوشخبری سنا رہے ہیں۔

- **مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ** (صف:6)

عالم کا پالنہار فرما رہا ہے:

- **وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ** (آل عمران:144)
- **مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ**

النَّبِيّٖنَ (احزاب:40)

- وَ آمَنُوۡا بِمَا اُنۡزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَالۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّھِمۡ (محمد:2)
- مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَالَّذِیۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّاۤءُ عَلَی الۡكُفَّارِ رُحَمَاۤءُ بَیۡنَھُمۡ (فتح:29)

ہاں آپ کا نام نامی احمد بھی ہے اور محمد ﷺ بھی...... احمد کے معنی ہیں ''بہت تعریف کرنے والا''...... اور محمد کے معنی ''بہت ہی تعریف کیا گیا''...... تعریف کرنے والا ایک سے زیادہ کی بھی تعریف کرسکتا ہے اور کرتا ہے مگر ایسا تعریف کرنے والا کہیں نہ ملے گا' جس نے ایک کی تعریف کی ہو...... ہاں صرف ایک اللہ کی...... جب زبان سے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (الفاتحہ:1) فرمایا تو اس پر عمل کرکے بھی دکھادیا...... جب نورِ محمدی ﷺ جلوہ فرما ہوا' حمد کا سلسلہ شروع ہوا...... کروڑوں سال بیت گئے...... لاکھوں سال گزر گئے...... نہ معلوم کب سے وہ ربِ جلیل کی حمد وثنا میں مصروف رہے...... اس کائنات ارضی وسماوی میں کوئی ایسا نہیں جس نے اللہ کی اتنی حمد وثنا کی ہو جتنی آپ ﷺ نے فرمائی...... عبدیت میں آپ ﷺ یکہ وتنہا ہیں' کوئی آپ کا عدیل ونظیر نہیں ۔

بے مثالی کی ہے مثال وہ حسن
خوبی یار کا جواب کہاں!

ہاں کوئی احمد نہیں آپ ہی احمد ہیں...... آپ اللہ کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ آپ کی طرف...... آپ اللہ کی حمد وثنا فرمارہے ہیں اور اللہ آپ پر رحمتیں بھیج رہا ہے، فرشتے صفت وثنا کررہے ہیں...... نہ معلوم کب سے!...... زمین وآسمان میں جو اللہ کی حمد کررہا ہے، وہ آپ کی نعت بھی پڑھ رہا ہے...... اس قدر تعریف اور اس شان کی تعریف آج تک کسی مخلوق ومحبوب کی نہیں کی گئی...... بے شک آپ محمد ﷺ ہیں...... محمد کے معنی ہیں ''بہت ہی تعریف کیا گیا''...... آپ محبّ بھی ہیں' محبوب بھی...... آپ عاشق بھی ہیں' معشوق بھی...... جو عاشق ہوتا ہے، وہ معشوق نہیں ہوتا...... جو معشوق ہوتا

ہے، وہ عاشق نہیں ہوتا...... دنیائے محبت کا یہ ایک حیرت انگیز سنگم ہے کہ جو چاہ رہا ہے، وہ چاہا بھی جا رہا ہے...... جو عاشق ہے، وہ معشوق بھی ہے سبحان اللہ' سبحان اللہ! یہی نہیں بلکہ جو اس جان جاں کے نقش قدم پر چل رہا ہے' وہ بھی محبوب بنایا جا رہا ہے...... **يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ** (آل عمران:31)......ہم نے تو یہ سنا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ جو جس کا کہا مانتا ہے، وہی اُس سے محبت کرتا ہے...... یہ نہ سنا اور نہ دیکھا کہ کہا کسی کا مانا جائے اور محبت کوئی کرے' اللہ اکبر!...... خالق کائنات کو اپنے محبوبِ کریم ﷺ سے کس کمال کی محبت وانسیت ہے!...... جو آپ کا کہنا مانتا ہے جو آپ کے نقش قدم پر چلتا ہے، وہ خدا کا محبوب بن جاتا ہے......

اللہ تعالیٰ نے نام محمد ﷺ اپنے نام سے نکالا اور اپنے نام ہی کے ساتھ رکھا...... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ محبت کہاں تک پہنچی!...... سنئے' سنئے' وہ کیا فرما رہے ہیں ؎

وَشَقَّ لَه مِن اِسمِهٖ لِيُجِلَّه
فَذُو العَرشِ مَحمُودٌ وَ هٰذَا مُحَمَّدٌ

نام نامی احمد اور محمد ﷺ مسمّٰی کا بھرپور آئینہ دار ہے...... حالانکہ نام کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ مسمّٰی کی عکاسی کرتا ہو...... اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ ایسی معنویت لیے ہوئے ہو کہ نام سے ایک ایک حرف نکالتے چلے جائیں پھر بھی معنویت ذرہ برابر مجروح نہ ہونے پائے...... نام احمد اور محمد ﷺ کی شان یہ ہے کہ ایک ایک حرف کم کرتے جایئے' جو بچ رہے گا وہ ہرگز بے معنی نہ ہوگا...... بیشک جو ان کے دامن کرم سے وابستہ ہوگیا، وہ بے فیض نہیں رہ سکتا......اس نام کی ایک یہ بھی خوبی ہے کہ اکثر انبیا علیہم السلام کے ناموں میں اس نام نامی کا کوئی حرف ضرور ہے...... گویا جس طرح کائنات کی ہر شے مستفیض ہے، یہ نام بھی مستفیض ہیں...... اللہ نے اپنے نور سے آپ کو پیدا فرمایا اور نام بھی ایسا رکھا جس میں اس کے نام کی جھلک ہے...... نام اللہ میں کوئی حرف نقطہ والا نہیں' نام محمد ﷺ میں بھی کوئی حرف نقطہ والا نہیں...... پھر یہ بات بھی قابل توجہ

ہے کہ لفظ قرآن بھی چار حروف ہیں‘ جس زبان میں نازل ہوا اس کے بھی چار حروف ہیں‘ جس نے نازل کیا، اس کے بھی چار حروف ہیں‘ جس پر نازل ہوا، اس کے بھی چار حروف ہیں...... حروف کی یہ یکسانیت ضرور کوئی معنی رکھتی ہوگی...... جس طرح عالم اجسام اور عالم ارواح ہیں اسی طرح عالم الفاظ وحروف اور عالم معانی بھی ہیں...... غواص ہی حقیقت کو پاسکتے ہیں......

۞

نام محمد ﷺ کی کیا بات!...... وہ چشم بینا کہاں سے لائیں جو زمین و آسمان میں اس نام نامی کے جلوے دیکھے!...... نام محمد ﷺ کہاں نہیں؟...... ساقِ عرش پر **لا اله الا الله محمد رسول الله** لکھا ہوا ہے...... لوحِ محفوظ میں **لا اله الا الله محمد رسول الله** لکھا ہوا ہے...... جنت کے ہر دروازے پر **لا اله الا الله محمد رسول الله** لکھا ہوا ہے...... صحف سماوی میں نام احمد اور محمد ﷺ...... توریت میں‘ انجیل میں‘ زبور میں‘ صحیفہ ابراہیم میں‘ صحیفہ اشعیاہ‘ میں کتاب حبقوق میں‘ اقوال شعیب میں‘ اقوال سلیمان میں (علیہم السلام)...... اور تو اور ہندوؤں کے ویدوں اور اپنشدوں میں...... گوتم بدھ کے ملفوظات میں نام احمد و محمد ﷺ جلوہ گر ہے......

اللہ نے دنیا میں آنے والے تمام انبیا کو جمع کر کے ان سے عہد لیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی تائید وحمایت کرنا...... ہر نبی نے سنا اور سر جھکایا‘ وعدہ کیا اور اپنے عہد پر گواہ ہوا اور اللہ تعالیٰ ان سب پر گواہ ہوا...... اللہ اکبر! کس اہتمام سے عہد لیا گیا...... جب سارے عالم کے نبیوں نے نام محمد ﷺ سنا اور عہد بھی کیا تو پھر ہر نبی نے اپنی امت میں آپ کی آمد آمد کا ذکر نہ کیا ہوگا؟...... یقیناً کیا ہوگا...... تو یہ کہنا سچ اور حق ہے کہ کوئی نبی و رسول ایسا نہیں جس نے اپنی امت میں سرکارِ دو عالم ﷺ کا ذکر نہ کیا ہو...... سب نے کیا پھر سن سن کے اوروں نے بھی کیا...... ہر مذہب وملت کی کتابوں میں اور ہر دور کی فضاؤں میں آپ کے نام نامی کی گونج سنائی دے رہی

ہے سبحان اللہ!...... نہ صرف کتابوں میں بلکہ آسمان و زمین، شجر و حجر حتیٰ کہ انسانی وجود میں بھی دیکھنے والوں نے نام نامی محمد ﷺ دیکھا ہے...... درختوں پر، پتوں پر، پھولوں پر، پھلوں پر...... پھولوں کے اندر، پھلوں کے اندر...... اور دور جدید میں یہ عجیب انکشاف ہوا ہے کہ انسان کے سانس کی نالی پر "لا الہ الا اللہ" لکھا ہوا ہے اور داہنے پھیپھڑے پر محمد رسول اللہ......سبحان اللہ......

اللہ اللہ! انسانی وجود میں نام اللہ (جل جلالہ) اور نام محمد ﷺ...... اللہ تعالیٰ نے یہ نام نامی پشت مبارک پر مہر نبوت کی صورت میں بھی ظاہر فرمایا تاکہ کسی شک کرنے والے کو شک نہ رہے اور ہر یقین کرنے والا دل سے یقین کرے کہ آپ ہی محمد ﷺ ہیں...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اسی نشانی سے پہچانا......آپ کی غائبانہ محبت نے اپنے مذاہب سے بیگانہ اور اپنے وطن سے دل اچاٹ کر دیا...... رواں دواں ملک ملک کی خاک چھانتے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے......مگر کسی کے غلام تھے، آپ کے غلام بننے آئے تھے...... سرکار ﷺ نے کرم فرمایا، بندوں کی غلامی سے نجات دلا کر اپنا غلام بنالیا......سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری نشانیاں دیکھ لی تھیں، ایک نشانی مہر نبوت، رہ گئی تھی، وہ نشانی بھی دکھادی، دیکھتے ہی ایمان لے آئے کہ یہ زندہ گواہی تھی جو خود بول رہی تھی کہ یہی محمد ﷺ ہیں ہاں ؎

ایک ہی بار ہوئیں وجہ گرفتاری دل
التفات ان کی نگاہوں نے دوبارہ نہ کیا

اللہ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے نام کو روشن کر دیا...... اعلان فرمادیا......

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ (الم نشرح:4)...... ہم نے تمہارے لیے تمہارے نام کو بلند کر دیا...... ہماری کوئی غرض نہیں ہمیں تو بس تم سے محبت ہے اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ سب کو تم سے محبت ہو......سبحان اللہ! کس کمال کی محبت ہے کہ نام نامی کلمہ طیبہ میں اپنے نام کے ساتھ ملا کر بتا دیا۔

وہ زندہ ہیں واللہ، وہ زندہ ہیں واللہ!

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رضم الا لَهُ اِسم النبی الیٰ اِسُمِهٖ

اِذ قَاَل فِی الخَمُسِین المؤذن اشهد

ایک مغربی اسکالر فلپ کے ہتی نے لکھا ہے کہ دنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں جس میں دنیا کے کسی نہ کسی شہر میں اذان نہ ہو رہی ہو' ہر لمحہ مؤذن اللہ کے نام کے ساتھ ان کا نام بلند کر رہا ہے۔کوئی لمحہ خالی نہیں...... ہاں ؂

وَرَفَعۡنَالَکَ ذِکۡرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے تیرا' ذکر ہے اونچا تیرا

پھر رفعت ذکر کے لیے یہ رسم محبت ایجاد کی کہ محبوبِ کریم ﷺ پر خود صلوٰۃ کے گجرے بھیجے اور فرشتوں نے صلوٰۃ کی تھالیاں نذر کیں۔ یہی نہیں سارے عالم کے مسلمانوں کو حکم دیا۔

- **صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا** (احزاب:56)

یہ راز اہل محبت جانتے ہیں۔ جو محبت سے نا آشنا ہے، وہ کچھ نہیں جانتا خواہ اپنے زعم میں وہ یہ سمجھتا ہو کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے......معرفت الٰہی محبت رسول ﷺ کے بغیر ممکن نہیں...... یہ محبت ہی تھی جس نے اسم محمد ﷺ کو مشکل کشا بنا دیا......سنیئے......

قبیلہ بکر بن وائل کے سردار حارثہ کی فوج کا فارس کی عظیم الشان فوج سے ٹکراؤ ہوا' اس وقت تک حارثہ مسلمان نہ ہوئے تھے مگر دل میں محبت رسول ﷺ کی ایک چنگاری دبی ہوئی تھی...... حارثہ کی فوج نہایت کمزور...... مقابلہ پر ایک طاقتور فوج...... حارثہ حیران و پریشان ...... کچھ اور تو نہ سوجھا' سوجھا تو یہی سوجھا کہ اچانک اعلان کرادیا......''ہمارے لشکر کا نشان محمد ﷺ'' ...... اللہ اکبر! فارس کی طاقت ور فوج سے مقابلہ ہوا اور آن کی آن میں وہ فوج شکست کھا گئی...... اسم محمد ﷺ کے طفیل حارثہ کو شاندار کامیابی نصیب ہوئی اور فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے (جلال الدین سیوطی' علامہ: خصائص الکبریٰ ج اوّل ص:358)...... اللہ اللہ نام محمد ﷺ کی برکتیں کیا بیان

کروں؟...... رب تعالیٰ جب قیامت کے دن آپ کو پکارے گا تو آپ کے ہم نام سب امتی اس آواز پر دوڑ پڑیں گے...... رب تعالیٰ مسکرائے گا اور نام محمد ﷺ کے طفیل ہم ناموں کو بھی جنت میں داخلے کی بشارت مل جائے گی...... غیرتِ الٰہی کو گوارا نہیں کہ جس امتی کا نام محمد ہو، وہ دوزخ میں جائے!...... سبحان اللہ...... ہاں نام محمد ﷺ شفا ہے۔

نام محمد ﷺ معمولی نام نہیں...... اسی لیے اللہ نے نام لے کر پکارنے کو سختی سے منع فرمایا...... تم محمد رسول اللہ کو اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہو۔ (نور:63)...... ہاں ؂

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

شاہِ ایران خسرو پرویز کے نام مکتوب گرامی لے کر صحابی پہنچے...... خسرو پرویز نے نامہ گرامی پڑھنا شروع کیا...... من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس...... اپنے نام سے پہلے نام محمد ﷺ دیکھ کر طیش میں آ گیا...... نامہ گرامی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا...... جب سرکار دو عالم ﷺ کو معلوم ہوا تو جلالِ نبوت میں فرمایا......

''اس نے میرے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کیا' اللہ اس کے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔'' (غلام ربانی عزیز' ڈاکٹر: سیرت طیبہ' مطبوعہ لاہور **1990**ء ص **232**)

اور ایسا ہی ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نامی کو ریزہ ریزہ کرنے والا خود اپنے بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں مارا گیا اور سلطنت کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے...... سچ کہا ہے ؂

از جسم تو لرزاں' لرزاں دو عالم
وز زلف برہم' برہم نظامے

نام نامی کتنا عظیم ہے!...... کتنا پیارا ہے!...... کتنا میٹھا ہے!...... محبت و عشق کے معاملے عقل والوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں، یہاں عقل کا گزر نہیں کہ وہ کثیف ہے...... یہاں تو لطافت ہی لطافت ہے...... یہاں عقل کے پیمانوں کا چلن نہیں...... یہاں کے زمین و آسمان اور شب و روز ہی اور ہیں...... جس نے یہ دنیا دیکھی ہی نہیں

اس کو کیا بتایا جائے کیا سمجھایا جائے ہاں ؎

عاشق نہ شدی محنت الفت نہ کشیدی
کس پیش تو غم نامہ ہجراں چہ کشاید؟

۞

سچ پوچھیے تو اسم محمد ﷺ میں تعظیم و تکریم کی روح اس طرح چھپی ہے جس طرح پھولوں میں خوشبو!...... یہ خوشبو وہی سونگھ سکتا ہے جس کے دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ ہو...... غور کریں اور خوب غور کریں......

۞...... اللہ تعالیٰ کا آپ کو اپنے نور سے پیدا فرمانا اور نام محمد ﷺ رکھنا آپ کی تعظیم ہے......

۞...... نور محمدی ﷺ سے عرش و کرسی، لوح و قلم، آفتاب و ماہتاب اور موجودات کا پیدا فرمانا آپ کی تعظیم ہے......

۞...... پیشانی آدم (علیہ السلام) میں آپ کا نور منتقل کرنا، آپ کی تعظیم ہے......

۞...... فرشتوں سے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرنا، آپ کی تعظیم ہے......

۞...... نور محمدی ﷺ کو پاک پشتوں میں امانت رکھنا، آپ کی تعظیم ہے......

۞...... قلم کو محمد رسول اللہ لکھنے کا حکم دینا، آپ کی تعظیم ہے......

۞...... انبیا و رسل سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تائید و حمایت کا عہد و پیمان لینا، آپ کی تعظیم ہے......

۞...... حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی زبانی آپ کی امداد کا اعلان کرانا، آپ کی تعظیم ہے......

۞...... ایامِ حمل میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہر ماہ انبیا علیہم السلام کی زیارت کرانا، آپ کی تعظیم ہے......

۞...... ظہورِ قدسی کے وقت حضرت حوا، حضرت آسیہ اور حضرت مریم (علیھن السلام) کا جلوہ فرمانا، آپ کی تعظیم ہے......

۞...... آتش کدۂ فارس کا بجھ جانا، آپ کی تعظیم ہے......

۞...... ایوانِ کسریٰ کے کنگرے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑنا' آپ کی تعظیم ہے......

۞...... کثرت سے درود شریف پڑھنے والے پر آگ حرام کر دینا' آپ کی تعظیم ہے......

۞...... محمد نام کے امتیوں کو قیامت کے دن جنت میں داخلے کا اعلان عام کرا دینا' آپ کی تعظیم ہے......

۞...... آپ کے نام کے ساتھ اپنا نام ملانا' آپ کی تعظیم ہے......

۞...... آپ سے کمال الفت و محبت کی تاکید کرنا' اپنی اور اپنے حبیب کریم ﷺ کی محبت میں فرق نہ کرنا' آپ کی تعظیم ہے......

۞...... آپ کی آمد آمد پر خوشیاں منانے کا حکم دینا' آپ کی تعظیم ہے......

ہاں' یہ تعظیم' محبت کی روح ہے......اور یہ محبت' ملت کی جان ہے......

یہ نکل گئی تو پھر کیا رہ گیا؟

قرآن کریم کھولیے اور گلشن محبت کی بہار دیکھئے ہاں ؎

پیش نظر وہ نوبہار' سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

اللہ اللہ! نام نامی احمد و محمد ﷺ کیسا پر بہار ہے اور اس بہار کی باتیں کیسی جاں نواز ہیں' قلم رکتا ہی نہیں' دل مانتا ہی نہیں' چلتا چلا جاتا ہے...... مصطفیٰ ﷺ کی باتیں اللہ ہی کی باتیں ہیں...... درخت قلم بن بن کر گھس جائیں اور سمندر سیاہی بن بن کر سوکھ جائیں' اللہ کی باتیں پوری نہیں ہوسکتیں......تو پھر مصطفیٰ ﷺ کی باتیں کیسے پوری ہوسکتی ہیں...... وہ تو کائنات کی جان ہیں...... ہاں ان کا نام جپے جایئے...... درود و سلام پڑھتے جایئے......ایک ایک ادا کو اپناتے جایئے......ایک ایک بات کو دل میں بٹھاتے جایئے......پھر چاند بن کر ابھریئے اور چاندنی بن کر سارے عالم میں پھیل جایئے۔ ہاں ؎

دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

۞......۞......۞

محمد نعیم احمد برکاتی

ہم نے سیکھا ہے ادب نامِ محمد ﷺ کے سبب

اسم کہتے ہیں نام کو اور حمد کہتے ہیں تعریف کو۔ قرآن حکیم کی ابتداء الحمدللہ سے ہوئی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی زبان سے سب سے پہلا کلمہ جو نکلا، وہ الحمدللہ ہی تھا۔ چنانچہ روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے مجسمہ میں جب جان پڑی تو انھیں ایک دم چھینک آئی اور جیسے ہی چھینک آئی تو انہوں نے کہا ''الحمدللہ''۔ لہٰذا کوئی تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کلمہ 'الحمدللہ' کو اپنی مقدس کتاب قرآن مجید کا پہلا کلمہ بنا دیا اور قرآن کریم کی ابتدا ''**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ**'' سے فرمائی اور یہ کتاب جس رسول پر نازل ہوئی، اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسم مبارک بھی اسی 'حمد' سے رکھا کہ لفظ احمد ومحمد بھی حمد ہی سے بنے ہیں۔ اگر لفظ احمد کا پہلا حرف الف نکال دیں تو 'حمد' بنتا ہے اور لفظ 'محمد' کا بھی پہلا حرف میم نکال دیں تو 'حمد' ہی بنتا ہے۔ گویا کہ اسم احمد ومحمد ﷺ کو اس حمد سے ایک خاص نسبت ہے یا یہ کہ ان دو اسما مبارکہ کا حمد سے بہت ہی گہرا تعلق ہے۔

حضرت قاضی ابوالفضل عیاضؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارک محمد ﷺ اور احمد بتایا ہے، علاوہ بریں یہ آپ ﷺ ہی کی خصوصیت ہے کہ آپ کے اسمائے مقدسہ میں مدح وثنا بھی موجود ہے، اسی طرح اسما النبی کے بیان کرنے میں عظیم شکرگذاری رکھ دی گئی ہے۔ آپ کا اسم گرامی ''**اَحْمَدُ**'' یہ **اَفْعَلُ** کے وزن پر **حمد** کا مبالغہ ہے۔ یعنی خدا کی سب سے زیادہ حمد وثنا کرنے والا۔ اور **مُحَمَّدُ**، یہ **مُعَقَّلُ** کے وزن پر ہے۔ گویا مبالغہ بوجہ کثرت حمد، یعنی بہت ہی زیادہ تعریف کیا گیا۔ (کتاب الشفاء القسم الاول باب سوم۔ جواہر البحار شریف جلد اول ص 158)

پس سید الانبیا ﷺ خدا کی تعریف کرنے میں سب سے بڑھ کر اور تعریف کیے گئے کے لحاظ سے سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔ تمام انسانوں کی نسبت کثرت حمد کے باعث آپ سب تعریف کرنے والوں سے زیادہ تعریف کرنے والے ہیں اور ان سب سے زیادہ تعریف کیے گئے ہیں جن کی تعریف کی جاتی ہے۔ علاوہ بریں لواء الحمد بھی تو بروزِ قیامت آپ ہی کے دست مبارک میں ہوگا تاکہ سب آپ کے منصب پر مطلع ہوکر شایانِ شان تعریف کریں اور حشر کے میدان میں چونکہ آپ نے سب کی شفاعت کی ہوگی، لہٰذا سب لوگ آپ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہوں گے۔ بروزِ قیامت اس طرح محامد کا دروازہ صرف آپ ہی کے لیے مفتوح ہوگا۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کی جانب بھیجی ہوئی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کی امت مرحومہ کا نام ''حمادین'' رکھا، کہ وہ لوگ خدا کی بہت زیادہ حمد و ثنا کرنے والے ہوں گے۔ لہٰذا حضور فخر دو عالم ﷺ ہی اس بات کے حقدار ہیں کہ آپ کا اسم مبارک ہی 'محمد' اور 'احمد' رکھا جائے۔

(کتاب الشفاء القسم باب سوم، جواہر البحار شریف جلد اوّل ص159)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں الماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹا دے گا' میں الحاشر ہوں لوگ حشر کے دن میرے قدموں پر جمع ہوں گے' میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (صحیح بخاری)

اس حدیث کی شرح میں علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمیؒ فرماتے ہیں: حضور ﷺ کے تین نام حمد سے مشتق ہیں۔ محمد، احمد اور محمود، محمد کے معنی ہیں ہر طرح، ہر وقت، ہر جگہ ہر ایک کا حمد کیا ہوا۔ یا اُن کی ہر ادا کی، ہر وصف کی، ذات کی، حمد کی ہوئی مخلوق بھی ان کی حمد کرے اور خالق بھی ان کی حمد فرمائے۔ احمد کے معنی ہیں **اَحْمَدُ الْحَامِدِیْنَ لِرَبِّہٖ** یعنی تمام حمد کرنے والوں سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد کرنے والا۔ اپنے رب کی حمد کی کثرت کی برکت سے ہی حضور محمد بھی بنے اور احمد بھی۔ احمد کے ایک اور معنی ہیں قابل

تعریف کام کرنا یا قابل تعریف ہونا۔ (مصباح اللغات ص175) اور محمد کے معنی ہیں **فَالُحَمُدُ هُوَ الَّذِیُ حُمِدَ مَرَّةً بَعُدَ مَرَّةٍ** یعنی جس کی بار بار حمد کی جا رہی ہو۔ نہ اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے میں حضور کا کوئی مثیل ہے اور نہ مخلوق میں۔ جتنی حمد و ستائش حضور ﷺ کی ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی، کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی ہے، کوئی نبی ہو یا رسول، فرشتہ ہو یا جن، کوئی بھی مخلوق اپنے رب کی حمد سرائی اور ثنا گستری میں اس مقام پر آج تک پہنچ نہیں پائی اور نہ پہنچ سکتی ہے۔

احمد اسم تفضیل ہے حمد کا۔ یا تو حمد معروف کا یا حمد مجہول کا۔ یعنی اپنے رب کی بہت ہی حمد فرمانے والے، یا بہت ہی حمد کیے ہوئے۔ پہلے معنی قوی ہیں۔ حضور جامع ہیں، حامدیت اور محمودیت میں، جیسے کہ آپ مرید بھی اللہ کے ہیں اور مراد بھی۔ یونہی حضور طالب بھی ہیں اور مطلوب بھی، اسی طرح حضور احمد بھی ہیں، محمود بھی اور حبیب بھی ہیں، محبوب بھی۔ (مرقات، شرح مشکوٰۃ المصابیح)

حضور پہلے احمد ہیں، اور بعد میں محمد کہ حضور کا اپنے رب کی حمد و ثنا بجالانا پہلے تھا۔ یونہی عالم ارواح میں حضور 'احمد' کے نام سے مشہور تھے اور عالم اجسام میں محمد کے نام سے معروف ہوئے۔ حضور احد سے امکان کی میم کی وجہ سے ممتاز ہوئے۔ (تفسیر روح البیان)

اور خیال رہے کہ ساری حمدیں اللہ کے لیے ہیں۔ اس کے باوجود حضور محمد ہیں اور اللہ تعالیٰ محمود کیونکہ رب تعالیٰ عالم کا محمود ہے اور حضور رب کے محمد ہیں۔ رب کی حمد زیادہ ہے۔ (تفسیر نور العرفان ص882)

قرآن کریم کی آیت **وَاِذُ قَالَ عِیُسَی ابُنُ مَرُیَمَ** کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ''حضور اقدس ﷺ کا اسم مقدس محمد بھی ہے اور احمد بھی ہے۔ 'محمد' مبالغہ مفعول کا صیغہ ہے۔ بہت تعریف کیا ہوا۔ 'محمد' وہ ہے جس میں کوئی عیب نہ ہو۔ اس کی کوئی مذمت نہ کرے۔ محمد ﷺ وہ ہیں جن میں سب بھلائیاں ہوں، سب اُن کی تعریف کریں۔'' (تفسیر ابن عباس، الصّف:6)

حضرت علامہ امام ابوالقاسم حسین بن الفضل راغب اصفہانیؒ (المتوفی 502ھ)

لفظ 'محمد' کے معنی یوں بیان کرتے ہیں۔ **اَلَّذِیْ اَجْمَعْتُ فِیْهِ الْخِصَالَ الْمَحْمُوْدَةَ** یعنی مختصر لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ 'محمد' کے معنی مجموعہ خوبی کے ہیں۔

حضرت علامہ سید آل رسول حسنین میاں قادری برکاتی مارہروی قبلہ فرماتے ہیں: حمد کے ایک معنی قضاء الحق کے بھی آئے ہیں۔ اس صورت میں لفظ 'محمد' کے ایک معنی یہ بھی ہوئے کہ وہ جس کا حق پورا کر دیا گیا ہو۔ یعنی قدرت کی جانب سے نوعِ انسان کو جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا اور انسان کا اپنے خالق پر جو حق تخلیق مقرر تھا، وہ محمد ﷺ پر پورا کر دیا گیا۔

اسی طرح صاحب قاموس مجد الدین فیروز آبادی (المتوفی 810ھ) نے لکھا ہے کہ **مُحَمَّدُ ںِالَّذِیْ یَحْمَدُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ** یعنی 'محمد' کے معنی ''وہ جس کی تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے۔ جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ زمانہ جوں جوں بڑھتا جاتا ہے، رسول عربی ﷺ کے کمالات سے پردہ اٹھتا جاتا ہے۔
(سیدنا محمد عربی نمبر ص 539)

حضرت علامہ سید آل رسول حسنین میاں قادری برکاتی مارہروی مدظلہٗ العالی فرماتے ہیں: ''لفظ 'محمد' کے ایک معنی یہ بھی بیان کیے گئے ہیں کہ وہ جس کا جزو جزو قابل تعریف ہے''۔ (سیدنا محمد عربی نمبر ص 540)

محمد کا ایک اور معنی ہے ''بہت عمدہ خصلتوں والا''۔ (مصباح اللغات ص 175)

پھر آگے فرماتے ہیں: ''لفظ 'محمد' کے ایک معنی یہ بھی قرار دیئے جا سکتے ہیں کہ ''وہ جس کے ہاتھ، خوش تدبیری نے ترقی کی''۔ حضور کی تعلیم کی اشاعت اور آپ کا لایا ہوا دین خدا کی خاص مرضی اور خاص تدبیر سے عالم میں پھیل گیا۔ جس کی سرعت اور بغیر جدوجہد، رفتار ترقی پر آج بھی دنیا انگشت بدنداں ہے''۔ (سیدنا محمد عربی نمبر ص 541)

امام بغویؒ نے لکھا ہے: یعنی محمد (ﷺ) وہ ہستی ہے جو تمام محاسن و کمالات اور محامد و تعریفات سے معمور ہے۔ ایک اور جگہ کہا کہ حمد ہی سے لفظ محمد (ﷺ) نکلا ہے۔ اس لیے کہ حضور کی بار بار اتنی کثرت سے تعریف کی گئی ہے کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں۔

غرض کہ اسلام کی تمام معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ سیدنا محمد عربی ﷺ کا مقدس نام بھی اپنے معانی کے لحاظ سے مختلف خوبیوں کا مرقع اور متعدد فضائل کا خلاصہ ہے۔

حضور احمد و محمود ہیں محمد ﷺ ہیں
جگہ جگہ نئے عنوان ہیں ثنا کے لیے

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: ''عظیم کرامات اور جامع ترین فضائل و کمالات میں سے حضور اکرم ﷺ کے اسما گرامی ہیں جو محامد اخلاق، محاسن افعال اور جامع جمال و جلال پر مبنی ہیں۔ واضح رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے اسما گرامی قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتابوں میں اور انبیا و رسل علیہم السلام کی زبانوں پر بکثرت بیان فرمائے ہیں۔ اسما کی کثرت مسمی کی عظمت و بزرگی پر دلالت کرتی ہے۔ اس لیے کہ اسما صفات و افعال سے ماخوذ ہوتے ہیں اور ہر اسم کسی نہ کسی صفت و فعل ہی سے بنا ہے۔ سرکار کے جملہ اسما میں سب سے زیادہ مشہور و اعظم اسم نام محمد ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ جس طرح کہ اسم ''اللہ'' ہے کہ وہ اسم ذات باری تعالیٰ ہے۔ باقی اسما صفاتیہ ہیں اور انھیں پر محمول ہیں''۔ (مدارج النبوۃ جلد اول ص 454)

اسم ''محمد'' ﷺ کی شان ہی خاص ہے کہ حضور کا ذاتی نام محمد بھی ہے اور احمد بھی۔ ہر دو اسما میں مدح و ثنا موجود ہے۔ لفظ محمد کا پہلا حرف میم ہٹا دو تو 'حمد' باقی رہے گا۔ یونہی لفظ احمد کا پہلا حرف الف ہٹا دو تو بھی 'حمد' ہی باقی رہے گا۔ محمد کے معنی ہیں ''جس کی بے شمار تعریف کی گئی ہو یا جسے بے انتہا سراہا گیا ہو'' اور احمد کے معنی ہیں ''اپنے رب کی بہت تعریف اور حمد و ثنا کرنے والا''۔ محمد ﷺ کے ایک اور معنی جو آپ نے ملاحظہ فرمائے، وہ یہ ہیں ''وہ جس کی تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو'' اور اس کے متعلق قرآن کریم شاہد ہے۔ اگر آپ قرآن پاک کا مطالعہ کر کے دیکھیں تو پتا چلے گا کہ اس میں خالق کائنات نے جگہ جگہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار تعریف و توصیف بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔ **وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ** یعنی ''اے محبوب! ہم نے آپ کی

خاطر آپ کے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔" دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ** یعنی اے محبوب! ہم نے تمھیں سارے عالمین کے لیے رحمت ہی بنا کر بھیجا۔ اسی طرح ایک اور جگہ یوں ارشاد فرمایا کہ **قَدۡ جَآءَ کُمۡ مِنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ** یعنی تحقیق کہ اللہ کی جانب سے آ گیا تمہارے پاس نور۔ مفسرین کی رائے ہے کہ یہاں پر نور سے مراد حضور پر نور، نور علی نور ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ نیز اللہ رب العزت ایک اور جگہ یوں ارشاد فرماتا ہے کہ **وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ** یونہی ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ **لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ** وغیرہ وغیرہ۔ بے شمار آیات کریمہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار تعریف و توصیف بیان فرما رہی ہیں اور اس تعریف کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں جو کہ مسمی یعنی سرکار کے اسم مبارک کے "اسم بامسمی" ہونے پر ایک ٹھوس دلیل بھی ہے۔ چنانچہ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

نامِ محمد، شافع عصیاں، نام محمد اسم بامسمی
مالکِ کوثر، مالک زمزم ﷺ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام "محمد ﷺ" اور "اللہ" جل شانہٗ کے ذاتی نام میں بہت مماثلت ہے۔ لفظ "اللہ" میں بھی نقطہ نہیں اور لفظ "محمد" میں بھی نقطہ نہیں ہے۔ جس طرح لفظ 'اللہ' چار حرفی ہے، اُسی طرح لفظ 'محمد' بھی چار حرفی ہے۔ یونہی جس طرح **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کے بارہ حروف ہیں، اسی طرح **مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ** کے بھی بارہ حروف ہیں اور حضور کی ولادت و وصال بھی 12 ربیع الاوّل ہی کو ہوئی۔

یہ نسیم معجزہ ہے ہوئی رحلت و ولادت
وہی صبح بارہویں کی وہی دن وہی مہینہ

ہر دو اسما میں ایک تشدید ہے اور جس طرح اللہ کا تیسرا حرف ہی مشدد ہے، اسی طرح محمد کا بھی تیسرا حرف مشدد ہے۔ اسم اللہ میں تشدید پر الف ظاہر کرتا ہے کہ خدا کی ذات بادشاہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس بادشاہ کے محبوب اعظم ہیں۔ اللہ کا نام لیتے

ہوئے دونوں ہونٹ علیحدہ ہو جاتے ہیں جس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ کی ذات سب سے اونچی ہے اور ہماری پہنچ اُس تک ناممکن ہے۔ اسی لیے جب ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں تو نیچے کا ہونٹ اوپر کے ہونٹ سے مل جاتا ہے جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہم حقیر بندوں اور ہم گنہگار بندوں کو اُس اونچی ذات سے ملانے کا ذریعہ ہے۔

حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ مشکوٰۃ شریف کے ''باب اسما النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کی شرح میں لکھتے ہیں: ''حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام بھی ایک ہزار ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بھی ایک ہزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دو نام ذاتی ہیں۔ عربی میں اللہ اور عبرانی میں ''ایل''۔ اسی طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام 'محمد' اور 'احمد' کے علاوہ باقی نام صفاتی ہیں''۔

(مرآۃ المناجیح شرحِ مشکوٰۃ المصابیح جلد ہفتم ص 417)

جس طرح لفظ 'اللہ' میں چار حروف ہیں اُسی طرح لفظ 'محمد' میں بھی چار ہی حروف ہیں اور جس طرح لفظ 'اللہ' میں دو لام ہیں اُسی طرح لفظ 'محمد' میں بھی دو میم ہیں۔ چنانچہ حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور کا اسم ذاتی ہے، اور باقی اسمائے طیبہ، اسمائے صفاتیہ۔ جیسے کہ اسم اللہ خدائے تعالیٰ کا اسم ذاتی ہے اور باقی اسمائے صفاتیہ ہیں۔ مگر اس اسم ''محمد'' کو ''اللہ'' کے ساتھ بہت ہی مناسبت ہے۔ لفظ 'اللہ' میں حرف چار تو لفظ 'محمد ﷺ' میں بھی حرف چار۔ اللہ کے چاروں حرف بے نقطہ تو محمد کے چاروں حرف بھی بے نقطہ۔ اللہ میں ایک شد، تو محمد میں بھی ایک شد۔ اللہ کے تین حروف حرکت والے تو محمد کے بھی تین حروف حرکت والے (زبر، زیر پیش کو حرکت کہتے ہیں اور شد یعنی تشدید) ہاں اللہ کے شد پر الف ہے لیکن محمد کے شد پر الف نہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ اللہ سلطان ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سلطنت کے وزیر ہیں۔ اللہ کہنے سے دونوں لب علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں اور 'محمد' کہنے سے نیچے کا ہونٹ اوپر کے ہونٹ سے مل جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا

ہے کہ اللہ کی ذات بلند و بالا ہے کہ ہم بندوں کی وہاں تک رسائی ناممکن ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نیچوں کو اس بلند و بالا ذات الٰہی تک پہنچانے والے ہیں''۔

(شانِ حبیب الرحمٰن ص132، مرأۃ المناجیح شرح مشکٰوۃ)

جس طرح اسم 'اللہ' کا ہر حرف با معنی ہے، اس طرح اسم ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہر حرف با معنی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ لفظ ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ابتدائی حرف میم اگر ہٹا دیا جائے تو 'حمد' رہ جاتا ہے۔ جس کا مفہوم تعریف و توصیف ہے۔ اور اس کے دوسرے حرف یعنی 'ح' کو حذف کر دیا جائے تو 'مد' باقی رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے پھیلانا یا دراز کرنا۔ اور اگر تیسرا حرف یعنی دوسرا میم بھی دور کر دیا جائے تو صرف 'دال' باقی رہ جاتا ہے جس کی معنی دلالت کرنے والا کے ہیں۔ یعنی نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی وحدانیت پر دال ہے۔ اس کے علاوہ اسم 'محمد' (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دوسرا میم مشدد ہونے کے باعث اگر اُسے دو میم بھی سمجھ لے کر معنی کریں تو اس کے پہلے اور دوسرے حرف یعنی میم اور ''حا'' کو حذف کر دینے سے 'مد' کے بجائے 'ممد' باقی رہ جائے گا۔ جو کہ یہ بھی مطلب سے خالی نہیں۔ 'ممد' کے معنی ہیں ''مدد کرنے والا'' چنانچہ حضرت علامہ مولانا محمد نقی علی خاں صاحب محقق بریلوی قدس سرہٗ نے اسم 'محمد' (ﷺ) کے ان حروف کی کیا ہی خوب تشریح فرما دی ہے۔

'محمد' ﷺ کی میم محبوبیت اور محمودیت اور مصطفائی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ حا (ح) حامدیت اور حمایت امت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور دال (د) دعوت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس قیاس پر یہ اسم شریف حضور اقدس ﷺ کی دو سو تینتالیس صفات کا اجمال ہے کہ ان میں دو سو مصدر بمیم اور چونتیس مصدر بحا اور نو مصدر بدال ہیں۔ گویا کہ ہر حرف اس کا مثل حروفِ مقطعہ کی طرح معنی متعددہ پر دال ہے۔

(الکلام الاوضح ص195)

یا میم اول سے مراد، باعتبار اعداد چالیس (ابجد کے حساب سے) چالیس برس اور حا سے حکومت اور میم ثانی سے ملک آخرت اور دال سے دنیا مراد ہے۔ تو گویا

یہاں اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ اس ہستی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چالیس برس کی عمر میں حکومتِ دنیا و آخرت اور دونوں جہاں کی ریاست عنایت ہوئی۔ اور دونوں میم کے عدد کل اسی اور حا کے آٹھ اور دال کے چار ہیں۔ کہ مجموعہ اُن کا بانوے ہے۔ گویا کہ یہاں اُن بانوے چیزوں کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لیے خاص فرمائیں۔ تیس سیپارے قرآن کے اور تیس روزے رمضان کے اور سترہ رکعت فرض نماز پنجگانہ اور دو وزیر آسمان سے جبرئیل و میکائیل علیہما السلام اور دو وزیر اہل زمین سے، ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما۔ اور چار اہل عبار: علی، فاطمہ، حسن و حسین اور سات سے سبع مثانی یعنی سورۃ فاتحہ۔ (الکلام الاوضح فی تفسیر سورہ الم نشرح ص196)

یا میم سے دونوں جگہ مالک اور حا سے باعتبارِ اعداد، بہشت یعنی جنت (کہ بہشت آٹھ ہیں اور حا کے عدد بھی آٹھ ہیں) مراد ہے۔ اور دال سے دنیا مراد ہے۔ تو گویا یہاں یہ اشارہ ہے کہ مالک حقیقی نے اپنے حبیب کو آٹھوں بہشت اور ملک دنیا کا مالک بنایا ہے۔ اور میم ثانی کی توسیط اور تشدید میں بھی یہی نکتہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دونوں عالم سے علاقہ ہے۔ (الکلام الاوضح ص196)

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل
خواص اُس برزخ کبریٰ میں تھا حرف مشدد کا

چنانچہ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے ''دلائل الخیرات شریف'' میں اس کی کیا ہی خوب تشریح فرما دی ہے۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَآءِ الرَّحْمَۃِ وَ مِیْمَیِ الْمُلْکِ وَ دَالِ الدَّوَامِ السَّیِّدِ** یعنی اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جس کے نام پاک کی حا، رحمت ہے اور جس کے نام کی دو میموں سے مراد ملک دنیا و آخرت ہے اور دال سے مراد دوام یعنی ہمیشگی ہے جو سید ہے۔ (مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات حزب رابع ص300)

اور اس کا ترجمہ کرتے ہوئے حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمیؒ فرماتے ہیں: 'محمدؐ' میں دو میم ایک 'ح' اور ایک دال ہے۔ دو میم سے مراد ملک دنیا و آخرت

ہے۔ 'ح' سے مراد رحمت اور دال سے مراد دائمی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہان کی دائمی رحمت ہیں"۔ (شانِ حبیب الرحمٰن ص143)

حافظ کبیر امام ابونعیم اصبہانیؒ فرماتے ہیں: حضور فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ قرآن کریم میں جہاں اطاعت، معصیت، فرائض، احکام، وعدہ اور وعید کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا، وہاں اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیب پاک کا نام یا منصب بھی متصلاً ذکر فرمایا۔ مندرجہ ذیل آیات بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

1. **اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ** (نساء:59)

ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی۔

2. **اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَ اَنۡتُمۡ تَسۡمَعُوۡنَ** (انفال:20)

ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی اور مت منہ موڑو اطاعت سے حالانکہ تم سن رہے ہو۔

3. **وَيُطِيۡعُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرۡحَمُهُمُ اللّٰهُ** (توبہ:71)

ترجمہ: اطاعت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی۔ یہ ہیں وہ لوگ جن پر عنقریب اللہ رحمت نازل کرے گا۔

4. **اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ** (نور:62)

ترجمہ: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے۔

5. **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ** (انفال:24)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ۔

6. **مَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ** (احزاب:36)

ترجمہ: اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اُس کے رسول کا۔ الخ

7. **اِنَّ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ** (احزاب:57)

ترجمہ: بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو۔

8. **بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ** (توبہ:1)

ترجمہ: بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے۔

9. وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (توبہ:3)

ترجمہ: اور منادی پکار دیتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے۔

10. وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً (توبہ:16)

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے۔

11. اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (توبہ:63)

ترجمہ: کیا انھیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا۔

12. اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (مائدہ:33)

ترجمہ: وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں، اُن کا بدلہ یہی ہے کہ۔

13. وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (توبہ:29)

ترجمہ: اور حرام نہیں مانتے اُس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے۔

14. وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (انفال:13)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اُس کے رسول سے مخالفت کرے۔

15. قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (انفال:1)

ترجمہ: تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں۔

16. فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (نساء:59)

ترجمہ: تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو۔

17. وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (توبہ:59)

ترجمہ: اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور رسول نے اُن کو دیا۔

18. وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ (توبہ:59)

ترجمہ: کہتے ہیں اللہ کافی ہے۔ اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اُس کا رسول۔

19. فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ (انفال:41)

ترجمہ: تو پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول کا ہے۔

20. وَمَا نَقَمُوْا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (توبہ:74)

ترجمہ: اور انھیں کیا برا لگا، یہی نہ کہ اللہ اور رسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

21. وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (توبہ:90)

ترجمہ: اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا۔

22. اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ (احزاب:37)

ترجمہ: جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اُسے نعمت دی۔

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو ملایا ہے اور یہ انتہائی تعظیم اور شرف کی بات ہے۔ **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ** (دلائل النبوۃ، جواہر البحار شریف جلد اوّل ص220)

ان کے علاوہ بھی بے شمار آیات کریمہ قرآن حکیم میں موجود ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو ملایا ہے۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب سے اِس قدر پیار ہے کہ اُس نے اپنے ذکر میں اپنے محبوب کو ہر مقام پر اپنے ساتھ رکھا ہے اور اپنے محبوب سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میرا ذکر کرنے والا تیرا ذکر بھی میرے ساتھ کرے گا۔ جو شخص تیرا ذکر نہ کرے گا، وہ میرا ہزار بار بھی ذکر کرے، اس کا یہ ذکر ہرگز قبول نہ ہوگا۔

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے ''شرح الشفاء'' میں ایک طویل حدیث نقل فرمائی ہے جس کے آخر میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم یوں ارشاد فرماتے ہیں: **اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنِىْ عَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ حَتّٰى فِىْ اِسْمِىْ وَصِفَتِىْ** ۔یعنی تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے جملہ انبیا پر

فضیلت بخشی حتی کہ میرے نام اور صفت میں۔ (شرح الشفاء للقاری)

اس کے متعلق حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے اسم مبارک پر نام رکھنا مبارک و نافع اور دنیا و آخرت میں حفاظت و نجات کا باعث ہے۔

چنانچہ حافظ امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''حلیہ الاولیاء'' میں حضرت نبیظ بن شریط رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

- **قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لاَ اُعَذِّبُ اَحَدًا تُسَمّٰی بِاسْمِکَ فِیْ النَّارِ**

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل نے کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا' اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔

(حلیۃ الاولیاء' مدارج النبوۃ جلد اوّل ص **247** طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ ص **380**)

اس وعدۂ خداوندی کے جواب میں ایک حدیث رسول بھی آپ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک روز حضور پُرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز دو آدمی دربارِ خداوندی میں پیش ہوں گے۔ حکم ہوگا کہ انھیں جنت میں لے جاؤ۔ یہ حکم سن کر انھیں تعجب ہوگا اور حق تبارک و تعالیٰ سے وہ عرض کریں گے کہ یا الہ العالمین! ہم نے تو کوئی نیک عمل نہیں کیا' پھر بھی ہم جنت میں کیوں بھیجے جارہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا: ''تم جنت میں جاؤ۔ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ جس شخص کا نام محمد یا احمد ہوگا اس کو جہنم میں داخل نہیں کروں گا۔''

(مدارج النبوۃ جلد اوّل ص **246**)

اس حدیث کو امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''مواہب اللدنیہ'' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے **استحی ان عذب بالنار من اسمه اسم حبیبی** یعنی اللہ شرم فرماتا ہے اس (بات) سے کہ اسے عذاب دے' جس کا نام میرے

حبیب ﷺ کے نام پر ہو۔(طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ ص 380)

حضرت علامہ امام یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہے، قیامت کے روز اسے لایا جائے گا۔ اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا کہ تجھے گناہ کرتے ہوئے شرم نہ آئی؟ حالانکہ تو نے میرے حبیب کا نام رکھا ہے لیکن مجھے شرم آتی ہے کہ میں تجھے عذاب دوں، جب کہ تو نے میرے حبیب کا نام اختیار کیا ہے۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔(افضل الصلوٰۃ علی سیّد السادات ص 151)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم سے روایت فرماتے ہیں: ''قیامت کے روز ایک منادی ندا کرے گا کہ اے لوگو! خبردار ہو جاؤ تم میں سے جس کا نام محمد یا احمد ہے، وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ اس حکم سے اللہ رب العزت اپنے محبوب ﷺ کے اسم مبارک کی عظمت دکھانا چاہے گا''۔

(کتاب الشفاء القسم الاوّل باب سوم بحوالہ جواہر البحار شریف جلد اوّل ص 133)

نیز ابن عساکر و حافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و بارک وسلم فرماتے ہیں۔

- **من ولد له مولود فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة.**

ترجمہ: جس کے (یہاں) لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لیے اس کا نام محمد رکھے، وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(احکام شریعت حصہ اوّل ص 80)

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جس کا نام ''محمد'' ہوگا، حضور شفیع المذنبین ﷺ (بروز حشر) اس کی شفاعت فرمائیں گے، اور جنت میں داخل کرائیں گے۔

(مدارج النبوۃ جلد اوّل ص 247)

حضرت علامہ قاضی ابوالفضل عیاض رحمۃ اللہ علیہ ''کتاب الشفاء'' میں فرماتے

ہیں: **اِنّ اللّٰہ تَعالیٰ وملائکته یستغفرون لمن اسمه محمد و احمد** یعنی اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے بخشش و رحمت کرتے ہیں اس پر جس کا نام محمد یا احمد ہو۔

(طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ ص380)

غرض کہ حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کے اسم مبارک کی برکت وعظمت اور رحمت کے یہ وہ جلوے اور مژدے ہیں جو بروز حشر اپنی جلوہ ریزیاں دکھائیں گے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے نام سرکار کے اسم مبارک سے مزین ہیں۔

اس کے علاوہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے نام اقدس پر اگر کسی نے اپنا نام رکھا تو یہ اس کے لیے صرف یوم آخرت ہی نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی باعث خیر و برکت ہوگا اور وہ شخص جس گھر میں بھی ہو یا کسی محفل میں ہو یا کسی اور جگہ ہو' ان تمام صورتوں میں رب کریم محض اپنے فضل و کرم سے اس جگہ بیش بہا نعمتوں و برکتوں اور رحمتوں کی بارش نازل فرمائے گا۔ چنانچہ ابن ابی عاصم نے ابن ابی فدیک' جہم بن عثمان سے انہوں نے ابن جثیب سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ جس نے میرے نام پر اپنا نام رکھا اور مجھ سے برکت کی امید رکھی تو اس کو برکت حاصل ہوگی۔ اور وہ برکت قیامت تک جاری رہے گی۔

(خصائص الکبریٰ جلد دوم ص 434)

اسی طرح ایک اور جگہ ابن سعد نے عثمان عمری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: **ماضر احد کم لوکان فی بیته محمد و محمد ان وثلثة** یعنی اگر تم میں سے کسی کے گھر میں ایک یا دو یا تین' محمدؐ (نام والے) ہوں تو کیا حرج ہے۔ تمہارے گھر میں تو بہت برکت ہوگی۔

(طبقات ابن سعد۔ بے مثل بشر ص 273)

حضرت ابن قاسم علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب سماع میں اور ابن وہب علیہ الرحمۃ نے اپنی جامع میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ والوں سے سنا ہے' وہ کہتے ہیں کہ جس گھر میں 'محمد' نامی کوئی آدمی رہتا ہو' وہ گھر برکت والا ہے

اوراس کے ہمسایوں کو بغیر کسی خاص مشقت کے رزق ملتا رہتا ہے۔

(کتاب الشفاء السقام الاوّل باب سوم بحوالہ جواہر البحار شریف جلد اوّل ص 133)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **ماکان فی اھل بیت اسم محمد الاکثر برکتہ**

ترجمہ: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے، اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔ (احکام شریعت حصہ اوّل ص 83)

حضرت سریج بن یونس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اللہ کے مقرر کردہ بعض فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور جس گھر میں کوئی محمد یا احمد نام کا آدمی رہتا ہو، اس میں ٹھہر جاتے ہیں''۔

(کتاب الشفاء القسم الاوّل باب سوم بحوالہ جواہر البحار شریف جلد اوّل ص 133)

اسی لیے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر گھر میں **ایک** بلکہ دو بلکہ تین شخص ایسے ہونے چاہئیں جن کا نام محمد ہو۔

(کتاب الشفاء السقام الاوّل باب سوم بحوالہ جواہر البحار شریف جلد اوّل ص 133)

طبرانی کبیر و امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ومن ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احد منهم محمد فقد جهل** ۔یعنی جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام 'محمد' نہ رکھے تو بلاشبہ وہ ضرور جاہل ہے۔

(خصائص الکبریٰ جلد دوم ص 433 ' احکام شریعت حصہ اوّل ص 82)

حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو قوم کسی مشورے کے لیے جمع ہوئی اور ان میں کوئی شخص ایسا موجود ہے جس کا نام 'محمد' ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے نام میں برکت عطا فرمائے گا''۔

(مدارج النبوۃ جلد اوّل ص 243)

اسی طرح طرائفی و ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہما امیر المومنین سیّدنا علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: **ماجتمع قوم قط فی مشورۃ وفیھم رجل اسمہ محمد لم یدخلوہ فی مشورتھم الا لم یبارک لھم فیہ۔** یعنی جب کوئی قوم کسی مشورے کے لیے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص 'محمد' نامی ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں تو ان کے لیے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے گی۔ (احکام شریعت حصہ اوّل ص82، نزہۃ المجالس جلد دوم 218)

اسم محمد ﷺ کے احترام کے پیش نظر بزار نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم بچہ کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم رکھو۔ (خصائص الکبریٰ جلد دوم ص433)

ایک اور جگہ حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم بچے کا نام 'محمد' رکھو تو اس کی عزت کرو، اسے محفل میں جگہ دو اور اسے چہرے کی بدصورتی کی بددعا نہ دو''۔ (جامع صغیر)

اسم محمد ﷺ کی برکت کے پیش نظر حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے بروایت ابن جریج حضرت نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جس کے یہاں حمل ہو اور وہ پختہ ارادہ کرلے کہ میں اس کا نام 'محمد' رکھوں گا تو خدا اسے لڑکا عطا فرمائے گا۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم ص217، سیرت حلبیہ جلد اوّل ص284)

چنانچہ امام محمد بن سعید بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فان لی ذمۃ منہ بتسمیتی محمدا وھو اوفی الخلق بالذمم

ترجمہ: پس میرے لیے امان ہے حضور ﷺ کی ذاتِ رحمت سے بہ سبب میرے نام کے کہ میرا نام 'محمد' ہے اور وہ ذاتِ مقدس ﷺ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اپنا وعدہ وفا کرنے والی ذات ہے۔

اس کی شرح میں شارح قصیدۂ بردہ شریف حضرت علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ''اس شعر میں حضرت شیخ شرف الدین ابی عبداللہ بن سعید بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے میرا نام 'محمد' رکھا۔ اور حدیث

شریف میں حضور ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جس کا نام ’محمدؐ‘ ہوگا، وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ اور حضور سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا دنیا میں کون ہوسکتا ہے؟ تو مجھے اس پر گھمنڈ اور ناز ہے کہ میرا نام ’محمدؐ‘ ہے‘‘۔ (طیب الوردہ شرح قصیدۂ بردہ ص380)

الغرض ان تمام احادیث سے اور ہمارے اسلاف کے ان ارشادات سے آپ یہ اندازہ کریں کہ سرکار مدینہ ﷺ کے نام اقدس پر اپنا نام رکھنے میں کس قدر برکتیں و رحمتیں اور بیش بہا نعمتیں پوشیدہ ہیں۔ کاش! آج لوگ اپنی اولاد کے نام رکھنے میں جدت اور نت نئے ناموں کے پیچھے نہ دوڑ کر بے معنیٰ اور بے مفہوم والے نام رکھنے کے بجائے اپنے رسول اور اللہ کے محبوب ﷺ کے نام نامی کو اپناتے ہوئے اپنے لڑکوں کا نام حضور ﷺ کے نام پر رکھتے، جس سے ایک طرف اتباعِ نام نامی ہوتی تو دوسری طرف عظیم ترین برکتوں و بیش بہا نعمتوں اور احادیث طیبات کی روشنی میں مژدۂ شفاعت، جہنم سے نجات اور بہشت کی بشارت بھی نصیب ہوتی۔ نیز اپنے معاشرے، ماحول اور مکانوں میں دن رات رحمتوں و برکتوں کی بارش بھی ہوتی اور خداوند قدوس کا خاص فضل و کرم بھی ہوتا۔ اور اس کے علاوہ چہروں کی زینت اور گھروں کی رونقوں میں اضافہ ہوتا اور ان بے شمار احادیث طیبات پر عمل بھی ہوتا۔

مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

اسم محمد ﷺ، باغ دل میں تازگی آثار ہے

جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہزاروں نام ہیں مگر ذاتی نام صرف ایک ہے یعنی 'اللہ'۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے سینکڑوں نام ہونے کے باوجود ذاتی اور شخصی نام ایک ہی ہے اور وہ 'محمد' (ﷺ) ہے۔ یوں تو آپ ﷺ نبی بھی ہیں اور رسول بھی۔ بشیر ونذیر بھی ہیں اور ہادی برحق بھی..... مگر لفظ 'محمد' کو آپ ﷺ کی ذات اقدس سے جو تعلق ہے، وہ کسی اور صفاتی نام کو نہیں۔ یہ وہ نام ہے جو قدرت کی طرف سے روزِ اول ہی سے آپ ﷺ کے لیے خاص کر دیا گیا تھا اور سابقہ انبیا کی کتب مقدسہ میں آپ ﷺ کا اسم مبارک بار بار بیان ہوتا رہا۔

حضور انور ﷺ کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں مگر ذاتی نام صرف دو ہیں 'محمد' اور 'احمد'۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ زمین پر میرا نام 'محمد' اور آسمان پر 'احمد' ہے۔ حضور انور ﷺ کا ہر وصف معجزہ، ہر حالت رب تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے۔ حضور ﷺ کا نام مبارک بھی معجزہ ہے کہ سب کے نام اُن کے ماں باپ رکھتے ہیں، لقب قوم دیتی ہے، خطاب حکومت سے ملتا ہے مگر حضور نبی کریم ﷺ کا نام 'القاب، خطاب سب رب تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ حضرت عبدالمطلبؓ نے فرشتہ کی تعلیم سے آپ کا نام 'محمد' (ﷺ) رکھا۔ دوسرے یہ کہ سب کے نام پیدائش کے ساتویں دن رکھے جاتے ہیں مگر حضور ﷺ کا نام رب تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش سے پہلے رکھ دیا کہ آدم علیہ السلام نے یہ نام عرش کی بلندی پر لکھا پایا۔ نوح علیہ السلام کی کشتی اسی نام کی برکت سے مکمل ہوئی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانے میں فرمایا **اسمہٗ احمد**۔ انبیا کرام نے حضور ﷺ کے نام کے طفیل سے دعائیں کیں۔ حضور ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ

نے الہام الٰہی کی بنا پر جب یہ نام رکھا تو انہوں نے بھی کہا تھا کہ اس بچے کی سب سے زیادہ حمد وتعریف کی جائے گی۔ حضرت عبدالمطلبؓ نے اپنے اہل بیت میں سے کسی کے نام پر یہ نام نہیں رکھا۔ فرماتے ہیں **اردت ان یحمده اللّٰه فی السماء و خلقه فی الارض** میں نے اس لیے اس کا یہ نام تجویز کیا ہے تا کہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ اور زمین میں اس کی مخلوق اس مولود مسعود کی حمد وثنا کرے۔

محمد (ﷺ) کا لفظ اتنا پیارا اور اتنا حسین ہے کہ اس کے سنتے ہی ہر نگاہ فرط تعظیم اور فرط ادب سے جھک جاتی ہے، ہر سر خم ہو جاتا ہے اور زبان پر درود وسلام کے زمزمے جاری ہو جاتے ہیں لیکن کم لوگ جانتے ہیں کہ اس لفظ کا معنی ومفہوم بھی اس کے ظاہر کی طرح کس قدر حسین اور دل آویز ہے۔

لفظ 'محمد' مادہ 'حمد' سے مشتق ہے۔ حمد کے معنی تعریف کرنے اور ثنا بیان کرنے کے ہیں۔ خواہ یہ تعریف کسی ظاہری خوبی کی وجہ سے کی جائے یا کسی باطنی وصف کی بنا پر کی جائے۔ محمد کے معانی بے عیب اور ہر طرح لائق حمد۔ ہر طرح تعریف کیے ہوئے، ہر وقت ہر زمانہ ہر زبان میں ثنا کیے ہوئے۔

اہل لغت کہتے ہیں کہ جو ہستی تمام صفات خیر کی جامع ہو، اسے محمد کہتے ہیں۔

امام محمد ابوزہرہ 'اسم محمد' کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''تفعیل کا صیغہ، کسی فعل کے بار بار واقع ہونے اور لمحہ بہ لمحہ وقوع پذیر ہونے پر دلالت کرتا ہے اس میں استمرار پایا جاتا ہے یعنی ہر آن وہ نئی آن بان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس تشریح کے مطابق 'محمد' کا مفہوم یہ ہوگا کہ وہ ذات جس کی بصورت استمرار ہر لمحہ ہر گھڑی نو بہ نو تعریف وثنا کی جاتی ہو''۔ (خاتم النبیین از محمد ابوزہرہ)

علامہ سہیلی اس نام کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یعنی لغت میں 'محمد' اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے، کیونکہ مفعل کے وزن میں اس فعل کا تکرار مقصود ہوتا ہے۔ مضرب اور ممدح ان کا وزن بھی مفعل ہے اور ان کے معنی میں بھی تکرار ہے۔ (الروض الانف) لفظ 'محمد' اسم مفعول کا

صیغہ ہے اور اس سے مراد ہے: **الذی یحمد حمدا مرۃ بعد مرۃ** (مفردات)۔ (وہ ذات) جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے''۔

امام راغب الاصفہانی لفظ 'محمد' کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اور محمد اسے کہتے ہیں جس کی قابل تعریف عادات حد سے بڑھ جائیں''۔ (المفردات)

یعنی مختصر لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ 'محمد' کے معنی مجموعہ خوبی کے ہیں۔

امام بغویؒ نے لکھا ہے: ''یعنی محمد (ﷺ) وہ ہستی ہے جو تمام محاسن و کمالات اور محامد و تعریفات سے معمور ہے۔

'محمد' یعنی وہ ہستی جس کی تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔

قرآن کریم کا ہر موضوع اپنے لانے والے محبوب ﷺ کے محامد اور اوصاف کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے اور اس تعریف کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ بلا شک و شبہ ہم کہتے ہیں کہ زمانہ جوں جوں بڑھتا جاتا ہے اور انسان اپنی سعی و کوشش کے مطابق جس درجہ ترقی کرتا جاتا ہے، محض اعتقاداً و عقیدۃً نہیں بلکہ واقعتہً حضور اقدس سرور عالم ﷺ کے کمالات سے پردہ اٹھتا جاتا ہے اور کائنات انسانی روز بروز حضور ﷺ سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے تا آنکہ تمام دنیا کا ایک دین ہوگا۔ دنیا کا صرف واحد معجزہ ہے کہ نام نامی اسم گرامی 'محمد' چودہ سو سال پہلے سے اس آنے والی حالت کا پتا دے رہا ہے۔ مستقبل میں دنیا کی عمر جس قدر دراز ہوگی، اسے کمالات نبوت محمدیہ کا اعتراف ناگزیر ہوگا۔ اس حیثیت سے نام مبارک کا ترجمہ یہ ہوا کہ وہ ذات جس کے محامد و محاسن اور اوصاف جلیلہ و صفات جمیلہ کا سلسلہ روز افزوں ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی محمد ہیں، ملائکہ مقربین میں بھی محمد ہیں، انبیا و مرسلین میں بھی محمد ہیں، آسمان والوں میں بھی محمد ہیں، زمین والوں میں بھی محمد ہیں۔ حضور ﷺ ہی مقام محمود والے ہیں اور لوا الحمد حضور ﷺ ہی کے علم شاہی کا نام

ہے اور حضور ﷺ کی امت کا نام بھی انہیں مناسبات سے حمادون ہے۔تو محمد وہی ہیں جن کی مدح ونعت، جملہ اہل الارض والسما، تمام ساکنان زمین وآسمان نے سب سے بڑھ کر کی ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے نبی کریم ﷺ کا ایسا مبارک نام رکھا اور پاکیزہ ہے وہ نبی جسے اس کے معبود نے ایسی عظمتوں وفضیلتوں سے آراستہ کیا۔ خالق بھی آپ کی تعریف فرماتا ہے اور ساری مخلوق بھی اور ہمیشہ آپ تعریف کیے ہوئے ہیں کیونکہ دنیا کو پیدا فرمانے سے پہلے آپ کی تعریف شروع ہوئی اور قیامت تک بلکہ ازل سے ابد تک آپ کی ہر جگہ مسلسل تعریف ہوتی رہے گی۔

عرش،فرش، جنت، زمین، آسمان، سمندر، پہاڑ، کلمہ، اذان، نماز، التحیات وخطبہ......
ہر جگہ حضور ﷺ کا ذکر اور تعریف ہے۔ نماز، روزہ، حج وغیرہ حضور انور ﷺ کی محبوب اداؤں کا نام ہے، پیارے اور مقبول ہمارے افعال نہیں بلکہ محبوب ﷺ کی ادائیں ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

حقیقت یہ ہے کہ جیسے حضور انور ﷺ تمام خلقت سے افضل، تمام رسولوں کے سردار ہیں، اسی طرح حضور ﷺ کا نام شریف بھی تمام نبیوں کے بلکہ تمام خلق کے ناموں کا سردار ہے۔ حضور انور ﷺ کا نام 'محمد' بہت ہی جامع ہے جس میں حضور انور ﷺ کے بے شمار فضائل بیان ہو گئے۔ آدم کے معنی تھے مٹی سے پیدا ہونے والے۔ نوح کے معنی ہیں خوف خدا سے گریہ وزاری کرنے والے۔ ابراہیم کے معنی ہیں مہربان باپ۔ اسحاق کے معنی ہیں ہنسنے والا۔ موسیٰ کے معنی ہیں پانی میں بہتا ہوا آیا۔ عیسیٰ کے معنی ہیں بہت شریف النفس کریم الطبع۔ ان تمام ناموں میں ایک ایک وصف کی طرف اشارہ ہے مگر محمد کے معنی ہیں ہر طرح، ہر وقت میں بے حد تعریف کیے ہوئے۔ اس میں حضور انور ﷺ کے لاتعداد کمالات وخوبیوں کی طرف اشارہ ہو گیا۔ لفظ محمد میں غیبی خبر بھی ہے کہ ہمیشہ یعنی دنیا وآخرت میں ان کی ہر جگہ ہر طرح حمد وثنا ہوا کرے گی۔ اسی خبر کی صداقت ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی حضور انور ﷺ کے برابر کسی کی تعریف نہیں ہوتی،

بلکہ جو حضور انور ﷺ سے وابستہ ہو گئے، ان کی بھی تعریف ہوگئی۔ فرش پر اُن کی دھوم، عرش پر اُن کے چرچے۔ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فرش پہ طرفہ دھوم دھام عرش پہ طرفہ چھیڑ چھاڑ
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

تعریف، خوبی اور کمال کی ہوتی ہے اور جس میں خوبی اور کمال ہو، وہ اس لائق ہوتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ تو پھر ذرا غور کیجیے کہ کونسا کمال ہے؟ جو اس مظہر ذات خدا شاہد کبریا حضور نبی کریم ﷺ میں نہیں پایا گیا۔ وہ ذات تو حسنات کا منبع و مرکز ہے۔ وہاں سے تو چشمے پھوٹتے اور جاری ہوتے ہیں۔ **سبحان اللّٰہ!**

کمال اس لیے کمال ہوا کہ وہ حضور ﷺ کی صفت ہے اور حضور ﷺ کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کمال و کامل و مکمل ہو گیا کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنا دے۔ **صلی اللّٰہ علیہ وسلم**

جس طرح مسلمان پر، اللہ تبارک و تعالیٰ کو احد، صمد، وحدہ، لاشریک لہ، جاننا فرض اوّل و مدار ایمان ہے، اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کو جمیع مخلوقات یہاں تک کہ ملائکہ مقربین و انبیا و مرسلین سے افضل جاننا کہ حضور ﷺ اپنے رب کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل و اکمل اور اپنے تمام صفات کمالیہ میں تمام عالم سے منفرد و بے مثال ہیں، فرض اجل وجز ایقان ہے۔ حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:

ہو ترا مثل کوئی کبھی اور کہیں، رب نے رکھا نہیں اس کا امکان بھی

اس پیارے محمد (ﷺ) کی تعریف کرتے ہوئے نہ زبانیں رکیں نہ قلم خشک ہوئے اور خشک ہوں بھی کیوں؟ اُن کے آنے سے تو قلموں کو روانی ملی، پھولوں کو مہک ملی، بلبل کو چہک ملی، غنچوں کو چٹک ملی، شاخوں کو رقص ملا، سورج کو تپش ملی، چاند کو ٹھنڈک ملی، ہواؤں کو فراٹے ملے، فضاؤں کو سناٹے ملے، سمندر کو طغیانی ملی، نہروں کو روانی ملی۔

وہ کونسی خوبی اور وہ کونسا کمال ہے؟ جو پیارے محبوب ﷺ کو نہ ملا۔ اُن کا

اخلاق بھی اعلیٰ، اُن کا کردار بھی اعلیٰ، ان کی گفتار بھی اعلیٰ، ان کی رفتار بھی اعلیٰ، ان کا چلنا بھی اعلیٰ، ان کا پھرنا بھی اعلیٰ، ان کا سونا بھی اعلیٰ، ان کا جاگنا بھی اعلیٰ ہے۔ ان کی ہر ہر ادا بڑی پیاری، ان کی تعریف کس نے نہیں کی؟ اگر کوئی تعریف نہ بھی کرے تو کیا آپ کی شان میں کمی ہو جائے گی؟ نہیں نہیں۔ خوبی اور کمال میں کمی نہ ہوگی۔ ان کی تعریف کوئی کرے یا نہ کرے، ان کا خالق جو ہر وقت تعریف کر رہا ہے۔ ان کے خالق نے قرآن کی ابتدا بھی اپنی حمد سے کی، اس لیے کہ اس مادہ حمد سے محمد بنتا ہے۔ اس مادہ حمد سے احمد بنتا ہے۔ اس مادہ حمد سے حامد بنتا ہے۔ اسی مادہ حمد سے محمود بنتا ہے تا کہ جب کوئی (**الحمدللّٰہ رب العالمین**) کہے تو ساتھ ہی خیال محمد بھی آ جائے تا کہ حمد کرنے سے معراج انسانیت کی ابتدا ہو اور نام 'محمد' پہ اس کی تکمیل ہو۔

وہ کیسے محمد ہیں جن کے خالق نے خود اُن کے وجود کو اپنے وجود کی دلیل کامل بنایا کہ ان کے خالق نے خود فرمایا، مجھے تلاش کرنے والو! مجھے در بدر تلاش نہ کرو بلکہ سارے در چھوڑ کر صرف اور صرف ایک در محمد (ﷺ) پہ آ جاؤ جو میرے وجود کی دلیل ہے۔ جس نے میرے محمد (ﷺ) کو دیکھ لیا گویا اس نے رب کو دیکھ لیا، کیونکہ میں مصور کائنات ہوں تو میری تصویر میرے محمد (ﷺ) ہیں۔ میں منور ہوں تو حضرت محمد (ﷺ) میری تنویر ہیں۔

'محمد' کہنے سے روح کو جلا ملتی ہے۔ قلب و نظر کو طہارت ملتی ہے۔ اس لیے تو کلمہ طیبہ میں سب سے پہلے **لا الٰہ الا اللّٰہ** آتا ہے تا کہ محبوب ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لینے سے پہلے زبان پاک ہو جائے کیونکہ آگے لفظ 'محمد' (**محمد رسول اللّٰہ**) آ رہا ہے تا کہ یہ بھی پتا چل جائے کہ احدیت کے دعوے کی دلیل ذاتِ محمد کی محمدیت ہے۔ (ﷺ)

انبیا کرام علیہم السلام کے اسما گرامی ان کے کسی نہ کسی وصف کی بنا پر تھے مگر قربان جائیں اس شاہد کبریا پر جو مظہر جمال کبریا ہے جس کی ہر خوبی کا حسن نرالا، جس کی ہر خوبی اپنے نکتہ کمال کو پہنچتی ہوگی کہ جس کا خالق تعریف مصطفیٰ ﷺ کے موتی

بکھیرے تو قرآن بنائے اور جب اس حسن کو جمع کرے تو محمد بنائے۔ کتنا پیارا نام ہے جس کے حسن نے آسمانوں کی فضائے بسیط سے لے کر زمینوں میں بحر عمیق تک ہر چیز کو معطر و منور کر دیا ہے۔

کائنات کا کون سا مقام ہے جہاں آپ ﷺ کی تعریف نہیں ہو رہی۔ ان کے خالق نے نام ہی ایسا تجویز کیا کہ آسمان والے آسمان میں ان کی تعریف کریں اور زمین والے زمین پر ان کی تعریف کریں۔ کائنات کا سمندر سیاہی بن جائے اور درخت قلمیں بن جائیں مگر پھر بھی آپ ﷺ کے اسم پاک کے کمالات و خوبیاں نہیں لکھ سکتے۔ اسم ہوتا ہے ذات کی پہچان کے لیے جیسے لفظ 'اللہ' رب کا ذاتی نام ہے۔ یہ اسم ذات ہے۔ ذات بعد میں آتی ہے، اسم پہلے ہوتا ہے۔ اسی طرح لفظ 'محمد' اسم ذات مصطفیٰ ہے۔ ذات آگے ہے، پہلے اسم ذات ہے۔ تو رب فرماتا ہے اے میرے محبوب کا ذکر کرنے والو! پہلے میرے محبوب کے اسم پاک سے اپنے قلب و نظر کو روشن کر لو پھر در محمد پر پہنچنا تا کہ فیضان محمدی ﷺ سے کما حقہ فائدہ حاصل کر سکو۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اپنی مصیبت کے وقت پڑھتے: **اللھم بحق محمد اغفرلی خطیئتی** اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے میری خطا معاف فرما۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے محمد (ﷺ) کو کیسے پہچانا؟ عرض کیا کہ میں نے جنت میں ہر جگہ لکھا دیکھا **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ**۔ اسی سے میں نے جان لیا کہ وہ ساری مخلوق میں سے افضل اعلیٰ ہے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی۔ (مدارج النبوۃ)

حضور نبی کریم ﷺ کے ذاتی نام 'محمد' اور 'احمد' ہیں اور ان دونوں کا مفہوم ہے وہ ذات جس کی بار بار اور کثرت سے تعریف کی جائے۔ یہاں یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ تعریف ہمیشہ خوبی اور کمال کی ہی کی جاتی ہے نقص اور عیب پر مذمت۔ اس اعتبار سے حضور ﷺ کے ان دونوں اسما کے لغوی مفہوم میں حضور ﷺ کا ہر انسانی لغزش و خطا اور ہر بشری نقص و عیب سے پاک ہونا اور اس کے ساتھ ہر صفت کاملہ کا فطری طور پر

موجود ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ لہٰذا ہر دو اسمائے گرامی میں حضور انور ﷺ کی سیرت و کردار، حضور ﷺ کے خلق عظیم کا ہر پہلو اور ہر گوشہ پوری شان کے ساتھ نمایاں ہے۔ یہ اسمائے مبارکہ ثابت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی ذات فطری اور جبلی طور پر ہر ظاہری اور باطنی نقص و عیب سے مبرا و منزہ ہے۔ شاعر بارگاہ رسالت حضرت حسان بن ثابت ؓ کے ان دو نعتیہ اشعار کا بھی یہی مفہوم ہے:

وَ اَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِی
وَ اَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا رَّءُوْفًا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شِیْمَتُهُ الْوَفَاءُ
رَجَوْتُکَ یَابْنَ اٰمِنَةَ لِاَنِّیْ
مُحِبٌّ وَالْمُحِبُّ لَهُ الرَّجَاءُ

- اے اللہ کے محبوب ﷺ! میری آنکھ نے آج تک آپ سے زیادہ حسین نہ دیکھا ہے، (نہ دیکھے گی) اور کسی عورت نے آپ سے زیادہ حسین و جمیل بچہ پیدا نہیں کیا۔
- آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک اور مبرا پیدا کیا گیا ہے، گویا آپ کو خود آپ کی خواہش اور منشا کے مطابق پیدا کیا گیا ہے۔
- اے رسولِ خدا کے دشمن! تو نے بُرائی کی ہے کس کی؟ محمد ﷺ کی، جو سرتا پا کرم اور نوازش ہیں جنھوں نے ہر ایک پر مہربانی کی ہے، جو اللہ کے رسول ہیں، اور جن کی عادت پاک ہی وفا کرنے والی ہے۔
- اے آمنہ کے لعل ﷺ، میں نے آپ کی تمنا کی ہے، میں محبت کرنے والا ہوں اور ہر محبت کرنے والے کی ایک تمنا ہوتی ہے۔

حضرت حسان بن ثابتؓ کے ان اشعار میں حضورﷺ کے اسم گرامی محمد و احمد کے ظاہری اور باطنی مفہوم کی طرف جس عمدگی سے اشارہ کیا گیا ہے، وہ محتاج تفصیل نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طرح حضورﷺ کی ذات منفرد حیثیت کی حامل ہے، اسی طرح حضورﷺ کا اسم گرامی بھی تمام ناموں سے منفرد اور نرالا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ رب کائنات نے اپنے محبوب کے لیے یہ نام تجویز کیا ہے۔ انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بیان ہوا ہے کہ تخلیق کائنات کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا کر عرش بریں پر تحریر فرمایا تھا کیونکہ حضورﷺ جیسا جامع کمالات انسان نہ پہلے پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔

مولانا محمد یوسف شیخوپوری

وہ ہے محمد ﷺ اور ہے حامد، کس سے بیاں ہوں اس کے محامد

رحمتِ عالم، فخر دو جہان، سید الانس والجان سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ انسانیت کے لیے مشعلِ راہ اور دنیا و آخرت کی کامیابیوں کی ضامن ہے۔ جس کا ہر ہر پہلو اور ہر ہر رخ عشاقِ رسالت اور مشتاقانِ بارگاہِ نبوت ﷺ کے لیے ابدی سعادتوں کا گنجینہ ہے اور اس قدر حسین و بہار آفرین ہے کہ ذکر کرتے ہی دلوں میں محبت و مودت کے جذبات انگڑائیاں لینے لگ جاتے ہیں، کلیاں کھل اٹھتی ہیں اور روحوں کا چمن سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا ذکرِ خیر ایسی بہار ہے جس کے بعد کسی دوسرے بہار کی ضرورت نہیں، جس کی حیات بخش فضاؤں میں مہکنے والی کلیوں، چٹخنے والے غنچوں اور کھلنے والے پھولوں کو کسی خزاں یا پت جھڑ کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ ہر جہت سے، ہر نوعیت سے کامل و مکمل اور لامحدود ہے۔ ان میں ایک پہلو آپ کے اسم مبارک کا بھی ہے، جس میں سیرت طیبہ کا وہ بحر بے کراں ہے جس کو تحریر و بیان میں لانے کے لیے خرد انسانی ناکافی ہے۔ صرف اس نیت سے ذکر کرتے ہیں تاکہ اس پاک نام کی برکت سے ہماری زبانیں طہارت کا لباس اوڑھ لیں۔

مَا اِن مَدَحتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِی
و لٰکِن مَدحتُ مَقَالَتِی بِمُحَمَّد

یوں تو اللہ کی قدرت نے اپنی شاہکار ترین تخلیق کو عالمِ وجود میں لا کر متعدد القابات و اسما سے نوازا ہے جو ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ ایسے ایسے خصائص اور فضائل پر مشتمل ہے جو ضخیم و عظیم ہونے کے ساتھ محبت و ایمان کی کیفیتوں میں موج در موج اضافہ کرتے ہیں۔ لیکن ان سب میں آپ کے ذاتی نام نامی محمد (ﷺ) ایک علیحدہ ہی

شان کا حامل ہے۔ آپ کا یہ اسم مبارک الہامی طور پر رکھا گیا۔ علامہ ابن کثیرؒ نے ابن اسحٰقؒ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ بیان فرماتی ہیں کہ جب میرے شکم میں بصورتِ حمل حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو ایک دن میں نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھی کہ میرے پاس ایک فرشتہ نے آ کر کہا! تم اس امت کے سردار کو اپنے حمل میں اٹھائے ہوئے ہو۔ جب وہ پیدا ہو کر زمین پر آ جائیں تو یوں کہنا: ''**اُعیذہ بِالواحِدِ مِن شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ**''۔ اس نومولود کی نشانی یہ ہو گی کہ اس کے ساتھ ایک نور نکلے گا جس سے ملک شام میں بصریٰ کے محلات تک وسیع وعریض علاقہ منور ہو جائے گا۔ جب وہ بچہ پیدا ہو تو اس کا نام محمد (ﷺ) رکھنا۔ (البدایہ)

اسی طرح برہان الدین حلبیؒ نے روایت نقل کی ہے کہ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ نے آپ کا نام ایک خواب کی وجہ سے رکھا۔ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کی کمر سے ایک (نور کا) سلسلہ نکل رہا ہے جس کا ایک سرا زمین میں ہے اور دوسرا آسمان میں، اسی طرح ایک سرا مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں۔ پھر اس نے ایک درخت کی صورت اختیار کی جس کے ہر پتے پر نور چمک رہا تھا اور مشرق ومغرب کے لوگ اس درخت سے لگے ہوئے تھے۔ عبدالمطلبؓ نے جب یہ خواب بیان کیا تو اس کی یہ تعبیر دی گئی کہ ان کی صلب سے ایک بچہ پیدا ہو گا جس کی مشرق ومغرب کے لوگ پیروی کریں گے اور آسمان وزمین والے اس کی تعریف کریں گے۔ اسی لیے آپ کے دادا نے آپ کا نام محمد (ﷺ) رکھا۔ (سیرت حلبیہ)

لفظ ''محمدؐ'' مادہ حمد سے مشتق ہے، جس کا معنی تعریف وثنا بیان کرنا ہے۔ اس مادے کا باب تفعیل ہے۔ اسم مفعول کا صیغہ ''محمدؐ'' ہے جس کا مطلب ہے بار بار تعریف کیا گیا۔ حمد کو آپ سے خصوصی نسبت ہے۔ آپ کو جو کتاب عطا کی گئی وہ فرقانِ حمید ہے، آپ کا پرچم لوا الحمد کہلایا ہے، آپ کی امت حمادون کہلاتی ہے اور آپ کو اللہ کے ہاں سب سے بلند وبرتر مقام ''محمود'' عطا کیا گیا ہے۔

آپ کا یہ نام مبارک تمام اسما کا سرتاج ہے کیونکہ اللہ نے اپنے محبوب کے لیے

اسے بطور اسمِ ذات کے پسند فرمایا اور چار دانگِ عالم میں ازل سے ابد تک اس کی دھوم مچائی ہے۔ مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانیؒ نے اس کی شرح یوں فرمائی ہے:

1- ''اَلَّذِی یُحمَدُ حَمدًا مَرَّ بَعدَ مَرٍّ''۔ وہ ذات جس کی حمد وثنا کثرت کے ساتھ بار بار کی جائے، کبھی جس کی تعریف ختم نہ ہو، ایک پہلو کو لے کر مدح شروع کریں وہ ابھی ختم نہ ہو کہ دوسرا شروع ہو جائے، اسے محمد (ﷺ) کہتے ہیں۔

2- ''مُحَمَّد اِذاکَثُرَتْ خَصالُهُ المَحمُودُ'' وہ ذات جس میں نوعیتِ مدح اور تعریف کے قابل تمام انواع واقسام کے خصائل جمع ہو چکے ہوں۔

(معارف اسم محمد ﷺ)

جی ہاں یہی وہ مبارک نام ہے جس کا تلفظ کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخلہ ممنوع ہے، جو کلمہ اسلام کا جزو لاینفک قرار پایا ہے اور اسلام کے بنیادی، مرکزی اور اہم عقیدہ توحید کی دلیل ہے۔ کیونکہ دین اسلام میں کلمہ طیبہ کے صرف دو جز ہیں، پہلے میں اعلانِ توحید ہے اور دوسرے جز میں اعلانِ رسالت ہے۔

یہ مبارک اسم، توحید کی طرح ختم نبوت کے عقیدہ کا بھی پرچار ہے۔ شیخ اکبرؒ نے لکھا ہے کہ حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے۔ جب ہم کھا پی کر فارغ ہوتے ہیں، سفر ختم کر کے گھر واپس ہوتے ہیں، ایسے دیگر مقامات میں آخر میں حمد کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ دنیا کا سفر ختم کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو خدا کی حمد کریں گے۔ تو اسی دستور کے موافق جب سلسلہ رسالت ختم ہوا تو یہاں بھی آخر میں خدا کی حمد ہو، اس لیے جو نبی سب سے آخر میں آئے، ان کا نام محمد (ﷺ) رکھا گیا۔

پھر کلمے کے پہلے جز اور دوسرے جز میں عجیب قسم کی مناسبت بھی ہے، پہلے جز میں لفظ ''اللہ''، اللہ کا ذاتی نام ہے اور دوسرے جز میں لفظ ''محمد''، اللہ کے آخری نبی ورسول ﷺ کا ذاتی نام ہے۔ رحمٰن، رحیم صفاتی نام ہیں، ادھر رسول صفاتی نام ہے، پھر لفظ اللہ اور لفظ محمد دونوں مشدد ہیں، دونوں میں ایک حرف ساکن ہے۔ دونوں چار حرفی مرکب ہیں، دونوں بے نکتہ ہیں، دونوں میں ایک ہی جنس کے دو حرف ہیں، ل، ل

اورم،م۔ پھر یہ دونوں نام ایسے ہیں کہ جن کا ہر حرف معنی دار ہے، دونوں سے جس حرف کو بھی جدا کر دیا جائے اس کی معنویت برقرار رہتی ہے۔

امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ میم سے مراد امن اور امانت والا ہے، حا سے مراد حبیبِ خدا ہے، میم ثانی سے میمون اور مبارک ہے، دال سے مراد دین کی علامت ہے، گویا جو ذات امن اور امانت والی ہے، جو خدا کی محبوب ہستی ہے، جس کی آمد باعثِ میمنت اور مبارک ہو، جو ہستی دینِ کامل و اکمل کی علامت ہو، اس عظیم و کریم ہستی کو محمد (ﷺ) کہتے ہیں۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کر دے

مقصود احمد

وکلومحمدیم زہ دودی، وزہ رعی بنوث یروشلایم

حضور اکرم ﷺ کا ذکر مبارک عہد نامہ قدیم (Old Testament)، انجیل برناباس (The Gospel of Barnabas) اور عہد نامہ جدید (New Testament) میں بشارت کی شکل میں وارد ہوا ہے۔ ان کتابوں میں منقول بشارتوں میں کہیں تو آپ ﷺ کا اسم گرامی ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم لیا گیا ہے، کہیں آپ ﷺ کے لیے ''مسیح'' (بہ معنی مامور من اللہ) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، کہیں آپ ﷺ کے لیے ''وہ نبیؐ'' آیا ہے، کہیں آپ ﷺ کو ''قابل تعریف'' (Admirable)، امین اور صادق قرار دیا گیا ہے، کہیں ایسے واضح اور غیر مبہم فقرے استعمال ہوئے ہیں جو بالکل کلمہ طیبہ ''**لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ**'' کے ہم معنی ہیں اور کہیں ایسے اوصاف بیان کیے گئے ہیں جو صاحب لولاک اور نبی آخر الزمان ﷺ کی ذاتِ گرامی کے سوا کسی اور ہستی پر منطبق نہیں ہوتے۔ اسی کے ساتھ ان میں آپ ﷺ کی بعثت سے متعلق حضرت ابراہیمؑ سے کیے گئے وعدۂ خداوندی کی صراحت بھی پائی جاتی ہے، آپ ﷺ کا عربی و اسماعیلی ہونا بھی مذکور ہے نیز فاران (مکہ) اور کوہِ سلع، واقع مدینہ منورہ کا ذکر بھی موجود ہے۔ یہی نہیں، بلکہ ان میں جنگِ بدر اور فتح مکہ وغیرہ کے اشارات بھی پائے جاتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ ان بشارتوں سے بہ خوبی واقف تھے اور آپ ﷺ کی آمد کے منتظر بھی تھے، جس کی تائید قرآن مجید کی درج ذیل آیات سے ہوتی ہے:

- **الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التورتہ والانجیل** (الاعراف:157)

ترجمہ: جولوگ اس امی رسول اور نبی کی پیروی کرتے ہیں جس کو وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

- **واذ قال عیسی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التورٰتہ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد.** (الصّف:6)

ترجمہ: ''یاد کرو جب حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس تورات کی جو میرے سامنے موجود ہے اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام ''احمدؐ'' ہوگا''۔

بعض احادیث شریفہ میں بھی اس امر کی صراحت موجود ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا آپ ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ اتفاق سے وہ بیمار پڑا۔ حضور نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کو گئے اور اس کے باپ سے پوچھا کہ کیا میرا ذکر تم تورات میں پاتے ہو؟ اس نے کہا ''نہیں''۔ لڑکے نے فوراً جواب دیا ''ہاں'' یارسول اللہ! آپ ﷺ کا ذکر ہم نے تورات میں پڑھا ہے، اور یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا یا اپنے باپ کے مشورے سے مسلمان ہوگیا (صحیح البخاری، جلد اوّل، کتاب الجنائز اور بیہقی بہ حوالۂ سیرت النبی، جلد 3، از سید سلیمان ندوی، اعظم گڑھ 1976ء ص 828)۔ اس کے بعد غالباً اسی مرض میں اس کا انتقال ہوگیا اور اس کو وہ شرف حاصل ہوا جس کی آرزو ہر صحابی کو ہوا کرتی تھی، یعنی آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ کے ساتھ اس کے جنازے کی نماز پڑھی۔

(دیکھیے اہل کتاب صحابہؓ و تابعینؒ از مولانا مجیب اللہ ندوی، اعظم گڑھ، 1951ء ص 102)

اس سلسلے کی ایک روایت ابن ہشام کی **السیرۃ النبویۃ** میں بھی درج ہے، جس کا تعلق **ابن الھیبان** نامی ایک یہودی عالم سے ہے۔ یہ عالم اصل میں شام کا رہنے والا تھا مگر وہاں سے مدینہ (یثرب) چلا آیا تھا۔ مدینہ میں اس کی قدر و منزلت کا یہ عالم تھا کہ وہاں کے یہود قحط اور دوسری مصیبتوں کے وقت اس سے دعائیں کراتے تھے۔

جب اس کے انتقال کا وقت آیا، تو اس نے یہود کو جمع کیا اور کہا کہ تمیں معلوم ہے کہ میں شام جیسی سرسبز و شاداب جگہ چھوڑ کر مدینہ جیسی غیر شاداب جگہ کیوں چلا آیا؟ میں یہاں اس لیے آیا تھا کہ مجھے ایک نبی کا انتظار تھا جو یہاں ہجرت کر کے آئے گا۔ میں اگر زندہ رہتا، تو اس کا اتباع کرتا۔ دیکھو! تم لوگ اس کی اطاعت سے گریز نہ کرنا ورنہ یہ اعراض تمہارے قتل کا سبب بنے گا۔ چنانچہ بنی قریظہ نے اس سے وعدہ کیا کہ ہم لوگ ایسا ہی کریں گے۔ (دیکھیے، **السیرہ النبویہ جلد 1**، بیروت **1987**ء ص **97** نیز دیکھیے اہل کتاب صحابہؓ اور تابعینؒ از مولانا مجیب اللہ ندوی، ص **8**، حاشیہ نمبر **1**)

غزل الغزلات (**Song of Solomon**) میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی آمد پاک سے متعلق ایک بشارت درج ہے، جس میں آپ ﷺ کا نام نامی بھی مذکور ہے۔ اس بشارت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے پاکیزہ محبوب سے ملنے کے متمنی ہیں، لیکن ان کی یہ مقدس آرزو پوری نہیں ہوتی، تو وہ رب ذوالمنن کی مناجات اور اپنے محبوب کی تعریف و توصیف کچھ یوں کرتے ہیں:

- ❑ ''میرا دوست نورانی گندم گوں ہزاروں میں سردار ہے۔ اس کا سر ہیرے کا سا چمکدار ہے۔ اس کی زلفیں مسلسل مثل شب کے کالی ہیں۔ اس کی آنکھیں ایسی ہیں جیسے پانی کے کنڈل پر کبوتر دودھ دھلی ہوئی نگینہ کے مانند جڑی ہیں۔ اس کے رخسار ایسے ہیں جیسے دیوار پر خوشبودار بیل چھائی ہوئی اور خوشبودار گڑی ہوئی۔ اس کے ہونٹ کی پنکھڑیاں جن سے خوشبو ٹپکی ہے۔ اس کے ہاتھ میں سونے سے ڈھلے ہوئے اور جواہر سے بڑے ہوئے، اس کا پیٹ جیسے ہاتھی دانت کی تختی جواہر سے لپی ہوئی۔ اس کی پنڈلیاں ہیں جیسے سنگ مرمر کے ستون سونے کی بیٹھکی پر جڑے ہوئے۔ اس کا چہرہ مانند مہتاب کے جوان (کذا) مانند صنوبر کے، اس کا گلا نہایت شیریں اور وہ بالکل محمد (ﷺ) یعنی تعریف کیا گیا ہے۔ یہ ہے میرا دوست اور میرا محبوب اے بیٹیو یروشلم کی!

(غزل الغزلات **5**، **10** تا **16**) بہ حوالہ الخطبات الاحمدیہ، ص **383**، **384**)

یہ عبرانی عبارت کا اُردو ترجمہ ہے۔ سرسید نے اصل عبرانی عبارت بھی درج کی

ہے۔اس کوعربی حرفوں میں بھی لکھا ہے اوراس کا عربی ترجمہ بھی نقل کیا ہے۔عبرانی عبارت کی آیت 16 میں محمد کے بجائے محمدیم ہے۔ پوری آیت بہ حرف عربی اس طرح ہے۔

❑ ''وکلومحمدیم زہ دودی، وزہ رعی بنوث یروشلایم''

(دیکھیے الخطبات الاحمدیہ، ص 383، نیز دیکھیے رحمۃ للعالمین جلد 1، ص116، حاشیہ اور النبی الخاتم، دیو بند، ص23)

اس کی تشریح کرتے ہوئے سرسید لکھتے ہیں کہ یوں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہاں خدا کی تسبیح میں گیت گایا ہے اوراس کی مناجات کی ہے، مگر وہ ضرور کسی بڑے اور قابل تعظیم و ادب شخص کے آنے کے متوقع ہیں اور اس کی بشارت دیتے ہیں، اس کو اپنا محبوب بتاتے ہیں اور اپنے محبوب کی شاعرانہ تعریف کرتے ہیں اور پھر صاف بتاتے ہیں کہ وہ میرا محبوب (محمد) ہے صلی اللہ علیہ وسلم (دیکھیے الخطبات الاحمدیہ ص384)۔ سرسید مزید لکھتے ہیں کہ محمد کے معنی تعریف کیے گئے ہیں۔ پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی مناجات میں اپنے محبوب کی تعریف کرتے ہوئے اس کا نام ہی لے لیا کہ اگر اس کے معنی لیے جائیں تو وہ بھی ایک لفظ تعریف ہے ورنہ وہ صاف صاف نام تو ہے ہی (دیکھیے مصدر مذکور)

یہاں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اگر اپنے محبوب کا نام ہی بتانا تھا تو محمد کہا ہوتا محمدیم کیوں کہا؟ اس کا جواب، بہ قول سرسید، یہ ہے کہ عبرانی زبان میں ےؔ (یا) اور میمؔ علامت جمع کی ہے اور جب کسی عظیم الشان اور قابل قدر ہستی کا ذکر مقصود ہوتا ہے تو اس کے اسم کو بھی جمع بنا لیتے ہیں۔ مثلاً خدا کا نام الوہ ہے۔ اس کی جمع الوھیم بنا لی ہے۔ اسی طرح بعل جو ایک بت کا نام ہے اور جس کو نہایت عظیم الشان سمجھتے تھے، اس کی جمع بعلیم بنا لی تھی۔ چنانچہ اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محبوب کے عظیم الشان اور ذی قدر ہونے کے سبب اس کے نام کو بھی صیغہ جمع کی صورت میں بیان کیا ہے۔ (دیکھیے مصدر مذکور)

بائبل کے موجودہ اُردو ترجمہ (مطبوعہ 1968) میں عبرانی لفظ ''محمدیم'' کا

ترجمہ ''سراپا عشق انگیز'' کیا گیا ہے جو سراسر غلط ہے۔ اسی طرح عربی اور انگریزی تراجم (مطبوعہ 1952ء و مطبوعہ 1979ء) میں اس کا ترجمہ بالترتیب ''مشتھیات'' اور "Altogether Lovely" کیا گیا ہے۔ یہ سب کتمان حق کی ناکام کوششوں کا نتیجہ ہے اور بس۔

اس ذیل میں ایک اور امر کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ آیت نمبر 10 کے ترجمے میں سرسید نے ''میرا دوست...... ہزاروں میں سردار ہے'' مرقوم فرمایا ہے جبکہ اُردو ترجمہ (مطبوعہ 1968ء) میں اس آیت کا ترجمہ اس طرح منقول ہے۔ ''میرا محبوب...... دس ہزار میں ممتاز ہے'' انگریزی ترجمہ (مطبوعہ 1979ء) میں اس کا ترجمہ یوں دیا گیا ہے۔

"My beloved is .... hiefest among ten thousand"

البتہ عربی ترجمہ (مطبوعہ 1952ء) میں ''حبیبی...... معلم بین ربوة'' ہے۔ لیکن ربوة کے معنی بھی بڑی جماعت مانند دس ہزار ہی کے ہوتے ہیں (دیکھیے مصباح اللغات، 1972ء ص 277)۔ اس وجہ سے ہزاروں کے بجائے ''وہ دس ہزار میں ممتاز اور سردار ہے'' اقرب الی القیاس ہے، کیونکہ اس میں فتح مکہ کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ یہ آیت ان آیتوں میں سے ہے جو دست تحریف سے محفوظ رہ گئی ہیں۔ اگر اس کو آیت نمبر 16 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہو جاتی ہے کہ دونوں کا مصداق ایک ہی ہستی ہے اور یہ وہی ہستی ہے جسے دنیا 'محمدؐ' کے مبارک نام سے یاد کرتی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہاں یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ بھوشیہ پران (Bhavishya Purana) میں بھی ایک جگہ ایک پیشین گوئی درج ہے، جس میں حضور اکرم ﷺ کا نام ''محمدؐ'' موجود ہے اور اسی کے ساتھ آپ ﷺ کے صحرائی وطن کا بھی ذکر آیا ہے۔

(بھوشیہ پران، پرو3، ادھیائے 3، کھنڈ3، شلوک 5 تا 8، بہ حوالہ Islam The First and Final Religion، بڑودہ، 1982ء، ص8)

مہارشی ویاس (Maharishi Vyas) نے آنے والے پیغمبروں سے

متعلق ان آیات میں موجود دس اوصاف کی نشان دہی کی ہے، جن کی تفصیل یہ ہے۔

(1) **The name of the malechcha Prophet (belonging to a foreign country and speaking foreign language) is cleary stated as Mahamad.**

(2) **He is said to be belonging to Arabia. The Sanskrit word "marusthal" used in the prophecy means a sandy tract of land or desert.**

(3) **Special mention is made the companions of the prophet. There has hardly been any other prophet in the world who had such a host of companions all resembling him.**

(4) **He will be immune from sins, having an angelic disposition.**

(5) **The Raja of India will show him his hearfelt everence.**

(6) **The prophet will be given protection against his enemies.**

(7) **He will kill the Devil ...... and will do away with all sorts of vices.**

(8) **He will be an image of the All. Powerful God.**

(9) **The Maharishi clims to be lying at his feet.**

(10) **He is regarded as the pride of mankind.**

وشنو پران، اتھروید **The Gospel of Buddha** اور اویستا میں بھی آپ ﷺ کے وصفی اسمائے گرامی حتیٰ کہ آپ ﷺ کے والدین کے ناموں کے ساتھ پیشین گوئیاں موجود ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وشنو پران کے باب **24** میں کہا گیا ہے کہ ویدوں کی تعلیمات پس پشت ڈال دی جائیں گی، قانونی ادارے عضو معطل ہو کر رہ جائیں گے اور تاریک دور کا انجام قریب ہوگا، تو خدا کا آخری اوتار ایک جنگ جو کی شکل میں آئے گا (یعنی اس کو مجبوراً دفع شر کے لیے دشمنان دین کے خلاف معرکہ آرائی کرنی پڑے گی۔ راقم)۔ وہ **Sambhla Dib** (ریت کے جزیرے) کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوگا۔ اس

کے باپ کا نام وشنویاسا Vishnuyasa (عبداللہ) اور والدہ کا نام سومتی (آمنہ جس پر ہر طرح اعتماد کیا جا سکے) ہوگا۔ (بہ حوالہ محمدؐ رسول اللہ (انگریزی) از ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ص 26، نیز دیکھیں محمد رسول اللہ (اُردو) دہلی 2003ء ص 43)

اتھروید میں آخر میں آنے والے کا نام Narashansah astivishyate یعنی محمود، جس کی تعریف و توصیف کی جائے، بتایا گیا ہے (جو آپ ﷺ کا وصفی نام ہے۔ راقم) اس کی گاڑی کو اُونٹ کھینچیں گے۔ وہ اتنی تیزی سے رواں دواں ہوں گے کہ وہ آسمان کو چھو رہے ہوں گے (بہ حوالہ محمد رسول اللہ (انگریزی)، ص 26 و محمد رسول اللہ (اُردو) ص 42)۔ اس پیشین گوئی کا انطباق بھی رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی پر نہیں ہوسکتا۔

مہاتما بدھ نے بھی ایک آنے والے نبی کی پیشین گوئی کی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے مذہب کو مکمل نہیں کیا، بلکہ ایک Maitreya یا Matteya (سب پر رحم کرنے والے) کا آنا ابھی باقی ہے۔ (دیکھیے The Gospel Buddha) بہ حوالہ محمد رسول اللہ (انگریزی) ص 27)۔ اس میں بھی حضور اکرم ﷺ کی آمد کی جانب اشارہ پایا جاتا ہے جو ''رحمۃ للعالمین'' کے دل نواز لقب سے مشہور و معروف ہیں۔

مذکورہ بالا کتابوں کے علاوہ، زرتشت کی کتاب ''اویستا'' میں بھی ایک بت شکن کی تشریف آوری کی پیشین گوئی کی گئی ہے جس کا نام سوشیانت (Soeshyant) (سب پر رحم کرنے والا) اور استوات اریات Astvat ereat (لوگوں کو پستی سے بلندی پر پہنچانے والا) بتایا گیا (دیکھیے یشت 13، 129XXVIII، بہ حوالہ محمد رسول اللہ (انگریزی) ص 25) اس میں کوئی شک نہیں کہ سید المرسلین ﷺ کی ذات گرامی ہی ان مذکورہ اوصاف سے مزین تھی۔

ان عبارات معترضہ کے بعد، غزل الغزلات کی ایک اور بشارت سے تعرض کیا جاتا ہے جس میں حضور اکرم ﷺ کے غار حرا میں نبوت سے سرفراز ہونے اور وہاں سے اتر کر اپنی قوم کی طرف آنے کا ذکر آیا ہے۔ پیشین گوئی کے الفاظ یہ ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں ''میرے محبوب کی آواز دیکھ، وہ آ رہا

ہے۔ پہاڑوں پر سے دوڑتا اور ٹیلوں سے پھاندتا ہوا چلا آتا ہے‘‘۔

(8:2 نیز دیکھیے النبی الخاتم، ص39)

اس میں غار حرا میں آپ ﷺ کے نبوت سے سرفراز ہونے اور وہاں سے واپس آنے کی جانب واضح اشارہ موجود ہے۔ مولانا حالی نے اسی واقعہ کو یوں نظم کیا ہے۔

خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

(مسدس حالؔی، علی گڑھ، 1903ء ص16)

کتاب **حَجَی (Haggai)** میں بھی ایک ایسی بشارت موجود ہے، جس میں **حجّی** نبی رسول خدا ﷺ کی بعثت مبارکہ کی خوشخبری ان الفاظ میں دیتے ہیں۔

- ’’(میں) سب قوموں کو ہلا دوں گا اور حمؔد سب قوموں کا آوے گا، اور اس گھر کو بزرگی سے بھر دوں گا، کہا خداوند خلائق نے‘‘۔

(کتاب حجّی **7:2** بہ حوالہ الخطبات الاحمدیہ، ص**385**، خطبات میں **باب 11 آیت 7** منقول ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کی تصحیح کر دی گئی ہے)

الخطبات الاحمدیہ ہی میں اس کا ترجمہ اس طرح دیا گیا ہے۔

- **"وازلزل الامم کلّھا وحمد جمعی الامم تجی واملا ھٰذا البیت مجدا قال رب الخلائق"** (دیکھیے ص**385**)

سرسید احمد نے خطبات میں عبرانی ترجمے کی عبارت بھی نقل کی ہے، جس میں ’’**حمدث**‘‘ مذکور ہے۔ سرسید کہتے ہیں کہ لفظ ’’حمدث یا حمد‘‘ سے محمد ﷺ کی نسبت بشارت نکلتی ہے۔ ریورنڈ مسٹر پارک ہرسٹ ’’حمد‘‘ کے مادہ کی نسبت کہتے ہیں کہ ہر قسم کی

پاک چیزوں کے لیے بولا جاتا ہے''۔ اسی مادہ سے محمد اور احمد اور محمود ہمارے پیغمبر ﷺ کے نام مبارک نکلے ہیں اور اس بشارت میں لفظ ''حمدث'' کے کہنے سے صاف اشارہ ہے کہ جس شخص کے مبعوث ہونے کی اس میں بشارت ہے، وہ ایسا شخص ہے کہ اس کا نام ''حمد'' کے مادہ سے مشتق ہے، وہ کوئی اور نہیں سوائے محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے۔'' (ایضاً)

مسیحی علما اس بشارت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر یہ درست نہیں ہے۔ سر سید نے اس کے دو وجوہ بیان فرمائے ہیں، جو حسب ذیل ہیں۔

1- ''ایک تو یہ کہ حضرت متی نے جس قدر بشارتیں عہد عتیق (Old testament) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہیں، ان سب کو بالتفصیل اپنی انجیل میں لکھا ہے، کیونکہ وہ انجیل عبرانی زبان میں یہودیوں کی ہدایت کے لیے لکھی گئی تھی اور اسی سبب سے تمام بشارتیں جو توریت و زبور وصحف انبیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت تھیں، ان سب کو حضرت متی نے لکھا تھا۔ مگر اس بشارت کا ذکر حضرت متی نے نہیں کیا۔ اگر یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ہوتی تو، ضرور حضرت مسیح اس کا ذکر کرتے۔'' (ایضاً)

2- ''دوسرے یہ کہ حمد کے مادے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر کسی طرح اشارہ نہیں ہوسکتا بلکہ یہ اشارہ خاص اسی شخص کے نام کا ہے، جس کا نام اسی مادے سے مشتق ہوا ہے۔ اور اس لیے بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہے بلکہ اس کی بشارت ہے جس کی نسبت (خود) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی کہ **''یاتی من بعدی اسمه احمد''** (ایضاً ص485، 486)

سر سید مزید لکھتے ہیں کہ گاڈفری ہیگنس (کذا) نے بھی اپنی کتاب میں بہ استدلال قول ریورنڈ پارک ہرسٹ صاحب ...... لکھا ہے کہ یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہوسکتی، بلکہ اس شخص کی ہے جس کے آنے کی بشارت خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی''۔ (ایضاً، ص386)

چونکہ لفظ ''حمدث یا حمد'' سے محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت شریفہ کی تائید ہوتی تھی۔ اس لیے بائبل کے بعد کے ترجموں میں سے اس لفظ کو خارج کر کے اس کی جگہ دوسرے الفاظ داخل کر دیئے گئے۔ عربی ترجمہ مطبوعہ 1952ء میں اس کے بجائے مشتھیٰ وارد ہوا ہے اور پوری عبارت ان الفاظ پر مشتمل ہے ''**یاتی مشتھی کل الامم.**'' انگریزی ترجمہ مطبوعہ 1979ء میں اسی کا ہم معنی لفظ ''**Desire**'' آیا ہے اور پورا فقرہ اس طرح ہے **"The desire of all nations shall come"** اُردو ترجمہ مطبوعہ 1968ء میں مرغوب چیزیں منقول ہیں اور پورا فقرہ کچھ یوں ہے ''ان کی (قوموں کی) مرغوب چیزیں آئیں گی''۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ حق کو چھپانے کے لیے کیا گیا ہے مگر حق حق ہے اور اس کی پردہ پوشی از حد بلکہ ناممکن ہے۔

منقولہ بالا بشارت میں یہ فقرہ بھی ہے ''اور میں اس گھر کو بزرگی سے بھر دوں گا''۔ یہ فقرہ اردو ترجمہ مطبوعہ 1968ء میں اس طرح منقول ہے ''اور میں اس گھر کو جلال سے معمور کروں گا''۔ (انگریزی ترجمہ مطبوعہ 1979ء میں اس کا ترجمہ یوں درج ہے۔ **"I will fill this house with glory"** اور عربی ترجمہ مطبوعہ 1952ء کی عبارت سرسید کی نقل کردہ عبارت کے مطابق ہے۔ یعنی ''**والد ھذا البیت مجداً**'' اس عبارت میں جس گھر کے جلال و بزرگی اور مجد کی بات کہی گئی ہے، اس سے خانہ کعبہ مراد ہے۔

کتاب حجی میں ایک دوسری پیشین گوئی ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے:

❑ ''اس پچھلے گھر کی رونق پہلے گھر سے زیادہ ہوگی، رب الافواج فرماتا ہے اور میں اس مکان میں سلامتی بخشوں گا، رب الافواج فرماتا ہے''۔

(کتاب حجی 9:2 ماخوذ از اُردو ترجمہ مطبوعہ 1968ء)

اس بشارت میں ''پچھلے گھر'' سے مراد خانہ کعبہ اور مسجد حرام ہے، جسے قبلہ آخر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جہاں تک ''پہلے گھر'' کا تعلق ہے، اس سے قبلہ اول یعنی بیت المقدس مقصود ہے۔ اس میں اس حقیقت کی نشاندہی پیشین گوئی کی شکل میں کی گئی ہے کہ

قبلہ آخر (کعبے) کی رونق قبلہ اول (بیت المقدس) سے زیادہ ہوگی یعنی اول الذکر درجے میں ثانی الذکر سے برتر ہوگا۔ اس کی برتری کے دو وجوہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے جد اعلیٰ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعمیر کردہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کا تعلق نبی آخر الزماں ﷺ کی ذات والا صفات سے ہے، جنہوں نے اپنے سجدوں سے اس کو آباد کیا ہے۔ فقرہ دوم میں بھی ''مکان'' سے مراد بیت اللہ شریف ہے۔

انجیل برناباس کے باب 82 کے ذیل میں ایک عورت سے مخاطب ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

- ''خدا کا عہد یروشلم میں سلیمان علیہ السلام کے مقدس میں ہوا تھا، نہ کہیں اور۔ پر میرا یقین کرو، ایک وقت آئے گا جب خدا اپنی رحمت ایک اور شہر میں دے گا۔ اور ہر جگہ سچائی میں اس کی عبادت کرنا ممکن ہوگا اور خدا رحمت سے سچی عبادت ہر جگہ پر قبول فرمائے گا''۔ (انجیل برناباس: باب 82، ص 124)

اس میں بھی یروشلم کے علاوہ ایک دوسرے شہر کا ذکر آیا ہے۔ اشارہ مکہ ہی کی طرف معلوم ہوتا ہے۔

ذرا آگے فرماتے ہیں:

- ''بے شک میں اسرائیل کے گھرانے کی طرف نجات کا نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ مگر میرے بعد ساری دنیا کی طرف خدا کا بھیجا ہوا مسیح آئے گا، جس کے لیے خدا نے دنیا بنائی ہے اور تب ساری دنیا میں خدا کی عبادت ہوگی اور رحمت ملے گی''۔

(ایضاً ص 124، 125)

اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود کو تو فرستادہ برائے بنی اسرائیل بتایا ہے، مگر اپنے بعد میں آنے والے نبی (یعنی رسول اکرم ﷺ) کو مسیح قرار دیا ہے اور ان کو تمام دنیا کی طرف بھیجے جانے کی بشارت دی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مندرجہ ذیل بشارت میں بھی حضور اکرم ﷺ کے لیے لفظ ''مسیح'' کا استعمال کیا ہے۔ جب ان سے لادیوں اور فریسیوں نے کہا:

❑ ”اگر تو مسیح نہیں نہ ایلیا، نہ کوئی اور نبی، تو تو نئے عقیدے کیوں سکھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کراتا ہے“۔ (ایضاً باب 42، ص 77)۔

تو حضرت ابن مریم علیہما السلام نے جواب دیا:

❑ ”جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کراتا ہے ان سے ظاہر ہے کہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے، نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلواتا ہوں جس کا تم ذکر کرتے ہو، کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے کھول سکوں جسے تم ”مسیح“ کہتے ہو، جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا، اور سچائی کا کلام لائے گا کہ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی“۔ (ایضاً)

عبارت بالا سے جن اہم امور پر روشنی پڑتی ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت ابن مریم علیہما السلام اس بات کے انکاری تھے کہ آپؑ وہ مخصوص مسیح ہیں، جن کا یہود کو انتظار ہے۔ دوسرے یہ کہ یہود مسیح علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام کے علاوہ، ایک اور نبی کی تشریف آوری کی بات جوڑ رہے تھے۔ نیز یہ کہ وہ نبی یا مخصوص مسیح، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے گا۔ جس مخصوص مسیح کی آمد کی جانب اس میں اشارہ کیا گیا ہے، اس کے متعلق تفصیل آگے آرہی ہے۔ یہاں صرف اتنا عرض کرنا کافی ہوگا کہ انجیل برناباس ہی میں نہیں، بلکہ انجیل لوقا (Luke) میں بھی یہ مذکور ہے کہ حضرت ابن مریم علیہما السلام نے اپنے حواریوں کو اس بات سے منع فرمایا تھا کہ وہ آپؑ کو مسیح کہیں (دیکھیں 9: 20، 21) اسرائیلی تصور کے مطابق، لفظ مسیح درحقیقت ”مامور من اللہ“ کا ہم معنی تھا اور اسی معنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رسول اکرم ﷺ کے لیے اس لفظ کو استعمال کیا تھا۔ (دیکھیے سیرت سرور عالم، جلد اوّل، ص 153)

ایک دوسری جگہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود کو ”مسیح“ ہونے سے انکار کیا ہے۔ جب کاہن (Priest) نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کی کتاب میں یہ تحریر ہے کہ ہمارا خدا ہماری طرف ”مسیح“ مبعوث کرے گا...... تو کیا آپؑ خدا کے وہی مسیح ہیں، جس کے ہم منتظر ہیں؟ اس کے جواب میں یسوعؑ نے فرمایا ”یہ درست ہے کہ خدا نے

ایسا وعدہ کیا ہے، لیکن حقیقتاً میں وہ نہیں ہوں، کیونکہ اگرچہ اس کی تخلیق مجھ سے پہلے عمل میں آئی ہے، مگر وہ میرے بعد آئے گا......" پھر فرماتے ہیں......"میں وہ مسیح نہیں ہوں، جس کی دنیا کی تمام قومیں منتظر ہیں...... اور جس کا وعدہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان الفاظ میں کیا کہ "تیری نسل کے ذریعے میں دنیا کی تمام قوموں کو برکت دوں گا" (دیکھیے باب 96)۔ آگے چل کر اس مسیح یا رسول کے جنوب (مکہ) کی جانب سے آنے کی پیشین گوئی کی گئی ہے، جس کا اطلاق حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے علاوہ کسی اور پر نہیں ہوسکتا۔ اس کا حوالہ اوپر بھی گزر چکا ہے۔

اس مسیح یا رسول اللہ کی جو صفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں، وہ یہ ہیں:

❑ "اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کا رسول وہ رونق (Splendour) ہے، جس سے خدا کی پیدا کی ہوئی قریب قریب تمام چیزوں کو خوشی نصیب ہوگی، کیونکہ وہ فہم اور نصیحت، حکمت (Wisdom) اور طاقت (Might)، خشیت اور محبت، حزم اور اعتدال (Tempreance) کی روح سے آراستہ ہے۔ وہ فیاضی (Charity) اور رحمت، عدل اور تقویٰ (Piety)، شرافت (Gentleness) اور صبر (Patience) کی روح سے مزین ہے، جو اس نے خدا سے ان تمام چیزوں کی بہ نسبت تین گنا پائی ہے، جنہیں خدا نے اپنی مخلوق میں سے یہ روح بخشی ہے...... یقین جانو، میں نے اس کو دیکھا ہے اور اس کی تعظیم کی ہے، جس طرح ہر نبی نے اس کو دیکھا ہے اور اس کی تعظیم کی ہے۔ اس کی روح کو دیکھنے ہی سے خدا نے ان کو نبوت دی اور جب میں نے اس کو دیکھا تو میری روح سکینت سے بھر گئی یہ کہتے ہوئے کہ اے محمد ﷺ، خدا تمہارے ساتھ ہو، اور وہ مجھے تمہاری جوتی کے تسمے باندھنے کے قابل بنا دے، کیونکہ یہ مرتبہ بھی پالوں تو میں ایک بڑا نبی اور خدا کی ایک مقدس ہستی ہو جاؤں گا"۔

(سیرت سرور عالم، جلد 1، ص 149 نیز برناباس کی انجیل، باب 24 ص 81 اور The Gospel of Barnabas باب 44، ص 58، 59)

اس عبارت میں حضور اکرم ﷺ کے کئی ایسے اوصاف بیان ہوئے ہیں، جن سے آپ ﷺ کی ذات اقدس متصف ہے اور جو آپ ﷺ کے اسمائے گرامی کا جزو لاینفک ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں آپ ﷺ کا نام نامی ''محمد'' ﷺ بھی استعمال ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک صرف اسی عبارت میں نہیں، بلکہ دیگر ابواب کی عبارتوں میں بھی وارد ہوا ہے۔ان میں سے بعض یہ ہیں۔

❑ ''سردار کاہن نے پوچھا کہ وہ مسیح کس نام سے پکارا جائے گا اور کیا نشانیاں اس کی آمد کو ظاہر کریں گی؟ تو حضرت یسوع علیہ السلام نے جواباً فرمایا ''اس مسیح کا نام قابل تعریف (محمد ﷺ) ہے کیونکہ خود خدا نے اس کا نام یہ رکھا جب اس نے اس کی روح پیدا کی اور اسے ملکوتی شان میں رکھا۔ خدا نے کہا: محمد (ﷺ) انتظار کر، کیونکہ میں تیری خاطر بہشت، دنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں، جن کو میں تجھے تحفے میں دیتا ہوں، یہاں تک کہ جو مجھے مبارک کہے گا، مبارک ہوگا اور جو تجھے کوسے گا، لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا، تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا اور تیرا کلام سچا ہوگا، یہاں تک کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، پر تیرا دین نہ ٹلے گا، سو اس کا پاک نام محمد (ﷺ ہے)''۔ (ایضاً باب 97، ص143، 144)

❑ تب بھیڑ نے اپنی آواز بلند کر کے کہا ''اے خدا! ہمیں اپنا رسول بھیج، اے محمد، دنیا کی نجات کے لیے آ''۔ (ایضاً ص 144، نیز دیکھیے انگریزی ترجمہ، مطبوعہ دہلی ص 124)

درج ذیل طویل عبارت میں پہلے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انتہائی واشگاف الفاظ میں اپنی حقیقت کو واضح فرمایا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کا بندہ (عبداللہ) قرار دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے شاگرد (یہوداہ اسکریوتی) کے ذریعے 30 سکوں کے عوض دشمنوں کے ہاتھ بیچے جانے اور اس پاداش میں اس کے قتل کیے جانے نیز اپنے زمین سے اوپر اُٹھا لیے جانے کی پیشین گوئی بھی کی ہے۔ پھر حضور اکرم ﷺ کا نام نامی لے کر ان کو خدا کا مقدس رسول قرار دے کر ان کی آمد کی خوشخبری دی ہے۔ اصل عبارت کچھ اس طرح ہے۔

❑ ''یقین جان، برناباس، کہ جتنا رونا چاہیے میں نہیں روسکتا، کیونکہ اگر لوگ مجھے خدا نہ کہتے، تو میں خدا کو یہاں دیکھ لیتا جیسے وہ بہشت میں دیکھا جائے گا، اور ایسا سلامت ہوتا کہ عدالت کے دن سے بے خوف ہوتا۔ پر خدا جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں، کیونکہ میں نے اپنے تئیں ایک غریب بندے سے بڑھ کر ہونے کا کبھی خیال بھی نہ کیا، بلکہ میں تجھے بتاتا ہوں کہ اگر میں خدا نہ کہلایا جاتا، تو میں دنیا چھوڑنے پر بہشت میں پہنچا دیا جاتا جبکہ اب تو وہاں عدالت تک نہ جاؤں گا۔ اب تجھے معلوم ہوا کہ میرا رونا بے جا ہے، اے برناباس، جان لے کہ اس کی بدولت میں بڑی اذیت میں مبتلا ہوں گا اور اپنے ایک شاگرد کے ہاتھوں تیس روپوں کے عوض بیچا جاؤں گا، جس پر مجھے یقین ہے کہ جو مجھے بیچے گا، وہ میرے نام سے مارا جائے گا، کیونکہ خدا مجھے زمین سے اُٹھالے گا اور اس غدار کی شکل بدل دے گا کہ ہر کوئی اسے سمجھے گا کہ میں ہوں، پھر بھی جب وہ بری موت مرے گا، تو میں دنیا میں لمبی مدت تک اسی اذیت میں رہوں گا۔ پر جب محمد (ﷺ) خدا کا مقدس رسول آئے گا، تو یہ بدنامی دور ہو جائے گی، اور خدا یہ کرے گا، کیونکہ میں نے مسیح کی سچائی کا اقرار کیا ہے، جو مجھے یہ انعام دے گا کہ مجھے زندہ اور بدنامی کی موت سے اجنبی جان لیا جائے گا''۔ (ایضاً، باب 112، ص160، 161)

مندرجہ بالا اقتباسات میں چونکہ آپ ﷺ کا اسم پاک ''محمد'' وارد ہوا ہے، اس وجہ سے عیسائی علما انجیل ہذا کو کسی مسلمان کی تخلیق تصنیف تصور کرتے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ مولانا مودودیؒ نے اس کا جواب ان الفاظ میں دیا ہے۔

❑ ''...... برناباس کا جو اطالوی ترجمہ اس وقت دنیا میں موجود ہے، اس کے اندر تو حضور ﷺ کا نام بے شک ''محمد'' (ﷺ) لکھا ہوا ہے۔ مگر یہ کسی کو بھی نہیں معلوم ہے کہ یہ کتاب کن کن زبانوں سے ترجمہ در ترجمہ ہوتی ہوئی اطالوی زبان میں پہنچی ہے۔ ظاہر ہے اصل انجیل برناباس سریانی میں ہوگی۔ کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی زبان تھی۔ اگر وہ اصل کتاب دستیاب ہوتی، تو دیکھا جا سکتا تھا کہ اس میں حضور نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی کیا لکھا گیا تھا۔ اب جو قیاس کیا جا سکتا ہے، وہ یہ

ہے کہ اصل میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لفظ ''منحمنا'' استعمال کیا ہوگا (جیسا کہ ابن ہشام کی **السیرۃ النبویۃ**، ج1، ص215، سے پتا چلتا ہے۔ راقم)۔ پھر مختلف ترجموں نے اپنی اپنی زبانوں میں اس کے ترجمے کر دیئے ہوں گے۔ اس کے بعد غالبًا کسی مترجم نے یہ دیکھ کر کہ پیشین گوئی میں آنے والے کا جو نام بتایا گیا ہے، وہ بالکل لفظ ''محمد'' (ﷺ) کا ہم معنی ہے، آپ ﷺ کا یہی اسم گرامی لکھ دیا ہوگا۔ اس لیے صرف اس نام کی تصریح یہ شبہ پیدا کر دینے کے لیے ہرگز کافی نہیں ہے کہ پوری انجیل برناباس کسی مسلمان نے جعلی تصنیف کر دی ہے'' (سیرت سرور عالم، جلد1، ص152)

انجیل برناباس میں بعض ایسے بھی فقرے ہیں جو کلمہ طیبہ کے ہم معنی ہیں۔ دیکھیے ذیل کی عبارات میں کلمہ طیبہ کا ہو بہو ترجمہ موجود ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تخلیق انسان کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

- ''تب خدا نے انسان کو روح بخشی، اس وقت تمام فرشتوں نے گایا: ''تیرا پاک نام مبارک ہو، اے ہمارے خداوند خدا''۔

''جب آدمؑ اُٹھ کھڑا ہوا، تو اس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ ''خدا ایک ہی ہے اور محمد (ﷺ) خدا کا رسول ہے''۔ اس پر آدمؑ نے اپنا منہ کھولا اور کہا ''اے خدا میرے خدا، تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی۔ مگر میں منت کرتا ہوں، مجھے بتا، ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ ''محمد (ﷺ) خدا کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان ہوئے ہیں؟''

''تب خدا نے کہا مرحبا، اے میرے بندے آدمؑ، میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جسے میں نے پیدا کیا۔ اور وہ جسے تو نے (مندرج) دیکھا ہے، تیرا بیٹا ہے، جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد آئے گا اور میرا رسول ہوگا، جس کے لیے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو آئے گا، تو دنیا کو نور بخشے گا، جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی''۔ (انجیل برناباس: باب 39، ص72، 73)

اس ضمن میں آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں:

❑ ''خدا نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا اور فرشتے میکائیل نے انھیں (آدم اور حوا کو) بہشت سے باہر کر دیا۔ اس پر آدمؑ نے گھوم کر پھاٹک پر لکھا دیکھا ''خدا ایک ہی ہے اور محمد (ﷺ) اس کا رسول ہے''۔ اس پر اس نے رو کر کہا ''خدا کی مرضی ہو۔ اے میرے بیٹے کہ تو جلد آ اور ہمیں مصیبت سے چھٹکارا دے''۔ (ایضاً، باب **41**، ص**72**)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسی پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ انہوں نے اپنے بعد حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا مقصد بھی انتہائی معقول اور مدلل انداز میں بیان فرما دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

❑ ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر موسیٰ علیہ السلام کی کتاب سے سچائی نہ مٹا دی گئی ہوتی، تو خدا، داؤد علیہ السلام، ہمارے باپ کو دوسری کتاب نہ دیتا۔ اور اگر داؤد علیہ السلام کی کتاب آلودہ نہ کر دی گئی ہوتی، تو خدا مجھے انجیل نہ عطا کرتا، کیونکہ خداوند ہمارا خدا غیر متبدل ہے اور تمام انسانوں کو ایک ہی پیغام دیتا آیا ہے۔ سو جب خدا کا رسول آئے گا، تو وہ سب پاک کرنے آئے گا جس سے بدکاروں نے میری کتاب ناپاک کر دی ہوگی''۔ (ایضاً، باب**124**، ص**175**)

حضرت ابن مریم علیہما السلام نے نبی آخر الزماں ﷺ کے ختم نبوت کی بھی پیشین گوئی فرمائی ہے۔ جب سردار کاہن نے ان سے پوچھا: کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے؟ تو آپؑ نے جواب دیا:

❑ ''اس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی، جس کا مجھے رنج ہے، کیونکہ ابلیس انھیں خدا کے سچے انصاف کے مطابق اٹھائے گا، اور وہ اپنے تئیں میری بشارت کے پردے میں چھپائیں گے''۔

(ایضاً، باب **97**، ص**143**)

اس میں خاتم الانبیا ﷺ کی ذات پاک پر سلسلہ نبوت کے اختتام پذیر ہو جانے پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ کذابین (Impostors) کے ظہور کی جانب بھی اشارہ کر دیا گیا ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے یہاں کم از کم دو باتوں کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ بعض محولہ عبارتوں میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مسیح ہونے کا انکار فرمایا ہے، اس کی اصل وجہ کیا ہے؟ دوسری یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کس مقصد کے تحت اپنے بجائے حضور اکرم ﷺ کو مسیح قرار دیا؟

جہاں تک مسیح ہونے سے انکار کا تعلق ہے، بہ قول مولانا مودودیؒ، اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ بنی اسرائیل جس مسیح کے منتظر تھے، اس کے متعلق ان کا خیال یہ تھا کہ وہ تلوار کے زور سے دشمنان حق کو مغلوب کرے گا (یعنی دشمنان حق کے خلاف اس کو تلوار اٹھانے پر مجبور ہونا پڑے گا)۔ اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ مسیح میں نہیں ہوں، بلکہ وہ میرے بعد آنے والا ہے۔ (دیکھیے سیرت سرور عالم، جلد اوّل، ص 152)

دوسرے سوال کا تشفی بخش جواب مولانا مودودیؒ ہی کی تحریر کردہ درج ذیل سطور میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ لکھتے ہیں:

- ''......لفظ ''مسیح'' درحقیقت ایک اسرائیلی اصطلاح ہے، جسے قرآن مجید میں مخصوص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے صرف اس بنا پر استعمال کیا گیا ہے کہ یہودی ان کے مسیح ہونے کا انکار کرتے تھے۔ ورنہ یہ نہ قرآن کی اصطلاح ہے، نہ قرآن میں کہیں اس کو اسرائیلی اصطلاح کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ کے حق میں اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لفظ مسیح استعمال کیا ہو اور قرآن میں آپ ﷺ کے لیے یہ لفظ استعمال نہ کیا گیا ہو، تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ انجیل برناباس آپ ﷺ کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب کرتی ہے جس سے قرآن انکار کرتا ہے۔ دراصل بنی اسرائیل کے ہاں قدیم طریقہ یہ تھا کہ کسی چیز یا کسی شخص کو جب کسی مقدس مقصد کے لیے مختص کیا جاتا تھا تو اس چیز پر یا اس شخص کے سر پر تیل مل کر اسے متبرک (Consecrate) کر دیا جاتا تھا۔ عبرانی زبان میں تیل ملنے کے اس فعل کو مسح کہتے تھے اور جس پر یہ ملا جاتا تھا اسے ''مسیح'' کہا جاتا تھا۔ عبادت گاہ کے ظروف اسی طریقے سے مسح کر کے عبادت کے لیے وقف کیے جاتے تھے۔ کاہنوں

(Priests) کو کہانت (Priesthood) کے منصب پر مامور کرتے وقت بھی مسح کیا جاتا تھا...... بعد میں ضروری نہ رہا تھا کہ تیل مل کر ہی کسی کو مامور کیا جائے، بلکہ محض کسی کا مامور من اللہ ہونا ہی ''مسیح'' ہونے کا ہم معنی بن گیا تھا...... پس اسرائیلی تصور کے مطابق، لفظ ''مسیح'' درحقیقت ''مامور من اللہ'' کا ہم معنی تھا اور اسی معنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے اس لفظ کو استعمال کیا تھا''۔ (ایضاً، ص152، 153)

امید ہے کہ توضیحات بالا سے اصل مدعا بہ خوبی واضح ہو گیا ہوگا اور اشکال و اشتباہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہ گئی ہوگی۔

''وہ نبی'' یا ''النبی'' کے بارے میں مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی صراحت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

حضرت مولانا فرماتے ہیں ''الف لام جو النبی میں آیت 12، 25 میں واقع ہوا ہے، وہ عہد کا ہے اور مراد اس سے وہ مخصوص نبی ہے جس کی خبر و اطلاع حضرت موسیٰ علیہ السلام دے گئے تھے، جیسا کہ کتاب استثنا کے باب اٹھارہ میں علمائے **مسیحین** کی تصریح کے مطابق موجود ہے'' (بائبل سے قرآن تک، ج3، ص185)۔ پھر فرماتے ہیں کہ: ''انجیل یوحنا کے باب 7، آیات 40، 41 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کرنے کے بعد (جو یہ) کہا گیا ہے کہ: ''پس بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سن کر کہا، بے شک یہی وہ نبی ہے، اوروں نے کہا، یہ مسیح ہے'' اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ جو نبی ان کے ذہنوں میں معہود اور معین تھا، وہ ''مسیح'' کے علاوہ کوئی دوسرا ہے۔ اس لیے اس کو مسیح کے مقابلے میں ذکر کیا''۔ (ایضاً، ص192)

الغرض یہودیوں کو مسیح اور ایلیاہ کے علاوہ، ایک ایسے مخصوص اور معروف نبی کے ظہور کا بھی انتظار تھا جس کا نام لینے کے بجائے صرف وہ نبی کہنا ہی کافی تھا۔ اس کا مصداق، جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئی سے ثابت ہے، محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی اور نبی نہیں ہوسکتا۔ اسی لیے مسلمان بھی آپ ﷺ کو ''آں حضرت'' کے خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ دیگر یہودیوں کی طرح، یثرب یعنی مدینہ کے یہودی بھی اس

نبی موعود کی آمد کے منتظر تھے، چنانچہ جب ان کے اور مشرکین کے درمیان جنگ واقع ہو جاتی، تو وہ ان سے کہا کرتے تھے کہ وہ وقت قریب آ رہا ہے کہ نبی موعود مبعوث ہوں گے اور ہم ان پر ایمان لاکر ان کی قیادت میں تم سے جنگ کریں گے اور کامیاب ہوں گے۔ (دیکھیے قصص القرآن، ج4، ص234، نیز دیکھیے سیرت ابن اسحاق، تحقیق و تعلیق: ڈاکٹر محمد حمید اللہ، اُردو ترجمہ از نور الٰہی ایڈووکیٹ، نئی دہلی 2000ء، ص103)

یہی نہیں، بلکہ علی ازدی سے منقول ہے کہ یثرب (مدینہ) کے یہود ہمارے مقابلے کے وقت اکثر یہ دعا کرتے تھے: ''**اللھم ابعث ھذا النبی یحکم بیننا و بین الناس**'' خدایا! اس نبی موعود کو مبعوث فرما جو ہمارے اور لوگوں یعنی مشرکوں کے درمیان حق کا فیصلہ کر دے۔ (بدائع الفوائد ج2، اور مسند بزار، بہ حوالہ مصدر مذکور، ص235)۔قرآن کریم کی آیت ''**وکانو من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاء ھم ما عرفوا کفروا بہ**۔ (البقرہ:89)اس کی آمد سے پہلے وہ (یہود) کفار کے مقابلے میں فتح و نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔مگر جب وہ چیز آ گئی جسے وہ پہچان بھی گئے، تو انہوں نے اسے ماننے سے انکار کر دیا'' سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ یثرب یعنی مدینہ کے مشرکین نے وہاں کے یہود سے یہ بات سن رکھی تھی کہ ایک نبی سرزمین عرب میں آنے والے ہیں۔ (یہی وجہ ہے کہ عقبہ ثانی کے موقع پر جب ستر اشخاص حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے ان کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمایا، تو انہوں نے اسی وقت ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: ''بلاشبہ یہ وہی پیغمبر ہیں جن کی بعثت سے متعلق ہم اکثر یہودی علما سے سنا کرتے ہیں''۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد اوّل، بہ حوالہ مصدر مذکور، ص235)

- ❑ نبی آخر الزماں ﷺ کی آمد و ظہور کے متعلق انجیل یوحنا کی دیگر پیشین گوئیاں یہ ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

(1) ''اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو، تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا، تو وہ تمھیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے

ساتھ رہے، یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی، کیونکہ نہ اسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔ تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہوگا''۔(14:15 تا 17)

(2) ''میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔ لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہی تمھیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے، وہ سب تمھیں یاد دلائے گا''۔(14:25۔26)

(3) ''اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا، کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں''۔(14:30)

(4) ''لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح حق، جو باپ سے صادر ہوتا ہے، تو وہ میری گواہی دے گا''۔(15:26)

(5) ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا، لیکن اگر جاؤں گا، تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا''۔(16:7)

(6) ''وہ آکر دنیا کو گناہ، راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔ گناہ کے بارے میں اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے......''(16:8،9)

(7) ''مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں، مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روحِ حق آئے گا، تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا، اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا، لیکن جو کچھ سنے گا، وہی کہے گا اور تمھیں آئندہ کی خبر دے دے گا۔ جو کچھ باپ کا ہے، وہ سب میرا ہے۔ اس لیے میں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمھیں خبریں دے گا''۔(16:12 تا 15)

موجودہ اُردو ترجموں میں ہر جگہ عام طور پر لفظ مددگار ہی ہے۔ ہاں، کچھ اُردو نسخوں میں البتہ اس کی جگہ وکیل اور شفیع ہے۔ عربی ترجمہ (1952ء) اور انگریزی

ترجمہ (1979ء) میں مددگار کے لیے بالترتیب ''المعزی'' (تسلی دہندہ) اور Comforter استعمال ہوا ہے۔ اور کیتھولک ایڈیشن (بنگلور، 1993ء) میں "Advocate" منقول ہے۔لیکن قدیم عربی اور اُردو ترجموں میں مندرجہ بالا تمام مقامات پر''فارقلیط'' مذکور تھا۔عربی تراجم مطبوعہ لندن 1821ء، 1831ء، 1833ء، 1844ء میں یہ لفظ موجود تھا اور یوحنا باب 14، آیت 16 میں یوں مرقوم تھا''**والھب (غالباً و اطلب) من الاب فیعطیکم فارقلیطاً**۔ قدیم عبرانی ترجموں میں بھی فارقلیط ہی تھا، جو یونانی لفظ "Periclytos" کا ترجمہ تھا، جس کے معنی ہیں ''تعریف کیا گیا''۔عربی ترجموں میں یہ، بہ ظن غالب،عبرانی تراجم کےتوسط ہی سے آیا تھا۔ بعد کو، اُردو ترجموں میں بھی یہی لفظ استعمال ہوا۔لیکن چونکہ "Periclytos" اور فارقلیط عربی لفظ''احمد'' کے ہم معنی تھے،جن سے نبی آخرالزماں ﷺ کی بعثت ثابت ہوتی تھی، اس وجہ سے بعد میں ان دونوں کو نکال دیا گیا۔ یونانی نسخوں میں "Periclytos" کی جگہ ایک دوسرے یونانی لفظ "Paracletus" یا "Paracletos" کو داخل کر دیا گیا، اور دیگر زبانوں کے ترجموں میں''فارقلیط'' کے بجائے اسی آخر الذکر یونانی لفظ کے مترادفات، مددگار، وکیل، شفیع، معزی Comforter, Advocate لکھے جانے لگے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی پیشین گوئی میں اپنے بعد آنے والے نبی کے متعلق جو لفظ استعمال کیا تھا، اس کے بارے میں اختلاف رائے ہے۔ایک خیال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جن کی زبان عبرانی تھی، جس میں کالڈی زبان کے لفظ بھی ملے ہوئے تھے، اس مقام پر''فارقلیط'' کا لفظ فرمایا تھا لیکن جب انجیلیں یونانی زبان میں لکھی گئیں، تو اس کا ترجمہ ''پیریکلیوطاس'' (Periclytos) کیا گیا، جو ٹھیک ''فارقلیط'' کے ہم معنی ہے اور جس کا ترجمہ یونانی زبان میں ٹھیک ٹھیک لفظ''احمد'' ہے۔

(دیکھیے الخطبات الاحمدیہ، ص 367)

اس کے برعکس''ابن ہشام (متوفی 828ء) کی''**السیرۃ النبویۃ**'' میں

سریانی لفظ ''**منحمنا**'' اوراس کا یونانی ترجمہ ''برقلیطس'' منقول ہے، اوراس کے معنی ''محمدؐ'' بتائے گئے ہیں۔ (دیکھیے جلد اوّل، بیروت، 1987ء، ص215)۔ مولانا مودودیؒ بھی اس سے متفق معلوم ہوتے ہیں۔ (دیکھیے سیرت سرور عالم ج1، ص141، 142)۔ علاوہ ازیں مولانا امین احسن اصلاحیؒ بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ بشارت زیر بحث میں استعمال ہونے والا لفظ سریانی الاصل رہا ہوگا اور پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں کہ ''بعض مسلمان مورخین کی تحقیق یہ ہے کہ اصل سریانی لفظ ''منحمنا'' ہے جس کے معنی سریانی میں وہی ہیں جو ''محمدؐ'' اور ''احمدؐ'' کے ہیں۔

(دیکھیے تدبر قرآن، ج8، دہلی 1989ء، ص362، 363)

حضور اکرم ﷺ کے ان دونوں ذاتی ناموں (Proper names) کا مادہ (root) ''حمد'' ہے۔ جہاں تک آپ ﷺ کے اسم گرامی ''احمد ﷺ'' کا تعلق ہے، اسے بشارت رویا کے مطابق، آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے خود ہی رکھا تھا۔ (دیکھیے الخطبات الاحمدیہ ص431 اور رحمۃ للعالمین، ج1، ص39، حاشیہ 3)۔ اس کے دو معنی بیان کیے جاتے ہیں: ایک احمد **الحامدین لربہ** یعنی وہ شخص جو اللہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو (دیکھیے صحیح البخاری جلد2، ص501، حاشیہ، مکمل بیان القرآن، جلد12، ص3، سیرت سرور عالم، جلد1، ص137: رحمۃ للعالمین جلد3، ص179 اور قرآن کریم (اُردو ترجمہ از مولانا محمد جونا گڑھی)، مدینہ 1418ھ، ص1573، حاشیہ نمبر 1 از مولانا صلاح الدین یوسف)۔ اس صورت میں یہ لفظ ''حامد'' (اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والا) کا اسم تفضّل کل (Superiative degree) قرار پائے گا۔ دوسرے، وہ شخص جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہو یا جو بندوں میں سب سے زیادہ قابل تعریف ہو۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ Most Praiseworthy، renowned کیا جا سکتا ہے۔ (دیکھیے مفردات القرآن، ص245، مکمل بیان القرآن جلد12، ص 3، سیرت سرور عالم جلد1، ص 137، قرآن کریم (محولہ بالا)، ص1573 حاشیہ نمبر 1 اور A Dictionary and Glossary of the Koran، ص 38)۔ اس

صورت میں یہ لفظ ''محمودٌ'' کا اسم تفصیل تصور کیا جائے گا۔ اسی دوسرے معنی کے پیش نظر، علمائے لغت نے اسے لفظ ''محمد ﷺ'' کا ہم معنی قرار دیا ہے۔ سریانی لفظ ''منحمنا'' کے بھی قریب قریب یہی معنی بتائے جاتے ہیں، اور شاید اسی وجہ سے اس کا ترجمہ ''محمد ﷺ'' اور احمد ﷺ دونوں سے کیا گیا ہے۔

اس ضمن میں یہ عرض کرنا کچھ نامناسب نہ ہوگا کہ آپ ﷺ کو ''حمد'' سے خاص مناسبت ہے۔ جیسا کہ معلوم ہے حضور پرنور ﷺ کے اسم مبارک ''محمد'' اور ''احمد'' ہے۔ آپ ﷺ کے مقام شفاعت کا نام ''مقام محمود'' ہے۔ آپ ﷺ کے دست مبارک میں میدان محشر میں جو رایت اور علم ہوگا، اس کا نام ''لواء الحمد'' ہے۔ آپ ﷺ کی امت کا لقب ''حمادون'' ہے اور آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب کا آغاز ''الحمد للہ'' سے ہوتا ہے (دیکھیے رحمۃ للعالمین جلد 1، ص 39، حاشیہ 1، جلد 2، ص 299، حاشیہ 1 اور جلد 3 ص 179) یہاں یہ ذکر کرنا بھی بے محل نہ ہوگا کہ اسم ''احمد'' کے بارے میں دو قسم کے بیانات پائے جاتے ہیں، ایک یہ کہ اس نام کو اہل عرب بہت کم یا شاذ و نادر رکھتے تھے (دیکھیے الخطبات الاحمدیہ ص 438، 439) دوسرے یہ کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی شخص کا نام ''احمد'' نہیں رکھا گیا (دیکھیے سیرت سرور عالم، جلد 2، ص 49 حاشیہ نمبر 1 اور رحمۃ للعالمین، جلد 2، ص 298، 303) اور اس طرح خداوند قدوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام والی بشارت کو جو بہ حق نبی آخر الزماں ﷺ تھی، تقریباً پونے چھ سو سال تک محفوظ رکھا (دیکھیے رحمۃ للعالمین جلد 2، ص 303)۔ اس سلسلے میں دوسرا بیان ہی مرجح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور احمد مرسل ﷺ کے درمیان ''احمد'' نام کا کوئی تیسرا شخص حائل ہوتا، تو اس سے التباس کی صورت پیدا ہو سکتی تھی اور ابلیس لعین کو گمراہی کی تخم ریزی کا ایک سنہرا موقع مل سکتا تھا۔ یہ اللہ کی قدرت اور اس کی حکمت نہیں تو اور کیا ہے کہ لفظ ''احمد'' سے آگاہ و آشنا ہونے کے باوجود، آرزو اور تمنا کے تحت بھی اہل عرب میں سے کسی کے بھی دل میں اپنے نومولود بیٹے کو اس نام سے موسوم کرنے کا خیال تک پیدا نہیں ہوا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسم ''احمد'' کے ساتھ کتاب ہارون علیہ السلام میں بھی ایک بشارت درج تھی، جو نبی آخر الزماں ﷺ کی ذات گرامی سے متعلق تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب حضرت ابو مالکؓ (جو اسلام سے پہلے علمائے یہود میں تھے) سے تورات میں مذکور آپ ﷺ کی صفات کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ کی صفت حضرت ہارون علیہ السلام کی کتاب میں موجود ہے، جس میں اب تک کوئی تبدیلی اور تحریف نہیں ہوئی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ''احمد'' نام کے ایک نبی دین حنیف کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے، لے کر آئیں گے، تہبند ناف سے اوپر باندھتے ہوں گے، اپنے اعضا کو پاک صاف رکھتے ہوں گے اور یہ آخری نبی ہوں گے''۔ (اصابہ جلد 4، ص 172 بہ حوالہ اہل کتاب صحابہؓ وتابعینؒ، ص 101)

اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت ہارون علیہ السلام بھی اسی نام مبارک کے ساتھ آپ ﷺ کی تشریف آوری کی پیشین گوئی فرما چکے تھے، جو کتاب ہارون علیہ السلام میں درج تھی۔ کتاب مذکور ظہور اسلام تک اپنی اصلی حالت میں موجود تھی، مگر بعد کو حادثات زمانہ کی نذر ہو گئی۔

یہاں یہ بتانا فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ کتاب یسعیاہ کے ارمنی ترجمے کے باب 42 کے ایک فقرے میں بھی لفظ ''احمد'' استعمال ہوا ہے۔ فقرہ مذکورہ کچھ یوں ہے: ''خدا کی پاکی بیان کرو۔ نئے سرے سے اس کی بادشاہت کا اثر اس کی پشت پر ظاہر ہوا۔ اس کا نام ''احمد'' ہے۔ کتاب مذکور کے مترجم کا نام پادری ارشگان ارمنی ہے۔ یہ ترجمہ 1666ء میں کیا گیا اور 1733ء میں مطبع انٹونی پورٹولی میں چھپا۔ یہ ترجمہ جناب حیدر علی قرشی، صاحب سیف المسلمین کے زمانے تک موجود تھا اور موصوف نے اسے بہ چشم خود دیکھا تھا۔ اس کے بعد کا حال معلوم نہیں (دیکھیے بائبل سے قرآن تک، جلد 3، ص 372 تا 378)۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سترہویں صدی عیسوی سے تعلق رکھنے والے پادری موصوف کے نزدیک، فقرہ محولہ میں جس نبی کی بشارت دی گئی ہے، اس کا تعلق خاتم الانبیا ﷺ کی ذات گرامی سے ہے، جن کا نام نامی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کے مطابق ''احمد'' ہے۔

مولانا کیرانویؒ کے قول سے متعلق مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی ایک صراحت کے مطابق اصل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنے والے نبی کا نام ''احمد'' ذکر کیا تھا، لیکن عہدنامہ قدیم و جدید کے مصنفوں نے یونانی زبان میں اس کا ترجمہ ''پیرکلوطوس'' Periclytos سے کر دیا اور عربی مترجموں نے اس لفظ کو معرب کر کے ''فارقلیط'' بنا دیا۔ (دیکھیے بائبل سے قرآن تک، ج3، ص324، حاشیہ)

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے بھی تھوڑے سے فرق کے ساتھ یہی رائے ظاہر فرمائی ہے۔ چنانچہ مکمل بیان القرآن میں ارقام فرماتے ہیں:

- ''عیسیٰ علیہ السلام نے عبرانی میں ''احمد'' فرمایا تھا۔ جب یونانی میں ترجمہ ہوا، تو پیرکلوطوس (Periclytos) لکھ دیا، جس کے معنی ہیں ''احمد''...... پھر جب یونانی سے (دوبارہ) عبرانی میں ترجمہ کیا، تو اس کو فارقلیط کر دیا۔ (لیکن بعض عبرانی نسخوں میں اب تک نام مبارک 'احمد' موجود ہے''۔ (ج12، ص3)

عثمانی صاحب کی تصریح کی رو سے، عربی مترجمین نے یونانی لفظ ''پیرکلوطوس'' کو معرب کر کے ''فارقلیط'' بنایا اور تھانوی صاحبؒ کی تحقیق کے بہ موجب، مذکورہ یونانی لفظ کو اس وقت ''فارقلیط'' کیا گیا جبکہ انجیل کا ترجمہ یونانی سے دوبارہ عبرانی میں ہوا۔ واضح رہے کہ تھانوی صاحبؒ کے نزدیک انجیل کی اصل زبان عبرانی تھی۔ یہ امر تو بہرحال مسلم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی پیشین گوئی میں نبی موعود کا نام نامی واضح طور پر ذکر فرمایا تھا، اور یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔ اس سے پہلے بھی عظیم الشان شخصیتوں کی پیشین گوئیاں نام کے ساتھ کی گئی تھیں۔ چنانچہ کتاب یسعیاہ کی ایک پیشین گوئی میں، جس کا تعلق خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے، ان کے نام کی صراحت موجود ہے۔ پیشین گوئی کی اصل عبارت یہ ہے:

- ''دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اس کا نام عمانوئیل رکھے گی''۔ (14:7)

اس کے علاوہ، زبور اور دانی ایل میں آپ ﷺ کے لقب اور مسیح اور ممسوح

کے ساتھ پیشین گوئی کی گئی ہے۔ اصل عبارتیں یوں ہیں:

- ''قومیں کس لیے طیش میں ہیں اور لوگ کیوں باطل خیال باندھتے ہیں خداوند اور اس کے مسیح کے خلاف''۔ (زبور 1:1، 2)

- ''اور باسٹھ ہفتوں کے بعد وہ ممسوح قتل کیا جائے گا اور اس کا کچھ نہ رہے گا''۔ (دانی ایل 9:26)

اسی طرح یسعیاہ اور یرمیاہ میں مندرجہ دیگر شخصیتوں سے متعلق بشارتوں میں بھی ان کے نام مذکور ہیں۔ ذیل میں دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

- ''پھر خداوند نے مجھے فرمایا کہ ایک بڑی تختی لے اور اس پر صاف صاف لکھ مہیر شالال حاش بز کے لیے''۔ (یسعیاہ 8:1)

- ''دیکھ وہ دن آتے ہیں کہ خداوند فرماتا ہے کہ میں داؤدؑ کے لیے ایک صادق شاخ پیدا کروں گا اور اس کی بادشاہی ملک میں اقبال مندی اور عدالت اور صداقت کے ساتھ ہوگی''۔ (یرمیاہ 23:5)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بشارت میں جس نام کا صراحت کے ساتھ ذکر فرمایا تھا، حقیقت میں وہ کیا تھا؟ وہ فارقلیط تھا، منحمنا تھا یا پھر احمد تھا۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ اصل میں وہ نام ''احمد'' ہی رہا ہوگا۔ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت شریفہ سے بھی اس کو تقویت ملتی ہے۔

- **"واذ قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوریۃ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد". (الصّف:6)**

''عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، درآں حالے کہ میں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے، تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی خوشخبری سنانے والا ہوں، جن کا نام احمد ہوگا''۔

حدیث مبارکہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

❑ **"عن سهل مولیٰ عثمية انه كان نصرا انيا من اهل مريس واكان يقراً الانجيل فذكر ان صفة النبی صلی الله علیه وسلم فی الانجيل وهو من ذرية اسمٰعيل اسمه احمد".**

"سہل مولیٰ عثمیہ کہتے ہیں کہ اہل مریس کے اندر ایک نصرانی تھا، جو انجیل پڑھا کرتا تھا۔ اس نے بتایا کہ نبی ﷺ کی صفت انجیل میں درج ہے۔ وہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہوگا"۔

(طبقات ابن سعد بہ حوالہ رحمۃ للعالمین از قاضی محمد سلیمان منصور پوری جلد دوم، ص300)

اس سلسلے کی ایک اور روایت یہ ہے:

❑ "احمد نے یونس کی وساطت سے ابن اسحاق کی روایت نقل کی اور اس نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کے حوالے سے یحییٰ بن عبداللہ عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کی روایت نقل کی۔ یحییٰ نے کہا: مجھ سے اپنی قوم کے محبوب لوگوں میں سے ایک شخص نے حضرت حسانؓ بن ثابت کی روایت بیان کی، جس نے کہا: بہ خدا! میں سات آٹھ سال کی عمر میں گدرائے ہوئے جسم کا لڑکا تھا۔ جو کچھ سنتا تھا، اسے سمجھتا تھا۔ میں نے ایک یہودی کو سنا جو یثرب میں اپنے قلعے پر سے چیخ چیخ کر پکار رہا تھا "اے گروہ یہود" جب یہود اکٹھے ہو گئے، تو انہوں نے اسے (کذا) کہا "وائے افسوس! تمھیں کیا ہوگیا ہے؟ اس نے کہا "آج رات احمد کا ستارہ طلوع ہو چکا ہے جسے مبعوث کیا جائے گا"۔ (سیرت ابن اسحاق (اُردو) دہلی 2000ء ص 103)

مزید ایک روایت یوں ہے:

❑ "احمد نے یونس کی وساطت سے ابن اسحاق کی روایت نقل کی۔ ابن اسحاق نے کہا: احبار (یہودی علما) اور رہبان (عیسائی درویشوں) کے پاس کتابیں تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل وہی اہل علم تھے۔ ان کے علم کا ذریعہ وہ کتابیں تھیں جن

میں آپ ﷺ کی صفات، آپ ﷺ کا نام اور سرزمین عرب میں آپ ﷺ کے زمانہ نبوت کے متعلق لکھا ہوا تھا اور ان کے انبیا نے آپ ﷺ کے بارے میں ان سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ آپ ﷺ کا اتباع کریں گے۔ وہ آپ ﷺ کے طفیل، بت پرست مشرکین کے مقابلے میں فتح ونصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے اور انھیں یہ خبریں سناتے تھے کہ ''احمد'' نام کے ایک نبی دین ابراہیم پر مبعوث ہونے والے ہیں، جن کا ذکر انبیا کی کتابوں میں موجود ہے''۔ (ایضاً ص100)

علاوہ ازیں زمانہ ماقبل اسلام سے تعلق رکھنے والے بعض اشعار عرب سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ یہاں صرف دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

شهدت علی احمد انه
رسول من اللّٰه باری النسم
فلومد عمری الی عمره
لکنت وزیر اله و ابن عم

ترجمہ: میں شہادت دیتا ہوں کہ احمد ﷺ اس اللہ کے رسول ہیں جو جان آفریں ہے۔ اگر میری عمر ان کی عمر تک دراز ہوئی، تو میں ضرور ان کا وزیر اور ابن عم بنوں گا۔

یہ اشعار یمن کے بادشاہ تبع کے ہیں۔ اس نے یثرب (مدینہ) پہنچ کر اوس وخزرج اور یہود سے جنگ کی تھی۔ اس جنگ کی نوعیت عجیب تھی اس واسطے کہ اہل یثرب دن کو لڑتے اور رات کو تبع کی مہمانی کرتے۔ تین راتیں اسی طرح گزر گئیں۔ آخر کار تبع شرمندہ ہوا اور اس نے صلح کی درخواست کر دی۔ معاہدہ صلح کے طے کرنے کی غرض سے احیحہ بن الحلاج اوسی اور بنیامین قرظی مامور ہوئے۔ احیحہ نے تبع سے عرض کیا کہ ہم تو آپ ہی کی قوم میں ہیں، ہم سے کیوں جنگ کی گئی۔ بنیامین یہودی نے کہا کہ آپ اس شہر کو فتح بھی نہیں کر سکتے۔ تبع نے کہا کیوں؟ کہا یہ شہر ایک نبی کی فرودگاہ ہے، جو قریش میں سے ہوگا۔ اس موقع پر تبع نے اشعار بالا تصنیف کیے۔ ان اشعار کے علاوہ، اس نے تمہید کے طور پر، ایک اور شعر بھی کہا تھا، جس میں

اسم پاک ''محمدؐ'' آیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے:

القی الی نصیحته کی ازدجر
عن قریه محجورة بمحمد

ترجمہ: اس (بنیامین) نے مجھے نصیحت کی کہ میں اس آبادی سے ہٹ جاؤں جو محمد (ﷺ) کی وجہ سے محفوظ رکھی گئی ہے۔ (دیکھیے رحمۃ للعالمین جلد 2، ص 301)

اس شعر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مدینے کے علمائے یہود لفظ ''محمدؐ'' سے بھی واقف تھے اور اس نام کے ایک نبی کی آمد کے منتظر تھے۔ شام کے راہب بھی اس حقیقت سے آگاہ تھے۔ چنانچہ ایک شامی راہب نے سفیان بن مجاشع کو بتایا تھا کہ عرب میں ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے، جس کا نام محمد ہوگا۔ یہ سن کر سفیان نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھ دیا۔ اس امید پر کہ شاید یہ سعادت اسی کو حاصل ہو جائے مگر!

ایں سعادت بہ زورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سرسید کہتے ہیں کہ ''......کسی لڑکے کے والدین نے اس کے حق میں کچھ ہی تمنا کیوں نہ کی ہو اور نبی موعود کا نام اس لڑکے کے نبی ہونے کے طمع پر کیوں نہ رکھا ہو، مگر نبی وہی ہوا جس کو درحقیقت خدائے تعالیٰ کو نبی آخر الزماں کرنا منظور تھا'' (الخطبات الاحمدیہ ص 440)۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ چوں کہ یہ سعادت عظمیٰ حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ کے لیے مقدر تھی، جن کی بشارت عہد نامہ قدیم میں دی گئی تھی، اس لیے وہی اس سے مشرف ہوئے اور والدین کا اپنے لڑکوں کا نام ''محمدؐ'' رکھنا کچھ کام نہ آیا اور وہ سب کے سب ''چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک'' کا مصداق ثابت ہوئے۔ مزید یہ کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے متعدد لوگوں کے یسوع اور مسیح سے موسوم یا ملقب ہونے سے آں جنابؑ سے متعلق پیشین گوئیاں متاثر ہوئیں، اسی طرح خاتم الانبیا ﷺ سے قبل کچھ لوگوں کے نام ''محمدؐ'' رکھے جانے سے آپ ﷺ سے مخصوص بشارتوں پر کوئی حرف نہیں آیا، اور اپنے وقت پر رب کریم کا ازلی منصوبہ عمل میں آ کے رہا۔

اس ضمنی بحث کے بعد ذیل میں لفظ ''احمد'' سے متعلق دوسری مثال ملاحظہ فرمایئے:

الحمد لله الذی

لم یخلق الخلق عبث

أرسل فینا أحمدا

خیر نبی قد بعث

ترجمہ: تعریف ہے اس خدا کی جس نے مخلوق کو بے کار نہیں پیدا کیا اور جس نے ہمارے درمیان نبی برتر ''احمد'' کو مبعوث کیا۔ یہاں صیغہ ماضی قطعیت کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے۔

یہ اشعار قس بن ساعدہ کے ہیں، جو نجران کا اسقف اور حکمائے عرب میں سے تھا۔ (دیکھیے رحمۃ للعالمین، جلد 2، ص 301)

حاصل بحث یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنے والے نبی کا نام ''احمد'' ہی بتایا تھا۔ بعد کو، اس کا ترجمہ سریانی میں ''منحمنا'' سے کر دیا گیا۔ پھر سریانی ''منحمنا'' کا ترجمہ یونانی میں لفظ "Periclytos" سے کیا گیا، جس کے معنی ہیں سراہا گیا۔ بعد ازاں، یہی "Periclytos" عبرانی میں منتقل ہو کر ''فارقلیط'' ہو گیا۔ بعض عبرانی نسخوں میں تو لفظ ''احمد'' بھی مستعمل ہوا ہے، بہر کیف، جب انجیل کا ترجمہ عربی میں ہوا، تو عربی مترجمین نے عبرانی ''فارقلیط'' ہی کو اپنانا مناسب سمجھا۔ اس طرح یہ لفظ عربی تراجم میں بھی در آیا۔ پھر آگے چل کر اردو ترجموں میں بھی یہی مستعمل ہوا۔ لیکن چونکہ "Periclytos" اور ''فارقلیط'' عربی لفظ ''احمد'' کے ہم معنی تھے اور ان سے محبوب خدا ﷺ کی نبوت کی تصدیق ہوتی تھی، اس لیے بعد میں یونانی نسخوں میں "Periclytos" کو اس سے مماثلت رکھنے والے لفظ "Paracletus" یا "Paracletos" سے بدل دیا گیا اور دیگر زبانوں کے ترجموں میں بھی ''فارقلیط'' کے بجائے اسی (Paracletos یا Paracletus) کے ہم معنی الفاظ مثلاً معزی، مددگار، شفیع، وکیل، Comforte & Advocate وغیرہ لکھے جانے لگے۔

موجودہ اردو اور عربی ترجموں کے مطابق، مددگار اور المعزی، قدیم عبرانی اور عربانی تراجم کے بہ موجب فارقلیط اور سریانی ترجمے کے رو سے ''منحمنا'' (مگر درحقیقت ''احمدؐ'') کی تفسیر روح القدس اور روح الحق کے ساتھ کی گئی ہے۔ بہ الفاظ دیگر، یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مددگار، المعزی، فارقلیط وغیرہ سے مراد دراصل روح القدس (Holy Spirit or ghost) ہے، جسے عام عیسائی عقیدے کی رو سے اقنوم کا درجہ حاصل ہے)۔ لیکن یہ درست نہیں ہے مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے اور تیرہ دلائل پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ زیر مطالعہ آیات میں فارقلیط سے مراد وہ روح القدس نہیں ہے جو عید Pentecost کے موقع پر حواریوں پر نازل ہوئی تھی بلکہ اس سے حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی مقصود ہے۔ ان میں سے بعض اہم دلائل کی تفصیل حسب ذیل ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

(1) ''میں باپ سے درخواست کروں گا، تو وہ تمھیں دوسرا مددگار (فارقلیط) بخشے گا'' (یوحنا14:1)

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ ''روح القدس عیسائیوں کے نزدیک اپنے باپ کے ساتھ مطلقاً متحد ہے اور بیٹے کے ساتھ اس کی لاہوتی حیثیت سے حقیقی اتحاد رکھتی ہے۔ اس لیے اس کے حق میں ''دوسرا فارقلیط'' کا عنوان صادق نہیں آتا''۔ بہ قول مولانا تقی عثمانی، اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فارقلیط کے آنے کی خوشخبری دی، تو لامحالہ فارقلیط کوئی ایسی شخصیت ہونی چاہیے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لاہوتی حیثیت سے جدا نہیں ہے''۔

(بائبل سے قرآن تک، جلد3، ص33 نیز اسی صفحے کا حاشیہ 1)

خلاصہ یہ کہ ''دوسرا فارقلیط'' کا عنوان روح القدس پر نہیں، بلکہ نبی آخر الزماں ﷺ کی ذات والا صفات پر صادق آتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مزید فرمایا:

(2) ''وہی تمھیں سب باتیں سکھائے گا، اور جو کچھ میں نے تم سے کہا، وہ سب

تمھیں یاد دلائے گا''۔(ایضاً 14:26)

عثمانی صاحب موصوف کی یہ دلیل باوزن معلوم ہوتی ہے اور اس سے یہ بات بہ خوبی عیاں ہو جاتی ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جس فارقلیط کے بارے میں بشارت دی تھی، اس سے نزول روح القدس نہیں، بلکہ خاتم الانبیا ﷺ کی تشریف آوری مراد تھی۔ اس حقیقت سے علمائے یہود مثلاً حضرت عبداللہؓ بن سلام، بن یامین، مخریقؓ، کعبؓ احبار، وہبؓ بن منبہ اور مسیحی علما مثلاً ابرہہ حبشی، بحیراؒ حبشی، حضرت جارودؓ، نجاشی بحشہ، ضغاطر وغیرہ بہ خوبی آگاہ تھے۔ اور یہی آگاہی اور حقیقت شناسی ان حضرات کے قبول اسلام کا سبب بنی۔ علاوہ بریں، ہرقل (قیصرہ روم)، مقوقس (شاہ مصر) ابن صوریا، حی بن اخطب اور ابویاسر بن اخطب جیسے سربرآوردہ لوگوں پر بھی یہ بات منکشف ہو گئی تھی۔ یہ اور بات ہے کہ نسلی تفاخر، تکبر و حسد اور شقاوت و بدبختی کے باعث یہ لوگ آپ ﷺ پر ایمان نہیں لائے اور اس طرح آپ ﷺ کی شفاعت اور نجات اخروی سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئے۔ افسوس صد افسوس۔

مندرجہ بالا بشارتیں اتنی واضح اور عیاں ہیں کہ کوئی سلیم الطبع شخص ان کے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ چھٹی صدی ہجری کے ایک مسیحی عالم، سعید بن حسن اسکندرانی نے جب انجیل مقدس میں موجود ان بشارات کا کھلے دل سے مطالعہ کیا، تو وہ راہ یاب ہوا اور اس نے اسلام قبول کر کے اپنی آخرت سنوار لی۔ اس نے اسی پر بس نہیں کیا، بلکہ تبلیغ حق کی غرض سے اس موضوع پر ''محیط النظر'' کے عنوان سے ایک مستقل کتاب بھی تصنیف کی۔ (دیکھیے قصص القرآن، ج4، ص246)

- ❑ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کے حق میں دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سن لی اور فرمایا: ''اور اسماعیلؑ کے حق میں، میں نے تیری دعا سن لی۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور اسے آبرومند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا''۔ (کتاب پیدائش: 17:20)

حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا:

- ❑ ''اے پروردگار! ان (اولادِ اسماعیلؑ) میں ایک پیغمبر کو مبعوث کرنا، جو ان کو

تیرے احکام پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے نیز یہ ان کا تزکیہ کرے''۔(البقرہ:129)

حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

- ''خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند نبی برپا کرے گا۔تم اس کی سننا''۔(کتاب استثنا18:15)

اپنے وصال سے قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

- ''خداوند سینا سے آیا، اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہِ فاران سے ان پر جلوہ گر ہوا، اور ہزاروں قدسیوں میں سے آیا۔اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لیے آتشیں شریعت تھی''۔(کتاب استثنا:33:2)

حضرت سلیمانؑ نے فرمایا:

- ''وخلومحمدیم زدہ دودی وزہ رعی نبوث یروشلایم۔اور وہ بالکل محمد یعنی تعریف کیا گیا ہے۔اے یروشلم کی بیٹیو! یہ ہے میرا دوست اور میرا محبوب!'' (غزل الغزلات: 16:5) نیز الخطبات الاحمدیہ ص383)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

- ''اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس تورات کی جو مجھ سے پہلے آ چکی ہے اور بشارت دینے والا ہوں اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی، جن کا نام ''احمدؐ'' ہوگا''۔(الصّف:6)

خاتم الانبیا والمرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

- ''**انا دعوۃ أبی ابراھیم و بشری عیسیٰ.** میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور نوید عیسیٰ ہوں''۔(بہ حوالہ قصص القرآن، جلد چہارم ص248)

خلاصہ کلام یہ کہ حضور اکرم ﷺ سے متعلق پیشین گوئی کے سلسلے کی ابتدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے ہوئی، جس کا ذکر کتاب پیدائش میں آیا ہے۔ بعد ازاں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت

سلیمان علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبروں نے بھی آپ ﷺ کے بارے میں بشارات دیں، جو کتاب استثنا، کتاب ہارون، زبور اور غزل الغزلات میں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں، کتاب یسعیاہ، کتاب یرمیاہ، کتاب دانیال، کتاب حبقوق، کتاب حجی اور کتاب ملاکی میں بھی آپ ﷺ کی تشریف آوری سے متعلق پیشین گوئیاں وارد ہوئی ہیں۔ اسی طرح انجیل برناباس میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے حضور خاتم النبیین والمرسلین ﷺ کی آمد پاک کی بشارتیں مذکور ہیں۔ جہاں تک عہدنامہ جدید کا تعلق ہے، اس میں بھی آپ ﷺ کے بارے میں پیشین گوئیاں منقول ہیں۔ اس سلسلے میں اناجیل اربعہ، کتابِ اعمال، یہودا کا عام خط اور مکاشفات یوحنا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس واضح اور ثابت شدہ حقیقت کی تائید قرآن کریم کی آیت شریفہ۔ ''**وانه لفی زبر الاولین**'' (الشعرا:**196**) (ترجمہ): 'بلاشبہ ان کا ذکر پچھلوں کے صحیفوں میں ہے' سے بھی ہوتی ہے۔

الغرض آپ ﷺ سے متعلق بشارتوں کے سلسلے کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے ہوا اور اس کا اختتام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مژدہ جاں فزا پر ہوا، جس میں آپؑ نے فرمایا کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام ''احمدؐ'' ہوگا۔ چنانچہ، اس مبارک سلسلے کی ابتدا اور انتہا کے پیش نظر ہی سرکار دو عالم ﷺ نے مختصر اور جامع انداز میں ارشاد فرمایا کہ ''میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور نوید عیسیٰ علیہ السلام ہوں'' (**انا دعوة ابی ابراهیم و بشری عیسیٰ**۔ بہ حوالہ قصص القرآن، ج**4**،ص**248**)

آخر میں، میں یہ پھر عرض کرنا چاہوں گا کہ اس بحث سے کسی کی تذلیل واہانت اور تضحیک وتمسخر نہیں، بلکہ حقائق کی صحیح ترجمانی وعکاسی مقصود ہے۔ امید ہے کہ انصاف پسند اہل کتاب مندرجات بالا پر ٹھنڈے دل سے غور فرما کر حقیقت شناسی کا ثبوت دیں گے۔ ان کے اس حقیقت پسندانہ موقف کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اہل کتاب اور مسلمانوں کے درمیان پائی جانے والی دوری میں خاصی کمی واقع ہوگی اور دونوں ایک دوسرے کے قریب تر ہوں گے۔ اگر ایسا ہوا تو میں یہ سمجھوں گا کہ میری سعی حقیر مشکور ہوئی۔

❁......۞......❁

ملک منیر احمد

جن کا نام محمد ﷺ اُن سے دو جگ ہے اُجیارا

محمد ﷺ...... اس نام میں خوبصورت جذبوں کی ایک دنیا آباد ہے...... محبت کے عطر میں بھیگے ہوئے پھولوں کی مہک ہے جس کی خوشبو عشاق کے مشام جاں کو رہتی دنیا تک معطر کرتی رہے گی۔ محبت جس محبوب سے ہو، اس سے نسبت رکھنے والی چیز بھی محبوب ہوتی ہے۔ دیارِ محبت میں ان کی تکریم لازم ...... مگر آپ ﷺ کا نام تو محبت کے پاکیزہ جذبوں کی داستان ہے۔ محبوبِ انس و جاں تو مہر و وفا کے عطر بیز پھولوں کا ایک حسین گلدستہ ہے۔ اس میں گلہائے رنگا رنگ ہیں۔ اس میں احساسات کی ایک دنیا آباد ہے۔ ہر عاشق نے اسم گرامی کے نور کو اپنے دامن میں سمیٹا ہے۔ حضور ﷺ کے نام کی بہار سے اپنے اپنے قلم کو مشک بو کیا ہے۔ ان کے اسم گرامی کے حسن و جمال کو قرطاس وقلم کی زینت بنایا ہے۔ آپ ﷺ کے نام کے چاہتوں کے پھولوں کو ایک خوبصورت مالا میں پرویا ہے۔ اس نام کی خوشبو عشاق کے دلوں کو تادم زیست محبت رسول ﷺ کی لطافتوں سے آشنا کرتی رہے گی۔ نام محمد ﷺ کہاں نہیں؟ محبتوں کے روزن سے نظارہ تو کرو، عالم بالا کا وہ کون سا عنصر ہے جس پر اس مقدس نام کی حکمرانی اور سلطانی نہ ہو۔ زمین و آسماں کا وہ کون سا گوشہ ہے جس پر اس نام کی بادشاہت نہیں۔ حق تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کا نام پاک اسم مبارک محمد ﷺ اس قدر پیارا ہے کہ اس نے یہ نام کائنات کے گوشے گوشے پر لکھ دیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے آنکھ کھولی تو جنت کے دروازہ پر، آسمانوں کے کونوں پر، ساقِ عرش پر، لوح محفوظ میں، حوروں کے سینوں پر، فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان یہ نام نامی اسم گرامی لکھا ہوا پایا۔ تمام صحفِ

سماویہ تورات، زبور، صحیفہ آدم علیہ السلام، صحیفہ ابراہیم علیہ السلام، کتاب حبقوق، شعیب علیہ السلام کے اقوال، سلیمان علیہ السلام کے مزامیر میں، ہندو کے وید اور پرانوں میں، گوتم بدھ کے ملفوظات میں آپ کے دونوں نام احمد ﷺ اور محمد ﷺ جلوہ گر ہیں۔ جس کو خالق دو جہاں نے اپنی قدرت سے درختوں کے تنوں، پھولوں کی پتیوں پر، پھلوں پر، مچھلیوں کے پہلو پر، سبز کیڑوں کی جلد پر، بادلوں کی پیشانی پر، سونے کی مدفون تختیوں پر، پتھروں کے سینے پر، چٹانوں کے ماتھے پر، بچوں کی آنکھوں پر، گلاب کی پنکھڑیوں پر یہی پیارا نام ہے۔ آپ کا اسم مبارک تسکین جانِ حزیں بھی ہے۔ اس مقدس نام سے اضطراب و پریشانیوں کی شدید آندھیاں تھم جاتی ہیں۔ کائنات کی سب سے عظیم مخلوق عرش معلیٰ ہے۔ جب اس کے ایک پائے پر **لا الہ الا اللّٰہ** لکھا جاتا ہے، تو وہ خوف و دہشت سے کانپنے لگتا ہے، تو جب دوسرے پائے پر **محمد رسول اللّٰہ** نقش کیا جاتا ہے تو اضطراب سکون میں اور بے قراری طمانیت میں بدل جاتی ہیں۔ اس نام میں سکون ہی سکون ہے۔ یہ نام بدن کی بے قراری اور روح کے اضطراب کے لیے بھی سکون ہے۔ جو بھی اس نام کے لینے یا سننے پر درود و سلام کا نذرانہ عقیدت و احترام سے پیش کرے گا، اس پر اللہ کی رحمتیں بار بار ٹوٹ ٹوٹ کر برسیں گی۔ اس نغمۂ محبت پر خالق کائنات کی طرف سے عطاؤں کی جو بارش برستی ہے، اس کے تذکرے سے قلم و زباں دونوں حیرت زدہ ہیں کہ رحمت کی چادریں تن جاتی ہیں، خطائیں مٹا دی جاتی ہیں، درجات بلند کیے جاتے ہیں، گناہوں کو بخشش ڈھانپ لیتی ہے، دلوں کا زنگ دور ہو جاتا ہے، پریشانیوں سے نجات ملتی ہے، دعائیں مقبول ہوتی ہیں، شفاعت کی ضمانت ملتی ہے، رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے، اللہ کے غصہ سے امان ملتی ہے، قبر نور سے بھر دی جاتی ہے، نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا ہے، حوضِ کوثر سے جام طہور ملتے ہیں، دوزخ سے آزادی کا پروانہ ملتا ہے، پل صراط سے گزرنا آسان ہوتا ہے، مال و دولت میں برکت ہوتی ہے اور حاجات پوری ہوتی ہیں، فقر و تنگدستی دور ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب، دربارِ رسالت ﷺ کی حضوری کا شرف حاصل ہوتا ہے اور کائنات کی عظیم ترین

سعادت دیدار مصطفیٰ ﷺ کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

حضور پہلے احمد ﷺ تھے، سب سے زیادہ اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے۔ اس کی برکت سے محمد ﷺ ہوئے، تا ابد بار بار اُن کی تعریف کے زمزمے بلند ہوتے رہیں گے۔ نہ معانی و معارف کے موتی ختم ہوں گے، نہ موتیوں کے ہار پرونے والے بس کریں گے۔ جمالِ مصطفوی ﷺ کے گلشن میں نت نئے پھول کھلتے رہیں گے، سلیقہ شعار گل چیں انھیں چنتے رہیں گے، جھولیاں بھرتے رہیں گے، مشکبار گلدستے تیار کر کے بزم کونین کو سجاتے رہیں گے اور فضائے عالم کو عنبریں بناتے رہیں گے۔

نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری محبت میں اپنے بیٹے کا نام میرے نام پر ''محمد'' رکھا وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائیں گے۔ (روح البیان: 174/7) بروایت حضرت انسؓ قیامت کے دن نام ''احمد'' و ''محمد'' والوں کو اللہ کی طرف سے جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو عرض کریں گے، الٰہ العالمین! کس عمل کی وجہ سے؟ تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''تم دونوں جنت میں جاؤ کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھائی ہے کہ جس کا نام ''محمد'' یا ''احمد'' ہوگا، وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی قوم مشورہ کرنے کے لیے جمع ہو اور ''محمد'' نام والا ان کے مشورہ میں نہ ہو تو انھیں اس کام میں برکت نہ ہوگی۔ جس کام میں ''محمد'' نام والے شخص سے مشورہ لیا جائے، اس کام میں برکت ہوگی۔ جس طعام میں ''محمد'' نام والے شخص کو شریک کر کے کھایا جائے، اس طعام میں برکت ہوگی۔

عجب اک کیف سے ہستی مری مخمور ہوتی ہے
کہ جب اسم محمد ﷺ، میں کسی کاغذ پر لکھتا ہوں
درودوں کی صداؤں سے مرا دل جھوم اُٹھتا ہے
کسی محفل میں آقا! جب بھی تیرا نام لیتا ہوں

صاحب روح البیان حضرت علامہ اسماعیل حقیؒ فرماتے ہیں: ''سلطان محمود غزنوی کے چہیتے خادم ایاز کے ایک لڑکے کا نام 'محمد' تھا جو شاہی خدمت کے لیے مامور

تھا۔ ایک دن سلطان محمود نے طہارت خانہ میں تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: پسر ایاز را بگوئید تا آبِ طہارت بیارد۔ یعنی ایاز کے بیٹے سے کہو کہ وضو کے لیے پانی لائے۔ شاہانہ مزاج شناس ایاز یہ بات سن کر فکر میں ڈوب گیا اور یہ خیال کیا کہ شاید میرے بیٹے نے کچھ خطا کی ہے۔ جس کی وجہ سے سلطان عالی جاہ اُس سے ناخوش ہیں اور اسی لیے آج حسب معمول اُس کا نام لے کر یاد نہیں فرمایا۔ ایاز اسی فکر میں مجسمۂ غم بنے ہوئے کھڑے تھے کہ سلطان محمود وضو سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے اور ایاز کو غمزدہ دیکھ کر پوچھا: تمہاری پشیمانی پر حزن و ملال کے آثار کیوں ہیں؟ ایاز نے عرض کیا: عالم پناہ! آج اپنے غلام زادے کو نام کے ساتھ یاد نہیں فرمایا۔ اسی سبب سے غلام مضطرب ہے کہ شاید اُس سے کوئی بے ادبی سرزد ہوگئی ہے جس کی وجہ سے عالی جاہ ناخوش ہو گئے۔ سلطان محمود نے مسکرا کر فرمایا: ایاز مطمئن رہو۔ نہ صاحبزادے سے کوئی فروگذاشت ہوئی ہے اور نہ ہی میں اُس سے ناخوش ہوں۔ آج صاحبزادے کو نام لے کر نہ بلانے کی وجہ یہ ہے کہ ''وضو نداشتم وادنام محمد داشت مرا شرم آمد لفظ محمد بزبان من گزرو قتے کہ بے وضو باشم'' یعنی میں بے وضو تھا اور صاحبزادے کا نام 'محمدؐ' ہے، مجھے شرم آئی کہ بے وضو میری زبان سے سیّد الطاہرین محمد ﷺ کا اسم گرامی ادا ہو''۔ (تفسیر روح البیان جلد 7، ص185)

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

ترجمہ: میں اگر ہزاروں مرتبہ مشک و گلاب سے کلی کر کے اپنا منہ صاف و ستھرا کرلوں تو پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی زبان پر لانا بے ادبی ہے۔

(یہ شعر عرفی اور کئی دوسرے شعرا سے منسوب کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ شعر حضرت خواجہ ہمام الدین علاء تبریزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 714ھ) کا ہے۔ جو اپنے وقت کے بڑے ہی بزرگ صوفی شاعر ہیں۔)

ہم نے جس وقت لیا نام رسولِ عربیؐ
ٹل گئی گردشِ ایام رسولِ عربی

روشنی بن کے چمکتا ہے اشکوں میں
روز پلکوں پہ ترا نام رسولِ عربی

درود و سلام کے حسین پھولوں کا انمول نذرانہ حضور ﷺ !......آپ کی بارگاہِ اقدس میں......آپ کا نام وہ نام ہے جو مرے دل کی بستی میں، ریشم میں گداز، آنکھ میں بینائی، اور پھول میں خوشبو کی طرح ہے جو آپ کی محبت کی صدا بن کر ہر اُمتی کے دل میں دھڑکتا اور عقیدت کا نغمہ جاں فزا بن کر ہر نام لیوا کے ہونٹوں پہ اُبھرتا ہے۔

وہ اسمِ محمد ﷺ ہے جسے ہونٹ بھی چومیں
کچھ ایسا حسیں نام ہے ہر ایک حسیں سے

اقبال نے اسم محمد ﷺ سے نہ صرف خودکو سنوارا بلکہ اپنی شاعری کو بھی نکھارا۔ درماندہ اور پس ماندہ امت کے لیے اس نام کو بطور ایک قوت اور وحدت تعلق کے لیے استعمال کیا۔اسی نام سے دلوں کی دھڑکنیں، نگاہوں کی وسعتیں اوردلوں کو رفعتیں بخشیں۔اس نام کی بدولت اس نے غزل ایسی بدنام صنفِ سخن کونئی جہتیں اور نئے جہاں بخش کر عرفاتِ اساس بنا دیا۔یہی وہ نام ہے جس کے فیض سے ہر سطح کے شعور و آگہی، ہر شاعری کوشگفتگی اور زندگی کے ہر شعار کو تابندگی ملتی رہتی ہے۔اقبال کا یہ شعر اردو نعتیہ شاعری کے لیے قبلہ نما بھی ہے اور منزل کا نشاں بھی ۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کردے

بلا شبہ مسلم معاشرے میں حضور نبی کریم ﷺ کا نامِ نامی ایک ایسا اسمِ اعظم ہے جو بند دلوں کے قفل کھولتا ہے۔آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی تقلید سے شاہراہ حیات کے مشکل مراحل آسان اور لاینحل مسائل حل ہوتے ہیں۔اسی اسم اعظم کی برکت سے ناکامی کامرانی میں اور تاریکی اجالے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔نسبت رسولؐ کارزار حیات میں ایک مئوثر قوت و طاقت کی حیثیت رکھتی ہے۔امت محمدیہ پر جب بھی وقت عجب آتا ہے یا وہ کسی نازک مسئلے سے دوچار ہوتی ہے تو 'اسم محمد' ہی اس کی رہنمائی

اور دستگیری کرتا ہے۔آنکھوں میں سرور آتا ہے تو اسی نام سے اور دل قرار پکڑتے ہیں تو اسی کی برکت سے۔

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا
اسی نام سے ہے باقی آرامِ جہاں ہمارا

ملت اسلامیہ کو اجتماعی آشوب کا سامنا ہو، یا افراد ملت انفرادی سطح پر دل شکستگی سے دوچار ہوں تو بقول جامیؒ ہم بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں ؎

نسیما جانبِ بطحا گزر کن
زِ احوالم محمدﷺ را خبر کن

(بادِ نسیم بطحا کی طرف رخ اختیار کر اور وہاں سے گزر، میرے احوال محمدؐ کے گوش گزار کر)

خستگی اور درماندگی کی ایسی کیفیت میں علامہ اقبالؒ روح محمدؐ سے فریاد کرتے ہیں ؎

شیرازہ ہوا ملت مرحوم کا ابتر
اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے

جہاں تک حضورﷺ !......آپﷺ کے دامانِ کرم سے وابستگی کا تعلق ہے اِس کے اظہار کے لیے ایک راہِ نوردِ شوق کا گُہر بارسُخن زیبِ داماں ہے۔ ایک جلیل القدر محدث سے جب پوچھا گیا کہ آپ کو علم حدیث کا اِس قدر شوقِ فراواں کیوں ہے؟ تو اُنہوں نے جواب میں کہا ''اِس لیے کہ اِس میں قال رسول اللہﷺ کا ناز آفریں جملہ ہر بار زبان کی زینت بنتا ہے اور اِس طرح سے اسمِ گرامی کے ذکر اور اُس پہ درود و سلام نذر کرنے کی تقریب بِلا تردّد ہاتھ آجاتی ہے'' ؎

نہیں ہے نام کوئی مصطفٰیؐ کی طرح
وہی ہے سکون و قرارِ جاں حافظؔ

آقائے نامدارﷺ کی ذاتِ والا صفات خلاصۂ محاسنِ کائنات ہے۔ آپﷺ کا اسم گرامی وہ اسم اعظم ہے جس سے دلوں میں مُرادوں کے پھول کھلتے

ہیں......تمناؤں کے چمن زار مہکتے ہیں......اس نام کی تاثیر مسلم اور اس کی تکرار حلاوت آ گیں ہے۔ یہی وہ نامِ نامی ہے جو روح کو لطافت خیال کو پاکیزگی اور قلب کو طمانیت عطا کرتا ہے۔ یہ نام کلیدِ مخزنِ عرفان ہے اور حاصلِ ایمان بھی۔ اِس نام کے ساتھ رحمۃ للعالمینی کا تصور وابستہ ہے جو مجبور و مقہور اور محروم و مظلوم انسانوں کے لیے پیامِ اُمید ہے اور عالمِ اسلام کی عظمت و سربلندی کی نوید بھی۔ یہی وہ نامِ نامی ہے جو روح کو لطافت خیال کو پاکیزگی اور قلب کو طمانیت و سرشاری عطا کرتا ہے۔ ربِ جلیل کے بعد یہی وہ مقدس نام ہے جو دنیا کے گوشے گوشے اور کائنات کے کونے کونے میں بلند ہوتا رہتا ہے اور وَ رَفعنَا لک ذِکرک کی تفسیر بھی بنتا ہے ؎

قرطاس پہ لکھا تھا فقط نامِ محمد
جبریل امینؑ میرا قلم چوم رہا ہے

حضور ﷺ!......آپ ﷺ کے سیرت نگار سید سلیمان ندوی کا مشکبو قلم لکھتا ہے کہ محمد ﷺ کے لفظ کا لہجہ اور اُس کے زیر و بم سچ مُچ فردوس گوش ہیں۔ اِس نام کی شیرینی کا یہ عالم ہے کہ آقائے دو جہاں کا نامِ نامی لیتے ہوئے دونوں لب ایک دوسرے کو بڑی عقیدت سے چوم لیتے ہیں اور لبوں کا ایک دوسرے سے پیوست ہونا انتہائی حلاوت کی دلیل ہے۔

میری بینائی اور میرے ذہن سے محو ہوتا نہیں
میں نے روئے محمد کو سوچا بہت اور چاہا بہت
میرے ہاتھوں سے اور میرے ہونٹوں سے خوشبوئیں جاتی نہیں
میں نے اسمِ محمد کو لکھا بہت اور چوما بہت

محمد ﷺ اک نام ہے محبت کا جو ہونٹوں پہ پھول بن کے مہکتا ساعتوں میں شہد بن کے ٹپکتا، پلکوں پہ ستارہ بن کے چمکتا اور آنکھوں میں آنسو بن کے چھلکتا ہے۔ لفظ میم کو خدا کی پسندیدگی اس طرح بھی حاصل ہے کہ سب سے پسندیدہ نام محمد ﷺ کو

میم سے دو بار مزین کیا گیا ہے۔

یہ اسم بھی کیا اسم ہے ماہر
جس اسم کو لب چوم لیں ہر بار

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

- ''کہ تسمیہ کرد حق تعالیٰ رسول اکرم ﷺ از آفرینش ہزار سال''

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کا نام مبارک تخلیق کائنات سے ہزار سال قبل رکھا۔ (مدارج النبوت 257/1)

جب فضا مُعطر مُعطر ہو ... ہوا میں نغمگی اور دل و دماغ میں شگفتگی محسوس ہو، جب خون کے قطرے قطرے میں پاکیزگی اور جسم و جاں کے انگ انگ میں جذب و سرور مچلتا دکھائی دے، جب محفل میں موجود ہر شخص پر وجد و مستی طاری ہو اور زباں پر صلِ علیٰ کا ورد جاری ہو تو سماں یہی پکارتا ہے کہ انوکھے محبوب ﷺ کی تعریف و توصیف ہو رہی ہے۔ خود خدا جس کا ثناء خواں ہے اور جس کی مدح سرائی کا حق ہم میں سے کوئی بھی ادا نہیں کر سکتا کیونکہ ہمارے دامن میں سوائے اشکِ ندامت کے کچھ بھی نہیں تا ہم اشکِ ندامت کو بارگاہِ رسالت ﷺ میں پہنچانے کی ایک سعیٔ مشکور لازم ہے

جرأتِ اشکِ ندامت پہ ندامت ہے مجھے
ایسا گستاخ کہ دامانِ کرم تک پہنچا

- اے محبوب دو جہاں ﷺ! آپ کی ذاتِ اقدس حُسن لایزال کا مظہر اُتّم ہے،
- آپ جمال ذوالجلال کی رونمائی کے لیے مثل آئینے کے ہیں
- اے محبوب کبریا ﷺ! آپ کے عارض و رخسار تجلیات الٰہی کے انوار کے لیے بہترین جلوہ گاہ ہیں
- اے محبوب انس و جاں ﷺ! آپ کے علوئے شان کے بیان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہٰ، یٰسین و مزمل نازل فرمائی ہیں
- اے محبوب کریم ﷺ! آپ کا چہرہ انور مانند آفتاب نصف النہار ہے اور آپ

کی زُلف عنبریں شب سیاہ تر کی مثل ہے

- اے محبوبِ رب ﷺ! کیا ہی اچھا ہوتا اگر میں بیکس و بے مایہ آپ کے در کے کتوں میں سے ہوتا تا کہ مجھ کو بآسانی ترے آستانِ عالیہ پہ رہنے کا موقع ملتا زاہد خشک اگر تیرے حقیقی جمال کو دیکھ لیتا تو یقیناً ہر لحہ اُس کی زباں کا وظیفہ، دعا اور تیری جان کی سلامتی کے سوا کچھ نہ ہوتا۔ (مولانا جامی)

وہ منزل کتنی مبارک ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے قیام فرمایا۔ وہ وادی کتنی دلربا ہے کہ جس میں آپ ﷺ کے براق کے سموں کے نشانات ثبت ہوئے ۔ میری جان اُن آنکھوں پر قربان جنہوں نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت کی ۔ میں اُن پاؤں پہ قربان جو تیرے کوچے میں پہنچے۔ میں ہوں اور میری یہ تمنا ہے کہ اپنی جان قربان کرتے وقت میں ترے سامنے آنکھیں بن جاؤں اور تو اُن آنکھوں میں سما جائے۔ وہ منزل کتنی مبارک ہے کہ اس میں ایسے محبوب ﷺ کا قیام ہوا اور وہ سلطنت کتنی خوش بخت ہے کہ اُس میں ایک عرصہ ایسا شہنشاہ رہا ہو۔ اگر دنیا و آخرت میں بھلائی کی آرزو رکھتا ہے تو اُس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر جو چاہے مانگ۔

رشکِ جنت ہیں ترے صحرا کے پھول
مشک و عنبر ہے تری گلیوں کی دھول

بقول شخصے: ''سعودی عرب میں مجھے یہ بات بہت Thrilling معلوم ہوئی کہ مغرب کے وقت جب بیت اللہ اور مسجد نبوی ﷺ کے مؤذن کے ہونٹوں پر اللہ کے ساتھ محمد ﷺ کا نام دعوتِ صلوٰۃ وفلاح میں آتا ہے تو وقت کی رفتار کا اندازہ کیا جاتا ہے اور گھڑیاں اِس آواز پہ اِس طرح متحد ہو جاتی ہیں جس طرح کہ توحید و رسالت نے دنیائے اسلام کو متحد کر رکھا ہے۔ یہ آواز صدیوں سے گونج رہی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اِس کائنات میں محمد ﷺ کا دل اب تک دھڑکتا ہے اور یہ دل ہمیشہ دھڑکتا رہے گا۔''

آپ ﷺ چمنستان ہدایت کے وہ مہکتے ہوئے پھول ہیں جس کی خوشبو قیامت تک انسانی قلب و دماغ کو معطر کرتی رہے گی اور آپ ﷺ حُسن و جمال کے وہ

گوہر یکتا ہیں کہ پوری کائنات آپ ﷺ کے حُسن و جمال پہ نثار ہے۔

رنگ، خوشبو، صبا، چاند، تارے، پھول شبنم شفق آبجو چاندنی
اُن کے معصوم پیکر کی تکمیل میں حُسن فطرت کی ہر چیز کام آگئی

اسم محمد ﷺ کے حسن معنوی کا اظہار لفظ و بیاں میں ممکن ہی نہیں۔ صرف اس کے صوتی اثرات ہی سے قلب و دماغ پر جو کیفیت طاری ہوتی ہے وہ بھی نا قابل بیان ہے۔ اس مین ایک ایسی لذت، شیرینی اور مٹھاس ہے کہ ہونٹوں کا آپس میں مکرر اتصال ہوتا ہے اور نطق آگے بڑھ کر خود زبان کے بوسے لینے لگتی ہے۔ اس کی ادائیگی کے ساتھ ملکوتی آواز فردوس گوش بن کر سامعہ نواز ہوتی ہے۔ اس لیے یہ نام ذہن کائنات پر نقش دوام بن کر مرسم ہوگیا ہے۔ قرآن مجید کا آغاز سورہ فاتحہ کی ''الحمد'' یعنی حمد و ثنا رب سے ہوتا ہے، اس لیے رب العالمین نے اپنی حمد و ثنا کے واسطے ایسی ہستی کو، جو اس کے لیے لائق اور سزاوار تھی، کائنات خلقت میں رحمت للعالمین بنا کر احمد و محمد (ﷺ) کے نام نامی سے مبعوث فرمایا۔

اہل عشاق کا کہنا ہے کہ آمنہؓ کے لعل، سید الانبیا ﷺ کا اسم گرامی تشنہ لبوں پہ شبنم بکھیرے اور چشم تر میں چراغاں نہ ہو...... سانسوں میں خوشی کے آبگینے نہ پھوٹیں ...... دل کی دھڑکنیں حرف سپاس نہ بنیں ...... اور اقلیم روح میں شہنائیاں نہ بج اٹھیں...... تو سمجھو کہ تمہارے جذبہ محبت میں کچھ کمی رہ گئی ہے...... ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ سید الانبیا ﷺ کا اسم گرامی اور ذکر خیر لبوں پر آئے اور لہو کی ایک ایک بوند وجد میں نہ آئے ...... یہ کیسے ممکن ہے کہ لب اسم محمد ﷺ کو چومیں اور پلکیں بہر سلامی نہ جھک جائیں ...... اہل عشاق کی تو دنیا ہی دوسری ہے ...... وہ تو آپ ﷺ کی بارگاہ ناز میں آنسوؤں کا رقص بھی بے ادبی میں شمار کرتے ہیں ...... دل کا زور سے دھڑکنا بھی سوئے ادب خیال کرتے ہیں ...... یہاں تو سانس بھی آہستہ لینے کا حکم ہے...... وہ تو قیام مدینہ میں شہر مدینہ کی مقدس گلیوں میں جاروب کشی کی سعادت نصیب ہونے پر ناز کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے نقش پا کے دل آویز تصور میں دل کو حرم کی گلیوں سے آباد رکھتے ہیں...... گلاب ہونٹوں کو درود سلام کی شبنم سے تر رکھتے ہیں اور اس کیف و مستی میں

ڈوب کر پلکوں کی منڈیروں پہ آنسوؤں کے چراغ جلاتے ہیں ......اور ان کی سانسیں اسم محمد ﷺ کے ذکر سے معطر رہتی ہیں ......اور وہ چشم خیال میں گنبد خضریٰ کی دید میں محو رہتے ہیں ...... جب تک اس طرح سے نقش پائے رسول ﷺ سے اکتساب فیض نہ کیا جائے ...... راہ محبوب ﷺ کے ذروں سے روشنی اخذ نہ ہوگی ...... جب تک ممدوح رب دو جہاںؐ کی رحمت سے رعنائیاں کشید نہ کی جائیں ...... نہ ایمان کے تقاضے پورے ہوں گے اور نہ حریم دیدہ و دل میں چراغاں ہوگا اور نہ شمع کے پروانوں میں خود سپردگی کی کیفیت پیدا ہوگی اور نہ جاں سپاری کا جذبہ عمل کی بھٹی کے عمل سے گزر کر کندن بنے گا۔

حضور نبی کریم ﷺ کے اسمِ گرامی کی چاشنی کے سبب ''طول دادم داستانے را'' کے مصداق پروفیسر انور رومان کی زبانی پھول کلیّوں سے مُرصع یہ روایت لبِ اظہار کی زینت ہے...... ماسٹر صاحب بولے ''ابے او چھوٹو بیٹھ جاؤ'' ...... بچے نے کھڑے ہو کر کہا ''جناب ! میرا نام چھوٹو نہیں ہے''، ''تو پھر کیا نام ہے تمھارا'' ماسٹر صاحب نے جِھلا کر پوچھا ''جناب میرا نام محمد جان ہے''، ''تو بیٹھ جاؤ جان صاحب'' ماسٹر صاحب نے طنزاً کہا۔ ''جناب ! میرا نام جان صاحب نہیں، محمد جان ہے ! محمد جان!'' بچے نے زور دے کر کہا ''تو آپ بیٹھ جائیں محمد جان!'' ماسٹر صاحب ملائمت سے بولے تو بچہ اپنے نام کی نسبت کی چاشنی میں ڈوب کر یہ سوچتا ہوا بیٹھ گیا:

ہر چند کہ خاکِ کفِ پا بھی نہیں ہوں
نازاں ہوں کہ نسبت ہے مجھے نام سے تیرے

اللہ ایک مٹھاس بھرا لفظ ہے جس میں ساری کائنات کی شیرینی سما جاتی ہے۔
ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بکریوں کا ریوڑ چرا رہے تھے کہ ایک شخص قریب سے گزرا۔ گزرتے ہوئے اس نے اللہ کی شان میں ''**سبحان الذی الملک والملکوت سبحان ذی العزة والعظمة والھیبة والقدرة اولکبریاء والجبروت** (ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس کی زمین و آسمان پر بادشاہی ہے، پاک ہے وہ ہستی جو عزت و عظمت، ہیبت و قدرت، بڑائی و دبدبے والی ہے) کے الفاظ بآواز بلند کہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے پیارے محبوب حقیقی کی تعریف اتنے

خوبصورت انداز میں سنی تو دل مچل اٹھا، فرمایا ''اے میرے بھائی!...... یہ الفاظ ذرا ایک مرتبہ اور کہہ دینا'' اس نے کہا ''مجھے اس کے بدلے میں کیا دیں گے؟'' آپ نے فرمایا ''آدھا ریوڑ'' اس نے یہ الفاظ دہرا دیئے تو آپ کو اتنا حظ محسوس ہوا کہ بیقرار ہو کر فرمایا ''اے بھائی! یہ الفاظ ایک مرتبہ پھر کہہ دیجیے'' اس نے پھر کہا ''اب مجھے اس کے بدلے میں کیا دیں گے؟'' آپ علیہ السلام نے فرمایا ''بقیہ آدھا ریوڑ'' اس نے یہ الفاظ سہ بار دہرا دیئے۔ آپ کو محبوب کی تحسین سے اتنا کیف و سرور ملا کہ بے ساختہ کہہ اٹھے ''اے بھائی! یہ الفاظ ایک مرتبہ اور کہہ دیجیے''۔ اس نے کہا ''اب تو آپ کے پاس دینے کو کچھ بھی نہیں، اب آپ مجھے کیا دیں گے؟' آپ نے فرمایا ''میں تیری بکریاں چرایا کروں گا، تم ایک مرتبہ میرے محبوب کی تعریف اور کردو'' اس نے کہا ''اے ابراہیم خلیل اللہ! آپ کو مبارک ہو میں تو ایک فرشتہ ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ جاؤ میرے خلیل کے سامنے میرا نام لو اور دیکھو کہ وہ اپنے محبوب کے نام کے کیا دام لگاتا ہے؟''

اب محبت کی اس تصویر کا دوسرا رخ دیکھیے۔ اللہ رب العزت کو اس پوری کائنات میں سب سے زیادہ پیار اپنے حبیب مکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہے۔ جس کا اظہار قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ پر کیا ہے۔ جو شخص حضور کریم ﷺ سے محبت و عقیدت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔

سابق لیفٹیننٹ جنرل مجیب الرحمٰن سخن سرا ہیں کہ ایک دفعہ گارڈن کالج راولپنڈی کے انگریز پرنسپل مسٹر گورڈن فلیش مین ہوٹل میں ایک مذاکرے میں مدعو تھے۔ مذاکرے کی کارروائی کے بعد عشائیہ میں اُس وقت کی علمی ادبی شخصیات بھی مدعو تھیں۔ دوران گفتگو موضوع کا رُخ پاکستان میں موجود لیڈر شپ کی طرف مڑ گیا۔ ہر کوئی لیڈر شپ پر حرف آرائی میں سبقت لے جانے میں بڑھ چڑھ کر دلائل پیش کر رہا تھا جبکہ وہ انگریز پرنسپل سب کی باتوں کو بغور سن رہ تھا لیکن بحث میں حصہ لینے سے گریزاں تھا۔ اچانک ایک دانشور نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ''مسٹر گورڈن!...... آپ بھی کسی شخصیت سے متاثر ہیں؟ انھوں نے فوری ہاں میں جواب دیا، سب اُن کی طرف دیکھنے لگے اور ان کی پسندیدہ شخصیت کو جانچنے کے لیے انتہائی بے تابی کا اظہار کرنے لگے۔ محفل میں خاموشی چھا گئی، آخر سکوت کو توڑتے ہوئے اس

دانشور نے سوال کیا ''کیا آپ ان کا نام بتانا پسند کریں گے؟'' اُنھوں نے زیرلب مسکراتے ہوئے جواب دیا ''نام تو مجھے بھی معلوم نہیں لیکن اتنا جانتا ہوں کہ پاکستان میں میرے طویل مدتی قیام میں اس جیسا سچا اور خوددار مسلمان میں نے نہیں دیکھا۔ سب نے تفصیل جاننا چاہی تو مسٹر گورڈن نے بتایا کہ قیام پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے۔ گارڈن کالج سے متصل پارک میں (جواب لیاقت باغ کے نام سے موسوم ہے)، میں روزانہ شام کو چہل قدمی کے لیے جایا کرتا تھا، ایک روز جونہی میں مین گیٹ کے اندر داخل ہوا اور جوگنگ کے لیے چند قدم ہی بڑھائے تھے کہ ایک فقیر میلے کپڑوں میں ملبوس ہاتھ میں کشکول اٹھائے میرے سامنے آن کھڑا ہوا اور بڑی ہی لجاجت سے مجھے مخاطب کرکے کہنے لگا ''بابا! یسوع مسیح کے نام پر کچھ دے دو''۔ میں سنی ان سنی کرکے جوگنگ کے لیے چل پڑا، وہ یسوع مسیح کا نام وِرد کرتا ہوا میرے مذہبی جذبات کو اپنے مطلب کے حصول کے لیے اُبھارتے ہوئے مسلسل میرا پیچھا کررہا تھا، میں اُس کی اِس حرکت پر سخت زچ ہوگیا اور اُس سے پیچھا چھڑانے کی غرض سے میں نے بے ساختہ کہا ''تو نے جو سارا دن مانگ کر اپنا آدھا کشکول سکوں سے بھر رکھا ہے، یہ سارے سکے محمد (ﷺ) کے نام پر مجھے کیوں نہیں دے دیتے؟''

اتنا کہنے کی دیر تھی کہ اُس مفلوک الحال شخص نے پورا کشکول میرے سامنے اُلٹ دیا اور بچوں کی طرح میری منتیں کرکے انتہائی لجاجت سے کہنے لگا ''صاحب! میرے دن بھر کی یہ ساری کمائی خدارا لے لیجیے، مجھ پر آپ کا احسانِ عظیم ہوگا'' میں نے ہر ممکن کوشش کی اور ہر حربہ استعمال کیا کہ کسی طرح وہ اپنی ریزگاری واپس لے لے۔ بالآخر میں نے سارے سکے سمیٹ کر اس کی طرف قدم بڑھایا ہی تھا کہ وہ یہ جا وہ جا گیٹ سے باہر نکل چکا تھا لیکن اس کے کہے ہوئے الفاظ آج بھی میرے کانوں میں رس گھول رہے ہیں ''صاحب! ایک عیسائی نے میرے محبوب محمد ﷺ کے نام پر معمولی سی ریزگاری مانگی ہے۔ میرے لیے اس سے بڑی عزت افزائی اور کیا ہوگی؟ کاش صاحب! آپ مجھ سے جان دینے کی بات کرتے تو بخدا اُن ﷺ کا یہ ادنیٰ امتی آپ کو بتاتا کہ ہمارے عشق کی انتہا کہاں تک ہے''۔

پروفیسر ڈاکٹر نور حبیب اختر

محمد ﷺ وہ حرف نخستیں کلک فطرت کا

خواجہ ہر دوسرا، سرور کونین، صاحب قاب قوسین، رسول اکرم ﷺ فداہ ابی و امی کا نام نامی اور اسم گرامی، ''محمد'' ﷺ ہے۔ یہ نام قدرت الٰہیہ کی طرف سے ایک ودیعت عظیم ہے کہ اس کا مسمیٰ ضرور امام الانبیا اور سرتاج کائنات و مافیھا ہے اور ایک محتاط جائزے کے مطابق دنیا کا سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام ہے۔ امام بوصیریؒ نے کیا خوب کہا ہے:

محمد سید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب و من عجم

ملا علی القاری اس کی شرح میں رقمطراز ہیں:

- ''محمد (ﷺ) اصل میں اسم مفعول برائے مبالغہ ہے۔ پھر یہ لفظ وصفیت سے اسمیت کی طرف منتقل ہو گیا، پس وصفیت کی خوشبو علمیت میں جھلکتی ہے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ جن کے محامد و مناقب بے شمار ہیں، اور جن کے ثنا خواں بھی کثیر ہیں، جبکہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے مراتب کو پہچانا۔ وہ کونین میں ہر موجود چیز کے سردار اور عالمین میں ہر ظہور پذیر ہونے والی شے سے افضل ہیں''۔ (امام محمد شرف الدین البوصیری قصیدہ بردہ، شرح فارسی حضرت ملا علی القاری، ترجمہ اُردو مولانا محمد افضل منیر ص 84،85)

جبکہ مفتی رضا الحق: ''**الدرۃ الفردہ شرح قصیدہ البردۃ**'' میں اسم محمد ﷺ کے معانی و معارف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''جو قابل تعریف ہو، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود اتنی بڑی نعمت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے بندوں کو یہ احسان یاد دلایا۔

❑ **"لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم"** (آل عمران: 164)

قرآن آپ ﷺ کی مدح و ثنا سے بھرا ہوا ہے۔ خاص طور پر قرآن مجید کی آخری سورتوں میں بکثرت آپ ﷺ کی تعریف ہے۔ آپ ﷺ کے متعدد اسما ہیں مگر محمد اور احمد سب سے افضل ہیں۔ اس لیے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کریں گے اور کسی اور نبی نے نہیں کی۔ جو کتاب آپ ﷺ کو ملی، اس میں سب سے پہلے سورۃ الحمد ہے، آپ کا مقام محمود ہے، قرآن میں سورہ محمد ہے۔ آپ ﷺ سے اپنی امت کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کی تاکید فرمائی ''**لواء الحمد بیدہ یوم القیامۃ**''

امیر الشعرا احمد شوقی نے کیا خوب کہا ہے:

نظمت اسامی الرسل فھی صحیفۃ

فی اللوح و اسم محمدٍ ظغراءُ

ترجمہ: پیغمبروں کے اسما گرامی ضبط تحریر میں لائے گئے، وہ نام لوح محفوظ میں ایک مستقل صحیفہ ہیں اور محمد ﷺ کا نام جلی قلم سے سب سے اوپر لکھا گیا ہے۔

عہد نامہ قدیم یعنی تورات وغیرہ (عبرانی) میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے حوالے سے آپ ﷺ کا اسم گرامی اس طرح صراحت سے لیا گیا ہے۔

❑ ''خلو محمدیم زہ دو دی زہ رعی بلوث یروشلایم'' وہ ٹھیک محمد ﷺ ہے، میرا حبیب، میرا خلیل یہی ہے، اے یروشلم کی بیٹیو!

واضح رہے کہ عبرانی زبان میں ''یم'' علامت تعظیم ہے، جیسے ''الوہ'' سے ''الوھیم'' یعنی اللہ تعالیٰ۔

آپ ﷺ کا یہی نام مبارک دنیائے اسلام کی اوّلین سرکاری مہر **Official Stamp** یعنی آپ ﷺ کی انگشتری مبارک کے نگینہ پر کندہ تھا، جس سے مزین ہو کر بیسیوں فرامین رسالت ﷺ اس وقت کی عالمی طاقتوں **Super Powers** قیصر و کسریٰ اور دیگر اہم شخصیات کے نام لکھے گئے، جن میں سے بعض آج بھی اپنی اصل حالت میں عالمی کتب خانوں اور عجائب گھروں کی زینت ہیں۔

امام لغت امام راغب اصفہانی لفظ ''محمد'' کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''**محمد: اذا کثرت خصاله المحمودة**'' یعنی محمد ﷺ وہ شخصیت ہے جن میں خصائل محمودہ کثیر مقدار میں ہوں'' بالفاظ دیگر، لفظ محمد کے معنی مجموعہ خوبی کے ہیں:

ع اے تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم ﷺ

کلمہ طیبہ: **لا اله الا الله محمد رسول الله** کے پورے الفاظ اگرچہ قرآن حکیم میں یکجا کسی مقام پر نہیں ملتے تاہم یہ توحید و رسالت کے الگ الگ اجزا یعنی **لا اله الا الله** (محمد: **19**) اور **محمد رسول الله** (الفتح: **29**) کی صورت میں قرآن حکیم میں ضرور وارد ہوئے ہیں جبکہ کلمہ شہادت یعنی اقرار شہادتیں سے تو متون حدیث بھرے ہوئے ہیں۔

قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند اس ضمن میں رقمطراز ہیں:

❑ ''ظاہر ہے کہ اخلاص کی وہ تعبیر جو ہر قسم کے شرک سے مانع ہو، لا الہ الا اللہ، اور اتباع سنت کی وہ تعبیر جو ہر قسم کی بدعت سے مانع ہو، محمد رسول اللہ ہے...... واضح ہوا کہ اعتقاد کے باب میں ان میں سے کسی ایک پر قناعت نہیں کی جا سکتی، نیز یہ لزوم اس لحاظ سے بھی ظاہر ہے کہ باب عقائد، لا الہ الا اللہ، منشا طاعت و اعمال اور جبکہ ہم عقیدہ کو عمل سے اور عمل کو عقیدہ سے جدا کرنے کے مجاز نہیں کہ عقیدہ بلا عمل اصل بے ثمر ہے اور عمل بلا عقیدہ نفاق ہے جو درخور قبول نہیں، اس لیے ہم باب اعتقادات میں ''لا الہ الا اللہ'' کو ''محمد رسول اللہ'' سے جدا کرنے کے مجاز نہ ہوں گے، یہی وجہ ہے کہ بنص حدیث نبوی انسان اول یعنی ''یوم الست'' میں بھی تمام انسانوں سے اس کلمہ کے مجموعہ ہی کا عہد لیا گیا، پھر پیدائش کے بعد دنیا میں بھی انبیا و مرسلین اور نبوت کے نائبین کے ذریعہ اس مجموعی کلمہ ہی کا عہد لے کر عہد الست یاد دلایا جاتا ہے پھر قبر میں بھی بنص حدیث اس پورے ہی کلمہ کا سوال کیا جاتا ہے اور آخر کار میدان حشر میں بھی''۔ (کلمہ طیبہ از قاری محمد طیب ص **27**)

غرض یہ کہ اسم گرامی محمد ﷺ کا اسم جلالہ 'اللہ' کے ساتھ اتنا قرب اور یہ حسین امتزاج بنی نوع انسان کے لیے اس بات کا واضح پیغام ہے کہ ذات خداوندی اور ذات

محمدی ﷺ کا بیک وقت اقرار وتصدیق کیے بغیر کسی انسان کے لیے اسلام کے امن و سلامتی والے دین میں داخلہ ممکن نہیں ہے جس کے لوازمات پر بحث وتمحیص کے لیے ادبیات اسلامی میں علم الکلام کی طرح نادرہ کارفن کا آغاز ہوا جس سے ہمارے دینی کتب خانے بھرے پڑے ہیں۔

یہ وہی اسم ہمایوں ہے کہ ختم نبوت کا تاج مرصع، قرآن کریم کی آیت:

''ماكان محمد أبا احد من رجالكم و لكن رسول اللّٰه و خاتم النبيين.

(الاحزاب:**40**) کے تحت اس کے سر سجا ہے۔

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے آپ ﷺ کے اس اسم گرامی سے استنباط کرتے ہوئے ایک عجیب نکتہ سنجی کی ہے۔

❑ ''دنیا میں آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کی امت نے اللہ تعالیٰ کی وہ حمد وثنا کی، جو کسی نے نہیں، اسی وجہ سے انبیا سابقین نے آپ ﷺ کے وجود باوجود کی بشارت لفظ ''احمد'' کے ساتھ اور آپ ﷺ کی امت کی بشارت ''حمادین'' کے لقب سے دی ہے، جو نہایت درست ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ''سورۃ الحمد'' عطا کی اور کھانے اور پینے اور سفر سے واپس آنے کے بعد اور ہر دعا کے بعد آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کو حمد وثنا پڑھنے کا حکم دیا اور آخرت میں بوقت شفاعت آپ ﷺ پر من جانب اللہ وہ محامد اور اللہ تعالیٰ کی تعریفیں منکشف ہوں گی کہ جو نہ کسی نبی مرسل پر اور نہ کسی ملک منزل پر منکشف ہوئیں، اسی وجہ سے قیامت کے دن آپ ﷺ کو مقام محمود اور لواء حمد عطا ہوگا......غرض یہ کہ آیت قرآنیہ اور کلمات قدسیہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حمد کسی شے کے اختتام ہی کے بعد ہوتی ہے۔اسی لیے حق جل شانہ نے آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ رکھا، تاکہ انقطاع وحی اور اختتام نبوت ورسالت کی جانب مشیر ہو''۔

(سیرۃ المصطفیٰ ﷺ از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)

یہی وہ اسم مبارکہ ہے جس کو براہ راست حرف ندا (یا) کے ساتھ پکارنے پر اللہ تعالیٰ شانہ نے سورۃ الحجرات میں عرب گنواروں کی سرزنش کر کے بنی نوع انسان کو

دربار مصطفوی ﷺ کے قیود وضوابط اور سرور کونین ﷺ کی قدر و منزلت سے روشناس کرایا، جیسا کہ علامہ عبدالحق حقانی دہلویؒ فرماتے ہیں:

- ''احمد وابن جریر و بغوی وطبرانی نے نقل کیا ہے، کہ اقرع بن حابس نے آ کر پکارا تھا۔ ''**یامحمد اخرج**'' (اے محمد ﷺ باہر آئیے) ابو یعلی ومسدد وابن راہویہ و ابن مردویہ وطبرانی نے نقل کیا ہے، کہ عرب کے چند آدمی آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کو باہر سے پکارنے لگے، یا محمدؐ یا محمدؐ! اس پر یہ آیت اتری اور ادب سکھایا: ''**ولو انهم صبروا حتى تخرج اليهم لكان خيرا لهم**'' (الحجرات:5) کہ اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ اے نبی ﷺ! آپ ازخود نکل کر اُن کے پاس آ جاتے تو ان کے لیے بہتر تھا''۔ (تفسیر حقانی از علامہ ابومحمد عبدالحق حقانی دہلوی)

بقول مولانا ابوالکلام آزاد:

- ''بے شک ادب وہی ہے جو دل سے ہو...... لیکن اس کے ساتھ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ دل کے اعتقاد کا ترجمان کون ہے؟ کیونکر معلوم ہو کہ یہ دل ابوذر غفاریؓ کا ہے اور یہ دل ابوجہل شقی کا؟ جواب صاف ہے کہ صرف اعمال اور زبان کا اعتراف کہ ''**نحن نحک. بالظواهر**'' اگر یہ نہ ہو تو پھر دنیا میں سیاہ وسفید کی تمیز ہی اٹھ جائے۔ قانون کو دیکھیے کہ وہ نیت اور ارادے کو اپنی پوری جگہ دینے سے انکار نہیں کرتا، لیکن ساتھ ہی اگر آپ عدالت میں جا کر مجسٹریٹ کو یورآنر (Your Honour) کی جگہ محض ''تم'' کر کے خطاب کیجیے گا تو گو آپ کتنا ہی کہیں کہ تعظیم کی جگہ دل ہے، زبان نہیں، لیکن امید نہیں کہ وہ آپ کو دفعہ 177 سے بری کر دے''۔

(رسول رحمت از ابوالکلام آزاد)

حضور اکرم ﷺ کے اسم زیب عنوان سے عشاق کی زبانیں لذت یاب اور قلوب آسودہ حال ہیں: حضور انور ﷺ کے اسم گرامی میں وہ محبوبیت اور کشش ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے لیے قلب سلیم کے ساتھ اتباع رسول کریم ﷺ کا جذبہ کاملہ ضروری ہے ورنہ کہنے والے کہہ سکتے ہیں کہ نام میں کیا رکھا ہے،

فقط اطاعت ہی کافی ہے لیکن قربان جایئے ہمارے سلف صالحین پر کہ انہوں اس حوالے سے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ محبت و اخلاص کا وہ معیار قائم کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔

بقول قاضی محمد زاہد الحسینی ؒ:

❏ ''بعض خاندانوں میں تو مسلسل محمد ﷺ نام رکھا جاتا ہے اور رکھا گیا ہے، جیسا کہ تونس کے ایک عالم باعمل کا نام ایمن ابوالبرکات محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد...... (17 پشت تک محمد ہی نام تھا) نے مدینہ منورہ میں کافی عرصہ گزارہ، جب وہاں سے جانے کا ارادہ کیا تو سید دو عالم ﷺ نے خواب میں فرمایا'' تو نے کس طرح ہماری جدائی گوارا کر لی'' چنانچہ واپس لوٹے اور مدینہ طیبہ میں 734ھ میں انتقال فرمایا۔ بلکہ بعض عشاق نے تو اموات کے لیے بھی قبرستان میں بھی اس عظمت اور وقار کو شان امتیاز دے کر ''محمدیوں'' کے لیے علیحدہ قبرستان بنائے ہیں۔ جیسا کہ سمرقند میں ایک قبرستان ہے جس کا نام ''**تربة المحمدين**'' ہے۔ یعنی اس قبرستان میں صرف انھی شخصیات کو دفن کیا ہے جن کا نام محمد ہو (ﷺ)۔ چنانچہ چھٹی صدی ہجری تک اس قبرستان میں چار سو سے زیادہ صاحب تصنیف وافتا اہل علم مدفون تھے''۔

(با محمد ﷺ باوقار از قاضی محمد زاہد الحسینی)

یہ وہی اسم گرامی ہے جس کی غیبی اطلاع جنات نے اپنے اشعار میں ہجرت کے موقع پر مکہ معظّمہ کے باشندوں کو دی تھی جیسا کہ ابن اسحاق نے حضرت اسما کی روایت نقل کی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ہجرت کر کے روانہ ہوئے تو قریش کے کچھ لوگ ہمارے پاس آئے، جن میں ابوجہل بھی تھا اور وہ بہت بدزبان اور خبیث تھا۔ اس نے ہاتھ اٹھایا اور میرے رخسار پر طمانچہ مارا، جس سے میری بالی ٹوٹ کر گر گئی۔ پھر یہ لوگ چلے گئے، اس کے بعد تین راتیں گزر گئیں اور ہمیں علم نہ تھا کہ آپ ﷺ کہاں کا ارادہ کیے ہوئے ہیں کہ وادی مکہ کے زیریں جانب سے ہاتف نے آواز لگائی، چند اشعار بیان کیے گئے جنہیں وہ پڑھ رہا تھا اور لوگ اس کی آواز سن

رہے تھے لیکن وہ دکھائی نہیں دے رہا تھا یہاں تک کہ وہ مکہ کی بالائی جانب سے نکل گیا۔

جزى الله رب الناس خير جزائه
رفيقين حلا خيمتي ام معبد
مما نزلا بالبر ثم تروحا
فأفلح من أمى رفيق محمد

واضح رہے کہ یہ صاحب خیمہ ''ام معبدؓ'' وہی جلیل القدر خاتون ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کا سراپا مبارک اس طرح فصاحت و بلاغت سے بیان کیا ہے کہ وہ عربی زبان وادب کا شہ پارہ بن گیا ہے۔ مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری نے اس کا بڑا خوبصورت اردو ترجمہ کیا ہے:

❑ ''میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کی نظافت نمایاں تھی۔ چہرہ روشن، بناوٹ میں حسن، نہ موٹاپے کا عیب نہ دبلاپن کا نقص، خوش رو جمیل، آنکھیں کشادہ اور سیاہ، پلکیں لمبی، آواز میں کھنک، گردن صراحی دار، داڑھی گھنی، بھنویں کمان دار جٹی ہوئی، خاموشی میں کوہ وقار، گفتگو میں صفائی اور دل کشی، حسن کا پیکر، جمال میں یگانہ روزگار۔ دور سے دیکھو تو حسین ترین، قریب سے دیکھو تو شیریں ترین اور جمیل ترین بھی، باتوں میں گھلاوٹ اور مٹھاس۔ نہ فضول بات کرے، نہ ضرورت کے وقت خاموش رہے۔ گفتگو ایسی جیسے پروئے ہوئے موتی، قد میانہ جس میں نہ قابل نفرت درازی نہ حقارت آمیز کوتاہی، اگر دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ ہو تو دیکھنے میں وہ ان تینوں کے مجموعے سے زیادہ تروتازہ اور قدر و قیمت میں ان سب سے فزوں تر۔ اس کے جان نثار اسے گھیرے رہتے ہیں۔ جب وہ بولتا ہے تو سب پر سکوت طاری ہو جاتا ہے، جب کوئی حکم دیتا ہے تو تعمیل کے لیے سب ٹوٹ پڑتے۔ سب کا مخدوم سب کا مطاع، ترش روئی سے پاک اور قابل گرفت باتوں سے مبرا''۔ (ابوالقاسم الطبرانی، المعجم الکبیر ترجمہ: مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری، سیارہ ڈائجسٹ، رسول نمبر لاہور)

صاحب سبل الھدی والرشاد، امام صالحی دمشقی نے اسم گرامی محمد ﷺ کے

بارے میں دقیقہ سنجی کرتے ہوئے ایک عجیب نکتہ نکالا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ چونکہ اسم زیب عنوان کے تلفظ میں دوسرا میم مشدد ہے اور اس طرح زبان سے تین مرتبہ میم ادا کرنا پڑتا ہے۔ (جیسا کہ انگریزی طرز تحریر "Muhammad" سے عیاں ہے) چنانچہ اگر تمام حروف مبارکہ کے تلفظ کو ابجدی ارقام کی صورت میں لکھ کر جمع کیا جائے یعنی ''میم، حا، میم، میم، اور دال'' تو ان تمام کا مجموعہ تین سو تیرہ (313) بنتا ہے جو عام روایات کے مطابق تمام رسولوں کی تعداد کے برابر ہے۔ نیز اصحاب بدر کی مشہور تعداد بھی یہی بیان کی جاتی ہے۔

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ نے اس مقام پر ایک خوبصورت شذرہ لکھا ہے:

- ''بحرالکاہل کے مغربی کنارے سے لے کر دریائے ہوانگ ہو کے مشرقی کنارے تک کے رہنے والوں میں سے کون ہے جس نے صبح کے روح افزا جھونکوں کے ساتھ اذان کی آواز نہ سنی ہو، جس نے رات کی خموشی میں، ''اشہدان محمد رسول اللہ'' کی سریلی آواز کو جان بخش نہ پایا ہو۔ یہی وہ الفاظ ہیں جو جاگنے والوں اور سونے والوں کو ان کی ہستی کے بہترین آغاز و انجام کے اعلام سے سامعہ نواز ہیں، کیا رفعت ذکر کی کوئی مثال اس سے بالاتر پائی جاتی ہے؟ آج کسی بادشاہ کو اپنی مملکت میں، کسی ہادی کو اپنے حلقہ اثر میں یہ بات کیوں حاصل نہیں، کہ اس کے مبارک نام کا اعلان ہر روز و شب اسی طرح پر کیا جاتا ہے کہ خواہ کوئی سننا پسند کرے یا نہ کرے لیکن وہ اعلان ہے کہ پردہ ہائے گوش کو چیرتا ہوا قعر قلب تک ضرور پہنچ جاتا ہے، ہاں وہ اعلان صرف اس کے نام ہی کا نہیں بلکہ اس کے کام کا اور صرف کام کا ہی نہیں بلکہ اس کے پیغام کا بھی اعلان ہے۔ بے شک یہ اعلیٰ خصوصیت صرف اسی برگزیدہ انام کے نام نامی کو حاصل ہے، جس کی رفعت ذکر کا ذمہ دار خود رب العالمین بنا ہے اور جس کی بابت یسعیاہ نبی کی کتاب میں پیش گوئی فرمائی گئی تھی کہ اس کے نام کو برکت دی جائے گی''۔

(رحمۃ للعالمین از قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ)

رسول اکرم ﷺ کے ذاتی نام دو ہیں، محمد ﷺ اور احمد ﷺ۔ یہ دونوں اسما

مبارکہ 'حمد' سے مشتق ہیں، جس کے معنی ثنا جمیل کے ہیں۔ 'جبکہ اسم گرامی 'احمد'، 'حمد' کے افعل التفضیل کے وزن پر ہے جیسا کہ پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ ارشاد فرماتے ہیں:

❑ ''احمد کا معنی ہے '**احمد الحامدین لربه**': تمام حمد کرنے والوں سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد کرنے والا، اپنے رب کی حمد کی کثرت کی برکت سے ہی آپ ﷺ محمد بھی ہے۔ اپنے رب کی حمد وثنا کرنے میں آپ ﷺ کا کوئی مثیل نہیں ہے، کوئی فرشتہ، کوئی رسول، کوئی نبی اپنے خداوند کی حمد سرائی اور ثنا گستری میں اس مقام پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے جس مقام پر اللہ تعالیٰ کا یہ پیارا حبیب فائز ہے''۔

(ضیا القرآن از پیر محمد کرم شاہ الازہری)

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی کے متعلق صحیح البخاری میں محمد بن جبیر بن مطعمؓ اپنے والد جبیر بن مطعمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پانچ اسما ہیں، میں محمد ﷺ ہوں اور میں احمد ﷺ ہوں اور میں ماحی ﷺ ہوں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کریں گے، اور میں حاشر ﷺ ہوں، جس کے قدموں پر روز قیامت لوگوں کا حشر ہوگا، اور میں عاقب ﷺ ہوں''۔ (صحیح البخاری حدیث نمبر 3532)

اسی طرح ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہمارے لیے اپنے کئی اسما گرامی بیان فرمائے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں محمد ﷺ ہوں اور احمد ﷺ ہوں اور مقفیٰ ﷺ ہوں اور حاشر ﷺ ہوں اور نبی التوبہ ﷺ ہوں اور نبی الرحمۃ ﷺ ہوں''۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل جلد 4، ص 868 حدیث نمبر 2355)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے وہ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو گزشتہ انبیا علیہم السلام کو عطا نہیں فرمائی گئی ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سی اشیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے عطا فرمائی گئی ہیں، میرا نام احمد ﷺ رکھا گیا ہے، میرے لیے زمین طہور قرار دی گئی ہے اور میری امت کو خیر الامم یعنی بہترین امت قرار دیا گیا ہے''۔ (مسند امام احمد ج 2، ص 156 حدیث نمبر 763)

امام ابن القیمؒ نے جلاء الافہام میں علما کا ایک قول نقل کیا ہے، جس کے بیان کرنے میں ابوالقاسم سہیلی وغیرہ کی طرح آئمہ کرام شامل ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارکہ "احمد" ﷺ پہلے رکھا گیا، اور اسم مبارکہ "محمد" ﷺ بعد میں رکھا گیا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت میں حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارکہ "احمد" ﷺ واقع ہوا ہے۔

ابو جعفر محمد بن علی سے روایت ہے کہ: "جب حضرت محمد ﷺ حضرت آمنہ کے شکم مبارک میں تھے، تو اس وقت حضرت آمنہ کو بذریعہ الہام حکم ہوا تھا کہ وہ بچہ کا نام احمد ﷺ رکھیں۔" (الطبقات الکبریٰ از محمد بن سعد ج 1 ص 79)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جارود بن عبداللہ (جو ملک یمن کے سب سے بڑے عالم تھے) آئے اور انہوں نے کہا کہ اس خدا کی قسم ہے جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں نے آپ ﷺ کا وصف انجیل میں دیکھا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ ہی کی بشارت دی ہے۔

قرآن حکیم کی آیت ذیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی آپ ﷺ کی آمد کی بشارت دیتی ہے، اس موضوع پر حرف آخر ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

- **ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه أحمد (الصّف:6)**

ترجمہ: مژدہ دینے والا ہوں ایک رسول کا جو تشریف لائے گا میرے بعد اس کا نام احمد ہوگا۔

اور جیسا کہ یوحنا کی انجیل میں ہے:

- "اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو، تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمھیں دوسرا مددگار بخشے گا، کہ ابد تک تمھارے ساتھ رہے"۔

(یوحنا باب 14 فقرہ 15 تا 17)

مولانا عبدالماجد دریا بادی کے مطابق: "مسیحی جس یونانی لفظ کے ترجمے سے خود مطمئن نہیں ہیں اور اس کا ترجمہ کبھی "تسلی دہندہ" سے کرتے ہیں، اور کبھی "مددگار" سے کرتے ہیں، کبھی "وکیل" سے، کبھی "شفیع" سے، وہ اصل میں **Periclutos**

ہے۔ جو صحیح ترجمہ لفظ ''احمدؐ'' (بمعنی محمود وستودہ) ہی کا ہے''۔

جبکہ انجیل برناباس میں ہے:

❑ ''اور جس وقت میں تجھ کو دنیا میں بھیجوں گا، تجھے نجات کے لیے اپنا رسول بناؤں گا، اور تیرا کلام سچا ہوگا، یہاں تک زمین وآسمان دونوں کمزور ہو جائیں گے مگر تیرا ایمان کبھی کمزور نہ ہوگا، تحقیق اس کا نام مبارک، محمد ﷺ ہے۔ اس وقت عام لوگوں نے یہ کہتے ہوئے شور مچایا، یا اللہ تو ہمارے لیے اپنے رسول کو بھیج، اے محمد (ﷺ) تو جلد دنیا میں نجات دینے کے لیے آ''۔ (انجیل برناباس باب **97**، ص **143 تا 144**)

اب رہا یہ سوال کہ قرآن حکیم میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی بشارت میں آپ ﷺ کا اسم گرامی 'احمدؐ' ﷺ مذکور ہے۔ جبکہ انجیل برناباس میں اس کی جگہ 'محمدؐ' ﷺ لکھا ہوا ہے، اس لیے اختلاف تو بہرحال موجود رہا۔ اس کا تفصیلی جواب مفتی محمد تقی عثمانی نے مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی کی شہرہ آفاق کتاب ''اظہار الحق'' کے اُردو ترجمہ، ''بائبل سے قرآن تک'' میں اس طرح صراحت سے دیا ہے:

❑ ''پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کتاب میں ایک درجن سے زائد مقامات پر حضرت محمد ﷺ کا اسم گرامی محمد ﷺ ذکر کیا ہے۔ ایسے مواقع پر اس (برنباس) کے لیے آسان راستہ یہ تھا، کہ وہ صرف ایک دو جگہوں پر آپ ﷺ کا اسم گرامی ذکر کرتا اور بس، بلکہ اس سے بھی بہتر طریقہ یہ تھا، کہ انجیل یوحنا میں ''فارقلیط'' کے نام سے جو پیش گوئی مذکور ہے، اسے جوں کی توں نقل کر کے فارقلیط کے بجائے آپ ﷺ کا اسم گرامی لکھ دیتا۔ اسے چاہیے تھے کہ وہ اس کتاب میں ہر جگہ یا کم از کم ایک جگہ آپ ﷺ کا نام ''احمدؐ'' ﷺ ذکر کرتا، اس لیے کہ قرآن کریم کی جس آیت کی وہ تصدیق کرنا چاہتا ہے، اس میں یہی ذکر کیا گیا ہے: ''**ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد**'' اس کے برخلاف ہم دیکھتے ہیں کہ اس کتاب میں ہر جگہ آپ ﷺ کا اسم مبارک 'محمدؐ' ﷺ ذکر کیا گیا ہے، اور کسی ایک جگہ بھی 'احمدؐ' ﷺ کا لفظ موجود نہیں ہے۔

(بائبل سے قرآن تک، اُردو ترجمہ: اظہار الحق از مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ)

یعنی یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ انجیل برناباس کسی مسلمان عالم کی تصنیف نہیں ہے، ورنہ اس کے لیے 'محمدؐ' ﷺ کے بجائے 'احمدؐ' ﷺ لکھنا کچھ مشکل نہیں تھا، بلکہ اصل بات یہ ہے جیسا کہ حکیم محمد عمران ثاقب نے لکھا ہے:

- ❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبی موعود (جس کی آپ ﷺ نے بشارت دی ہے) کا نام 'احمدؐ' ﷺ بتایا ہے جس کا ترجمہ یوحنا (سینٹ یوحنا) نے اپنی مرتب کردہ انجیل میں **Periclutos** کیا ہے۔ پادری جیروم جس نے چوتھی صدی مسیحی میں انجیل کا لاطینی (زبان میں) ترجمہ کیا، اس نے لفظ زیر بحث کو لاطینی میں **Periclytos** ترجمہ کیا، جس کا معنیٰ 'احمدؐ' ہے۔ مگر بعد میں تحریف لفظی سے کام لیتے ہوئے اِسے بدل دیا گیا، اصل سریانی لفظ (جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مادری زبان تھی) کیا تھا؟ وہ سریانی لفظ ہمیں ابن ہشام کی سیرت میں مل جاتا ہے، اور ساتھ ساتھ یہ بھی اسی کتاب سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا ہم معنی یونانی لفظ کیا ہے، محمد بن اسحٰق کے حوالے سے ابن ہشام نے یوحنا کی انجیل باب **15**، آیت **23** تا **27** اور باب **16** آیت **1** کا پورا ترجمہ نقل کیا ہے اور اس میں یونانی لفظ فارقلیط کے بجائے سریانی زبان کا لفظ ''منحمنا'' استعمال کیا گیا ہے۔ ابن اسحٰق اور ابن ہشام نے اس کی تشریح یہ کی ہے، کہ ''منحمنا'' کے معنی سریانی میں 'احمدؐ' اور یونانی میں پیرکلی ٹاس **(Periclytos)** یعنی فارقلیط ہیں''۔ (بائبل اور محمد رسول اللہ ﷺ از حکیم محمد عمران ثاقب)

مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے مطابق: ...... فارقلیط کا سب سے صحیح ترجمہ 'احمدؐ' ﷺ ہے اور اسی وجہ سے قرآن مجید میں اس بشارت کا ذکر بلفظ 'احمدؐ' آیا ہے۔

برصغیر کے نامور عالم دین اور محقق مولانا سید سلمان حسینی ندوی (علامہ سید سلیمان ندوی مراد نہیں ہے) کے مطابق:

- ❑ ''یوحنا کی انجیل میں جو لفظ استعمال ہوا ہے، عبرانی اور سریانی زبان کے ماہرین کی تحقیق یہ ہے کہ اس کا ترجمہ اور صحیح مفہوم 'احمدؐ' ہی سے ادا ہوتا ہے۔ ڈیوڈ بنیامین **(David Binjamin)** نے جو آذربائیجان میں بہت بڑے پریسٹ تھے، اپنے

مقالات میں اس بات کو مدلل طور پر ثابت کیا ہے کہ ''پیراکلیٹ'' اصل لفظ ہے اور اس کا بالکل صحیح ترجمہ 'احمدؐ' ہے۔ قرآن پاک میں لفظ 'احمدؐ' اس مقام پر منتخب کیا گیا ہے۔ لفظ 'محمدؐ' نہیں لایا گیا ہے۔ بہت سے الفاظ تھے جو حضور ﷺ کے لیے وصفی طور پر استعمال کیے جا سکتے تھے لیکن ان تمام الفاظ میں سے 'احمدؐ' کا انتخاب کیا گیا ہے، اس لیے کہ انجیل یوحنا (Gospel of John) میں اسی لفظ کا استعمال کیا گیا ہے۔''

(خطبات سیرت از مولانا سید سلمان الحسنی ندوی)

تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ کی دنیا میں آمد سے قبل سرزمین عرب میں کسی شخصیت کا نام 'احمدؐ' نہیں رکھا گیا، جیسا کہ قاضی عیاض اندلسیؒ نے لکھا ہے۔

❑ ''جہاں تک آپ ﷺ کے اسم گرامی احمد ﷺ کا تعلق ہے۔ جس کا ذکر سابقہ آسمانی کتب میں مذکور ہے اور انبیا کرام علیہم السلام نے بھی اس نام کے ساتھ آپ ﷺ کی آمد کا مژدہ سنایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس نام کے رکھنے سے روکے رکھا کہ کوئی اِس نام کے ساتھ موسوم ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی شخص اس نام کے ساتھ موسوم نہیں ہوا تا کہ کسی ضعیف عقیدے والے کے دل میں کسی قسم کا شک وشبہ واقع نہ ہو جائے''۔ (الشفا از قاضی عیاضؒ)

قاضی سلمان منصور پوریؒ کے مطابق: ہاں اُسی کا نام 'احمدؐ' ہے۔ یہ بھی اسی سرچشمہ 'حمدؐ' سے نکلا ہے۔ دونوں نام اپنے منبع و ماخذ کے اعتبار سے اتحاد تام رکھتے ہیں اور اشتراک کلیہ کے ساتھ ساتھ انوار و برکات خاص سے مختص بھی ہیں۔ وہ احمد ہے اور اسی لیے اس نے بارش کے قطرات سے اور ریگ کے ذرات سے بڑھ کر اپنے مالک، اپنے خالق، اپنے رازق، اپنے ہادی، اپنے معطی کی حمد وثنا پھیلائی ہے۔ ہاں وہ محمد ﷺ ہے اور کل دنیا اس کی مداح۔ وہ احمد ﷺ ہے اور کل دنیا سے بڑھ کر اپنے رب کا حامد ہے۔

مولانا ظفر علی خاںؒ

نامِ محمد ﷺ

زمانے میں چمکا ہے نامِ محمد ﷺ
ہوئی روکشِ صبح و شامِ محمد ﷺ

میرا منہ لیا چوم روح الامیں نے
لیا میں نے جس وقت نام محمد ﷺ

نہ پہنچے وہاں جبرئیل امیں بھی
بلند اس قدر ہے مقامِ محمد ﷺ

پلائے ہیں ساقی نے بھر بھر کے مجھ کو
خدا کی خُمستاں سے جام محمد ﷺ

فقط دو عقیدوں پہ دنیا ہے قائم
بقائے خدا و دوامِ محمد ﷺ

صوفی محمد اکبر خان اکبر میرٹھی

اسمائے محمد ﷺ

دل میں مرے آنکھوں میں سما جائے محمد ﷺ
ہر سمت نظر آئے تجلائے محمد ﷺ

ارمان نکل جائے مرے حجرۂ دل سے
یہ گھر ہے محمد کا آئے محمد ﷺ

آنکھوں میں لگا لوں اسے پتلی میں بٹھا لوں
ہے خاکِ شفا خاک کفِ پائے محمد ﷺ

مر جاؤں میں سن سن کے ترا ذکر مبارک
افسانے سے تیرے مجھے نیند آئے محمد ﷺ

وہ دل ہے کہ جس میں محبت ہو نبی کی
وہ سر ہے کہ جس سر میں ہے سودائے محمد ﷺ

گر پوچھا نکیرین نے امت میں کس کی
اٹھ بیٹھوں گا پڑھتا ہوا اسمائے محمد ﷺ

تھوڑی سی زمین طیبہ میں اکبر کو دے اللہ
قدموں میں محمد کے ہو شیدائے محمد ﷺ

مولانا عبدالسمیع بیدل

کمالات اسم محمد ﷺ

محبوب ہے کیا صل علیٰ نام محمد ﷺ
آنکھوں کی ضیا دل کی جلا نام محمد ﷺ
اللہ رے رفعت کہ سر عرش خدا نے
ہے نام کے ساتھ اپنے لکھا نام محمد ﷺ
تکبیر میں، کلمہ میں، نمازوں میں، اذان میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد ﷺ
فرماتے تھے آدم کہ مجھے خلد بریں میں
لکھا ہوا طوبیٰ میں ملا نام محمد ﷺ
حرفوں میں محمد کے اشارات تو دیکھو
کیا سر نہاں سے ہے بھرا نام محمد ﷺ
ہے میم میں جو مولائے مطلق کا اشارہ
پھر کیوں نہ ہو محبوبِ خدا نام محمد ﷺ
ح میں ہے حیات ابدی جاں پہ لبوں کی
عشاق کا ہے روح فزا نام محمد ﷺ
معجون مفرح ہوئی وہ میم مکرر
اور دال سے ہے دل کی دوا نام محمد ﷺ

احمد ندیم قاسمی

شامِ ابد کی آنکھ کا تارا ہے اُن ﷺ کا نام

مجھ کو تو اپنی جاں سے بھی پیارا ہے اُن کا نام
شب ہے اگر حیات، ستارا ہے اُن کا نام

تنہائی کس طرح مجھے محصور کر سکے
جب میرے دل میں انجمن آرا ہے اُن کا نام

ہر شخص کے دکھوں کا مداوا ہے اُن کی ذات
سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن کا نام

بے یاروں بیکسوں کا اثاثہ ہے اُن کی یاد
بے چارگانِ دہر کا چارہ ہے اُن کا نام

لب وا رہیں تو اسمِ محمد ﷺ ادا نہ ہو
اظہار مدعا کا اشارہ ہے اُن کا نام

لفظ محمد ﷺ اصل میں ہے نطق کا جمال
لحنِ خدا نے خود ہی سنوارا ہے اُن کا نام

قرآن پاک اُن پہ اُتارا گیا ندیمؔ
اور میں نے اپنے دل میں اُتارا ہے ان کا نام

❁......۞......❁

صبیح رحمانی

خوشبوئے اسمِ محمد ﷺ

باعثِ کون و مکاں زینتِ قرآں یہ نام
ابرِ رحمت ہے جو کونین پہ چھا جاتا ہے

دردمندوں کے لیے درد کا درماں یہ نام
لوحِ جہاں پہ بھی یہی نقش نظر آتا ہے

اک یہی نام تو ہے وجہ سکون و قرار
اک یہی نام ہے جلتے ہوئے موسم میں اماں

ہے اسی نام کی تسبیح فرشتوں کا شمار
فخر کرتی ہے اسی نام پہ نسلِ انساں

ہے یہی نام مری شبِ یلدا کی سحر
جسم و جاں پہ جو چراغاں ہے اسی نام سے ہے

بس اسی نام کی خوشبو ہے مرے ہونٹوں پر
بس یہی نام دو عالم میں بڑے کام کا ہے

عطر آسودہ فضا اور فضاؤں میں درود
خوشبوئے اسم محمد ﷺ کی حدیں لا محدود

امجد اسلام امجد

نام کی خوشبو

اداسی کے سفر میں جب ہوا رک رک کے چلتی ہے
سوادِ ہجر میں ہر آرزو چپ چاپ جلتی ہے

کسی نادیدہ غم کا کہر میں لپٹا ہوا سایہ
زمیں تا آسماں پھیلا ہوا محسوس ہوتا ہے

گزرتا وقت بھی ٹھہرا ہوا محسوس ہوتا ہے
تو ایسے میں تری خوشبو

محمد مصطفیٰ صلی علیٰ کے نام کی خوشبو
دل حسرت زدہ کے ہاتھ پر یوں ہاتھ رکھتی ہے

تھکن کا کوہ غم ہٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے
سفر کا راستہ کٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے

زاہد فخری

محمد ﷺ نام ایسا ہے

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے

اُسی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

اُنہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

درودوں کی مہک سے محفلیں آباد رہتی ہیں
مری نعتیں سجاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

میں فخریؔ دین و دنیا آخرت بھی بھول جاتا ہوں
مجھے جب یاد آتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

شکیل ملتانی

پیارا پیارا نام ہے اُن ﷺ کا

نامِ محمد جب لیتا ہوں شہد سے میٹھا لگتا ہے
یہ تو بتا دو دنیا والو تم کو کیسا لگتا ہے

دنیا کے ہر شہر سے تیرے شہر کے باسی اچھے ہیں
مجھ کو مدینہ سب شہروں سے نادر و ارفع لگتا ہے

نام ترا جب لیتا ہوں تو ظلمت چھٹنے لگتی ہے
تیرے شہر کا ہر اک ذرّہ مجھ کو ستارہ لگتا ہے

ترے نام کو چوم کے ہم آنکھوں پہ رکھ لیتے ہیں
پیارا پیارا نام ہے تیرا سب کو اچھا لگتاہے

تیری یاد کے جگنو شب بھر جگمگ جگمگ کرتے ہیں
شمع روشن سے بھی روشن تیرا چہرہ لگتا ہے

اب اشکوں کا دانہ دانہ کرتا ہے تسبیح تری
تیرے عشق میں روتے رہنا مجھ کو اچھا لگتا ہے

ذکر نبیؐ کا کرتے کرتے سو جاتا ہوں جب بھی شکیلؔ
جیسے مدینے ہوتا ہوں میں مجھ کو ایسا لگتا ہے

پروفیسر غیاث قریشی

نشان فتح و ظفر ہے حضور ﷺ آپ کا نام

بِنائے عزم سفر ہے حضور ﷺ آپ کا نام
ضیائے قلب و نظر ہے حضور ﷺ آپ کا نام

ستارے پھول ہیں جس کے ہے ماہتاب ثمر
تجلیوں کا شجر ہے حضور ﷺ آپ کا نام

درود پڑھ کے یہ کہتے ہیں غنچہ ہائے چمن
دعا میں روح اثر ہے حضور ﷺ آپ کا نام

جب آپ عرش پر پہنچے تو ہو گیا ثابت
عروجِ نوعِ بشر ہے حضور ﷺ آپ کا نام

غلام آپ کے جیتے ہیں معرکے لاکھوں
نشان فتح و ظفر ہے حضور ﷺ آپ کا نام

عالم بالا سے چاروں طرف تیرگی کا عالم ہے
چراغ راہگزر ہے حضور ﷺ آپ کا نام

فراق طیبہ میں لب سے ہے آبدیدہ غیاثؔ
وضوئے دیدۂ تر ہے حضور ﷺ آپ کا نام

محشر رسول نگری

اسم محمد ﷺ

جملہ صفاتِ حق کا یہ آئینہ دار ہے
اس نام سے خدا کا جلال آشکار ہے

قائم اسی سے اہل رضا کا وقار ہے
یہ راز دار قدرت پروردگار ہے

سب کو ہے شان اسم محمد ﷺ کا اعتراف
کرتی ہیں ساری عظمتیں اس نام کا طواف

لیتے نہیں یہ نام، ہو جب تک زباں نہ صاف
یہ نام لو تو کرتی ہے قدرت خطا معاف

یہ اسم پاک چشمہ فیضان عام ہے
نام خدا کے ساتھ یہی ایک نام ہے

اس نام سے لرزتے ہیں شاہانِ ذی حشم
اس نام سے فرشتے بھی ہوتے ہیں سر بہ خم

جتنی جہاں میں اس کی ہے توصیف کی گئی
اتنی کسی کی بھی نہیں تعریف کی گئی

محمد یعقوب پرواز

نام محمد ﷺ کے سبب

جس طرح ملتے ہیں لب، نام محمد ﷺ کے سبب
کاش ہم مل جائیں سب، نام محمد ﷺ کے سبب

تھا کہاں پہلے ہمیں حفظ مراتب کا لحاظ
ہم نے سیکھا ہے ادب، نام محمد ﷺ کے سبب

جب لیا نام نبی، حاصل ہوا کیف و سرور
مٹ گیا رنج و تعب، نام محمد ﷺ کے سبب

سرور عالم ﷺ کے دم سے ہے عجم کی آبرو
محترم ٹھہرا عرب، نام محمد ﷺ کے سبب

ایک ہی صف میں کھڑے ہیں بندہ و آقا یہاں
مٹ گئی تفریق سب، نام محمد ﷺ کے سبب

جبر کے پنجے میں جکڑے جاں بلب انسان کو
آ گیا جینے کا ڈھب، نام محمد ﷺ کے سبب

بوذرؓ و سلمانؓ ہوں یا مصعبؓ و عثمانؓ ہوں
ایک ہیں پرواز سب، نام محمد ﷺ کے سبب

نور جمال

نام میں بھی نکہت ہے یاد میں بھی خوشبو ہے

خوشبو ہے ان کا ذکر اجالا ہے اُن کا نام
صبحوں کی روشنی میں مہکتاہے اُن کا نام

دنیا میں جتنے نام ہیں اللہ کے سوا
سب سے عظیم و ارفع و اعلیٰ ہے اُن کا نام

آواز ہیں وہ سازِ رگِ کائنات کی
دل کی طرح جہاں میں دھڑکتا ہے اُن کا نام

مجھ سے کسی نے پوچھے معانی کریم کے
بے ساختہ زباں سے نکلا ہے اُن کا نام

اس اسمِ معتبر سے منّور ہیں ذہن و دل
روحِ جاں، جانِ تمنا ہے اُن کا نام

میں نے گلابِ نعتِ محمدؐ کھلائے ہیں
رُک رُک کے بادِ صبا نے چوما ہے ان کا نام

سلیم احمد

زبان پر محمد ﷺ کا نام آ گیا

طبیعت تھی میری بہت مضمحل
کسی کام میں بھی نہ لگتا تھا دل

بہت مضطرب تھا بہت بے حواس
کہ مجھ کو زمانہ نہ آیا تھا راس

مرے دل میں احساس غم رم گیا
غبار آئینہ پر بہت جم گیا

مجھے ہو گیا تھا اِک آزار سا
میں تھا اپنے اندر سے بیمار سا

یوں ہی کٹ رہی تھی مری زندگی
کہ اِک دن نویدِ شفا مل گئی

مجھے زندگی کا سلام آ گیا
زباں پر محمد ﷺ کا نام آ گیا

محمد ﷺ حکیم و محمد ﷺ کلام
محمد ﷺ پہ لاکھوں درود و سلام

حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موضوع پر
جذب وعشق سے لبریز، ایمان پرور منتخب شاہکار تحریریں

ترتیب وتحقیق : محمد متین خالد

- جناب محمد متین خالد قابل صد مبارک باد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک عظیم سعادت سے مشرف فرمایا اور بہ توفیق ایزدی انہوں نے اُردو کے ذخیرہ سیرت سے ذکر میلاد مصطفی ﷺ کے پھول چن کر ایک خوبصورت گلدستہ ترتیب دے دیا۔ (چیف جسٹس میاں محبوب احمد، لاہور ہائی کورٹ)
- ''جب حضور ﷺ آئے'' بیک وقت یقین پختگی کا نور، ایمان کا اجالا، دل کا سوز، محبت کی بے قراری، برہان کی قوت اور علم و آگہی کی وسعتیں لیے حضور پرنور ﷺ کی دل آویز شخصیت کی نقاب کشائی کر رہی ہے۔ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں حضور ﷺ کا حسن و جمال منعکس ہو رہا ہے۔ (ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازھریؒ)
- بہ حیثیت مجموعی ''جب حضور ﷺ آئے'' تعمیر اذہان کی ایک حسین وجمیل کوشش ہے۔ (حکیم محمد سعیدؒ)
- محمد متین خالد نے یہ منفرد اعزاز حاصل کیا ہے کہ بیس صفحات پر وہ القاب و اعلام جمع کر دیئے گئے ہیں جو سرکار دوجہاں ﷺ کے لیے خاص ہیں۔ یہ نثری قصیدہ اپنی مثال آپ ہے۔ (مجیب الرحمن شامی)
- محمد متین خالد نے بڑی سعی وجستجو اور تلاش وتفحص سے ان تحریروں کو ایک جگہ فراہم کر دیا ہے جو مذکورہ بالا موضوع سے متعلق اردو کے بڑے اور نہایت ممتاز اہل قلم کا نتیجۂ فکر ہیں۔ (میرزا ادیب)

آنکھوں کے راستے دل میں اتر جانے والی اثر انگیز تحریروں کا مرقع
جس کا ورق ورق محبت رسول ﷺ کے معطر جذبے سے مہک رہا ہے۔

حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیا بھی ہیں اور اشرف الانبیا بھی۔ تمام انبیائے کرام کا جمال و کمال اس ایک وجودِ اعظم و اطہر میں سمٹ گیا ہے۔ شمعِ محفل کا ذکر آتے ہی محفل کی جملہ رعنائیاں قلب و نظر کا احاطہ کر لیا کرتی ہیں۔ شاہِ خوباں کا نام آ جائے تو ہر محبوب، حسن کی تمام اداؤں کے ساتھ تصور کو مہکا جایا کرتا ہے۔ دل میں شمعیں جھلملاتی اور نظر میں پھول مسکرانے لگ جاتے ہیں۔ سو (100) کہہ دیں تو اس میں ایک بھی آ جاتا ہے اور ننانوے بھی، اسی لیے عارفِ رومؒ نے کہا تھا:

نامِ احمد ﷺ، نامِ جملہ انبیا است

حضور ﷺ کے اسم مبارک کے اسرار و رموز اور سعادات و برکات پر علم والوں اور دل والوں نے ایسے ایسے زاویوں سے روشنی ڈالی ہے کہ ان کے اجمالی تذکرے کا احاطہ بھی مشکل ہے۔ حال ہی میں جناب محمد متین خالد نے اس نوع کے بہت سے نادر اور بکھرے ہوئے مضامین یک جا کیے ہیں اور انہیں ''خوشبوئے اسم محمد ﷺ'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع بھی کر دیا ہے۔ یہ کاوش جہاں اسم محمد ﷺ کی بے شمار فضیلتوں کا ایک دل آویز مرقع ہے، وہاں مرتب کی اپنی فکری صلاحیتوں، علمی صلاحیتوں، قلبی نظافتوں اور روحانی لطافتوں کا ایک واضح اظہار بھی ہے کہ اس میدان میں توفیقِ تدوین و ترتیب اور حوصلۂ تحریر و تسوید، رضائے ربّانی اور تائیدِ گنبدِ خضریٰ کے بغیر نصیب نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ قلم بعد میں اٹھتا، زبان بعد میں حرکت کرتی اور منظوری پہلے ہو جایا کرتی ہے۔

پروفیسر محمد اقبال جاوید

سابق صدر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج، گوجرانوالہ

ILM-O-IRFAN PUBLISHERS

Al-Hamd Market 40-Urdu Bazar Lahore.
37223584'37232336'37352332
www.ilmoirfanpublishers.com
ilmoirfanpublishers1@gmail.com
www.facebook.com/Ilmoirfanpublishers

95-Y Block Commercial, Basement
Phase-3 DHA Lahore
0333-4067757 | 0333-4359445
7thskybooks@gmail.com
7thskybooks